فسانۂ سوزنِ عشق

ترجمہ

ناول سمیسٹرس مصنفہ ... جی ڈبلیو ایم رینالڈز صاحب جنکی فسانہ نگاری

مضمون آفرینی سحر ... مشہور ہے

پنڈت کشمبھر ناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ ... نے

سلیس اور بامحاورہ اردو مین ترجمہ فرمایا ہے

منشی جوالا پرشاد صاحب سکرٹری اودھ اخبار نے نظر ثانی کی

چونکہ یہ فسانہ اودھ اخبار کے ساتھ شائع ہوا تھا لہذا اکثر حضرات

دقیقہ سنج اسکے علیحدہ طبع ہونے کے شائق تھے غالباً اب انکا یہ شوق پورا ہوا

باہتمام کیسر داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں

بار سوم [illegible]

اطلاع اس کارخانہ مین ذخیرہ جملہ علوم و فنون کا مثل کتب فارسی و[illegible] مع ٹیکا بھاشا۔ و بھاشا بخط دیوناگری و گورمکھی و انگریزی و سررشتہ تعلیم وغیرہ بہ[illegible] شائقان موجود ہے جسکی فہرست ہر ایک شائقین والا تمکین کو درخواست بھیجنے پر ملسکتی ہے اور جس فن کی یہ کتاب ہے ویسی ہی اور بھی کتب ناول اردو درج ذیل تاکہ سہولت سے ناظرین اُس کو ملاحظ فرما کر خریداری سے کارخانہ کو مشکور فرما[illegible]

نام کتاب	قیمت
ناول مرغوب دل	
خدائی فوجدار ترجمہ کتاب ڈان کہکسات ڈی لامان جلد اول و دوم یکجائی مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب۔	عہ/
فسانہ آزاد۔ کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ در لکھنوی یہ تمام ہندوستانی ناولون مین ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے۔	عـہ/۱۸
اور متفرق جلدین بھی بنابر فروخت ذیل مین درج ہین —	
۱- جلد اوّل	للعہ/
۲- جلد دوم	للعہ
…سوم	صہ/
…چہارم	صہ/
…مل در دو جلد	

نام کتاب	قیمت
مصنفہ پنڈت صاحب موصوف اس کتاب مین مصنف نے نصیحت کو افسانہ کے پیرایہ مین مصنف علام نے ظاہر فرمایا ہے اور رئیسان خامکار اور ان کے رفقاے غدار مکار کا نمونہ ناظرین کے روبرو پیشکش کیا ہے ایک رئیس کی بیوقوفیان اور مصاحبین کی ابلہ فریبیان اس انداز سے درج ہین کہ باید و شاید۔	[illegible]
جام سرشار۔ باتصویر جس کا پہلے نام فسانہ جدید تھا بنظر ثانی پنڈت صاحب موصوف چھپا۔	عمر/ ۸
فریب حسن۔ ترجمہ ناول فونٹ مصنفہ آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب۔	۶/ ۸

تمہید

لفظ ناول اب ایسا اُردو مین خلط ملط ہوگیا ہی کہ شرح کا محتاج نہین تاہم اگر انگریزی لغات کے بموجب کسی قدر اُس کی نسبت بیان کیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ایک صاحب لغت اِسکے معنی یہ لکھتے ہین۔

جدید۔ نورس۔ پہلے نہ سنا ہوا نہ جانا ہوا۔ غیر معمولی عجیب وغریب۔ ساختہ بندش یا ایجادی مضمون نثر۔ قصہ۔ کہانی۔ داستان۔ نقل۔ افسانہ۔ حکایت کیفیت حقیقت بنوا ٹوا۔ طومار۔

اگر ناول کا مقابلہ مضامین تحریری یا اقوال یا روایات یا نظم ناٹک اور ریختہ سے کیا جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ آخر الذکر کا اثر بنی آدم کے مذاق اور ہمدردی پر ہوتا ہی جبکہ اول الذکر مضامین فریب آمیز اور اُن لوگون کے حالات سے جن کا ذکر اُس مین بیان ہوتا ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہی۔

ناول وہ لفظ ہی جو ایسی تصنیفات سے متعلق کیا جاتا ہی جو حکایت اور کہانی سے زیادہ تر مطول مغلق تر اور دقیق تر ہین۔ ناول مین حادثات اور سوانح اور اطوار زمانہ جدید کا تذکرہ ہوتا ہی اور انواع و اقسام کے اشخاص کی سیرت اور خصلت اور اُن کے امزجہ و عادات اس مین قلمبند کیے جاتے ہین۔

نظم انگریزی کی طرح ناول بھی دو قسم کا ہوتا ہی ایک وہ ہی جس مین ناٹک کی طرح وہ وہ اشکال اور تمثال بیان کی جاتی ہین جن سے حضرت انسان کی خفیف خفیف برائیان اور ادنی ادنی خطائین اور جذبے اور افعال اور کردار اور حماقتین ظاہر ہوتی ہین دوسری قسم وہ ہی جس مین ناٹک کی طرح انسان کے جذبے اور آلام و اوہام اور مصائب و نوائب زندگی کے اِس طرز سے تحریر کیے جاتے ہین کہ ناظرین و سامعین کے دل مین انتہا کا رنج اور رحم اور غصہ اور خطرہ۔ غم اور خوف پیدا ہوتا ہی۔ یہ قسم قسم اول کے بالکل بالعکس ہے۔

تمہید

لفظ ناول اب ایسا اُردو مین خلط ملط ہوگیا ہو کہ شرح کا محتاج نہین تاہم اگر انگریزی لغات کے بموجب کسی قدر اُس کی نسبت بیان کیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ایک صاحب لغت اِسکے معنی یہ لکھتے ہین۔

جدید۔ نورس۔ پہلے نہ سنا ہوا نہ جانا ہوا۔ غیر معمولی عجیب وغریب۔ ساختہ بندش یا ایجادی مضمون نثر۔ قصہ۔ کہانی۔ داستان۔ نقل۔ افسانہ۔ حکایت کیفیت حقیقت پنواڑا۔ طومار۔

اگر ناول کا مقابلہ مضامین تحریری یا اقوال یا روایات یا نظم ناٹک اور ریختہ سے کیا جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ آخر الذکر کا اثر بنی آدم کے مذاق اور ہمدردی پر ہوتا ہی جبکہ اول الذکر مضامین فریب آمیز اور اُن لوگون کے حالات سے جن کا ذکر اُس مین بیان ہوتا ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہی۔

ناول وہ لفظ ہی جو ایسی تصنیفات سے متعلق کیا جاتا ہی جو حکایت اور کہانی سے زیادہ تر مطول مغلق تر اور دقیق تر ہین۔ ناول مین حادثات اور سوانح اور اطوار زمانہ جدید کا تذکرہ ہوتا ہی اور انواع و اقسام کے اشخاص کی سیرت اور خصلت اور اُن کے امزجہ و عادات اس مین قلمبند کیے جاتے ہین۔

نظم انگریزی کی طرح ناول بھی دو قسم کا ہوتا ہی ایک وہ ہی جس مین ناٹک کی طرح وہ وہ اشکال اور تمثال بیان کی جاتی ہین جن سے حضرت انسان کی خفیف خفیف برائیان اور ادنی ادنی خطائین اور جذبے اور افعال اور کردار اور حماقتین ظاہر ہوتی ہین دوسری قسم وہ ہی جس مین ناٹک کی طرح انسان کے جذبے اور آلام و اوہام اور مصائب و نوائب زندگی کے اِس طرز سے تحریر کیے جاتے ہین کہ ناظرین و سامعین کے دل مین انتہا کا رنج اور رحم اور غصہ اور خطرہ غم اور خوف پیدا ہوتا ہی۔ یہ قسم قسم اول کے بالکل بالعکس ہے۔

یہ کتاب ایک ناول کا ترجمہ ہی جس کا نام سیمسٹرس ہی اور یہ ناول دوسری قسم سے متعلق ہی مسٹر جی ڈبلیو ایم رینالڈز نے جنکی رنگین نویسی جادو نگاری سحر کاری علیہ ناغی خیالات کی پاکیزگی اور بلند پروازی مشارق و مغارب عالم مین مشہور و معروف ہی اور جن کے فضل و کمال کا فن انشا مین ڈنکا بج رہا ہی ایک خاص مطلب سے اِس داستان غم تضمین اور نالۂ حزین کو لکھا تھا اور وہ مطلب یہ تھا کہ انگلینڈ مین تیس ہزار سے زیادہ غمزدہ اور محنت کش کنواریان تھین جن کی بسر اوقات صرف سلائی پر منحصر تھی مزدوری اس قدر قلیل تھی اور تعین اُجرت کا طریقہ ایسا ذلیل تھا جس سے وہ نوبیان نارسا اور جامہ دوزان پارسا یا تو اپنا تقوی توڑنے وضو شکست کرنے کو مجبور ہو جاتی تھین یا خودکشی کرتی تھین یا بیت المحنت کو بھیجی جاتی تھین۔ دردمند مصنف نے جب یہ مرقعۂ عبرت جس کی تصویرون سے نفیر بیکسی اور آہ آتش بار نکلتی ہی۔ کھولا اور اُس افسانۂ مایوسی و حرمان مین شربت سم آمیز گھولا تو اس کو خیاطۂ انگلستان کے سفید غلام سے موسوم کیا تاکہ نام کے دیکھتے ہی کتاب کے مضامین و مطالب بادی النظر مین حالی ہون۔ سب جانتے ہین کہ انگلستان کیا بلکہ کل ممالک محروسہ و مفتوحۂ سرکار انگلیشیہ مین بردہ فروشی قطعًا ممنوع اور ناجائز قرار دیگئی ہی اس لئے جب رحیم النفس مصنف نے انگلستان مین سفید غلام پیدا کیا جس کا یہ مطلب تھا کہ تمام زن و مرد باشندگان لندن جو نان شبینہ کو محتاج ہین اور باوجودیکہ محنت کر سکتے ہین مگر محنت بھی اُن کو نہین ملتی۔ تب اعلیٰ و ادنیٰ اس مکروہ مگر رحم آور نام کی طرف متوجہ ہو کر اُنکی سفارش مین اُن کے ممد و معاون ہوے اور امرا اور واضعان قانون جن کے ہاتھ مین زمام سلطنت ہی۔ اور جو ممالک متحدہ مین سیاہ سفید کرنے کا اپنا حق سمجھتے ہین۔ شرفا۔ غربا۔ و مساکین کی حالت زار پر مجبوری اِن کو رحم کرنا پڑا اور وہ ان کے آذوقہ اور رازقہ کی تدابیر مناسب عمل مین لائے ستم دیدہ محتاجون کی مزدوری بڑھائی گئی اور مصنف عالی ہمت اپنے ارادے مین کامیاب ہوا۔

اِس ملک مین بھی قصص اور افسانے اکثر لکھے جاتے ہین اور فی زماننا طبائع کا
میلان اور رجحان ایسی تصنیفات اور تالیفات کی طرف زیادہ ہی بعض بعض قصہ نویس
بزعم خود انگریزی چربا اُتارتے ہین اور بھدی اور ناموزون تمثیلات اور عبارت
مین ایک خاص طرز پیدا کرنے سے پیرایۂ تحریر انگریزی کی تقلید کرتے ہین لیکن
جب تک زیادہ نہین تو دس بیس ہی انگریزی ناول نظر سے نہ گذرے ہون اور اُنکے
مطالب فی الذہن نہ کر لیے گئے ہون - ممکن ہی نہین کہ چربا اُتر سکے - بہرحال جس کا
جیسا خیال ہو ہو - اُردو زبان کی وسعت اور ترقی کے لئے ہمارے مالک مطبع اودھ اخبار
منشی نولکشور صاحب سی - آئی - ای - نے جو جو سامان بہم پہونچایا ہی اور جو کچھ کر
کر دکھایا ہی وہ اظہر من الشمس ہی کیسی کیسی کتابین ہر زبان کی اور کیسے کیسے ترجمے
ہر فن اور علم کے اِس عالیجاہ کارخانہ اودھ اخبار مین جو ہندوستان مین اپنا خود
ہی نظیر ہی ہر ماہ اور ہر سال شائع ہوتے ہین اُن سے کوئی اپنی آنکھ بند نہین کر سکتا -
یہ ترجمہ بھی جناب ممدوح الوصف کے ایما اور تحریک سے ہوا ہی - اور ہم کو قوی اُمید
ہی کہ عموماً پسند خواص وعوام ہوگا کیونکہ ہندی ناول نویسون کا مدار اور ماحصل مکالمہ
پر زیادہ تر ہی اور سچ بھی یہ ہی کہ جب سوالات شائستہ کے جوابات برجستہ ملتے ہین یا
مخاطب کے مقابل مین متکلم اپنی سرگذشت یا کسی واقعہ کا بیان کرتا ہی اُسی مین لطف
کلام ہی لیکن یہ لطف کلام طعام بے نمک ہی جب تک اُس مین متکلم یا مخاطب کے
حرکات و سکنات اُس کا انداز گفتگو اور طرز بیان اُس کے چہرے کی رنگت کا تغیر و
تبدل - اُس کے خم ابرو یا نگاہ جادو - اُس کی حیرت یا حسرت - اس کی فرحت یا مسرت
اُس کے آلام و اوہام - اُس کی پریشانی یا پشیمانی اُس کا شرم و حجاب - اُس کا غم و غصہ
اُس کے فراق یا وصل کی حالت - اور اسی طرح سے اُس کی ہر ایک ادا کو جس کا
جب جیسا موقع ہو قیافہ شناس اور چتون پہچاننے والا مصنف اپنی جانب سے
اِس طور پر بیان نہین کرتا - گویا اس وقت وہ خود وہان موجود اور معائن تھا یہ
سب خوبیان اگر ہین تو انگریزی ناولون مین ہین اور انھین خوبیون سے مکالمہ کی

زیب و زینت ہی انھین باتون سے انگریزی ناول دلچسپ اور دلفریب ہین اور پھر جن جن اشخاص کا بیان ہوتا ہی جب وہ اپنے اپنے موقع پر کیے بعد دیگرے ناظرین کے روبرو لائے جاتے ہین اُنکے خصائل اور شمائل پر مصنف کی معلومات اور خیالات کی تمہیدین مکالمہ مین جان ہی تو ڈال دیتی ہین - اس ناول مین یہ سب باتین موجود ہین اور رینالڈز کے عمدہ ترین ناولون مین سے یہ ایک ناول ہی -

کسی کی مادری زبان کی سلاست و نفاست اور بیان کی فصاحت و بلاغت مصطلحات و استعارات تشبیہات و صنایع و بدایع دوسری زبان مین اصل کی سی خوبی پیدا نہین کر سکتے مگر غیبی خیالون اور پردیسی مثالون کو علم انشا کی ترقی کے لئے اپنی بندشون اور ایجادون مین لوگ شامل کرتے چلے آئے ہین اور دوسرون کے ڈھنگ کو اپنے رنگ پر انشا پرداز لائے ہین - اس کتاب کے ترجمہ مین میرا اصول اس اصول عام کے بدرجہا خلاف رہا ہی - مین نے بجنسہ اُسکے الفاظ کو اپنے الفاظ مین لکھدیا ہی اور شاذ و نادر ایک آدھ لفظ اپنی طرف سے ایزاد کیا ہی تاکہ ہمارے ہندی ناول نویس جانین کہ انگریزی مین کیسے کیسے رنگین نویس ہین کہ اگر اُن کو خدائے سخن کہین تو بھی غیر واجب نہین ہی -

پنڈت شمبھو ناتھ صاحب منصرم عدالت
فیض آباد

فرہنگ سوزن عشق

الف

آپالو — یونانی دیوتا۔ آفتاب کا بیٹا۔ ادویات علم موسیقی نظم اور نثر کا خدا تمام دنیا مین اسکی پیشینگوئی مشہور تھی تصویر مین دراز قامت لمبے بال شکل دلپذیر اسکی کھینچی جاتی ہے اور ہاتھ مین کمان اور کبھی کبھی بین یا سرود یا بربط ہوتا تھا روشنی کی کرنون سے اسکا سر گھرا ہوا رہتا تھا مصر یونان و اطالیہ مین اسکی جا بجا مورتین ہین۔

آرڈن — نام صوبہ انگلستان۔

آڈریا — نام قصبہ واقع آسٹریا۔

اپریل — انگریزی چوتھا مہینا۔ اپریل۔

ارل — امرائے انگلستان کا ایک خطاب جو مارکوئس سے ادنی اور وائی کونٹ سے اعلی تھا یہ ایک قدیم خطاب ہے۔ زمانہ قدیم انگلستان مین اعلی ترین خطاب تھا مگر اب تیسرے درجے کے خطاب مین شمار کیا جاتا ہے۔

اسپرنگ گارڈنز — لفظی معنی۔ باغ و بہار۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ دلکش سیرگاہ اور عوام کے دل بہلاؤ کی جگہ لندن مین ہے

اسٹرانڈ — لندن مین دریائے ٹیمس کے کنارہ پر شارع عام کا نام ہے علی العموم لب دریا کی سڑک کو کہتے ہین۔

اسٹریٹ — کسی قصبہ یا شہر کا شارع عام جسمین سے گاڑیون کا گذر ہو۔

اکسٹرہال — نام مکان عالیشان واقع لندن۔

اکسفرڈ اسٹریٹ — نام شارع عام واقع لندن

اسکوائر — اصل مین تو ڈھال بردار نائیٹ کو کہتے ہین۔ انگلستان کا ایک خطاب بعد نائیٹ کے جسٹس آف دی پیس اور مجسٹریٹون کا خطاب۔ بڑے آدمیون بڑے بڑے کارخانہ دارون نام کا پچھلا۔

الڈگیٹ — لندن مین ایک مقام کا نام ہے۔

انسپکٹر — مہتمم۔ داروغہ۔ نام عہدہ پولیس

اولڈ بیلی — اقطاع و ضلاع منقسمہ لندن مین سے ایک حصہ کا نام ہے۔

آئرلینڈ — نام جزیرہ واقع یورپ اور سلطنت متحدہ کا قصبہ عظیم

ب

بال — جلسہ رقص و سرود و شراب ناب و میوہ جات تر و خشک - یہ جلسہ ناچ دیکھنے کا نہین ہے بلکہ اسمین خاتونان عالیشان و بیگمات بلند مکان و نوابان امراے اور حسین و نوعمر شرفاء انگلستان کے ملکر ایک ساتھ رقص کرتے ہین اور باجے کی گتون پر ناچتے ہین -

بڈفورڈ اسکوائر — نام چوراہا یا چوک واقع لندن -

برسلز — دار الحکومت سلطنت بلجیم -

بروچ — نام ایک زیور کا ہے جو سینے کے اوپر پہنا جاتا ہے اور اکثر گلوبند مین لگاتے ہین -

بروحیم — دو یا چار پہیے کی گاڑی جسکا ٹپ علٰحدہ کر لیا جا سکتا ہے -

برومٹن — مغربی مقامات لندن مین ایک مقام کا نام ہے -

بل — ہنڈوی - فرد حساب -

بلمانٹ — ملک وہی واقع سلطنت متحدہ مین ایک صوبہ ہے رقبہ ۲۰۵۰۰ میل مربع شماری ۳۵۰۰۰۰۰ ملک زرخیز ہے پیداوار ی گندم تمباکو وغیرہ -

بلومزبری — مغربی حصہ شہر لندن کا جو کئی حصص قطع و اضلاع مین منقسم ہے - یہ ضلع ایک تقسیم مین شامل ہے -

بولگن — فرانسیسی مخرج سکا بولون ہے ایک مقام کا نام ہے جو ملک فرانس مین واقع ہے - یہ ایک بندر ہے جہان جہاز لنگر انداز ہوتے ہین - مشہور ہے -

بیرسٹر — کوئی ایڈوکیٹ جسکو عدالتہاے قانونی انگریزی مین اجازت جوابدہی یا پیروی مقدمہ کی دیجائے -

بیرن — امرا کا ایک خطاب ہے جو وائی کونٹ سے ادنی اور بیرونٹ سے اعلی ہے -

بیرونٹ — امرا کا ایک خطاب ہے جو وائی کونٹ اور بیرن سے ادنی درجہ کا ہے شاہ جیمس اوّل نے سنہ ۱۶۱۱ مین یہ خطاب جاری کیا تھا -

بیزواٹر — لندن مین ایک محلہ کا نام ہے -

بیلیف — شرف عدالت کا نائب جسکا کام ہے کہ

لفظ	معنی
	کہ احکام گرفتاری اور قرقی کی تعمیل کرے اس ملک مین یہ کام ناظر عدالت سے متعلق ہے۔
بینڈ	نام موسیقی باجے کا جو کتاب علم موسیقی انگریزی سامنے رکھ کر بجایا جاتا ہے۔
بنک نوٹ	ہنڈوی یا پرامیسری نوٹ جو مہاجنون کی کوٹھی سے جاری ہوتے ہین۔

پ

لفظ	معنی
پارسل	پلندہ۔ یا گٹھری۔ بنڈل۔
پارلیمنٹ	اصل معنی اس لفظ کے یہ ہین کہ یہ کوئی جلسہ یا انجمن جسمین اشخاص واسطے بحث معاملات کے جمع ہون۔ اب خاصکر یہ نام متعلق کیا گیا ہے اعلیٰ ترین اجلاس واضعان قانون ممالک متحدہ برطانیہ عظمی اور آئرلینڈ سے اس اجلاس مین بادشاہ وقت اور امرا ہاوس آف لارڈس اور عوام ہاوس آف کامنس شامل ہین لیکن علی العموم اس لفظ کا استعمال بلا شمول بادشاہ وقت کے ہوتا ہے۔
پارک لین	بمعنی رہنے کی گلی۔ ایک کوچے کا نام ہے۔
پاکٹ بک	جیبی کتاب۔
پاؤنڈ	سکہ انگلستان جو برابر ہے عہ کے
پبلک ہاؤس	شراب خانہ یا سرائے۔ انگلستان مین یہ لفظ اُن مقامات کیلئے بولا جاتا ہے جہان پر شراب بکتی ہے۔
پرائیویٹ سکریٹری	لفظ مرکب ہے جو پرائیویٹ اور سکرٹری سے بنا ہے۔ پرائیویٹ بمعنی نج و سکرٹری بمعنی منشی۔ اُمرا اور حکام اعلیٰ کا پیشدست منشی۔
پکاڈلی	نامی مقام واقع لندن۔
پورٹ لینڈ پلیس	نام بازار واقع لندن۔
پورٹ لینڈ اسٹریٹ	نام بازار واقع لندن۔
پورٹ وائن	قسم شراب جو اکثر بیمارونکو دیجاتی ہے طاقت کے واسطے۔
پولیس	ایک جماعت فوج متعلقہ سیول جس سے انتظام کسی شہر یا ملک کا ہوتا ہے اور جس مین کوتوال و تھانہ دار و چوکیدار وغیرہ شامل ہین۔
پولیٹیکل	علم سیاست متعلق تدبیر سلطنت ملکی یا انتظامی۔

پیرس دارالحکومت فرانس باعتبار درازی و آبادی و خوبصورتی کے یورپ مین دوسرے درجے کا شہر اور اشیاء شوقیہ و خوشنما دستکاری کے واسطے مشہور ہی۔

بفائن نام شہر واقع ملک سائی پرس جہان زہرہ کی پرستش ہوتی ہی۔

پینڈورا ولکن یونان کی دیبی کو جو آگ اور فنون صنعت۔ فلزات اور آہن کی مالک کہلاتی ہین مشتری نے کہا کہ مٹی کی ایک عورت کی مورت بنا دے اور اصل غرض اُسکی یہ تھی کہ اُس عورت کی شادی پرومی تھیس سے کردے کیونکہ پرومی تھیس یونانی دیوتاؤن کا مضحکہ کیا کرتا تھا حتی کہ مشتری کو بھی اُسنے ایک مرتبہ دھوکا دیا تھا اور مشتری درپے اُسکی سزا دہی کے تھی۔ جب اِس مورت مین جان ڈالی گئی اُسکا نام پینڈورا رکھا گیا۔ دیوتاؤن نے بہت تحائف اُسکو عطا کئے۔ زہرہ نے حسن اور ناز و کرشمہ و دلفریبی عطا کی۔ اپالو نے علم موسیقی سکھایا۔ عطارد نے فصاحت اور بلاغت کا سبق دیا۔ منروا نے نہایت بیش بہا و نہایت عمدہ زیور عطا کیا۔ یہ تحفہ جات جو دیوتاؤن نے اُسکو بخشے تھے اُنکے سبب سے اُسکا وجہ تسمیہ ہی یعنی اُس عورت کے نام کے معنی ہین یابندہ عطیات بعد ازان مشتری نے اُسکو ایک صندوق دیا اور کہا کہ جس شخص کے ساتھ تیرا عقد ہو اُسکو یہ صندوق تحفہ دینا۔ ازان بعد عطارد عورت مذکور کو پرومی تھیس کے پاس لے گیا لیکن پرومی تھیس بڑا ذکی اور فہیم تھا سمجھ گیا کہ کچھ فریب ہے اور اُس عورت کے حسن اور جمال پر فریفتہ نہوا مگر اپی متھیس چندان عقیل نہ تھا اسلیے وہ دام فریب مین گرفتار ہو گیا اور اُسنے پینڈورا کے ساتھ اپنا عقد کر لیا۔ اُسوقت پینڈورا نے صندوق مذکور اپنے شوہر کو تحفتاً پیش کیا۔ جب شوہر نے صندوق کھولا اُسمین سے لاانتہا اور بیشمار بلیات اور مصائب ور خرابیان اور تکلیفات برآمد ہوئین

اور تمام اطراف و اکناف عالم مین پھیل گئین اور باعث نقصان نوع انسان کا ہوئین لیکن صندوق کی تہ مین اُمید باقی رہ گئی تھی جسکے سبب سے اِس دُنیا مین جو رنج و عذاب برداشت کرنے پڑتے ہین اُنمین کمی ہوتی ہے اور دُنیا بہ اُمید قائم کہکر انسان اپنے دِل کو تسکین دیتا ہے۔

ت

تھیئٹر — ایک مقام یا مکان جسمین ناٹک کا تماشا ہوتا ہے۔

ٹ

ٹائم پیس — کلاک یا گھنٹہ۔ آلہ اوقات۔

ٹیکس — غلط العام ٹکس محصول۔

ڈےشال اِسٹرٹ — کوونٹ گارڈنز ہوتے ہوئے اسی شاہراہ سے جانا ہوتا ہے ایک قدیم بازار ہے۔

ج

جرمنی — ممالک متوسط فرنگستان کے بڑے حصہ کا نام ہے جسمین بہت ملک ہین ورقبہ ۲۴۴۶۳۵ میل مربع۔ ۶۹۵ میل طول شمال سے جنوب تک ۶۳۸ میل عرض مشرق سے مغرب تک آبادی چار کرور دس لاکھ۔

جن — ایک قسم کی شراب ہے جو ملک ہالینڈ مین تیار ہوتی ہے۔

جنٹلمین — شریف آدمی۔ اشراف نجیب۔

جولائی — انگریزی ساتوان مہینہ جولائی۔

جنوری — انگریزی پہلا مہینہ۔

جوری — مجمع اشخاص جو حسب منشاء قانون واسطے فصل کسی تنازع یا فیصلہ کسی مقدمے کے منتخب کئے جاتے ہین۔

جہُودا — یہودیون مین خدا کو کہتے ہین۔

چ

چارلس دوم — انگلستان کا بادشاہ چارلس اول کا بیٹا۔ ۳۔ فروری سنہ ۱۶۴۶ع کو تخت نشین ہوا۔ اِس بادشاہ کو منکوحہ بیگم سے کوئی اولاد نہ تھی۔ لیکن کثرت سے غیر منکوحہ عورتون سے جو اولاد ہوئی اُنکو انگلستان مین ڈیوک کا خطاب دیا گیا تھا۔

لفظ	معنی
چیرنگ کراس	لندن سے وسٹ منسٹر کو جاتے ہوئے ایک مزرعہ ملتا تھا جسکا نام چیرنگ تھا اسمین دہقانون کے چند جھونپڑے تھے۔ شاہ ایڈورڈ اول کی عزیز بیگم نے جب قضا کی اور اسکا جنازہ لندن سے وسٹ منسٹر کو لے گئے تو اس مقام پر جنازہ ٹھہرا تھا اسلیے اس مقام پر شاہ موصوف نے اپنی محبوب بی بی کی یادگار مین ایک کراس یعنی صلیب چوبی نصب کی تھی زان بعد بجاے صلیب چوبی کے صلیب سنگ نصب کی گئی اسلیے اس جگہ کو چیرنگ کراس کہنے لگے۔
ڈچز	ڈیوک کی بیگم۔ یا بیوہ۔ ریاست ڈیوک کی رئیسہ۔
ڈسک	مجازاً ڈکس۔ آگے کیطرف جھکی ہوئی میز جو بغرض لکھنے یا پڑھنے کے بنائی جاتی ہے اور اسکے نیچے ایک صندوقچہ ہوتا ہے
ڈسمبر	انگریزی بارھوان مہینہ۔
ڈیوس	ایک امیر کا نام ہے جسکا تذکرہ انجیل مین آیا ہے جو کتان کے لباس ارغوانی پہنتا تھا اور امیرانہ کھانے کھاتا تھا۔ اور لذارس ایک غریب کا نام ہے جو نہایت محتاج اور بیمار تھا اور ڈیوس کی زلہ ربائی کرتا تھا۔
ڈیوک	انگلستان مین اعلیٰ ترین درجہ امرا کا ہے اور یہ درجہ پرنس آف ویلس کے بعد ہے۔
ڈیوک آف نارفاک	مرکب ہے لفظ ڈیوک اور نارفاک سے ڈیوک اعلیٰ ترین درجہ امراے انگلستان ہے۔ نارفاک انگلستان کا ایک صوبہ ہے۔ قدیم اور مشہور انگریزی شاہی گھرانا۔
ڈیوئل	کسی خاص امر متنازعہ کے تصفیہ کے لیے دو شخصونکا باہم بزور قوت موعودہ و مقام معہودہ آلات مہلک سے لڑنا اور دونون مین سے ایک یا دونون کا جان دینا۔

ر

لفظ	معنی
ریجنٹ اسٹریٹ	لندن مین ایک رستے کا نام ہے۔

س

لفظ	معنی
سیٹمبر	انگریزی نوان مہینہ ستمبر۔
سرپنٹائین	نام ندی کا ہے جو سانپ کی طرح خم و پیچ کھاتی ہوئی بہتی ہے۔
سشن	اجلاس سیشن۔
سکرٹری	سکتر۔ منشی۔ یا سر دفتر۔
سکویر	کسی قصبہ یا شہر کا کشادہ مقام جو دو یا زیادہ بازارون کے تقاطع کرنے سے بنجاتا ہو جیسے چورا ہا یا چوک۔
سنٹرل	درمیانی۔ بیچ کا۔ وسطی۔
سوسائٹی	جماعت۔ صحبت۔
سوفا	پلنگ۔ کوچ۔ دنگل۔
سیمسٹرس	خیاطہ۔ درزن۔ سینے والی عورت۔ اِس قصّہ کا نام ہے جسمین ایک جوان سال خاتون نے سلائی کرکے پیٹ پالا ہے اور آخر کار نامراد جان بحق تسلیم ہوئی۔
سینٹ پال	پروٹسٹنٹ مذہب یورپین کی عبادتگاہ یا عالیشان گرجا جس کے فلک رسیدہ برج شہر لندن پر سایہ افگن ہین اور جس سمت سے شہر کو دیکھو وہی بالا اور اعلیٰ نظر آتا ہے۔ جدید دروازہ آمدرفت کا شمال رویہ ہے۔ باستثنا اوقات نماز کے جو ہر روز صبح اور شام پڑھی جاتی ہے تماشائی ہر وقت اندر جانے پاتا ہے اور جس جس مقام کو دیکھنا چاہتا ہے اُسکی علیحدہ علیحدہ فیس دینی ہوتی ہے کل تعمیر کا طول ۵۰۰ فٹ اور عرض ۲۴۹ فٹ ہے۔ جنوبی برج کا ارتفاع ۲۲۲۵ فٹ ہے جس مقام پر صلیب نصب ہے اُسکی بلندی ۴۰۴ فٹ ہے۔ یہ گرجا حواری یسوع کے نام سے منسوب و متبرک کیا گیا ہے سنہ ۱۰۷۵ء کے بارہ برس بعد جلکر خاک سیاہ ہوگیا تھا پھر تعمیر شروع کی گئی مگر سنہ ۱۱۳۶ء تک ختم نہین ہوئی تھی کہ پھر آگ لگی اور نقصان عظیم ہوا لیکن معتقدان دین عیسوی نے پھر تعمیر شروع کی اور اختتام کو پہونچائی سنہ ۱۶۶۶ء مین پھر آگ لگی اور یہ عمارت نہس نہس ہوگئی

۲۲۔ جون ۱۶۷۵ء کو پھر اُس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور بعد ختم تعمیر ۲۔ دسمبر ۱۶۹۷ء کو اسمین بمرتبۂ اوّل نماز پڑھی گئی۔ اس گرجا مین ایک عالیشان کتب خانہ ہے اور اُسکے کمرون مین نامی گرامی اور ذی اقتدار اہل سیف و قلم کی یادگارین اور مزارین ہین۔

سینٹ جیمس — نام کلیسائے بزرگ۔

سینٹ جیمس پارک — ایک رمنا ہے جسکا ۹۱۔ ایکڑ رقبہ ہے شاہ جارج سوم اپنی شکیل و جمیل مصاحبین عورات کو جن سے اُسکو ناجائز محبت تھی ساتھ لیکر شام کو یہان ٹہلتا تھا شاہ چارلس دوم نے یہان بہت سے تالابون کو ایک کر کے اسکے کنارے پر بید مجنون لگایا تھا اور بطین جو اُسنے یہان پائی تھین اُنکا تماشا دیکھتا تھا شاہ ہنری ششم نے اس مقام کو چاردیواری سے محصور کیا تھا جسکے پورب اور پچھم طرف اس بادشاہ کی غیر منکوحہ عورتون کے محل تھے

سینٹ جیمس پیلس — نام قصر شاہی۔

ش

شائی لاک — یہ شخص بڑا متمول یہودی تھا اور حد سے زیادہ سود لیا کرتا تھا اور سختی سے قرض لینے والون کو نہایت تنگ کرتا تھا اور انٹینو ایک مہاجن اُسکے مدمقابل کا تھا جو سود بہت کم لیتا تھا اور اس وجہ سے شائی لاک اُسکا دشمن جانی ہوگیا تھا اتفاقاً انٹینو کی تجارت مین بوجہ تباہی جہازون کے خلل آیا اور ایسے وقت بیسنیو اُس کے دوست کو بضرورت اپنی شادی کے جو پورشیا کے ساتھ ہونیوالی تھی روپیے کی ضرورت ہوئی انٹینو بوجہ ناداری اپنے مجبوری شائی لاک سے اپنے دوست کو قرضہ دلانے کے لیے رجوع لایا شائی لاک نے علاوہ دیگر شرائط کے جو دستاویز مین درج کرائی گئی تھین یہ شرط بھی لکھائی کہ اگر روپیہ مع سود میعاد کے اندر ادا نہو تو انٹینو اپنے دل کے قریب کا آدھ سیر گوشت

شائی لاک کو کاٹ لیوے۔ میعاد
منقضی ہو گئی اور روپیہ ادا ہوا
انٹینٹو روپیہ دیتا تھا مگر بوجہ
گذر جانے میعاد کے شائی لاک
نے نہیں لیا اور طالب آدھ سیر
گوشت کا ہوا عدالت تک
نوبت آئی - عدالت میں دستاویز
پڑھی گئی اور یہ بات طے پائی
کہ انٹینٹو کو آدھ سیر گوشت
اپنے سینے کا کاٹ دینا چاہیے
مگر پورشیا بینیون کی بی بی
نے کہا کہ دستاویز میں صرف
آدھ سیر گوشت کی شرط
لکھی ہے نہ کم نہ زیادہ اور خون
نکلنے کی شرط بھی درج نہیں ہے
چونکہ بغیر جاری ہونے خون کے
گوشت کا کاٹا جانا ناممکن تھا
اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ صرف آدھی سیر
گوشت کٹے اور کمی بیشی نہ ہونے پائے
شائی لاک لاجواب و رنجور ہو گیا
اور انٹینٹو کی جان بچ گئی شیکسپیئر کے
ناٹک موسومہ مرچنٹ آف وینس
میں اس قصہ کی تفصیل مندرج ہے۔

شرف آفیسر — ضلع کا بڑا حاکم جسکے تعلق تعمیل قوانین و حفظ امن ہے۔

شیمپین — مجازاً شام میں۔ فرانس کا ایک صوبہ۔ یہاں کی شراب انگوری اسی صوبہ کے نام سے مشہور ہے۔

ف

فرانس — مشہور ملک واقع مغربی حصہ یورپ رقبہ ۲۰۴۴۳۲ میل مربع طول ۵۲۰ میل شمال و مغرب سے جنوب و مشرق تک اور عرض ۴۱۵ میل شمال و مشرق سے جنوب غرب تک آبادی سنہ ۱۸۸۱ء میں تین کرور باسٹھ لاکھ پانچ ہزار سات سو بانوے تھی۔

فیشن — مجازاً فیشن سے وضع طرح۔ پوشاک کی تراش و خراش۔

ق

قصر بکنگہم — نام قصر شاہی بکنگہیم پیلیس۔

ک

کارڈرائی — قسم پارچہ سراپا گرما دبیز جو دوریا کیطرح کا ہوتا ہے۔

کارڈ — وصلی نام کی ٹکٹ جس پر نام چھپا ہوا ہوتا ہے اور ملاقاتی جب کسی شخص کی ملاقات کو جاتا ہے

اُسکے پاس اُسکو اندر بھیج دیتا ہی یہ طریقہ اطلاع اختصار ہی۔

کانسٹیبل — کنسٹبل سپاہی۔

کریسس — قریصیص۔ ملک لیڈیا واقع یونان کا سب سے پچھلا بادشاہ تھا۔ بڑا متمول اور دولتمند تھا ایک مرتبہ سولون حکیم اُسکی ملاقات کو گیا بادشاہ نے پوچھا کہ دنیا مین سب سے زیادہ خوش کون شخص ہے سولون نے جواب دیا کہ وہ شخص جو اپنے دم واپسین تک خوش رہے۔ بادشاہ کو یہ جواب ناگوار معلوم ہوا اور اسنے اپنے خزانہائے پُر زر و جواہرات سولون کو دکھائے مگر سولون اپنے قول پر قائم رہا اور بادشاہ نے اُسکو اپنی سلطنت سے نکلوا دیا۔ اِس اثنا مین کیخسرو شاہ ایران نے اُسپر حملہ کیا اور تمام مال و منال سے محروم کر کے حکم دیا کہ لکڑیون کا انبار لگا کے اُسمین آگ لگا دیجائے اور قریصیص جلا دیا جائے اور قریصیص کو کہ اُس آگ مین کود پڑے اُسوقت قریصیص کو سولون کا قول یاد آیا اور تین مرتبہ سولون کا نام لیکر قریب تھا کہ وہ آگ مین کود پڑے مگر بادشاہ نے روک دیا اور دریافت کیا کہ کیا کہتا ہی قریصیص نے سولون کا قصہ بیان کیا کیخسرو کو رحم آیا اور اُسکے قتل سے باز رہا۔

کریم لیڈ — چکنا عمدہ دبیز کاغذ

کمپنی — جماعت۔

کنسرویٹری — گرم مکان غیر ملک کے پھل پھول وغیرہ درختون کے محافظت کی جگہ۔

کنسنگٹن گارڈن روڈ — نام باغ شاہی واقع لندن۔

کواڈرل — ایک قسم کا رقص جسمین بارہ جوڑ ایک طائفہ ہوتا ہے۔

کونٹس — ازل یا کونٹ کی بیگم۔

کوونٹ گارڈن — میوہ جات پھولون اور ترکاریون کی سب سے بڑی منڈی دو سو برس سے اِس مقام پر قائم ہی۔ جو بازار کا مقام ہے وہ سنہ ۱۸۳۰ء مین تعمیر ہوا تھا۔

کیمڈن ٹاؤن	نام حصہ کلان منجملہ حصص کلان کے جنمین لندن منقسم ہے۔
کیسل اسٹریٹ	نام بازار یا گذرگاہ عام واقع لندن ۔

گ

گارڈز	نام رسالہ یا رجمنٹ سواران۔
گال کانڈا	گلکنڈا نام شہر ہندوستان جو حیدرآباد سے تین میل پر واقع ہے۔ پہلے مشہور تھا کہ یہان کان الماس ہے قطعات اراضی لوگ خرید کرتے تھے اور کھودتے تھے کسی کو کچھ نہین ملتا تھا اور بعض کو جواہرات بیش بہا ملتے تھے۔
گروسونر سکوائر	نام بازار جہان امراے عظیم کے محل اور قصر لندن مین واقع ہین ۔
گریٹ رسل اسٹریٹ	نام بازار کلان واقع لندن۔
گریٹ کیسل اسٹریٹ	نام بازار کلان واقع لندن۔
گریوزانڈ	لندن سے بیس میل پر ایک قصبہ ہے جسکی مشرق و مغرب طرف دریا مین کثرت سے کشتیان لنگرانداز ہوتی ہین ۔
گورمنٹ	گورمنٹ ۔ سرکار ۔ عملداری
گون	عورتونکا لباس ۔ جامہ

ل

لارڈ	مالک ۔ خاوند ۔ ایک خطاب ہے
لزارس	دیکھو ڈیوس
لسسٹر اسکوائر لنڈن	نام چوک واقع لندن آرنلڈ نے اس شہر کی تعریف مین ایک مقام پر لکھا ہے ۔ وہ عظیم الشان شہر جو اعظم ہے تمام اراضی عظم و احتشام و جاہ و جلال سے جو رفیع اور اعلے نظر آتا ہے پہاڑون کی رفعت اور سمندر کی عظمت سے
لیڈی	بیگم ۔ اشراف زادی ۔

م

مارلبورا اسٹریٹ	نام بازار واقع لندن ۔
مارشنس	مارکوئیس کی بیگم ۔
مارکوئیس	امیری درجون مین دوسرے درجے کا خطاب ۔ شرافت کا ایک خطاب جو درجے مین ڈیوک کے خطاب سے نیچے ہے ۔
ماسٹنڈیل	نام ایک صوبہ انگلستان کا ہے ۔
مانسیور	لفظ فرانسیسی ہے اور اسکا تلفظ موسیو ہے یہ لفظ بمقابلہ مسٹر کے ہے

لفظ	معنی
	اور خاصکر اہل فرانس کیلئے مستعمل ہے۔ صاحبا۔
مڈوسا	ایک عورت کا نام ہے۔ یونان مین اس عورت کا حسن وجمال اور خوبصورت بال مشہور تھے منروا دیبی کے مندر مین نیچون اسکو دیکھکر عاشق ہوگیا تھا (دیبی) یہ دیکھکر غصہ سے آگ ہوگئی اور اسنے مڈوسا کی زلف مشکین کو سانپ بنا دیا۔ پرسیس مڈوسا پر غالب آیا اور اسنے اسکا سر کاٹ لیا اور اسکے سر سے کثرت سے جو خون بہا اس سے ہزارہا سانپ افریقہ مین پیدا ہوگئے۔ پرسیس نے اسکا سر منروا دیبی کے مندر مین چڑھا دیا اور وہان چڑھانے سے اس سر کو یہ بات حاصل ہوگئی کہ جو دیکھتا تھا پتھر بن جاتا تھا۔
مڈی ماسلی	یہ لفظ فرانسیسی ہے اور اسکا تلفظ ماسل بمقابلہ لفظ انگریزی مس کے جسکے معنی ہین

لفظ	معنی
	کنواری لڑکی۔ ناکتخدا لڑکی۔
مس	کنواری لڑکی۔ ناکتخدا لڑکی۔
مسٹر	صاحبا۔
ملنر	زنانہ ٹوپیان عورتون کے لباس فروخت کرنیوالی۔
ممبر	شریف۔ رکن۔
منٹ	دقیقہ۔ ساعت۔ گھنٹہ کا ساٹھوان حصہ۔
منوریز	نام مقام واقع لندن۔ ایک بڑا حصہ ضلع کا ہے منجملہ اضلاع کے جنمین لندن منقسم ہے۔
موسلین	نام پارچہ سرمائی جو نہایت دبیز اور بالدار ہوتا ہے۔
میگڈلن انسٹیٹیوٹ	عورات کی حفاظت کا مقام ہے جہان لاوارث غریب اور محتاج عورتین پرورش پاتی ہین۔
میگزین	گدام۔

ن

لفظ	معنی
نارفاک	قدیم اور مشہور انگریزی شاہی گھرانا۔
نارمنڈی	بحری اور جہازی لوگون کا ملک واقع جنوب آسٹریلیا۔ رقبہ ۱۳۲۵ میل مربع آبادی ۳۰۰۰

لفظ	معنی
ناول	افسانہ قصہ
نائٹ کاپل	نام پُل کا۔
نکٹرائن	ایک میوے کا درخت انگلستان مین ہی جسکے پھل کا چھلکہ چکنا اور صاف مثل شفتالو یا بیر کے ہوتا ہی۔
نومبر	انگریزی گیارھوان مہینا۔
نیوساؤتھ ویلز	نام آبادی علداری سرکار انگریزی واقع شرق آسٹریلیا و شرقی ساحل بحر الکاہل۔ یہ مقام ایسے لوگونسے آباد کیا گیا ہی جو انگلستان مین مرتکب جرائم کبیرہ ہوتے ہین۔
گیٹ	لندن مین ایک محال کا نام ہی جہان عدالتہاے جوڈیشل و پلیس و جیلخانہ و حوالات ہی اور قاتلون کو پھانسی بھی اسی مقام پر دیجاتی ہی۔

و

لفظ	معنی
وارنٹ	حکمنامہ۔ قید یا گرفتاری یا قرقی
وائٹ ہال	نام قصر شاہی واقع لندن۔
وائی کونٹ	ایک امیری خطاب جو خطاب ارل کے نیچے ہوتا ہی۔
وسٹ انڈ	لفظی معنی مغربی سرا۔ اِس عالیشان دار الخلافت انگلستان کے شوارع و جوانب شناخت کی غرض سے کئی حصون مین تقسیم کئے گئے ہین اور طرفہ ماجرا یہ ہی کہ حصص کسی نقشے مین درج نہین ہین تاہم ہر ایک باشندہ لندن کے جانتے بوجھتے ہین مثلاً شمالی اور جنوبی لندن اور مغربی سرا اور مشرقی سرا۔ حالانکہ اِس تقسیم چارگانہ سے علی العموم سب لوگ واقف ہین تاہم اُنکے حدود صحیحہ کا قائم کرنا امر محال ہی ہر شخص کہہ سکتا ہی کہ یہ فلان محلہ اور فلان محال ہی مگر یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ کون محلہ یا محال کس مقام سے شروع اور کس جگہ ختم ہوا وجہ اسکی یہ ہی کہ بعض اراضیات متنازعہ ہین جنکے باشندے کہتے ہین کہ وہ وسٹ انڈ مین واقع ہین۔ مگر بعض حاسد خوردہ گیر اُنکو اُس تقسیم سے خارج کرتے ہین جو کچھ

ناول سوزن عشق

ترجمہ مسٹریس مصنفہ رینالڈز صاحب

پہلا باب

(ورجینیا)

لندن مین ٹیوسٹاک اسٹریٹ ایک تنگ و تاریک کوچۂ نافذہ ایسے مقام پر ہے جسکے ایک جانب لب دریا اور دوسری طرف کوونٹ گارڈن کی منڈی ہے۔ ادھر مزدورون اور پیشہ ورون کی دوا دوش شور و غل ہے۔ اُدھر دُکاندارون اور خریدارون کی دوڑ دھوپ اور بھیڑ بھاڑ ہے۔ اِس کوچے کا نقشہ ناظرین اپنے خیال مین اس طور پر کھینچ سکتے ہین کہ اسکو ایک تیرہ و تار لمبی خندق سمجھ لین اور فرض کر لین کہ ایک جانب تیز رَو سیلاب کا تلاطم اور دوسری جانب جھیل ہے۔ یہ محلّہ کیا ہے ایک اندھیری کھائی ہے جسکے ایک کنارے کے قریب قریب پانی بہ رہا ہے اور دوسری سمت کوونٹ گارڈن ہے۔ اِس باغ کو جھیل سے اسواسطے نسبت دی ہے کہ جیسا جھیل مین پانی کے بڑھاؤ اور چڑھاؤ سے زور و شور رہتا ہے ویسا ہی کوونٹ گارڈن کے باغ کی منڈی مین کثرت سے آدمیون کا ہجوم رہتا ہے۔ اِس کثیف اور غلیظ اور اندھیرے اور تنگ کوچے مین گاڑیان نہین جا سکتین لیکن وہان کے باشندون کے کان تک آدمیون کی بندھی اور ایک مین ملی ہوئی آوازین البتہ جاتی ہین۔ گاڑیون اور مرکبون کی کھڑکھڑاہٹ اور گھڑگھڑاہٹ پہونچتی ہے اور انکی گونج

مین کچھ خلل نہین پڑتا - علاوہ اسکے چونکہ اس گلی مین پیدل چلنے والے بھی معدودے چندہی جاتے آتے ہین اسلیے اُنکی آہٹ بھی کبھی اسقدر زیادہ نہین سُنائی دیتی جتنی بھیڑ بھاڑ کے راستون مین مختلف قسم کی چال چلنے والون کی رفتار کی آواز سننے مین آتی ہے -

ڈیوسٹاک اسٹریٹ مین دُکانین بھی چند ہی ہین اور کوئی ایسی نہین جسکی عظمت باسباب ظاہر نظر آئے - اگر حجام - تیلی - گندھی - تصویر فروش - بھیس بدل کے تماشا کرنے والون کے لباس فروش اور جن شراب بیچنے والون کی دُکانون کو بڑا کہہ سکتے ہین تو یہی بڑی دکانین ہین - مکانات باشندون کے بنوائے ہوئے اور انھین کی ملکیت ہین وہ خود بھی انمین رہتے ہین اور کرایہ دار بھی بستے ہین - ان لوگون کے نام پیتل کی چھوٹی چھوٹی تختیون پر جو دروازے پر آویزان ہین کندہ ہین - ہر تختی کے پاس ایک ایک گھنٹی بھی لٹکتی ہے اور اس سے یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کو کسی کی ملاقات منظور ہوتی ہے تو وہ اسکے نام کی قریب والی گھنٹی کو بجاتا ہے اور اس ذریعہ سے اُسکو باہر بلاتا ہے - ان مکانون مین سے بعض مین شریف ہی رہتے ہین مگر بعض کو ایسی عورتین کرایہ پر لیے ہوے ہین جنکی عفت و عصمت اور جنکا ننگ و ناموس ہرگز ہرگز اس حلف کے مقابل نہ ٹھہرے گا جسکو قیصر روم نے خود اپنی شہنشاہ بیگم سے لینے مین بجد ہو کر اصرار کیا تھا -

اب ہم اپنے ناظرین کو ایک سب سے چھوٹی کوٹھری اور ایک سب سے تاریک اور ناپاک مکان کے بالاخانے پر جو اسی محلے مین ہے لیے جاتے ہین - مگر یہ پچھواڑے کے طرف کی کوٹھری ایسی احتیاط سے صاف و شستہ اور پاک و رُفتہ ہے جہان تک کسی عورت کے مزاج کی صفائی اور نفاست اور تمیز داری صاف رکھ سکتی ہے - لیکن افلاس اور تنگی اُسکے در و دیوار سے برس رہی ہے - اسکے مکین کی یہ حالت تھی کہ ادنی سی ادنی چیز کے لیے ترستا تھا - نہ پلنگ نہ چارپائی - نہ بچھونا نہ رضائی - زمین پر پھٹا پرانا بستر - ایک اونی توشک - ایک فرسودہ اور کرم خوردہ پتلا سا کمل - دو سفید چادرین ایک ٹوٹی سی محنت مزدوری کرنے کی میز - ایک بھدی کرسی - ایک لوٹا - ایک پیالہ - ایک

شمعدان - برتنون کی ایک ٹوٹی ہوئی الماری - ایک ٹوٹا ہوا شیشہ کھڑکی کے پاس دیوار سے لٹکتا تھا - بس یہی اسباب تھا - یہی اُس حجرے کا سامان تھا - ہان - ہان یہی سامان تھا اور وہ مکان تھا - اور یہی اُس مکان کی کل کائنات تھی - گوشے مین کھونٹی پر سینکون کی بُنی ہوئی ٹوپی تھی - ایک شال اور ایک سوتی لباس الگنی پر الگ لٹک رہا تھا - اور ایک صندوق مین کئی ضروری چیزین تھین - تن پوشی کے لئے جو کچھ اُس نوجوان اِس مبتذل بالاخانہ کے حجرے کے مکین کے پاس تھا بس یہی تھا -

لیکن یہ نوجوان کون ہے - ناظرین - برس اٹھارہ ایک کی زرد رو اور اُداس لڑکی کی تصویر اپنے تصور مین کھینچین - خوبصورتون مین خوبصورت حسینون مین حسین یا خط وخال درست - نقشہ اچھا - چھریرا بدن - مگر نزاکت اور خوبی مین پری - انداز و ادا مین دلبری - چھوٹے چھوٹے ہاتھ نہایت نازک - چھوٹے چھوٹے پانون اور گٹھے ایسے جیسے نقص کی نگاہ مین بھی انمین نقص پیدا کرنا نقص ہو - چہرہ کتابی - رنگ ایسا کھلتا ہوا جس سے چکا چوند لگے - جلد بدن ایسی نازک اور شفاف جس سے رنگ جھلکے - پیشانی بلند نور کے قالب مین ڈھلی ہوئی اور سنگ مرمر کی طرح بے داغ اُسکی قوت مدرکہ ذہن وذکا اور صفات بے ریا کو ظاہر کرتی تھی - گھنے گھنے بھورے بالون کا جوڑا باندھنے کی سادگی اور چہرے کے سب آثار سے پایا جاتا تھا کہ وہ ایسی انجان اور بھولی ہے جیسی کنواریان ہوتی ہین اور یہ کنوارپنے کا بھولاپن دل مین نہایت ہی اثر پیدا کرتا ہے -

اِس عزیز القلوب لڑکی کی آنکھین بہت ہی کنجی تھین - مگر ہم اُنکو چشم فتان نہ کہینگے اور نہ یہ کہینگے کہ انمین شرارت بھری تھی - اُنکے زبان نہ تھی مگر گویا تھین - گویا تھین مگر کم گو - معقولیت اُنمین کوٹ کوٹ کے بھری تھی - اور اُنکی مصفا تہ مین نہایت پاک اور دل گداز آسمانی نور چمکتا ہوا نظر آتا تھا - اِسکی ناک خوب سیدھی تھی اور چوڑی اور سڈول پیشانی اور تنگ اور خوش اسلوب دہن اور گول گول زنخدان کے آس پاس ہونے سے کل نقشہ مزیب اور مزین ہوگیا تھا - لب خالص مونگا دن اور پاکیزہ جیسی گلاب کی پنکھڑی

اور بلا مبالغہ اور بناوٹ کے معلوم ہوتا تھا کہ ہر لفظ جو انسے باہر نکلتا ہے جادو سے جو خاص اُنھیں کا حصّہ ہے بھرا ہوا ہے۔ لیکن جب کبھی کسی خوشی کی بات سے اُن لبون پر ہنسی آتی اور وہ جدا ہو کر سفید سفید دانتون کو جو مشرقی موتیون کی لڑی کے مانند تھے ظاہر کرتے اور چاہ ذقن کو کسی قدر زیادہ نمایان کرتے اور تمام چہرے پر اُس روشنی کی چمک پھیلاتے جسکا نور مثل ستارون کے اُن آنکھون مین تابان تھا۔ اسوقت یہ زہرہ جبین اور ماہ مبین جو دیگر اوقات مین بڑی تحمل اور بردبار اور سلیم و حلیم معلوم ہوتی تھی ایسی نظر آتی تھی کہ دلفریبی اور جادوگری جو عابد کش زاہد فریب عورت کے لیئے لازم و ملزوم ہے یکایک اسکو حاصل ہو گئی ہے مگر وہ خود اپنی ان صفات سے آگاہ نہین تھی۔

وہ نہایت سادہ لباس پہنے ہوئے تھی۔ لیکن اسی سادگی کی نفاست مین حیادار محجوبی اور باعصمت دلبری نے جس سے وہ واقف نہ تھی ایسی آرائش اور زیبائش اُسکو عطا کی تھی کہ اگر طائران ارم بھی اپنے پر اس غرض سے دے ڈالتے کہ اُنکا مورچھل بنا کے سر پہ ہلایا جاتا اور گلکنڈہ اپنے ستارون سے زیادہ چمکدار جواہر آبدار نذر کرتا کہ وہ اُسکی مانگ پر چمک دمک سے نظر آتے تو بھی وہ ایسی دلفریب معلوم نہ ہوتی۔ اسکا سیاہ لباس گلے تک اونچا تھا اور اسکے فریفتہ اور مفتون کرنیوالے کنوارپن کے اُبھارون کو چھپائے ہوئے تھا۔ لیکن لباس کی تنگی و چستی اور شباب کی بھرتی اُن اُبھارون کو کب چھپا رہنے دیتی تھی۔ حالانکہ اس شباب زدہ انجان لڑکی نے نہ تو کبھی غیر معمولی دباؤ اور کھنچاوٹ کا ارادہ کیا اور نہ کبھی اسکے خواب و خیال مین بھی یہ بات آئی تاہم تناسب اعضا کے سبب سے اُسکی کمر نہایت ہی نازک اور خوش ڈول نظر آتی تھی۔ اوسط درجے سے اسکا قد بلند تھا۔ مگر جب کھڑی ہوتی اسوقت جسم کی خوش اسلوبی اور خوشنمائی اور حسن کی زیبائی اور طرز و انداز رعنائی و برنائی سے اُس سے زیادہ دراز قامت معلوم ہوتی تھی جسقدر کہ وہ حقیقت مین تھی۔

لیکن یہ شباب زدہ حسین لڑکی ایسی عورتون مین سے نہ تھی جنکا حسن و جمال

دیکھنے والے کو یکایک چکاچوندھ لگاتا ہی یا متحیر و مسکوت کرکے دیوانہ بناتا ہی اور آن کی آن
مین اُسیر غالب آجاتا ہی۔ یہ بات نہ تھی کہ نگاہ کے دوچار ہوتے ہی عشق کا تیر دل کے پار
ہوجائے۔ یہ بات نہ تھی کہ جنس تذکیر مین جو سب سے زیادہ شوقین اور مبصر اور نظرباز سے
جو سب سے زیادہ جنس اُناث کے ناز و انداز کے معرف ہونے مین ممتاز ہی وہ بھی اسکو
نادر و کمیاب حسین و جمیل دیکھکر منتخب کرسکتا۔ اُسمین کوئی بات ایسی نہ تھی جو پرتو انداز ہو
کوئی چیز ایسی نہ تھی جو والہ و شیدا کرے۔ کوئی شے ایسی نہ تھی جو شان و شوکت اور جاہ و
جلال سے مصور ہو۔ اُسکی شرم و حیا جسمین اتنی جراءت نہ تھی کہ اُسکو مقتدر ظاہر کرے
اُسکا سیدھا ہونا اور بھولاپن جو طفلانہ اور ناپختہ کاری کی سادگی کے قریب قریب تھا
اور ان سب پر بالاتر اُسکے تفکرات و اوہام اور خیالات ترددات و آلام جو اُسکی عادت
مین داخل ہوگئے تھے۔ نقاب اور برقع کا کام دیتے تھے اور جب کبھی کسی مرد بیگانہ کی
اُسپر نگاہ پڑتی تھی اُسکو پیچھے ہٹا دیتے تھے۔ مگر ہان یہ بات ضرور تھی کہ دیکھنے والے
کے دل مین غیر محسوس طور پر رفتہ رفتہ خود بخود اِس امر کا وقوف پیدا ہوتا جاتا تھا کہ وہ
کسی ایسے شخص کی حضوری مین موجود ہی جسکے شرمسار حسن و جمال کا جلوہ اِسطور پر آہستہ
آہستہ اُسکے دیدۂ مشتاق کے روبرو پرتوافگن ہوتا جاتا ہی جیسے کہین دور سے بیخبری
کی حالت مین پھولون کی بھینی بھینی مہک قریب آکر مشام جان کو معطر اور معنبر کرتی ہی۔
اور یہ حالت دیکھنے والے پر اُسوقت تک طاری رہتی ہی جب تک وہ تعجب آمیز اور باادب
تعریف و توصیف مین اُسکے حسن گلوسوز کی جو صبح صادق کی طرح اُسکی شرم و سادگی کی
تاریکی سے جھلکتا ہی غلطان و پیچان ششدر و حیران رہتا ہی۔

یہ شباب زدہ حسین نازنین لڑکی جسکے بیان مین ہم اِسطرح سے رطب اللسان
ہین صرف دکھاوے کو اپنی خوش آیند شرمگینی اور معصوم صفتی سے الگ تھلگ نہین رہتی
تھی بلکہ شرم و حیا اور صغرسنی کی سی نادانی اِسکی ذاتی اور اصلی صفت مین تھی۔ باوجودیکہ
زمانہ کی گردشون اور بے رحمیون کی تلخکامی سے اِسکو تجربہ حاصل ہوا تھا۔ اور باوجودیکہ
اپنی خداداد زود فہمی اور قدرتی سمجھ بوجھ اور خلقی تفرس کی جودت سے جو اِسکے

اوراک کامل کا نتیجہ تھی دُنیا کے حالات وحوادث اور واقعات وسوانح کا اندازہ بخوبی کرسکتی تھی اور اُنکو اچھی طرح سمجھ سکتی تھی تاہم اسکے خیالات کی پاکیزگی اور عفت وعصمت باستحکام تمام قائم تھی اور اگرچہ اس غریب بیکس بے یار ومددگار کی حالت زار اس کم عمری کے نازک زمانے مین ایسی ابتر ہو گئی تھی کہ کبھی کبھی بحکم ضرورت وبمقتضاے احتیاج اسکو ایسے معاملات پیش آتے تھے اور ایسے مقامات مین جانا پڑتا تھا کہ جنسے اُسکے اچھوتے اور کنوارے دل کو صدمۂ عظیم پہونچتا تھا۔ تاہم چونکہ اسکی قوت متخیلہ صحیح صحیح باتون کی مائل وجویا رہتی تھی اسلیے وہ ترغیب دہ خیالات کے خلاف ہی عمل کرتی تھی۔ اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اول تو وہ اس دنیا اور اسکی کیفیتون اور برتاؤ کے طریقون سے روز بروز زیادہ واقف ہوتی گئی اور دوسری سخت سخت آزمایشون اور مشکل مشکل امتحانون مین وہ بے عیب اور پاک دامن بنی رہی اور کوئی عذاب الیم اُسکو برداشت نہ کرنا پڑا۔

ہمنے لکھا ہی کہ وہ زردرو تھی مگر ہنوز وہ نوبت نہین آئی تھی کہ یہ زردی استقلال سے اُسکے رخسارون پر بنی رہتی۔ شباب کے زور بلوغ کی قوت قواے جسمانی کی صحت نے اُسکے قدرتی بھرے بھرے رخسارون کے گداز کو قایم رکھا تھا۔ پس یہ امر بدیہی تھا کہ اگر کوئی اس غریب بیکس اور بے بس یتیم حلیم الطبع سلیم المزاج لڑکی کو اسی وقت یا کچھ روز بعد مگر جلد اس پریشانی اور اضطرار کی زار ونزار حالت سے جسمین ہم اُسکو پاتے ہین نجات دیتا۔ اِس مصیبت کے حجرے سے جسمین ہر وقت اندھیرے اُجالے دیر سویر وہ محنت کرکے زندگی کے دن بھرتی تھی اُٹھا لیجاتا اور بیرونجات مین کسی ایسے مقام پر پہونچا دیتا جہان وہ قوت بخش اور مفرح ہوا مین تفریحاً چل پھر کے دم لیتی۔ سرسبز وشاداب کھیتون کی سیر کرتی اور جیسی نازک تھی ویسے ہی نازک نازک پھولون کو توڑتی اور جیسی اسکی باریک اور خوش آواز تھی ویسے ہی خوش نوا طیور کی نغمہ سنجی اور ترانہ ریزی سُنتی اے کاش اگر یہ سب اُسکے واسطے ہوتا۔ کیونکہ یہی عین وقت تھا کہ یہ سب کچھ اسکے واسطے کیا جاسکتا تھا تب تو ضرور اسکے زرد رخسار اپنی رنگت بدل کے گل رخسار ہو جاتے

اور سوسن کی پاکیزگی سے جو پہلے ہی اُنمیں موجود تھی مل جاتے۔

لیکن کمال افسوس اور نہایت حسرت کا مقام ہی کہ کوئی توقع اور کسی طرح کی اُمید نہین ہی کہ ایسی راحت انگیز اور مسرت خیز تبدیلی اس بدنصیب ورجینا کی پُرملال حالت مین واقع ہو۔ کوئی توقع نہین۔ کوئی اُمید نہین۔ اور اب ہم دیکھتے ہین کہ رات بہت زیادہ آئی ہی۔ جاڑے کی لمبی رات ہی۔ اور وہ محنت مین مصروف ہے صرف ایک شمع جھلملا جھلملا کے جل رہی ہی۔ اور اسکی روشنی مین اُس کام کے انجام مین جو اسوقت اُسکے پاس ہی محنت کر رہی ہی۔ کوونٹ گارڈن سینٹ پال گرجا کے گھنٹہ گھر کی گھڑی مین ایک بجا ہی۔ رات کے بارہ پر ایک صبح کا ایک۔ اور اب بھی یہ محتاج غریب لڑکی اپنے پھٹے پُرانے بستر پر جانے کے لئے اپنی جگہ سے نہین ہلتی۔ باوجود تکان اور تھکاوٹ سے گری پڑتی ہی۔ کنپٹیان زور زور سے دھمک رہی ہین۔ کمر مین شدت سے درد ہو رہا ہے۔ انگلیاں اینٹھی جاتی ہین۔ بند بند اکڑ گیا ہی۔ چھتون پر دلدار برف کی تہین حجرے کے دریچے سے جمی ہوئی نظر آتی ہین۔ چاند ایسی تاب سے چمک رہا ہی کہ اُسکی پاکیزگی اور صفائی برف کی طرح ٹھنڈھی ہی۔ لیکن تاہم یہ کپکپا دینے اور کاٹنے والا جاڑا اُسپر اثر نہین کرتا۔ تپ کی سی تحریک خون مین سنسناتی ہی اور اسی سبب سے ایک غیر معمولی گرمی بدن مین قائم ہی اسلیے تمام اپنی جسمانی طاقتون سے نہایت کوشش کے ساتھ وہ کام لے رہی ہی۔ گویا چابک بھی لگا رہی ہی اور مہمیز بھی چبھا رہی ہی۔ جب تک وہ کام ختم نہ ہوگا جسمین وہ مصروف ہے اُسکو اپنے بستر پر جانے کی جرأت نہین ہوتی۔

اگر پانچ ہی منٹ توقف کرتی۔ ذرا اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی۔ ذرا انگڑائی لیتی ذرا اس حجرے مین گو وہ کتنا ہی تنگ تھا ادھر اُدھر ٹہلتی تو اُسکو کسی قدر خوشی ہوتی مگر کیسا توقف اور کہان کی انگڑائی۔ وہ بخوبی جانتی ہی کہ جہان اُسنے شدت کی محنت سے تھکی ہوئی طاقتون کے مدوجزر کو جو اُسکو اُسوقت کام مین لگائے ہوے تھین روکا تو سب جسمانی اور دماغی طاقتین دفعتاً بالکل مفلوج اور بیکار ہو جائینگی اُسکی حالت

ایک اصیل اور نسل گھوڑے سے مشابہ تھی جو اپنے مالک کی رفع ضرورت کے لئے
یہان تک بگٹٹ دوڑنا گوارا کرتا ہی کہ مر بھی جائے تو پروا نہ ہو اور جو اپنی لاش کو
مصنوعی طاقت یعنی قواعد علم جر ثقیل سے بنی ہوئی جسمانی طاقت کے بھروسہ پر
حرکت دیتا ہی اور اپنی اصلی طاقتون کا انحطاط زندہ درگور ہوکر دیکھتا ہی اور ہر وقت
تیار رہتا ہی کہ جب ٹھوکر کھائی یا سوار نے اچانک روکنے کا قصد کیا تو گرا اور مرا۔
پس اپنے خیالات اور اپنے کام کی نوعیت سے واقف ہوکر اور یہ سوچ کے کہ منٹ
بھر کا توقف کمال درماندگی اور بیکار ہوجانے کا باعث ہوگا ورجینیا دم نہین لیتی اور
بدل وجان اپنی طاقت اور سکت بھر محنت شاقہ مین مصروف ہے۔ یہانتک کہ
چند ہی گھنٹون کے بعد اس محنت کا اثر اسکی سالہا سال کی صدمہ پہونچی ہوئی جسمانی
اور دماغی قوتون پر بہت کچھ پیدا ہوا خیال کرنے کی بات ہے کہ صبح کے پانچ بجے سے
اُسنے کام شروع کیا تھا اور اب دوسرے دن کی صبح کا ایک بجا ہی۔ یہ برابر بیس گھنٹہ کی
لگاتار محنت ہوئی کہ اس عرصہ مین صرف دو مرتبہ دس دس منٹ کا کھانے کے لئے
وقفہ ہوا ہی جب اس محتاج لڑکی نے کام چھوڑا ہی۔
لیکن یہ بات کیونکر ہوئی کہ اُسکو یعنی اس مفلس اور تہیدست جوان لڑکی کو جسکے
پاس معصومیت اور پیارے پیارے غمزدہ چہرے کے سوا کچھ نہ تھا جو اُسکا ضامن ہوتا۔
یہ بات کیونکر ہوئی کہ ایک عمدہ گران بہا مخملی لباس تیار کرنے کے لیے اسکو سپرد کیا گیا۔
کیونکہ وہ یہی کام تھا جسکے تمام کرنے مین حتی الامکان وہ تمام اپنی جسمانی اور دماغی
قوتون کو ایک جگہ جمع کرکے صرف کرتی تھی۔ لیکن صرف منٹ بھر تامل کرو تاکہ
ہم اس مال کی مقدار اور قیمت کو جانچ لین جو ایک یتیم لاوارث لڑکی کو جسکا جو کچھ
دنیوی مال ومتاع تھا وہ اُسی تنگ وتاریک بے رونق حجرے کی چار دیواری کے
اندر تھا صرف اُسکے اعتبار پر سپرد کیا گیا تھا۔
پہلے تو نہایت عمدہ اور دبیز اٹھارہ گز مخمل دس روپیہ گز کی جسکی قیمت ایک سو
چوراسی روپیہ ہوئی۔ پھر اسی قدر ریشمی استر کا کپڑا بیش قیمت دو روپیہ گز کا جسکی قیمت

چھتیس روپیہ ہوئی - پھر نہایت عمدہ سفید برسلز کا فیتہ آگے پیچھے اور آستینوں کی
زیب و زینت کے لئے جسکے دام ایک سو پچاس روپیہ سے ایک آدھی بھی کم نہ تھے
اب تینوں رقموں مخمل اور ریشمی استر اور فیتہ کی قیمت جوڑنے سے تین سو ستر روپیہ
ہوے - یعنی قریب چار سو روپیہ کے اور یہ سب اسباب اِس افلاس کی ماری لڑکی
کے سپرد ہوا تھا حالانکہ بہ اعتبار اُسکے مداخل ومخارج کے لندن کا کوئی فیاض
سے فیاض دریا دِل دلاّل بھی دس روپیہ تک اسکا اعتبار نہ کرتا -

لیکن قبل اِس بیان کے کہ کِس طور پر یہ گران قیمت نفیس اور عمدہ لباس
وَرجِینیا مارڈونٹ کے اِعتبار پر اُسکو دیا گیا - یہی اُس جوان سینے والی کا پورا نام
ہے - ہم چاہتے ہین بلکہ ہمکو لازم ہے کہ ہم اُسکو دیکھتے جائین آیا کب تک وہ
اِس کام کو کیے جائے گی اور کب پورا کرکے اُٹھے گی - ہم دیکھتے ہین کہ کل کی سی
صحت اور تندرستی سے وہ سُوئی سے کام لیتی ہے - اور تپ کی سی تحریک اُسکی
مصنوعی طاقت کو قائم رکھکر بڑھا رہی ہے - اسکے زرد رُخساروں پر مدقوق
کے چہرے کی زردی کی سی دہک آہستہ آہستہ پھیلتی جاتی ہے اور دم کی آمد ورفت
جلد جلد اور کم کم ہے اور جون جون بجلی کی طرح رگون مین خون دوڑتا ہے سنسناہٹ
پیدا ہوتی ہے - گھنٹہ پھر بجا ہے - اب دو بجے ہین - دوپہر رات پر دو صبح
کے دو - اور اِس بن بیاہی لڑکی کے چہرے پر تبسم سا معلوم ہوتا ہے -
اِس تبسم مین اطمینان ملا ہے - اِس تبسم مین خوشی کا سا مزا ہے کیونکہ وہ سوچ رہی
ہے کہ اب آدھ گھنٹہ اور باقی ہے اور کام کا خاتمہ ہے -

اب ہر رگ وپے مین شدت سے تشنج ہے اور ورجینیا اپنی قدرت
اور اپنے اختیار بھر اُنکو کھینچ کھینچ اور تان تان کے کام مین مصروف ہے
آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہے چند لحظہ تک وہ پپوٹون کو جبرًا بند کرلیتی ہے
اور جب کھولتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کنجی کنجی پتلیون مین پھر بدستور طاقت
آگئی ہے - چکر آتے ہین دوران سر ہوتا ہے اور پھر وہ لحظہ بھر تپکتی ہوئی اور

ٹیس مارتی ہوئی پیشانی کو دونون ہاتھون سے دباتی ہے اور ٹیس اور تپک موقوف ہو جاتی ہے مگر تھکاوٹ کی انتہا نہین تمام جسمانی طاقتین طاق ہین تمام دماغی قوتین مجہول اور معطل ہین ۔ وہ اپنی ذات کو بھی پہچاننے کے ناقابل ہے اور نہین جانتی کہ مین کون ہون اور کہان ہون ۔ جلدی اور گھبراہٹ کے بس مین ہو گئی ہے اور دماغ سُن ہو گیا ہے تاہم سوئی ہاتھ سے نہین چھوٹتی اور آپ سے آپ کام دینے والی کل کی طرح چلی جاتی ہے ۔ اب ضرورت ہے کہ گلگیر سے گُل تراش دیا جاتا ۔ مگر اُسکو اسکی بھی پروا نہین ۔ شمع رفتہ رفتہ دُھندلی جلتی ہے اور لحظہ بہ لحظہ دُھندلاپن زیادہ ہوتا جاتا ہے تاہم سوئی ہے اور وہ ہے اور ایسی صفائی کی سِلائی ہے کہ کہین کوئی نقص پایا نہین جاتا ۔ اب صرف جسمانی طاقت سے کام ہو رہا ہے اور وہ خود گویا خواب دیکھ رہی ہے ۔

مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بیخوابی اور شب بیداری کی بیخودی سے ہوش مین آکر چونک پڑی کیونکہ محنت کا اور کام کا اختتام ہوا ۔ مخملی لباس ہاتھ سے چھُٹ کے نیچے گر پڑا اور وہ اپنے منتشر حواس کو جمع کرنے کے لئے چند لحظہ تک بےحس و حرکت اُسی کرسی پر تکیہ لگائے رہی ۔ قوت پھر عود کرنے لگی قوتون کی اہر کا ریلا جو اِتنے گھنٹون تک غیر معمولی طور پر ایک ہی سمت کو تھا اب اُتار پر تھا اور اُسکی کمی اور زوال سے اذیت کوشی کی ابتدا محسوس ہوتی تھی ۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گرم گرم خون دل سے پھُرپھُر کے رگون مین دوڑتا ہوا باہر نکلتا ہے اور اُسکے شہابی سیلاب کے ساتھ ہی تمام حیات بخش قوتین نکلتی جاتی ہین ۔ ضعف اور ماندگی سے اِس لڑکی کا دل ڈوبا جاتا تھا اور جان گھُلا دینے اور جسم ہلا دینے والی اِنتہا کی نقاہت اسپر غالب تھی ۔ مگر اِس جگہ بیٹھے بیٹھے اندیشہ ہے کہ نیند کے غلبہ سے کہین گر نہ پڑے ۔ یہان سے اُٹھنے کی کوشش کرنا محال اور پہاڑ معلوم ہوتا تھا ۔ لیکن کیا کرتی مجبوری اُٹھی اور

احتیاط سے مخملی لباس کرسی پر پھیلا دیا اور اسکے بعد جلد جلد کپڑے اُتار پھینک
پھانک یہ تھکی تھکائی محنت اور مزدوری کی ماری وِرجینیا اپنے مفلسانہ بچھونے
جو زمین پر بچھا تھا جاکے لیٹ گئی۔

چند منٹ بھی گذرنے نہ پائے کہ وہ بھری نیند سو گئی اور چونکہ اب اُسکے
خیالات ترتیب سے رکھنے والی قوت وقوف کے حیطۂ اختیار سے باہر ہین اسلیے
وہ اپنا رنگ بدل کے گلابی ہو جاتے ہین اور یہ رنگ اُنکے مناسب حال
اسواسطے ہے کہ وہ رنگ برنگ کی وہمی اور قیاسی صورتون کا سلسلہ پیدا کرتا
اور سحر آمیز مسرت کا خواب دکھاتا ہے۔ وِرجینیا خواب مین دیکھتی ہے کہ کسی
نہایت خوش آیند اور دل پسند باغ کی گلگشت مین ہے۔ طرح طرح کے
پھولون کی بیلون کے نیچے اور انواع اقسام کے پھولون کے چمن مین سیر کر رہی
ہے۔ ہر طرف پھول ہی پھول نظر آتے ہین ہوا گرم گرم اور خوشبودار ہے۔
ادھر ندی کے بہنے کی سُریلی آواز چلی آتی ہے۔ اُدھر مُرغان خوش الحان
نغمہ سنج ہین۔ حواس خمسہ لطف مین ہین وقوف حسی حاصل ہے۔ قدرت کی
ترانہ سازی خوش آہنگی اور خوش آوازی سے روح وجد مین آکر جھوم رہی ہے
پھولون کی خوشبو تمام جسم مین جذب ہوئی جاتی ہے۔ میٹھے میٹھے خوش ذائقہ
اور لذیذ میوون کے کھانے سے لب بند ہوئے جاتے ہین۔ اور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ وہ اُسی کا باغ ہے اور وہ خود اُسکی چشم وچراغ ہے۔ زمین کہ
یہ فردوس ہے اور وہ خود اُسکی حور ہے۔ نشۂ مسرت اور بشاشت سے
چور ہے۔ اسکے بعد رفتہ رفتہ اسکو اپنے غم والم کے دن یاد آتے ہین خیالات
نئے نئے سلسلہ پیدا کرتے ہین۔ اور جب وہ اپنی اِس حالت سے اپنے
ایام مصیبت کا مقابلہ کرتی ہے تو ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اور سوچتی ہے
کہ یہ عالم الغیب کی غیبی توجہ ہوئی ہے کہ وہ اپنے اُس غمکدہ یعنی تنگ وتاریک
حجرے سے ایسے مقام پر پہونچا دی گئی ہے جہان ہر چہار طرف سبزہ اور پھولونکی

بہار اور میوہ جات کا انبار در انبار ہے۔ جہان کی بہار ہمیشہ بےخزان ہے اور جہان کا چمن مثل گلزار جنان ہے۔

لیکن اچانک اِس جوان لڑکی کو نہایت سخت جاڑا معلوم ہوتا ہے گویا کسی نے اِسکو برف کے ستون سے باندھ دیا ہے۔ دل اینٹھ کے رہگیا ہے اور وہ تھرتھر کانپتی ہے۔ اِس دل پسند اور خوش آیند باغ پر شام غم کا سایہ پڑتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ تیرگی چھائی جاتی ہے اور جواہرات کی سی خوشنمائی اور خوبصورتی میوہ زار اور گلزار ہمیشہ بہار کی سیاہ سیاہ اندھیرا پھیلا دینے والے بادلون مین چھپی جاتی ہے۔ قدرت کی نغمہ طرازی اور خوش آہنگی کی جگہ بدشگون و بدیمن خاموشی نے لے لی ہے۔ ہو کا عالم ہے سب سنسان پڑا ہے اور اِس طلسم آمیز خواب کی بقیہ علامتین جلد جلد نظر سے اوجھل ہوئی جاتی ہین اور آخرکار بالکل غائب ہو جاتی ہین۔

اِس حیرت انگیز تماشے کو ڈرجنیا عالم رویا مین دیکھکر خوب روئی اور قریب تھا کہ چیخ منھ سے نکل جائے۔ غرضکہ اضطراب اور حیرت مین گھبرا کے اُٹھ بیٹھی۔ خواب کا اثر ہنوز اسپر باقی تھا اور اسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ وہ کہان ہے۔ لیکن چند منٹ مین اِسکے خیالات مناسب مناسب مقامات پر قرار پا گئے تب اُسنے نہایت رنج اور افسردگی سے جانا کہ جیسا اُسکے خواب کا باغ گرم اور خوش آیند پھولون سے مہکتا میودن سے چمکتا تھا ویسا ہی یہ عالم بیداری کا اسکا حجرہ اُسکے بالکل برعکس ہے اور غم فزا اور روح فرسا مقام ہے

دوسرا باب

(مخملی لباس)

جون ہی ڈرجنیا اپنے پرانے بچھونے سے اُٹھی کہ سینٹ پال کے

گرجا کے گھنٹہ گھر سے ٹھنا ٹھن سات بجے - دریچہ کے نیچے کارنس پر اسقدر برف جم گئی تھی کہ اسکے چھوٹے چھوٹے شیشوں کی آخری قطار چھپ گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قدرت نے دبیز گاچھ کا پردہ اسپر ڈال دیا ہے - کمرے میں شدت سے سرد ہوا بھری تھی اور دریچہ اور دروازے کی راہ سے جسکا پٹ اچھی طرح سے بند نہیں ہوتا تھا برف کے غیر محسوس ذرے اندر آکر تیر کی طرح چھیدتے تھے - آفتابہ میں پانی جم گیا تھا - اور جب یہ بیچاری سانس لیتی تھی تو ہر سانس میں جو اسکے منہ سے جسمیں ہاتھی دانت کا دروازہ اور گلاب کا آستانہ نصب تھا باہر نکلتی تھی تو دھواں بنکر منجمد ہو جاتی تھی -

بس جب سردی کا یہ حال تھا تو عجب نہیں کہ خارا شگاف صبح کے جاڑے کی برودت پتلے جھرجھرے کمل سے چھن چھن کے دلربا کے دندانٹ سے مغز استخوان تک سرایت کر گئی ہو اور وہ سوتی ہی رہگئی ہو - آخر کار سردی سے اکڑتی اور کانپتی وہ اپنے بستر سے اٹھی حالانکہ باوجود اسقدر سردی کے اسکا دل چاہتا تھا کہ تھوڑی دیر اور پڑی لیٹی رہے اور اسلئے اعضا کو ابھی اور آرام دے کیونکہ بمقابلہ ساڑھے اکیس گھنٹے کی علی الاتصال محنت کے صرف ساڑھے چار گھنٹے کا آرام - آرام نہیں کہلاتا - ہاں نقل عیش! اسکو ضرور کہہ سکتے ہیں لیکن اب اسقدر فرصت نہیں کہ منٹ بھر بھی یہ لڑکی بستر پر رہ سکے کیونکہ سات بج گئے ہیں اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ سوتے وقت وہ یہ خیال کرکے لیٹی تھی کہ سات بجے ضرور ہی جاگنا ہے -

اب کیا کرے منھ دھونا ضرور ہے - گھڑے میں پانی جم کے برف ہو گیا ہے مجبوراً اپنے ہاتھ سے برف توڑ رہی ہے - دونوں نازک نازک ہاتھ سردی سے نیلے ہو گئے ہیں دانت کٹکٹاتے ہیں - اور یہ بدنصیب مصیبت ماری ہوئی لڑکی زار زار روتی ہے اور سوچتی ہے کہ ہائے کیسی سختی ہے کیسی

بدبختی ہے۔ اسقدر محنت شاقہ اور اسقدر کم آرام۔ اسقدر سخت محنت جس سے بدن مین سکت باقی نہین رہی ہے طبیعت گری جاتی ہے اور پھر ایسی حالت مین اُٹھنا کہ تمام جسم شل ہو رہا ہے جوڑ جوڑ اکڑا ہوا ہے۔ بند بند مین درد پیدا ہے ہاے یہ سختی نہین تو پھر کیا ہے۔

لیکن اپنے اُداس اور پیارے پیارے چہرے سے موتیون کے مانند آنسو پونچھ کے ورجنیا نے پھر ہمت باندھی اور معمولی کنگھی چوٹی مین مصروف ہوئی۔ پانی کی بیحد ٹھنڈھک سے اسکے رخسارون کی گئی ہوئی رنگت پھر آئی اور آنسوونکے دریا مین غوطے لگانے سے اُسکی آنکھون کا بوجھ کم ہوگیا۔ خلاصہ یہ کہ جب وہ کپڑے پہن کے تیار ہوئی اُسوقت شباب کی اصلی تازگی نے جسمانی صحت کی قوت سے مدد پاکر ماندگی اور سستی کو جو بستر سے اُٹھتے ہوے محسوس ہوئی تھی زایل کر دیا۔ گو اب بھی کسی قدر تکان باقی تھا مگر تاہم وہ متعجب تھی کہ اُس گرانی اور اضمحلال کے مقابل مین کیونکر اسقدر کم ہوگیا کہ معلوم ہی نہین ہوتا۔

کپڑے بدلنے کے بعد ورجنیا نے برتن اور کھانا رکھنے کی الماری کھولی اور ناشتہ شکنی کے لئے کم خرچ کھانا نکالا۔ ایک چیلی چار کی مٹی کی ہنڈیا مین چھوڑی دروازہ کھولا آہستہ آہستہ سیڑھیون کے نیچے اُتری اور باورچی خانے مین گرم پانی لینے گئی۔ یہان ایک میلی کچیلی پھوہڑ لڑکی سے جو وہان نوکر تھی اُسنے دریافت کیا کہ "بی بی جیکسن کی آج کیسی طبیعت ہے" اور جو جواب اُس چھوکری نے بے پروائی سے مگر بلا آمیزش بے ادبی کے دیا اسکا یہ مطلب تھا کہ جس عورت کی نسبت دریافت کیا گیا تھا وہ رات کو آرام سے سوئی اور کسیقدر اچھی ہے۔

اپنی پیاری پیاری بھولی بھولی ہمدردی کی نہین آواز سے ورجنیا نے یہ سوال کیا۔

ورجنیا۔ "شاید تم جلین اب اُنکے لئے حاضری لیجانے کو ہو"

چھوکری نے گردن ہلاکے ہان کہا۔ اور ورجنیا نے پھر کہا۔

ورجنیا۔ "تو مہربانی سے بی بی جنکسن سے کہدیناکہ لباس تیار رہے اور مین ایک دس منٹ مین خود اُنکے پاس آتی ہون"

خادمہ۔ (تعجب اور شوق سے اُسکی طرف دیکھکر) "اور یس تم کہتی کیا ہو کیا تمنے وہ مخملی سایہ جو پرسون رات سے تم سیتی تھین سب سی ڈالا"

ورجنیا۔ "ہان۔ کبھی کا۔ آج صبح کے ڈھائی بجے مین نے اُسکو تمام کیا"

یہ جواب دیتی ہوئی جب وہ باورچی خانے کے دروازے پر ذرا ٹھہر گئی تھی ورجنیا کے لبون کو اطمینان کے ملے ہوئے تبسم سے حرکت تھی۔

جین۔ "اور کیا تم تھکی نہین ہو"۔

اِس سوال کے وقت خادمہ کے چہرے سے ہمدردی اور تعجب پایا جاتا تھا حالانکہ اُسکی خلقی سردمہری اور طبع زاد کینہ وری ہمدردی کو کبھی ظاہر ہونے نہین دیتی تھی۔ پھر ایک قسم کی منحوس اور بدفال سنجیدگی سے اُسنے اپنا سر ہلایا۔ اور کہا۔

جین۔ "مگر کب تک۔ مس کب تک۔ تم ایسی سخت محنت کب تک کروگی۔ دیکھ لینا چند ہی روز مین کیا ہوتا ہے۔ یہ سمجھنے کی نہین۔ اور اگر کیے گئین تو دیکھ لینا چند ہی سال مین وہ تمکو مار ڈالے گی۔ افسوس ہے تو اسی بات کا ہے۔ نہایت افسوس ہے تو یہی ہے کہ ایسی پیاری حسین جیسی کہ تم ہو۔ ہو بہو بیگم۔ مگر جیسی مثل مشہور ہے تمھاری قسمت مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا ہے۔ قسمت کا لکھا مٹ ہے۔ اور دیکھ لینا چند ہی روز مین تم خوشی سے مس برنٹ کی سی وارستہ مزاجی اختیار کرلوگی"۔

ورجنیا (استفہامیہ) "مس برنٹ وہی نا جو میرے کمرے کے نیچے والے کمرے مین رہتی ہین۔ مجھے یاد آتا ہے کہ پرسون مین نے اُنکو سیڑھیون پر دیکھا تھا

ایک کشیدہ قامت شکیل خوش پوشاک عورت برس بائیس ایک کا سن ہوگا۔"

جینن - (نگیرٹھے پن کی کسی قدر مسکراہٹ سے) "وہی - مس - وہی - کیا آپ سے انھون نے ابھی تک میل جول پیدا نہین کیا ہے"

ورجینیا "ایک دفعہ اوپر جاتے ہوے سیڑھیون پر میرا انکا سامنا ہوگیا تھا انھون نے حسب معمول صاحب سلامت اور مزاج پرسی کی تھی اور مین نے بھی موقع کا جواب دیا تھا مگر - جینن - تمنے یہ کیا کہا - مین نہین سمجھی - کہ مین خوشی سے مس برنٹ کے قدم بقدم چلنا اختیار کرونگی"

یہ کنیز بدتمیز خود جسکی عمر برس اٹھارہ ایک کی ہوگی مگر جسکا تجربہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اور زیادہ سیکھنا باقی نہین تھا - مس ماڈونٹ کی طرف سر سے پانون تک غور سے دیکھا کی تاکہ اس نو وارد گلشن خوبی کی دلی کیفیت اور اسکے اخلاق کی کلی ماہیت اسپر ظاہر ہوجائے لیکن لحظہ ہی بھر مین اسکا اطمینان ہوگیا کہ ورجینیا کی سادگی اور بھولے پن مین بناوٹ نہین ہے - بلکہ یہ زیور اسکو قدرت کاملہ نے عطا کیا ہے - گندم نمائی اور جو فروشی کی وہان تک رسائی نہین - حیلہ سازی اور فتنہ زائی کو شان پارسائی نہین - اسوقت اس کثیف اور نجس خادمہ کے چہرے پر جسکے خدوخال بدنما تھے ترحم اور ہمدردی نمایان ہوئی اور وہ بطور پر باہستگی گویا ہوئی -

جینن "کیا در حقیقت مس تم میری بات نہین سمجھین"

ورجینیا - (فورا) "سمجھتی تو پوچھتی ہی کیون - بیشک - نہین سمجھی جبھی تو پوچھا"۔

جینن "توپھر تم انجان ہی بنی رہو تو اچھا ہے - مس"

اتنا کہکے جینن کی آواز اور اسکا طریقہ ایسا بدل گیا جس سے ورجینیا کو تعجب ہوا اور فورا پیٹھ پھیر کے یہ پھوہڑ اور اجڈ خادمہ ایسی کشیدہ اور کج خلق بن گئی جیسی اسکی عادت تھی اور یہانتک اپنے کام مین مصروف ہوگئی کہ پھر اسنے اس حیرت سینے والی لڑکی کا خیال تک نہین کیا -

اِسکے بعد وَرجِنیا جلد جلد چھت پر اپنے حجرے مین چلی گئی اور جب وہ چاے کے ساتھ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے بیٹھی اُسکو معاً خادمہ کی عجیب وغریب گفتگو کا خیال گذرا مگر اُسوقت اُسکو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ اِس بارے مین زیادہ غور کرتی کیونکہ جون ہی اُسنے اپنا روکھا سوکھا ٹکڑا کھاکے ختم کیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور مخملی لباس احتیاط سے اپنے ساعد بلورین پر لٹکاے ہوئے نیچے اُتری - مگر اُسوقت اُدھر نیچے نہین گئی پہلے ہی درجے مین عقب کے کمرے کے دروازے پر آئی اور آہستہ سے دستک دی - ایک ضعیف آواز اندر بلانے کی آئی اور وَرجِنیا اندر گئی -

یہ سونے کا کمرہ تھا جسمین جوان ناکتخدا لڑکی گئی - ایک سن رسیدہ عورت پلنگ پر لیٹی تھی - انگیٹھی مین آگ روشن تھی جس سے دل خوش ہوتا تھا کمرہ خوب سجا ہوا تھا - پلنگ کے پاس میز پر حاضری کا سامان ایک کشتی مین سلیقہ اور قرینے سے لگا تھا - یہ جوان سینے والی جب اپنے سرد اور اُجڑے ہوے حجرے سے نکل کے اِس کمرے مین آئی تو یہان کا آرام اور آسایش کی چیزین دیکھکر معلوم ہوا کہ درحقیقت عیش وعشرت کی یہی جگہ ہے یہان کی خوش آیند گرمی نے اُسکے کانپتے ہوے جسم کے ساتھ وہ کام کیا جو مہربانی کا کلمہ کسی ستمدیدہ اور آفت رسیدہ کے ساتھ کرتا ہے -

وَرجِنیا - (پلنگ کے قریب جاکر) "جبین سے معلوم ہوا کہ آج آپ کی طبیعت بی بی جکیسن بہت اچھی ہی - مجھے بہت خوشی ہوئی -

بی بی جکیسن - "ہان! - آج مجھے نیند خوب آئی - اور بیمار کو نیند کا آنا اچھی علامت ہے -"

اِس عورت کے چہرے پر خشونت اور رکھائی اور سرد مہری سے کے قیام سے ممکن نہ تھا کہ قیافے کو دخل ہوتا اور دل کا حال بشرے سے کھل سکتا - پھر اِسنے کہا -

"مگر تمنے لباس تو تیار کر لیا ہے - اپنے وعدے کی سچی ہو - اور تم اچھی لڑکی ہو"

یہ جوڑ توڑ اور معاملہ داری کی باتین تھین جنمین وہ مشاق تھی اور اُسنے ایزاد کین۔

ورجنیا "مجھے امید ہے - بی بی - کہ آپ کے پسند آئے"

اسوقت ورجنیا اس قیمتی لباس کو اسطرح سے ہاتھ پر لیے ہوے دکھا رہی تھی کہ دریچہ کی روشنی کا عکس اُسکی چمک کو دو بالا کیے دیتا تھا۔

بی بی جنکیسن "قریب آؤ"

یہ کہکر اس عورت نے تکیہ سے کسی قدر سر اُٹھایا - لباس کو اپنی طرف کھینچا اور ایسی نظر سے دیکھا جو بظاہر سرسری معلوم ہوتی تھی مگر درحقیقت عیب بینی سے خالی نہ تھی - ورجنیا پاس ہی کھڑی تھی اور اُمید و بیم سے اسکا دل دھڑک رہا تھا۔

"ہان سیا تو نہایت ہی عمدہ ہے - ہان اچھا سیا ہے"

بیمار عورت کہتے کہتے اچانک رُک گئی مبادا نادانستگی اور بغیر قصداً زوال پذیر جوشش اور وجد و شوق کی حالت مین اور زیادہ کلمات تحسین و آفرین کے زبان سے نہ نکل جائین اور کہنے لگی۔

"تو پھر اپنی اُجرت کا بل بھی تمنے بنا لیا ہے - مس - اور اُسپر اپنی رسید بھی لکھدی ہے یا نہین"

ورجنیا - دلگنت سے "نہین - بل تو ابھی نہین بنایا ہے - بی بی مجھے کیا معلوم تھا کہ ابھی اِتنی جلدی بنانا چاہیئے" "اور علاوہ اِسکے" بڑھتے ہوے پس و پیش کے ساتھ "مجھے یہ بھی معلوم نہین تھا کہ کیا اُجرت لکھوان"

بی بی جنکیسن "وہ وہی معمولی اُجرت - بیشک"۔

کہہ کر اپنی بڑی بڑی بھوری بھوری رُکھائی کی آنکھیں جو بیماری سے اور بھی بدنما ہو گئی تھیں اُسنے جوان سینے والی کی طرف جو لرزان و ترسان کھڑی ہوئی تھی اُٹھائیں اور کہا۔

"وہی ایک روپیہ بارہ آنے۔ تم جانتی ہو یا نہیں۔ یہی دیا جاتا ہے یہی معمول ہے اور یہ لباس تمھیں کہین اور لیجانا ہوگا۔ دیکھو اب دیر نہ لگاؤ۔ جلدی کرو جاؤ۔ جھٹ پٹ بل بنالاؤ۔ اور جب آؤ تو ٹوپی پہنے اور شال اوڑھے آنا۔ بھی کیا اچھی لڑکی ہو"

ایک روپیہ اور بارہ

ورجینیا کے دل مین چبھے

لگایا تھا کہ

ساب اِس لڑکی نے اسواسطے

ندر وقت صرف ہوا تھا اور اتنی محنت کی گئی

وارجِ ملز یعنی بیبیون کی پوشاک سلواکے

نے اپنے عالی مذاق کی جدت سے اِس لباس کی قطع برید نئے

انٹرالے انداز سے کی تھی اُسی کے مذاق کے مطابق اور

اِس جوان ناکتخدا لڑکی نے اپنے ہنر کا جوہر اور سلائی کے

کاری ظاہر کی تھی۔ پس اسکے خیالات پر مایوسی و حرمان

ہی کا ایسا اثر ہوا جیسا کسی کو یکایک جھولا مار جاتا ہے

پانے کی غرض سے جو اسکی آنکھون سے پھوٹ نکلنے کو تیار

کے باہر چلی گئی۔

ہا اور اپنے حجرے مین پہونچ کے وہ اپنی کرسی پر جا گری

ب روئی۔ یہ دکھ اور یہ رنج صرف مزدوری کی کمی کے خیال

لمہ عالم الغیب آگاہ ہے اور خدا ہی گواہ ہے کہ وہ بالکل

مفلس تھی۔ بلکہ دل دُکھنے سے یہ روح کی تڑپ اسواسطے

ہوئی کہ اسکو قوی امید اور کامل توقع تھی کہ اُسکی اعلیٰ درجے کی ہنروری کا یہ نمونہ جسکو اُسنے اِس لباس کی تیاری مین دکھایا تھا اور جسپر اُسکا بڑا بھروسا تھا ایسا معقول معاوضہ دلائیگا جس سے نہ صرف اُسکی لیاقت میزان پسند مین گران بار ہوگی بلکہ آیندہ بھی زیادہ زیادہ کام دینے کا اقرار کرائے گا پس جب وہ خفیف اور قلیل رقم تجویز کی گئی تو اِس نوجوان لڑکی کی امیدون پر یکایک پانی پھر گیا - اُسکے تفاخر کو زیان عظیم پہونچا اور اِس بیمار کر دینے والے خیال سے اسکی روح پر بڑا صدمہ ہوا کہ اب یہ ہاتھ کا ہنر زیادہ اِس سے کبھی کام نہ آئے گا کہ صرف مایحتاج حاصل ہو جائے - اور ایک ادنیٰ سا فرق جو اسکی حالت زار اور افلاس مین پایا جاتا ہے باقی رہے -

بس یہی سبب تھا کہ غریب لڑکی روئی تھی - بس یہی وجہ تھی کہ اِس بیکس اور یتیم نے اپنا دلی غبار نکالا تھا -

مگر آنسوؤن سے اسکی طبیعت سنبھل گئی - اور ابھی عمر بھی ایسی نہ تھی کہ آس بالکل ٹوٹ جاتی اور مایوس ہوکر بیٹھ رہتی - پس اُسنے اپنے رخسارون سے جلد جلد آنسو پونچھے اور اپنا چھوٹا سا بال ایسا بنا بنا کے لکھا کہ پہلے کبھی کسی نے خوش نویسی کے دائرون اور کششون کی شان مین حسنِ اناث کا جلوہ نہین دکھایا تھا - ٹوپی پہنی - شال اوڑھی - اور پھر نیچے اُتری -

بی بی جیکسن نے تکیہ کے نیچے سے بٹوہ لے کے ایک روپیہ اور بارہ آنہ اسمین سے نکالے اور اُسکو دے کے کہا -

بی بی جیکسن - اب مِس مارڈنٹ اِس پٹارے مین لباس احتیاط سے رکھ دو اور جہانتک جلد ہو سکے میڈم پیم برڈک کے پاس جو گریٹ رسل اسٹریٹ واقع بلومزبری مین رہتی ہین لے جاؤ - اِنکا پتہ پٹارے پر ہے تم بھول نہین سکتی ہو -

اِس ارشاد کی تعمیل کے لئے ورجینیا جلدی سے مستعد ہوئی

اسکو خیال بھی نہین تھا کہ علاوہ درزی کے کام لینے کے اُس سے قاصد کا کام بھی لیا جائیگا مگر چونکہ اسکے مزاج مین مروت اور ہر دل عزیزی خدا داد تھی اسلئے ایسے شخص کا کام کر دینے سے جسکو بیماری نے معذور کرکے نشست برخاست کے قابل نہ رکھا تھا اسکو انکار نہ ہوا۔ علاوہ اسکے اُسکو یہ بھی امید تھی کہ بی بی جیکسن سے اور کام ملے گا۔ حالانکہ اُس ہمت توڑنے والے حادثہ کے وقوع کو جسکے سبب سے اُسنے کڑوے کڑوے اور موٹے موٹے آنسو بہائے تھے زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا۔

بیس منٹ مین یہ جوان لڑکی گریٹ رسل اسٹریٹ مین پہونچ گئی اور میڈم بیم برُوک کا مکان بھی بغیر وقت اور تلاش جلد ملگیا۔ یہان پہونچتے ہی اسکو ایک عورت فوراً ایک عمدہ سجے ہوے اور آراستہ کمرے مین لیگئی جہان جاکے اُسنے دیکھا کہ ایک خوش رو ادھیڑ عورت حاضری کھاتی ہے۔ میز پر نفیس نفیس کھانے چنُے ہوے ہین۔ مکان کی تیاری اور سجاوٹ سے مکین کا دولتمند ہونا ظرفۃ العین مین ثابت ہے۔ بذات خود یہ عورت فرانس کی بُنی ہوئی بانکی ٹوپی دیے صبح کا لباس پہنے کاہلون کی طرح دنگل پر پاؤن پھیلائے آرام سے لیٹی ہے اور معلوم ہوتا ہی کہ دنیا و مافیہا کی اسکو کچھ خبر نہین اور کوئی فکر اور تشویش اسکے پاس تک نہین پھٹکتی۔

میڈم بیم برُوک کو ابھی ابھی اپنے ملازم کی زبانی وَرجِنیا کے آنے کا سبب معلوم ہو گیا تھا وہ اس طرح پر مخاطب ہوئی۔

میڈم بیم برُوک "مِس تم جیکسن کے پاس سے مخملی لباس لائی ہو۔ خیر۔ اوہ ہو۔ اوہ ہو۔ اچھا ہان۔ اچھا اسکو پٹارے سے نہ نکالو۔ بیشک اچھا ہی سیا ہوگا اور اگر نہین تو اتنا وقت نہین کہ کچھ ردو بدل کیجائے۔ جیکسن نے اپنا بل بھی بھیجا ہے"؟

وَرجِنیا "نہین میم"؟

جوان سینے والی نے یہ جواب ڈرتے ڈرتے دیا کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ کس

نخوت اور مزاج داری سے میڈم پیم برُوک امارت کی بیے ہوے باتین کرتی تھی حتی کہ اُسنے ورجنیا سے بیٹھنے تک کو نہین کہا - اتنا جواب دے سکے اِسنے یہ بھی ساتھ ہی کہا کہ -

"بی بی جیکسن تو علیل ہین"

پیم برُوک "علیل ہین - اوہ ہو - اوہ ہو - خیر - وہ مرے گی نہین - خواہ کتنی ہی بیمار ہو خواہ کوئی عارضہ ہو مگر لوٹ پوٹ کے پھر اُٹھ کھڑی ہوگی"

اس طرز گفتگو مین اُمرا زادیون اور بیگمات کا وہ عام رواج انداز بے اعتنائی اور سنگدلی پایا جاتا تھا جسکی وہ مقلد تھی - اور پھر یہ کہا -

"ہان خوب یاد آیا - مین شہر سے کہین باہر جانے والی ہون اور چند ہفتہ تک وہین رہونگی - اسلیے بہتر ہو کہ جیکسن کا جو حساب ہو طے ہو جائے - جہانتک مجھے یاد آتا ہے پچھلا حساب تو سب صاف ہے کچھ اُسکا باقی نہین - البتہ اِس لباس کا حساب باقی ہے سو مس تم بل بنا ڈالو اور رسید لکھ دو اور جو کچھ اُسکا پانا ہے وہ مین تمھین کو دیدونگی - دیکھو لکھنے کا سامان سب وہان موجود ہے"

آخری فقرہ کہتے ہوے اُس عورت نے ایک نہایت نفیس گلاب کی لکڑی کے صندوقچہ کی طرف اِشارہ کیا جو ایک میز پر کھلا ہوا رکھا تھا -

ورجنیا "بیگم صاحب کتنے روپے کا بل بی بی جیکسن کی طرف سے بنادون"

میڈم پیم برُوک کے بیگماتی انداز و روش کے رعب مین آکر اس سیدھی سادی شرمگین لڑکی نے یہ سوال اور بھی زیادہ ڈرتے ڈرتے کیا -

اور اس لڑکی کی نادانی پر جو اس سوال سے پائی جاتی تھی اُس عورت کو کمال تعجب ہوا اور اُسنے یہ جواب دیا -

میڈم پیم برُوک "اوہ - وہی معمولی اُجرت - بیشک - وہی تین روپیہ آٹھ آنے"

غریب ورجینیا نے آہ سرد کھینچی اور میز کے برابر رسید لکھنے بیٹھ گئی۔ کیونکہ اس قسم کے کاروبار میں جس طریقے کا برتاؤ کیا جاتا تھا اُس سے واقفیت حاصل کرنے کی یہ ابتدا تھی اسکو تعجب ہوا کہ جب اس دوسرے مقام پر جہان سے لباس کی تیاری کا حکم جاری ہوا تھا اُسکی تیاری کی تین روپیہ آٹھ آنے اُجرت قرار پائی ہو تو کس واسطے یہ پوری مزدوری اُسی کو نہین ملی۔

بل لکھ کے تیار ہو گیا اور میڈم بیم بروک نے سوا پانچ روپیہ والی اشرفی میز پر پھینکدی۔ ورجینیا نے ایک روپیہ آٹھ آنہ پھیر دیا اور قریب تھا کہ وہان سے روانہ ہو مگر اُس کا ہل عورت نے برخلاف سابق لطف آمیز الفاظ کا استعمال کیا۔

میڈم بیم بروک "ٹھہرو۔ ذرا ٹھہرو۔ مس بڑی مہربانی ہوتی اگر تم ایک کام کرتین۔"

ورجینیا "ارشاد بیگم صاحب۔ ارشاد۔ مین بہت خوشی سے آپ کا ارشاد بجالاؤن گی۔"

اپنے ممنون کرنے والے مزاج کی کمال راستبازی اور مستعدی سے اس بامروت لڑکی نے یہ کلمات کہے۔

میڈم بیم بروک "اصل بات یہ ہے کہ چند ہفتے کے واسطے مین باہر جانے کو ہون اسلیے مین نے اپنی جوان خادمہ کو جو پارسل وغیرہ لیجایا کرتی تھی منع کر دیا تھا کہ جب تک واپس نہ آؤن اُسکے آنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ جب مین رات کو اُسکو رخصت کرنے لگی تو مجھے یاد نہ رہا کہ آج یہ لباس آئے گا۔ غرضکہ مطلب یہ ہے کہ اب یہان کوئی نہین ہے جو اسکو پورٹ لینڈ پیلیس تک پہونچا دے۔ یہ تکلیف مین تمکو دیا چاہتی ہون۔ اور۔ اور۔ اگر اجازت دو اور نامناسب نہ ہو تو سواری کا کرایہ یہ موجود ہے۔"

یہ کہکے میڈم بیم بروک نے ایک چوانی ورجینیا کی طرف میز پر

پھینکدی۔

ورجینیا۔ بیگم صاحب آپ کا یہ لباس تو مین خوشی سے پہونچا دونگی مگر یہان سے اُس مقام تک جہان آپ مجھے بھیجتی ہین اور پھر وہان سے اپنے گھر تک مین پیدل چلی جاؤنگی اسلیے کرایہ کی کچھ ضرورت نہین ہی۔

ساتھ ہی ورجینیا نے جوانی اُٹھاکے میز پر اپنے قریب رکھدی اور اُسکے رخسارون پر کسی قدر سرخی اُس غرور اور تفاخر ذاتی کی جسکو میڈم بیم بروک نے زخمی کیا تھا نمودار ہوئی۔

میڈم بیم بروک "اچھا مس تمھاری خوشی"۔

تمکنت اور نخوت کی شان سے کہکر اور پھر فوراً ہی بناوٹ سے امیر زادیونکی سی کاہلی اختیار کرکے ڈنگل پر اور زیادہ ٹانگین پھیلا کر گویا ہوئی۔

"نہایت ہی احسان ہوتا اگر تم اس لباس کو میڈم ڈیلیسی کے کارخانہ تک جو کیسل اسٹریٹ پورٹ لینڈ مین ہی لیجاتین"۔

ورجینیا "بیشک۔ بالضرور"۔

قریب تھا کہ ورجینیا پٹارہ اُٹھاکے وہان سے چلے کہ میڈم بیم بروک نے ٹھہرنیکا اشارہ کیا۔

میڈم بیم بروک "مس۔ ایک آدھا تختہ خط لکھنے کے کاغذ کا اور دوات تو ذرا اُٹھا دینا۔ ڈنگل پر لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھی اور ناک بھون چڑھاکے بغیر کسی کے مخاطب کیے آپ ہی آپ بڑبڑانے لگی "یہ ڈیلیسی کے کارخانے والے ایسے سکے اور بال کی کھال کھینچنے والے ہین کہ ادنیٰ سی چیز کے ساتھ انکو ایک بیجک کا بھیجنا چاہیے"۔ اِسکے بعد ایک پرچے پر بل لکھکے ورجینیا کو حوالہ کرتے ہوئے کہا "دیکھو یہ کاغذ بی ڈیلیسی کی بدست مس ڈل سیمر کو دینا۔ خبردار۔ خبردار۔

جوان سینے والی نے ہدایت کے بموجب تعمیل کرنے کا وعدہ کیا اور میڈم

بیچم بروک کی قیام گاہ سے روانہ ہوا آکسفورڈ اسٹریٹ کی راہ سے سیدھی پورٹ لینڈ پلیس کی طرف راہی ہوئی۔

اب نو بجنے کے قریب تھے۔ شاہراہ عام وعظیم پر اپنے اپنے کاروبار کے مقام کو جلد جلد لپکے ہوئے جانے والے پیشہ وردن اور اہل حرفہ کی بھیڑ تھی برف کا پگھلنا شروع ہو گیا تھا اور کھرنجے پر گڈے گڈے کیچڑ تھی۔ ورجینیا نے بمجبوری اپنی گون کا دامن کسی قدر اٹھالیا۔ کیونکہ گو اسکے کپڑے غریبون کے سے تھے مگر صاف تھے اور مٹی کے داغ دھبے سے بچانا ضرور تھا۔ جب وہ اسطور پر کیچڑ سے بچتی اور کپڑونکو بچاتی ہوئی چلی جاتی تھی تو لامحالہ اسکے پاؤن اور گٹے جو دنیا مین سب سے زیادہ صاف اور پاک تھے عریان ہوئے جاتے تھے اور راہگیرون مین سے جو ان کو اتفاقاً دیکھ پاتا تھا وہ انکا معترف ہوتا تھا۔ موسم کی سردی اور چلنے کی گرمی سے اس رنگت مین جو صبح کو سرد پانی سے منھ دھوتے وقت اسکے رخسارون پر اسکے چہرے مین آگیا تھا نہایت چمک پیدا ہو گئی تھی۔ اور اس سبب سے ورجینیا مارڈنٹ پہلے کبھی ایسی شکیل اور جمیل نظر نہین آئی تھی جیسی اسوقت معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ اسوقت ایک بڑا لیکن ہلکا پٹارہ اسکے ہاتھ مین تھا اور شاہراہ عام مین جہان وہ چلی جاتی تھی کیچڑ ہی کیچڑ تھی۔

جون ہی وہ آکسفورڈ اسٹریٹ کی موڑ پر سے پورٹ لینڈ پلیس کی طرف مڑنے کو تھی کہ ریجنٹ اسٹریٹ کی جانب سے ایک نہایت عمدہ بگھی جسمین نہایت عمدہ گھوڑا جتا ہوا تھا اور خواصی مین ایک کمسن خواص باادب کھڑا تھا بیدھڑک دوڑتی ہوئی نظر آئی جو شریف زادہ اس بگھی مین سوار تھا اچانک اسکی نگاہ ورجینیا کے پاؤن اور گٹون پر جو اسوقت رفتار کی حالت مین گرد آلود کھرنجے پر جھلکتے ہوئے نظر آتے تھے پڑی یہ سڈول گورے گورے چھوٹے چھوٹے نازک پاؤن دیکھ کے شریف زادے کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور مضطر و بیقرار ہو کے وہ اسوقت تک اسکو دیکھتا رہا جبتک اسنے اسکے چہرے کا نظارہ نہ کر لیا۔

شریف زادہ (اپنے دل مین) "اللہ اکبر کیا نازنین ہو۔ سبحان اللہ کیا پیاری پیاری چھب ہو۔ واللہ باللہ کیا حسین ہو"!
اسکا سن بھی برس اکیس ایک کا تھا اور نہایت ہی حسین اور صاحب جمال تھا چنانچہ فوراً اُسنے گھوڑے کی باگ روک لی اور دھم سے نیچے کود پڑا اور اپنے چابکدست اور چالاک خواص کی طرف جو گھوڑے کے رُکتے ہی اُسکے سر کے پاس تھا مخاطب ہو کر کہا۔
"چلا آ تھوڑی دور نیچھے پیچھے"!
پس بپابندی لوازم بندگی خواص نے اپنی ٹوپی چھوئی اور بگھی پر سوار ہو گیا۔ اور یہ دلدادہ شریف زادہ جوان رعنا سہی بالا نوجوان اور حسین سینے والی کے پیچھے پیچھے جو تیس قدم کے قریب آگے تھی روان ہوا۔

تیسرا باب

(ملینیر کا کارخانہ)

در جنیا مارڈنٹ کو ذرا بھی شبہہ نہ تھا کہ اُسکی تجلی حسن گلوسوز اور جمال شعلہ بار نے ایک کشیدہ قامت سہی بالا خوش لباس جوان رعنا کے سینے مین جو اسکے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا آتش عشق کو بھڑکایا ہے۔ اور بیشک اِس امر سے وہ بالکل غافل اور بیخبر تھی کہ درحقیقت کوئی شخص اسکا پیچھا کیے ہوے آتا ہے وہ اپنی راہ راہ گریٹ کیسل اسٹریٹ مین چلی جاتی تھی آخرکار اسکو میڈم ڈیلیسی اور کمپنی کا عالیشان کارخانہ مل گیا۔ دریچون مین بڑے بڑے جلبی شیشے گلٹ کے چوکھٹون مین جڑے تھے اور اندر صدہا قسم و قماش کی بیبہائی اور بیگماتی نہایت عمدہ اور جدید فیشن کی ٹوپیان رکھی تھین۔ صدر دروازے پر سلطانی اسلحہ نصب تھے اور ہر نفس پرور کے خوش کرنے کو جو اُس سے کسی طور خوش ہونا چاہتا ہو بہت جلی قلم کا لکھا ہوا اشتہار ایک ایسے مقام پر علانیہ اور آشکارا لگا یا گیا تھا

جس سے ثابت تھا کہ میڈم ڈیلیسی پر خاندان شاہی سے کسی عالیجناب جنٹلمین کی نگاہ لطف مبذول ہے۔

اِس امر کا بیان کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈم ڈیلیسی درحقیقت انگلستانی عورت تھی اور اُسکا اصل نام جیمین کچھ بہت تحسین تلفظی پائی نہین جاتی تھی سنگلنس تھا۔ اگرچونکہ اوّل تو وہ بخوبی جانتی تھی کہ اُمرا و انگلستان کی بیگمات کے نزدیک انگلستانی محنت و جانفشانی فرانسیسی ہمسری اور مقابلے کے ہمسنگ کیا بلکہ پاسنگ بھی نہین ہے۔ اگر عمدگی ہے تو فرانس کی چیزون مین۔ اگر نقص ہے تو انگلستان کی اشیا مین۔ اور دوسری یہ بات کہ لقب سنگلنس جو انگلستانی لقب ہے مورد الطاف بیگمات عالی مقام نہ ہوگا اسلیے اِس چالاک اور فتین ملینر یعنی بیگمات اور امیر زادیون کے لباس اور ٹوپیان بنوا کے بیچنے والی عورت نے چپکے سے اپنا اصلی نام بدل فرانسیسی نام رکھ لیا اور اپنے کو فرانس کی عورت مشہور کیا۔ اِسکا شوہر نہ تھا مگر ایک شخص تھا جو اُسی کے ساتھ رہتا تھا اور اِسکو خوب لوٹتا تھا۔ یہ شخص جسنے لندن کے تمام قمارخانون اور بھٹرون مین اپنا نام بل اسمتھ ظاہر کیا تھا کیسل اسٹریٹ مین مانسیور ڈیلیسی کے نام سے مشہور تھا۔ خود یہ عورت ظریف حاضر جواب خوبصورت رنگین مزاج اور اپنی مناسب طور پر گفتگو اور لہجہ کی تقلید کی مدد سے وہ خاص فرانس کی عورت کا بھیس قائم رکھنے کی تدبیر مین بخوبی کامیاب ہوئی۔ اور ساتھ ہی ایک عجیب و غریب بڑی ٹوپی اور فرانسیسیون کی سی موچھون کے سبب سے بل اسمتھ بھی اہل فرانس بننے مین کامل عیار نکلا۔ کیونکہ اِس بات کو پھر اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے کہ انگلستان کی غیر ثابت قدم غافل۔ ظاہر نما۔ اور تنگ ظرف بیگمات اور امیر زادیون کی رائین جو اہل فرانس۔ اور فرانس کے طرز و روش کی نسبت قائم ہین وہ بالکل غلط اور فضول اور مبالغہ آمیز اور تلون مزاجی پر محمول ہین اور یہی وجہ ہے کہ وہ جاہل اور متعصب اور تنگدل ذی رتبہ اور عالی رواج عورات نقلی سبنے

ملک بیگانہ کے باشندون اور ملتبس بر اعظم کے رہنے والون کے دام تزویر مین گرفتار ہو کے انکے دغا اور فریب مین آجاتی ہین۔

لیکن ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین۔ میڈم ڈبلیسی اور کمپنی کے الفاظ کمپنی بھی ایسا ہی فرضی تھا جیسا اس لباس فروش عورت کا نام اور متوطن فرانس بننا فرضی تھا عظیم الشان کارخانے مین ورجنیا مارڈونٹ ڈرتے ڈرتے قدم رکھتی ہوئی داخل ہوئی۔ اسنے اس عمدگی سے سجی ہوئی اور آراستہ دُکان کے چارون طرف جسکو میڈم ڈبلیسی میگزین کہتے تھے نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ ایک شکیل اور جوان عورت دکان لگانے اور انواع واقسام کی ٹوپیون اور لسٹ بیٹی وستارون کے ترتیب سے کھونٹیون پر رکھنے مین ہمہ تن مصروف ہے۔ دوسری عورت لباس کے لئے قیمتی ریشمی کپڑا ناپ رہی تھی۔ تیسری عورت ایک صندوق کا پارسل کہین بھیجنے کو بنا رہی تھی اور چوتھی عورت طرح طرح کے مصنوعی پر اور پھول دُکان کی میز پر جہان روپیہ گننے ہین پھیلا کے علیحدہ علیحدہ کر رہی تھی۔ یہ سب کام مس ڈیسمر پیشدست کے اہتمام اور نگرانی مین ہو رہا تھا۔ یہ عورت ادھیڑ تھی۔ اور اسکا یہ حال تھا کہ جہان کوئی شہزادی یا امیرزادی کچھ خریدنے آئی بناوٹ کی خوشی سے اُسکی باچھین کھل جاتی تھین اور ہنسی سے چہرہ باغ باغ ہو جاتا تھا اور جہان کوئی کسی دُکان کی عورت یا سینے والی آئی اُسکا مُنھ پھول جاتا تھا اور نکچڑھے پن سے ناک بھون چڑھ جاتی تھی۔

جون ہی یہ نوجوان لڑکی مودب اور خائف اندر گئی اور اس مقتدر اور مختار نے اسکو دیکھا تو ایک سوال کا ڈھیلا اس زور سے کھینچ مارا کہ وہ دُکان کے دوسرے سرے پر پہونچا۔

سوال۔ اچھا۔ اور کیا چاہتی ہو۔

ورجنیا نے اپنے کام کا مطلب مختصر طور پر بیان کیا اور پیشدست نے پٹارہ کھولنے کو کہا اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور مس ڈیسمر نے مخملی لباس کو عیب جوئی کی

نگاہ سے دیکھنا شروع کیا - کام ایسا عمدہ اور نفیس تھا کہ اُسمین نکتہ چینی اور حرف گیری کی گنجایش ہی نہ تھی - لیکن مس ڈیسمر بھی دُنیا مین ایک ہی عورت تھی جسنے تعریف کا ایک کلمہ بھی کبھی زبان سے نہ نکالا تھا - ہان جبر اور غصہ کی کہو تو وہ ادنے سے ادنی نقص پر موجود تھا - پس اُسنے اپنی عادت کے موافق کیونکہ وہ جانتی تھی کہ -

عداوت ہے گرکیجیے ترکِ عادت

ایسے ایسے بیہودہ اور بے سر و پا نقص اُسمین نکالے جنکی صریحی نا انصافی اور بدیہی ہٹ دھرمی سے قریب تھا کہ وَرجِنیا کا دل پھٹ کے پاش پاش ہو جائے -

سوال - "اور بیجک کہان ہی"-

مس ڈیسمر نے اِس سختی سے پوچھا گویا اسکو یقین تھا کہ وَرجِنیا بِل لانا بھول گئی ہے - اور اگر بھول گئی ہوتی تو قیامت ہی آجاتی اور اِس حیلے سے وہ اپنے نزدیک منصفانہ اور راستی نا وجہ پاکر اپنی خلقی اور ذاتی تند خوئی اور بدمزاجی ظاہر کرتی -

وَرجِنیا نے وہی بِل جو اسکو میڈم بیم برُوک نے دیا تھا پیش کر کے کہا لیجیے -

"یہ موجود ہے" -

"سات روپیہ - اُفوہ - اُفوہ"-

مس ڈیسمر کی زبان پر تھا اور چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ غضب ہی نازل ہوا چاہتا ہی -

مس ڈیسمر - (اپنے آپ) "اب دیکھو یہ بات کیا ہی - مین نے اُس روز بیم بروُک سے کہدیا تھا کہ ایسی ایسی چیزون کی چھ روپیہ بارہ آنے شرح ہے - مگر خیر جاتی کہان ہے اُسی کے روبرو یہ معاملہ طے ہو گا - یون نہین ہونے کا"-

قول فیصل کے طور پر آخری جملہ کہکے ورجینیا کی طرف پھر مخاطب ہوکے بولی۔

"صبر کر۔ صبر کر۔ ذرا ٹھہر جا۔ ایک لحظہ بھر ٹھہر۔ جوان عورت!"

یہ حکم مبرم پاکے ورجینیا کو مجبوری توقف کرنا پڑا باوجودیکہ ایسی بدلگام سخت کلام تیز شر و کینہ جو عورت کے سامنے جیسی مس ڈلیمر تھی جو کبھی کسی کو سیدھی نگاہ سے نہین دیکھتی تھی زیادہ کھڑا رہنا اُسکو سخت ناگوار اور شاق تھا۔ اور خود وہ عورت لقا لون کی نقل کے مانند شہزادی کی طرح کمر کو لچکاتی بدن کو پھڑکاتی مٹکتی ہوئی دُکان کے ایک سرے کیطرف دیوار کے پاس تک جہان ایک چھوٹا سا لکھنے کا ڈسک رکھا تھا چلی گئی۔ یہان آکے اُسنے ایک بل لکھا اور اُسکو ایک عمدہ دبیز کریم لیڈ لفافے مین جیسا شوقینون کا کاغذ قلم وغیرہ فروخت کرنے والون نے یہی نام رکھا ہے۔ لپیٹ کے رکھا اور اُسکو خوشبودار لاکھ کی بتی سے بند کیا اور اپنے خط کی روانی سے مکتوب الیہ کا نام اُسپر تحریر کیا جیسے خود نیلی روشنائی روان تھی۔

مس ڈلیمر اُس مقام پر جہان ورجینیا کھڑی تھی واپس آکے "اب اے نوجوان عورت تمکو اتنی مہربانی کرنی ہوگی کہ اس لباس اور اس لفافے کو ڈچیز آف بلانٹ کے پاس گروس ونر اسکوئر لے جاؤ کیونکہ یہان کام کی اس وقت اسقدر کثرت ہے کہ ہمارے جوان سال ملازمون مین سے کسی کو بھی وہان جانے کی فرصت نہین۔ اس لفافہ مین بل ملفوف ہے۔ خبردار جب تک روپیہ نہ ملے وہان سے نہ آنا۔ میڈم ڈیلیسی کا نواب بیگم کے ذمہ چھ ہزار روپے سے زیادہ باقی ہے اور اب ہمارے اُنکے یہ عہد ہوگیا ہے کہ آیندہ ہر چیز کی قیمت وہ نقد ادا کردین تاکہ پچھلے قرضے کا سخت تقاضا نہ کیا جائے۔ پس اگر تم وہان منتظر رہوگی تو بیگم صاحب بالضرور روپیہ بھیجدینگی اور پھر تم اُس روپے کو سیدھی میرے پاس لے آنا۔ تو پھر اب دیر لگانے کا کام نہین ہے۔ خبردار یاد گھنٹے

سے زیادہ گرُوس وِنڈ اسکویرُ پہونچنے ہین نہ لگے - کیونکہ ہمسے اور بیگم صاحب سے آج صبح کے دس بجے تک لباس اُن کے پاس پہونچا دینے کا اقرار ہے - تاکہ وہ پہن کے دیکھ لین اور اگر کچھ ردو بدل کی ضرورت ہو تو کر دیا جائے - توبہ توبہ مین دیکھتی ہون کہ جو باتین اب بلسا نٹ والون کی ہین وہ انو کھی ہی ہوتی ہین -

آخر کا فقرہ مس ڈیسمر نے ورجینیا کی طرف پیٹھ پھیر کے اور اُس جوان عورت کی طرف مخاطب ہو کے ایک طنز سے کہا جو مصنوعی پھول ترتیب سے لگا رہی تھی -

جواب "میڈم - مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہے مگر یہ معاملہ کیا ہے کہ نہ تو کبھی ڈیلیسی اور نہ آپ بیگم صاحبہ کے پاس لباس لیکے جاتی ہین کہ خود اسینے ہاتھ سے پہنا کے انکا درست ہونا اور بدن پر ٹھیک آنا اپنی آنکھ سے تو دیکھ لین "

مس ڈیسمر (نہایت طنز سے) "یہ معاملہ ہی ایسا ہے - سبب یہ ہے کہ ایک شوخ چشم فرانس کی عورت بیگم صاحب کی مصاحب ہے اور یہ خدمت اُسنے اپنے ذمہ لی ہے - مگر دیکھو تو دیکھو تو - ابھی ابھی ڈیوک کا بیٹا - ارکوئس آف آرڈن اِدھر سے جاتا تھا تمنے نہین دیکھا کہ وہ دریچہ کی طرف دیکھ رہا تھا "

جواب "کیا مارکوئس وہی تھا - واہ کیا سجیلا نوکیلا جوان ہے "

یہ جواب اُس عورت نے دیا جسکی طرف مخاطب ہو کے مس ڈیسمر نے آخری فقرہ کہا تھا - اُسنے اپنی بات پوری کرنے کو پھر کہا -

"مین نے بھی ایک جھلک سی دیکھی تھی - مگر یہ ڈیوک کا بیٹا تو پہلی شادی سے ہے نا - اور یہ جو اب بیگم ہین - ڈچز - یہ اُسکی سوتیلی مان ہین - کیون "

اِس سوال کا جواب جو مس ڈیسمر نے دُکان کی ملازم عورت کو دیا ورجینیا نے نہین سُنا کیونکہ اُسی وقت یہ نوجوان لڑکی مخملی لباس پٹارے مین رکھ کے وہان سے

باہر نکل گئی تھی - وہی کشیدہ قامت خوش لباس اجنبی شخص کسی قدر فاصلے پر اسکی آمد کا منتظر تھا - مگر ورجنیا نے اسکو نہین دیکھا - اور اب بھی اس امر سے بالکل بیخبر تھی کہ اسکے نقش قدم کے قدم بقدم پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے - وہ گروس وینر اسکوئر کی طرف راہ راہ اپنی دُھن مین قدم اُٹھائے چلی جاتی تھی -

مگر اس مقام پر ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت سے میڈم ڈیلیسی کا کارخانہ ورجنیا نے چھوڑا تھا اُسکا غمناک بشرہ اور نمناک آنکھین کیون سوگواری کی حد تک پہونچ گئی تھین - کسواسطے وہ زیادہ ملول وحزین نظر آتی تھی - کسلیے وہ زیادہ زار و زبون دکھائی دیتی تھی - اسلیے کہ اپنی محنت کے حالات سے اسکو وہان اور زیادہ واقفیت پیدا ہوئی تھی - اسلیے کہ وہان اُسنے بچشم خود دیکھا اور بگوش ہوش سُنا تھا کہ اُسکی محنت کی قیمت سات روپیہ تک بڑھتی تھی حالانکہ اُسی محنت کا بدل اور معاوضہ اسکو صرف ایک روپیہ بارہ آنے ملا تھا - مگر اس رسم قبیح کا تجسس اور تفحص اُسکی خودغرضی اور غارت گر بنیاد اور ابتدا سے نہایت ہیبتناک ناانصافی اور جور و تعدی کی انتہا تک اور اُسکی درجہ بدرجہ تحقیقات کا یہ موقع نہین ہے اور یہ بھی موقع نہین کہ جو جو خیالات اسوقت ان نئے نئے تجربون سے اس غریب سینے والی کو پیدا ہوے اُنکو ہم تحریر کرین - اسلیے دولتکدہ ڈیوک آف بلمانٹ کی طرف جو گروس وینر اسکوئر مین واقع ہے ہم فوراً اسکے رہنما ہوتے ہین وہ شکیل وجمیل نوجوان اجنبی شخص اب بھی کسی قدر فاصلے سے اسکے پیچھے پیچھے چلا آتا ہے - اور اب بھی ورجنیا کو خبر نہین کہ کس ثابت قدمی اور گرویدگی سے وہ شخص اُسکے نقش قدم کا پیرو تھا -

ڈیوک کی محل سرا پر پہونچ کے ورجنیا متحیر تھی کہ آیا صحن کی سیڑھیون کے نیچے اُترے یا صدر دروازے کی گھنٹی بجائے - اس پس وپیش مین کھڑی تھی کہ اسی عرصے مین جب اسکا دل مارے حیرانی اور پریشانی کے مضطرب ہو رہا تھا ایک پیادہ نہایت عمدہ وردی پہنے محل سے نکلا - اس شخص سے اُسنے اپنا انتشار

ظاہر کیا۔ یہ ایک ہی چھٹا ہوا تھا پہلے تو اُسنے اِس شوخی اور بے امتیازی سے
اُسکی طرف دیکھا گویا برسون کی ملاقات ہے اور پھر یہ لیس وار وردی پہنے پیادہ
براہ فروتنی چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور اُس کو دیوان عام مین لے گیا۔ اِس پاجی کی
یہ حرکت دیکھ کے وَرجنیا کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور غصہ سے سُرخ ہو گئی۔
دیوان عام مین پہونچ کے ایک لحیم و شحیم چوبدار نے اُس کو اُس کمرے مین ٹھہرنے
کی اجازت دی جسمین اطلاع کے بعد ملاقاتی ٹھہرائے جاتے ہین اور طلبی کے منتظر
رہتے ہین اور ایک خاص بردار مخملی لباس کا پٹارہ مع لفافہ کے جسمین بل ملفوف
تھا آکے لے گیا۔

گھنٹہ بھر ہو گیا اور وَرجنیا اُسی کمرے مین منتظر بیٹھی رہی۔ اکثر عورتین اور
مرد آئے اور اُسی کمرے مین اُسی طور سے بٹھائے گئے اور جلد جلد بلا لیے گئے اور
ملاقات کر کے چلے بھی گئے جسکو ڈیوک سے ملاقات کرنا تھا اُسکی ڈیوک سے ہوئی
جسکو ڈچز کے پاس جانا تھا وہ اُس سے ملا۔ اور جسکو محل کے کسی منتظم یا مہتمم سے
ملنا تھا وہ اُس سے مل کے چلا گیا۔ آخر کار وَرجنیا کو خیال آیا کہ مجھکو بالکل بھول گئی
ہونگی ورنہ اب تک نہ یاد کرتین پھر وہ سوچی کہ یہان ٹھہرنا ہی نامناسب تھا
واپس چلی جاتی تو بہتر تھا۔ اور ساتھ ہی خیال آیا کہ چلی کیونکر جاتی مِس ڈیسمر نے
تاکید کر دی تھی کہ روپیہ کے لئے منتظر رہنا بیگم صاحب بالضرور روپیہ بھیجدینگی۔
آخر کار گھنٹہ بھر کے بعد وہی خاص بردار جسکو اُسنے پہلے دیکھا تھا پھر آیا اور اُسنے کہا
کہ چلیے بیگم صاحب نے یاد کیا ہے۔

وَرجنیا اُسکے ساتھ ساتھ سنگ مرمر کے ایوان عالیشان سے گذر کے غلام گردش
مین آئی۔ یہ مکان عمدہ عمدہ پتھر کی مورتون اور سنگین لعبتون سے آراستہ تھا اور یہین سے
کئی کمرون مین جانے کی راہ تھی اور ڈچز کے خاص محل کی سیڑھیان جنپر چڑھ کے
اُس کے ایوانون مین جاتے ہین اِسی مقام پر تھین۔ سیڑھیون پر چڑھ کے جلو خانہ کا
آستانہ فیض کاشانہ ملا اور یہان سے خاص بردار واپس گیا اور ایک خواص

جو نہایت عمدہ صبح کی پوشاک پہنے تھی ورجینیا کی رہنما ہوئی - یہ دونون ایک اور
کمرے مین جو پہلا ہی کمرہ تھا اور جسمین سے سب سے بڑے کمرے کا راستہ ہر
داخل ہوے - اس کمرے مین تین چار خواصین ویسا ہی عمدہ اور نفیس اور بیش قیمت
لباس پہنے آتشدان کے گرد جسمین آگ روشن تھی بیٹھی ہوئی گپ شپ اڑا رہی تھین
اس کے بعد وہ ایک چھوٹی مگر نہایت خوبی سے سجی ہوئی شہ نشین مین پہونچی -
یہ شہ نشین بیہودہ اور بیش بہا لہو ولعب کی چیزون اور گران قیمت کھلونون سے
جو بالکل واقعی استعمال کے قابل نہین تھے اور جنکی خرید مین ہزارہا روپیہ
ایک مسرف اور فضول خرچ عورت صرف کرسکتی ہو سجا ہوا اور جگمگا رہا تھا
اس شہ نشین کے آگے ایک خاص کمرہ ہو جو خوابگاہ اور پوشاک تبدیل کرنے کے
کمرے سے ملا ہوا ہو - اس کمرے مین نادر و کمیاب عجائب و غرائب نکتہ دانی اور
فطرت کے اشیا جنمین نفس پرستی اور امارت باہم ملی ہوئی ہو موجود ہین - یہ وہی
ایوان رفیع الشان ہو جسمین آرام کرسیون اور دنگلون اور کوچون اور عمدہ عمدہ
آرام کرسیون اور سوفاؤن پر ملائم اور نرم پرون کے گدے ہین اور جسکا فرش
ایسے دبیز قالین کا ہو جسمین پاؤن دھنسے جاتے ہین - کثرت سے قدآدم آئینے
رکھے ہین اور ایسی ایسی وجد مین لانے والی دین و دنیا کی بھلانے والی تصویرین
ہین جنمین عالی دماغ مصورون نے طالب و مطلوب اور حبیب و محبوب اور عاشق
و معشوق کے راز و نیاز کو اصل کرکے دکھایا تھا - مردون اور عورتون کے سنگ مرمر
کے گروپ اور مجموعی خوشبویات کی لیٹین جلنے سارا مکان بسا ہوا تھا اور نارنج
کے چھوٹے چھوٹے دہرے دہرے دریچون پر شگوفے اور تصویرین عیش عشرت
کا پورا پورا اثر پیدا کرتی تھین اس دلفریب اور دلربا ایوان مین ایک دروازہ
تھا اور جب وہ کھولا گیا اسوقت نہایت جاہ و جلال اور شان و شوکت سے
آراستہ خوابگاہ کا وسیع کمرہ نظر آیا اور دیکھا گیا کہ اسمین ایک شوخ چشم اور
طالمذندہ دل اور طرحدار فرانسیسی خواص کی مدد سے ایک مہ جمال پریوش

اور مہر تمثال خاتون مخملی لباس زیبِ تن کر کے اُسکی درستی اور تنگی وچستی دیکھ رہی ہے۔

چوتھا باب

(ڈچیز)

اس زمانے کی عورتون مین بلمانٹ کی بیگم سب سے بڑھ کے نفیس طبع نازک مزاج عورت تھی۔ اب اُسکا وہ سن تھا کہ اپنے حسن وجمال کے جلال سے اپنی فریفتگی اور فسون کاری کی نصف النہار عظمت اور شوکت مین کمال کو پہونچی ہوئی معلوم ہوتی تھی سینتیس جاڑے گذر چکے تھے اور اس شدت کی چمک مین جو اُس کے سیاہ بالون پر پائی جاتی تھی کسی طرح کا نقصان نہین پہونچا تھا اور روشن بصارت مین جو اُسکی بھوری بھوری آنکھون مین موجود تھی کسی قسم کا دھندلاپن نہین آیا تھا۔ اور سینتیس گرمیون کے آفتابون نے اُس کے حسن گلوسوز کی خوبی اور رونق اور ترقی کے ساتھ ویسے ہی سلوک اور مراعات کیے تھے جیسے مشرقی ممالک کے میوون کی پختگی کے لیے کرتے ہین۔ بلند بالا۔ عمدگی سے گڑھی ہوئی سڈول بنی ہوئی۔ عضو عضو مین تناسب نقشہ مین اعلیٰ درجہ کی خوبی اور خوش اسلوبی۔ گدرایا ہوا بدن۔ گلفام۔ نازک اندام۔ عجب شان اور آن بان کی عورت تھی۔

وہ نہایت ہی قبول صورت اور خوشرو تھی۔ اُس کے نقش ونگار اور خط وخال کی درستی اور عمدگی مین نہایت عالی دماغ۔ اور متکبر عیب جو تلاش سے بھی کوئی عیب نہین نکال سکتا تھا لیکن اُسکی ادا اور انداز مین عالی منصبی کے غرور اور شدت سے دنیوی خواہشات کی آمیزش تھی چہرہ تو اُس نے ایسا پایا تھا کہ اسیر فہم وادراک کے نقوش نہایت مناسبت سے مرتسم ہوتے اور وہ اُس روشنی سے جسکو نوع انسان کے چہرے پر صرف شمع دل پھیلا سکتی ہے

تابان و درخشان رہتا کیونکہ بالیقین جاننا چاہیئے کہ قدرت کاملہ کا یہ مُصمم ارادہ تھا کہ اُس بلند اور کشادہ اور صاف پیشانی پر عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس خیالات نقش پذیر اور پرتو افگن رہیں اور اُن بڑی بڑی ہلکے رنگ کی بھوری آنکھوں میں قوت مدرکہ اور ذہانت اور متانت کی روشنی منعکس ہو۔ مگر امیرون کی خاتونون کی پرورش اور تعلیم و تربیت اور ادب آموزی کا ایسا ناکارہ اور کبر و نخوت کا بھرا ہوا طریقہ ہے جسکی پابندی سے اُس کے دل کے بھرپور خزائن نہ صرف بلا تلاش تجسس چھوڑ دیئے گئے بلکہ اُنکی کوششیں جو وہ اپنی رضا و رغبت سے قدرتی طور پر اپنے تئیں خود بخود ظاہر کرنے اور نکل پڑنے کو کرتی تھیں روک دی گئیں۔ اور آخرکار بالکل پست اور مغلوب کر دی گئیں۔ پس اس طور پر حسب معمول اور انھیں طریقے سے جو اُس طبقۂ امارت کا خاصہ ہے جس سے اِسکو تعلق تھا اُس نے تعلیم و تربیت پائی تو اُس کے اطوار اور افعال اور کردار اور خیال ویسے ہی ہو گئے جیسے اُن کم ظرف اور اوچھی خودبین اور خود پسند عورتون کے تھے جنمیں وہ پلی اور گھری تھی اور جن کا نام ہی نام تھا اور جو بالکل ہیچکارہ تھیں۔ اِس لئے اُسکی فراست اور متانت ایسی نازک اور کمیاب پھول کے مانند ہو گئی تھی جو جھاڑی کے نیچے دبا ہوا زبردستی اپنے فائدہ بخش نشو و نما کی سعی کرتا ہے اور اپنی سعی میں ناکام رہتا ہے۔ پس اس طور سے رفتہ رفتہ امارت اور منصب کے دینوی غرور نے اُس تخت پر اپنا غاصبانہ قبضہ کر لیا جہان ذکاوت اور کیاست کا سماوی غرور اپنی سلطنت کے قائم کرنے کا دعویدار تھا۔ مگر افسوس ہے کہ رفیع الدرجہ تقویٰ اور طہارت اور تہذیب کے بھلا دینے والے اثر پر حظ اور لذت کی ناشائستگی غالب آ گئی۔

اُس غرور کے ساتھ جو ہر چیز کے لئے لازم ہے اور اُس ہٹ کے ساتھ جو جوہر عورت کی صفات میں ہے اگر اُس عالیجناب بیگم کے مزاج میں ایک قسم کی فروتنی نہ ہوتی تو اُس کے برتاؤ اُس سے ادنیٰ اور کمتر درجے کے لوگون سے برداشت نہ کئے جاتے۔ اِس فروتنی اور انکسار سے جو ہر دلعزیزی کی حد تک نہیں پہونچا تھا

اُسکا کبر ناحق اور اپنے آپ کو جتنی نہ تھی اُتنا سمجھنا کم ہوگیا تھا۔ مثلاً جو لوگ اپنی حفیض منزلت سے اُسکی جانب اُس وقت دیکھتے تھے جب وہ اپنی نخوت اور اپنی ضد کے پایۂ ستون پر کھڑی ہوتی تھی اُنپر وہ چند مہربانی کی نگاہیں مبذول کرسکتی تھی۔ اور ایسے بھی چند لمحے ہوتے تھے جب یہ نگاہیں کسی خدمت یا اطاعت کے تسلیم قبول کرنے مین جو اس کے مدارج اعلےٰ اور حُسن و جمال بے ہمتا کے لئے کیجاتی تھی ذرا مسکرا دینے سے شگفتہ ہوجاتی تھین۔

اور اُسکی خوبصورتی۔ نہین نہین اُس کے انتہا کے جمیل و شکیل ہونے مین کس کو کلام ہوسکتا ہے۔ فی الحقیقت وہ ایسی ہی حسین تھی۔ ہمنے ابھی ابھی اوپر لکھا ہے کہ اُس کے بال سیاہ تھے اُسکی آنکھین ہلکی بھوری رنگت کی تھین۔ اور اُسکا چاند سا مکھڑا کمال زینت و زیب سے حقیقی صورت گرنے اپنی قدرت کا ملہ سے گڑھا تھا۔ اب ہم یہ لکھتے ہین کہ اُسکا رنگ اتنا صاف اور شفاف تھا کہ دیکھنے سے چکاچوند لگتی تھی۔ دہانہ تنگ تھا اور لب تازہ و تر مرجان سے مشابہ تھے اور دانتون کی سفیدی کی تشبیہ تو صرف ہاتھی دانت ہی سے دیجا سکتی ہے۔ اور کوئی شئے ایسی نہین جسکو اُسکی متکبرانہ خمیدہ گردن سے جو بُت تراشون کی صنعت لعبت سنگی سے بدرجہا بڑھی ہوئی تھی۔ اُسکی سفید سفید گات اُس کے شانون کے ڈھلاؤ اور گول گول بازو سے نسبت اور تشبیہ دیجائے۔ جب کھڑی ہوتی تھی تو ہر ایک سج دھج سے اور جب چلتی تھی تو ہر ایک حرکت سے تناسب اعضا کی چستی اور پھرتی ظاہر ہوتی تھی۔

بلمانٹ کی بیگم کی یہ کیفیت تھی جسکی حضوری مین اب وِرجنیا مارڈنٹ موجود تھی یہ بات تو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ اسوقت بیگم صاحبہ اپنی فرانسیسی خواص کی مدد سے مخملی لباس پہن کے اُسکی پھبن دیکھ رہی تھین۔ لباس بدن پر بالکل ٹھیک آیا اور کوئی عیب نہ تھا جو اُسمین نکالا جاتا۔ اور چونکہ اسوقت ڈچز ایک قدآدم آئینہ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی پس جب اُسنے اپنے جسم کو یہ پوشاک سے پہنے

آئینے مین دیکھا تو بدن پر ٹھیک آنے سے ایسی محظوظ ہوئی کہ چند منٹ تک اس کے لبون پر ہنسی کا اثر قائم رہا۔ اِس فرانسیسی خواص نے بھی جسکا خوش کرنا ایک مشکل کام تھا اسکو بہت پسند کیا۔ فرانسیسی زبان مین وہ بیگم سے اسکی نسبت گفتگو کرتی رہی۔ اور پھر ورجینیا کی طرف مخاطب ہو کر چند کلمات تحسین اُسکے سمجھنے کے لئے اپنی مہربانی سے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین اپنی زبان سے نکالے۔

لیکن جبکہ ڈچز نے اپنی بلینٹر کو خود پوشاک لے کے آنے اور اُسکی آزمایش کے لیے حاضری سے معاف رکھا تھا۔ اور چونکہ اس بارے مین وہ اپنی فرانسیسی خواص ہی سے ہمیشہ راے لیا کرتی تھی۔ پس کوئی وجہ ورجینیا کی طلبی کی پائی نہین جاتی۔

اصل بات یہ ہو کہ اس خود بین وخود نما اور متکبر ومغرور ڈچز آف بلانٹ کی ایسی ردی حالت ہوگئی تھی کہ لباس کے ہمراہ بل کا روپیہ فوراً نہ ادا کرنے کے لئے وہ کوئی حیلہ ڈھونڈھتی تھی اور ایک چال چلا چاہتی تھی۔ کسی عذر وحیلہ کا چوبدار یا خدمتگار کے ہاتھ کہلا بھیجنا اُس نے نامناسب سمجھا اور پسند نہ کیا۔ اور یہ دستور اور رواج اس خاندان عالیشان کا نہ تھا کہ خاص خواصین اِس قسم یا کسی قسم کا پیغام لے کے ملاقاتیون کے انتظار کے کمرے خواہ دیوان خاص یا دیوان عام مین بھیجی جاتی ہون۔ پس سوا ے اس کے اور کوئی تدبیر بیگم صاحبہ کے ذہن مین نہ آئی کہ وہ ورجینیا ہی کو اپنے خاص الخاص کمرے مین طلب کرے۔

فرانسیسی خواص کی مدد سے ڈچز نے مخملی لباس اُتار کے نہایت نادر اور بیش قیمت صبح کا لباس پہنا اور ایک آرام چوکی پر جو آتشدان کے قریب رکھی تھی بیٹھ کے اُسنے اپنی آواز مین بناوٹ سے سُستی پیدا کر کے یہ ارشاد کیا۔

دو کلیمنٹائین۔ بی بی۔ ڈیلپیپی کا حساب ذرا مجھے دینا۔

فرانسیسی خواص نے جسکو یہ ارشاد ہوا تھا اُٹھ کے وہ خوشبودار لفافہ جسکو مس ڈیسیمر نے مخملی لباس کے ساتھ بھیجا اور جسکو ورجینیا نے کمال احتیاط سے

یہان پہونچایا تھا اپنی بیگم کے روبرو پیش کیا۔

ڈچز نے لفافہ کھول کے بل کو بنظر سرسری ملاحظہ کیا تو اُسمین رقوم ذیل اس طریقے سے مندرج تھین۔

حضور عالیجناب بیگم صاحبہ بلانٹ کا دادنی۔
لیونی ڈیلیپنی اور کمپنی کا یافتنی۔
۱۶- جنوری ۱۸۴۴ء۔

بابت ۱۸- گز مخمل بحساب عہ فی درعہ .... العـہ
بابت ۱۸- گز پارچہ ریشمی بحساب دو روپیہ فی درعہ .... سـہ
بابت لیس زر دامن .... امعـہ
بابت سلائی و تیاری .... عللعـہ
میزان کل .... المالعـہ

میڈیم ڈیلیپنی اور کمپنی کے واسطے زر مندرجہ ہذا وصول پایا۔
دستخط- جین ڈیسمر۔

جب ڈچز آف بلانٹ نے دیکھا کہ بل پر رسید موجود ہے۔ پس وہ سمجھ گئی کہ روپیہ کے فوراً ادا کر دینے کے لئے یہ ایما کافی ہو کیونکہ جو بل صرف بطور یاد دہانی صفائی حساب کے لئے بھیجے جاتے ہین اُن پر حساب کے بھیجنے والے کی رسید وصول یابی زر مندرجہ بقید دستخط نہین لکھی جاتی۔ یہ دیکھتے ہی اسکی پیشانی پر تھوڑی دیر تک غصہ آلود شکنین نمایان ہوئین مگر فوراً ہی اُسنے اپنے آپ کو سنبھالا اور ورجینیا کی طرف مخاطب ہو کر اپنی معمولی فروتنی سے زیادہ نرمی اختیار کرکے فرمایا۔

"کیا تم وہی شخص ہو جسکا العبد اِس بل کے تحت مین ثبت ہو"؟

ورجینیا۔ (ہکلاتی ہوئی گھبراہٹ سے) "مین نہین کہہ سکتی مین نہین جانتی بی بی یعنی حضور- میری مراد ہو- اے جناب عالیہ"۔

ڈچیز۔ (تعجب آمیز توہین سے) "تم نہین جانتی ہو۔ اگر تمھین لکھنا آتا ہے تو تمھین معلوم ہو گا کہ آیا تم نے اپنا العبد اِس کاغذ پر ثبت کیا یا نہین۔ اور اگر تمھین صرف پڑھنا ہی آتا ہے لکھنا نہین آتا تو بھی تم کہہ سکتی ہو کہ کسی دوسرے شخص نے تمھارا نام تمھارے بارے لکھ دیا ہے۔

یہ کہہ کے ڈچیز نے بل فرانسیسی خواص کو دیا اور اُس نے ورجینیا کے حوالہ کیا۔ اِس نوجوان کنواری لڑکی نے کانپتے ہوے اُس کو لے لیا۔ اِسکو معلوم نہ تھا کہ کیون کانپتی ہے اور اِس کے مضمون پر اپنی نگاہ ڈالی۔ پہلے ہی پہل اس کی نظر سلائی اور تیاری کی رقم مندرجہ بل پر پڑی اور اِس طور پر اِس کو معلوم ہوا کہ میڈم ڈیلیبی نے اِس کی بابت بیالیس روپیہ ڈچیز کے نام لکھے ہین اور اُس کو (ورجینیا کو) صبح اُسکی بابت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ ہی دیا گیا تھا۔

اِس غریب لڑکی کی آنکھین اُس رقم پر ایک منٹ کے قریب تک گڑی رہین۔ اور اُسوقت تک وہ اپنے آپے مین نہ آئی جب تک بے صبر ہو کے ڈچیز نے اچانک اُسکو کلمات ذیل سے ہوشیار نہ کیا۔

ڈچیز "بھلا نوجوان عورت۔ وہ تمھارا نام ہے یا نہین ہے"

نوجوان سینے والی جو اپنے خیالات مین غلطان پیچان تھی چونک پڑی اور اُسنے کہا۔

ورجینیا "ہین۔ مین حضور سے عذر خواہی کرتی ہون۔ مین بھول گئی تھی۔ نہین۔ یہ میرا نام نہین ہے۔ مین سمجھتی ہون کہ یہ اُس ہیڈ سٹ عورت کا نام ہے۔

ڈچیز "تم سمجھتی ہو کیا تم اُن لوگون کے نام نہین جانتی ہو جو اُسی کارخانہ کے ملازم ہین جس سے تمکو تعلق ہے۔ تم ضرور جانتی ہو گی"

یہ کلمات ڈچیز نے اس بناوٹ سے کہے جس سے پایا جاتا تھا کہ اسکو اس ڈرپوک شرمگین اور کانپتی ہوئی لڑکی کی نسبت کچھ شبہہ ہی۔ اور پھر فرانسیسی عورت کی طرف مخاطب ہو کے کہا۔

"کلیمنٹائین کیا طرفہ ماجرا ہے۔ ان سب باتون سے کیا تمکو ذرا بھی تعجب نہین معلوم ہوتا"

خوشامدی خادمہ نے چھوٹتے ہی جواب دیا۔

"کیون نہین بیگم صاحب۔ سراسر تعجب کی بات ہی"

ڈچیز۔ اور۔ اور تمھاری یہ صلاح ہوگی کہ مین اس جوان لڑکی کو روپیہ نہ دون۔ کیون۔ بیشک روپیہ تو مجھے ہر طرح سے دینا ہی ہی اور میرے نزدیک ایک ہی بات ہی۔ مگر۔"

فرانسیسی خواص۔ (جلدی سے) "مگر جیسا ابھی حضور نے فرمایا تھا کہ بہتر ہوگا کہ نہین"

ڈچیز۔ (صریحاً غور کی آواز سے) "مین سوچتی ہون کہ تمھارے مشورہ کے بموجب عمل کرون"

پھر ورجینیا کی طرف پھر کے۔

"تم اب میڈم ڈیلیسی کے پاس واپس جاؤ اور اُن سے کہدینا کہ دوپہر سے پہلے اُن کے بل کا روپیہ اُن کے پاس پہونچ جائے گا۔ اے نوجوان عورت رسید چاک کر ڈالو اور یادداشت چھوڑ جاؤ۔ آج مین ضرور بھیجدونگی"

ورجینیا "لیکن اے حضور کیا آپ کو میری نسبت یہ خیال ہی کہ مین آپکو دھوکا دینے کی سعی کرنے کے قابل ہون"

اس گفتگو کے وقت ورجینیا کے زخم خوردہ اور زیان رسیدہ غرور خودداری اور طیش نے اسکو دلیر کیا اور جرأت دلائی اور یہ جوش اسکی خلقی بزدلی اور ڈرپوکپن پر غالب آیا اور پھر اُسنے کہا۔

"کیا حضور کی خدمت مین پہونچانے کے لیے لباس میرے سپرد نہین کیا گیا تھا۔ جب لباس مین لائی تو یہ بات اس امر کی مقتضی ہے کہ زربل پانے کی بھی مین ہی مجاز کیجاؤن ابھی ابھی مین گھبرا گئی تھی۔ لیکن اب مجھے بخوبی یاد ہے کہ یادداشت پر میڈم ڈیلیسی کی بیٹی عورت کا العبد ہے۔

ڈچز "مین اپنے کسی ملازم ہی کے ہاتھ اس روپیہ کا بھیجنا مناسب اور بہتر سمجھتی ہون"

اس گفتگو کی آواز اور طریقے مین ایسی بناوٹ کی شایستگی اور آہستگی کو ڈچز نے دخل دیا تھا جس سے دوسرا اسکی مراد کے یہ معنی سمجھے کہ جو اسوقت اسکے ذہن مین بات ہے وہی ٹھیک اور درست ہے اور وہی بہترین تدبیر ہے جسکے مطابق وہ چلا چاہتی ہے۔

ورجینا "اگر کوئی اور موقع اور حالت ہوتی"

اس گفتگو کی ابتدا اس طور پر ہوئی گویا اسوقت کی جوش آور اور غضب آلود کیفیت نے اس کنواری لڑکی کے فخر و امتیاز کو ابھار دیا تھا اور اسکی جرات کو اسقدر بڑھا دیا تھا جسقدر اس غیر واجب اور نامناسب ملامت سے جو اسکی توہین و تضحیک کا باعث ہوئی تھی وہ کاٹ کرٹ کے پھٹ پھٹا رہی تھی کہ آہستہ اپنی زبان کھولی۔

"اگر کوئی اور موقع اور حالت ہوتی تو مین خود اسقدر زر کثیر کی حامل ہونے سے معذرت خواہ ہوتی اور اسکی ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کرکے حضور کا شکریہ ادا کرتی لیکن اب چونکہ ایسے ایسے کلمات ناملائم حضور کی زبان سے نکلے ہین اسلیے مین ثابت قدمی سے گو نہایت ادب سے زر مندرجہ بل کے پانے کے لئے مصر اور بجد ہون"

ڈچز "اور اے نوجوان بی بی براہ مہربانی یہ تو بتاؤ کہ ڈچز آف بلمانٹ کو عقل سکھانے اور اسکے ناصح ہونے کا تمکو کسنے مجاز کیا ہے"

یہ سوال اِس رئیسہ اعظم نے اِس طور پر اچانک کیا گو یا اُس وقت وہ اپنے مدارج اعلےٰ اور ممبر منصب کے سب سے اونچے زینے پر کھڑی تھی اُس کے چہرے سے انتہا کا گھمنڈ ظاہر تھا اور اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں جو اُس نے جوان سینے والی کی طرف اُٹھائیں اور اُس کی آنکھوں سے ملائیں تمام اُن کی طاقتیں اور قوتیں اور اختیار اور اقتدار جمع اور موجود تھا۔

وزجنیا۔ اپنی معز دلیری اور جراءت پر خود متعجب ہوکر اور برابری کے انصاف سے "کیا میں یہ نہیں دریافت کر سکتی ہوں کہ حضور کو کیا استحقاق حاصل ہے کہ آپ محتاج مگر متدین ورجنیا مارٹونٹ کی دیانت اور امانت پر شک کرنے کی جراءت کر سکیں"؟

مغرور اور متکبر بلمانٹ کی بیگم یہ گفتگو سنکے دنگ ہو گئی اور اس طور پر چونک پڑی گویا اُسکو سانپ نے ڈسا تھا۔ فوراً منہ پر ہوائیاں سی چھوٹنے لگیں رنگ فق ہو گیا رخسار و نیز زردی چھا گئی۔ نوجوان لڑکی کی طرف وہ مجنونانہ وحشت سے نگران رہی اُس کا بشرہ ایسے شخص کا سا معلوم ہونے لگا جسنے کوئی ایسی وحشتناک خبر سُنی ہو جس پر بہت سے یقین ہو سکتا ہو یا جسکی ایسی توہین ہوئی ہو جس سے انتہا کا تعجب پیدا ہو اور توہین کرنے والے کی نسبت سمجھا جائے کہ عمداً اُسنے نہیں کی بلکہ سہواً یہ حرکت سرزد ہو گئی ہے۔ بادی النظر میں یہ صدمہ کوئی معمولی قسم کا نہ تھا۔ یہ صدمہ سخت تھا یہ صدمہ شدید تھا۔ یہ صدمہ خونخوار تھا جسکے پہونچتے ہی امیر کبیر بیگم کا دماغ سنسنایا۔ اسکا تمام جسم کانپنے لگا۔

یہ حالت دُور دُور کے خیالات اور قیاسات کی جیسی اپنی آمد میں شدت سے شدید تھی ویسی ہی بالکل عارضی تھی۔ یہ حالت کسی دریا کے جوش و خروش کے اُبال سے مشابہ تھی جو اچانک اُسکی سطح پر پیدا ہوتا ہے اور پھر فوراً ہی ایسا کم ہو جاتا ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا جیسا کسی مادّے کو بارود سے اُڑاتے ہیں تو جب تک آگ نہیں

دی جاتی وہ مادہ قائم رہتا ہی اور جہان بھک سے اُڑا دیا گیا پھر نام و نشان تک قائم نہین رہتا۔ پس وہ طوفان عظیم جو اِس سرعت اور تعجب سے پیدا ہو گیا تھا اور جنے اسکی وحشت سے چولین ڈھیلی کر دی تھین اِس جلدی سے نابود اور ناپیدا ہو گیا کہ اُسکی ایک بھی علامت اور اُسکا کوئی بھی نشان ڈچیز کے چہرے پر پایا نہین جاتا تھا۔ ہان اِتنی بات تو ضرور تھی کہ صحت کی سُرخی کی جگہ اُسکے رخسارون پر زردی ابتک نمایان تھی۔ اور سب طرح لحظہ کے لحظہ مین اُسنے اپنے ہوش و حواس جمع کر لیے تھے اور سنبھل بیٹھی تھی۔ فی الحقیقت اِس عجلت اور سرعت سے اُسنے یہ استقلال پیدا کر لیا تھا کہ خود ورجنیا کو جسکے الفاظ نے ناگہان یہ ایسا اثر پیدا کیا تھا کہ وہ ترسان و لرزان تھی اور خود فرانسیسی خواص کو جو ضمیر معلوم بہت کے صدمہ سے پیدا ہو گئی تھی ایک تعجب تھا کہ یہ ماجرا کیا ہی ابھی تو کچھ تھا اور ابھی کچھ کا کچھ ہو گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس واقعہ کے وقوع سے وہ ششدر رہا اور حیران تھی اُسکا درحقیقت وقوع بھی ہوا تھا۔ یا وہ خود غلطی مین ہین اُنھون نے ہی اپنے ذہن مین اسکے وقوع کے خیال کا ایک باندھنو باندھا ہے۔

پس وہ ہوش رُبا سانحہ جسکے بیان و صراحت مین اسقدر الفاظ کا استعمال ہوا ہے صرف چند ہی منٹ تک وقوع پذیر رہا۔ چونک پڑنا۔ وحشتناک مجنونانہ نگاہ خوفناک ہو کے باور کرنے کی وجہ نہ رکھنا۔ سب ہاتھین ساتھ ہی ساتھ پیدا ہو گئی تھین۔ اور سب کا قیام بارہ لمحون سے زیادہ دیر تک نہ رہا تھا۔ اِسکے بعد ڈچیز اپنے آپے مین آئی۔ اگرچہ اُسکی رنگت اُڑی رہی۔ اور اسلیے چونکہ قدرتی گلابی رنگت جلدی سے اپنے قیام کی جگہ واپس نہین آئی تھی یہ قیاس ہو سکتا تھا کہ اِسکا دل اندر ہی اندر انتہا کے تشنج کا شکار رہے اور ظاہر مین خط و خال پہلے سے نظر آتے ہین اور چہرے پر امینت پائی جاتی ہی۔

مگر ورجنیا کے چہرے سے اُس بھاری مجنونانہ وحشتناک نگاہ کے پھیرلینے کے بعد اور اُس انتہائی اور اعصابی تشنج شدید کے بعد اُسنے ایک اور نگاہ

جو زیادہ ساکن اور سنجیدہ تھی اُس نوجوان لڑکی کی طرف ڈالی - اس نگاہ کی حرکت اُسکے تمام جسم پر نہ تھی بلکہ اُسکے سکون ہی مین اُسکا تمام جثّہ بہئیت مجموعی کھب گیا تھا جس سے ڈچیز نے تمام چہرہ سب خط و خال اور کُل نقشہ جسم و شکل کا ایک ہی لحظہ مین اپنے دل کے سانچے مین ڈھال لیا - اسکے بعد اُسنے اُسپر سے پھر اپنی نگاہ ہٹالی اور ایک منٹ تک برابر یہ دریاے غور و خوض مین غوطہ زن رہی - اِدھر فرانسیسی خواص بھی اپنی بیگم کی طرف غور سے دیکھتی جاتی تھی اور اُسکا استعجاب بڑھتا جاتا تھا - اُدھر نوجوان سینے والی نے اپنی کیفیت ایسی ناسزا اور نازیبا ہوجاتے ہوے دیکھی کہ حیرانی اور اضطراب مین وہ کمرے سے بالضرور باہر نکلجاتی - اگر غیر وصول شدہ حساب کا کاغذ جو ابتک اُسی کے ہاتھ مین تھا اُس خدمت کے انجام کی یاد دہانی نہ کرتا جسکا بجالانا اُسپر فرض تھا -

آخر کار ڈچیز نے آہستہ کانپتی ہوئی آواز سے فرانسیسی زبان مین خواص سے کہا "

ڈچیز - "کلیمنٹائین - تم اب ڈیوک کے سکریٹری کے پاس جاکے کہو کہ میرے پاس آج خرچ کو بالکل روپیہ نہین ہے - اور چار پانچ سَو روپیہ کی اسوقت اشد ضرورت ہے - خلاصہ کلام یہ کہ اِس پارچہ فروش عورت کے بِل کا روپیہ تو زرا ادا ہوجانا چاہیے - جاؤ - اور جلد واپس آؤ "

خواص کمرے سے باہر چلی گئی اور اب صرف وَرجینیا تنہا ڈچیز کے پاس رہگئی -

نوجوان سینے والی سے نگاہ دوچار نہ کرکے اس امیرزادی رئیسہ زہرہ پرستار نے یہ سوال کیا -

ڈچیز - "کیا تم میڈم ڈیلیسی کے کارخانے مین کام کرتی ہو -

وَرجینیا "نہین - میری بیگم - سواے آج کی صبح کے مین پہلے وہان نہین گئی تھی - لیکن یہ لباس میرا تیار کیا ہوا ہے - جسکے حضور مین پہونچادینے کے لئے

مجھ سے کہا گیا تھا :-

ڈچیز "تو میں خیال کرتی ہوں کہ تم گھر پر۔ خاص اپنے مسکن پر کام کرتی ہو کیوں ؟"

اس سوال کے کرتے ہوئے ڈچیز کے طریقے سے حیرانی اور آواز سے دلسوزی اور مہربانی پائی جاتی تھی اور ان دونوں کو دبائے رہنا ظاہر نہ ہونے دینا اُس کے امکان سے باہر تھا۔ اس سوال کا جواب جب ڈچیز نے اثبات میں پایا تو بڑھتی ہوئی حیرانی اور ازدیادِ لطف سے بہت پس و پیش کر کے یہ سوال کیا کہ۔

"تو میں خیال کرتی ہوں کہ تم اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہو۔ کیوں" ؟

ورجینیا "ہائے ہائے۔ نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو کیا بات تھی۔ ہائے اگر خدا اُنکو زندہ رکھتا تو کس لاڈ و ناز سے وہ مجھے رکھتے" !

یہ کہتے ہی کہتے غریب سینے والی زار و قطار رونے لگی۔

ڈچیز "ہائے ہائے۔ غریب بیکس لڑکی" !

یہ کہکے وہ آگ کی طرف بغور دیکھتی رہی اور اُس چہرے پر جو ایسا حسین و جمیل تھا اور جواب ایسا زرد ہو گیا تھا ناقابل بیان خیالات کی آمد کا سلسلہ نمایاں تھا۔

اسکے بعد کمرے میں دیر تک سناٹا رہا۔ ورجینیا کی کچھ کچھ دبی ہوئی سسکیوں کے سوا جو اُسکے سینے میں مروڑ کھا رہی تھیں اور کچھ سنائی نہیں دیتا تھا کیونکہ ڈچیز بلانٹ کے سوالات سے اُسکے دل کا زخم پھر ہرا اور رنج و الم پھر تازہ ہو گیا تھا حالانکہ وہ اپنی تمام طاقت اور جد و جہد سے اس جوش و خروش کے جذبہ دل کو دبا رہی جاتی تھی۔

اُسی دبی ہوئی اور ٹوٹا ٹوٹا کے نکلتی ہوئی آواز سے جیسی پہلے تھی اور اُسی طرح آگ ہی کی طرف جو آتشدان میں آب و تاب سے جل رہی تھی دیکھتے ہوئے اس رئیس بیگم نے یہ سوال کیا۔

ڈچیز "کیا تمھارے والدین کی وفات کو بہت عرصہ ہوا" ؟ -

سسکیون اور ہچکیون سے صاف آواز نہ نکلتی تھی اور جو آواز نکلی وہ بھی ٹوٹی ہوئی تھی اور انتہا کے غم کا جوش اُسمین پایا جاتا تھا کہ دُرجینیا نے یہ جواب دیا۔

دُرجینیا۔ ''میرا باپ۔ ہاے مین نے اُسکو نہ تو دیکھا اور نہ جانا۔ مگر میری مان۔ ہاے مان۔ ہاے مان۔ وہ نیک اور مہربان تھی۔ مہربان ایسی جیسی ایک مان مین پوری پوری مہربانی ہوسکتی ہی۔ اور افسوس کہ وہ بھی نہ رہی''۔

ڈیجز۔ ''کیا وہ بھی مر گئی''؟۔

اِس سوال کے بعد اسکے تمام طریقون اور آواز۔ اور نیز اُسکی نگاہ مین جو اُسنے ابتک آگ کیطرف سے نہین ہٹائی تھی دل سوزی اور دردمندی کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی۔

دُرجینیا۔ ''آج اُسکو مرے ہوے تین برس ہوے۔ میری بیگم''۔

اِس جواب کے دیتے ہوے نوجوان سینے والی کے رخساروں پر آنسوؤنکی دھارین روان تھین کہ اُسنے اپنا جواب اِس طور پر ختم کیا۔

''اُسکی وفات اچانک ہوئی۔ بس اچانک۔ دیکھتے ہی دیکھتے۔ اور اسلیے یہ صدمہ جو مجھپر گذرا ہی۔ بڑا ہی سخت ہی۔ سُننے کی بات ہی۔ رات کو مین خوش خوش سونے گئی میری مان زندہ تھی۔ ہاے میری مان۔ کیسا وہ مجھے پیار کرتی تھی۔ کیسا وہ مجھے چاہتی تھی کیسی وہ مجھپر دل وجان سے فدا تھی۔ اور جب صبح اُٹھتی ہون تو کیا دیکھتی ہون کہ مین مان بغیر ہو گئی ہون۔ بیکس اور یتیم بنگئی ہون۔ میرے واسطے یہ بڑا بھاری صدمہ تھا ہاے۔ میرے لیے یہ بہت ہی زیادہ''۔

یہ بیکس لڑکی پورا جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ غم کی شدت سے اُسکا گلا گھُٹنے لگا۔

ڈیجز بے تحاشا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اسنے دل سوزی اور ناگفتنی اور ناشنیدنی ملال وحسرت کی عجیب وغریب نگاہ دُرجینیا کے اوپر ڈالی۔ اور پوشاک بتدیل کرنے کے کمرے مین جو ملحق تھا جلدی سے چلی گئی۔ جس کمرے سے وہ

اُٹھ کے گئی تھی اُسکا دروازہ بند کر دیا - اور اب اس طور پر دُرجِلنیا اُس آراستہ وپیراستہ خوابگاہ کے کمرے مین اکیلی رہگئی -

ڈچیز کے یکایک اور اچانک اس کمرے کے باہر چلے جانے سے دُرجِلنیا نے جو وہان صرف بل کا روپیہ لینے کے لیے کھڑی تھی سوچا کہ بیڈ ھب آپہنسی - اُسکو یہ بھی معلوم نہین تھا کہ فرانسیسی خواص بیتابی سے کہان بھیجدی گئی - اور یہ بھی اُسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ اِس جلدی مین خود بیگم صاحب کدھر چلی گئین - اِس نوجوان لڑکی پر ناگہانی خوف طاری ہونے لگا کیا اُسنے کسی کا کچھ بگاڑا تھا - کیا اُسکی ذات خاص کو ضرر پہونچانے کا ارادہ کیا گیا تھا - وہ محتاجی اور بیکسی دونون کمبختیان ایک ساتھ ایسی واقع ہوئی تھین کہ اس نوجوان لڑکی کو اپنی بزدلی اور ناتجربہ کاری اور صغر سنی کا اعتبار خاطر نشین نہین ہوتا تھا قریب تھا کہ اپنی آنکھون اور رخسارون سے آنسو پونچھ کے جلد وہان سے چلی جاے کہ سنگار کرنے کے ملے ہوے کمرے سے ڈچیز نکل آئی -

ایک منٹ سے زیادہ اُسکو دیر نہین لگی لیکن اگر اس عدم موجودگی سے یہ مطلب تھا کہ وہ اپنی کسی قدر دلی آسودگی اور تسکین جو پچھلے سوال وجواب مین جاتی رہی تھی دوبارہ حاصل کرے تو فی الحقیقت وہ اِسقدر ضرور کامیاب ہوئی تھی کہ جہانتک بیرونی دکھاؤ کا تعلق ہے وہ اپنی حالت پر آگیا تھا پس آسودہ روش اور معزز طریقہ اور موثر وضع اختیار کرکے وہ پھر اپنی آرام چوکی پر جو آگ کے قریب تھی آکے بیٹھ گئی - اور مستقل آواز سے جو ایسی معلوم ہوتی تھی کہ کبھی اُسمین درہمی اور برہمی نہین ہوئی تھی بیٹھتے ہی اُسنے کلمات ذیل زبان سے نکالے -

ڈچیز - اے نوجوان عورت مجھے افسوس ہے کہ مین نے تمکو اِسقدر عرصہ تک منتظر رکھا اور یہ بھی افسوس ہے کہ مین نے پہلے ہی تمسے اس قسم کی کیون گفتگو کی اور ایسا کس واسطے کام کیا جس سے تمھارا دل دُکھا اور تمھارے چلن کی نسبت شبہہ ظاہر کیا - چند منٹ مین میری خادمہ آتی ہی ہوگی "

کمرے کا دروازہ کھلنے اور فرانسیسی عورت کے آجانے سے ڈچز کی
گفتگو مین خلل واقع ہوا۔ روپیہ مل گیا تھا اور جس قدر روپیہ بل مین درج تھا
وہ سینے والی کو دیدیا گیا۔ اور جب نوجوان لڑکی نے روپیہ پانے کے میڈم ڈپلیسی
کی طرف سے بکمال ادب شکریہ ادا کیا تو اسکا جواب اس عظیم الشان بیگم کی
طرف سے سوا اس کے اور کچھ نہ تھا کہ اس نے استغنا اور رکھائی سے
گردن ہلا دی۔

ڈچز نے ایک کتاب اٹھالی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے مضامین
و مطالب کے غور مین یکایک وہ متوجہ ہوگئی ہے۔ اور ورجنیا مارڈنٹ وہان سے
چلی آئی۔ مگر اس کو کمال تعجب تھا کہ چند ہی منٹ پہلے کس واسطے یہ امیر وکبیر
عورت اس پر ایسی مہربان اور رحیم ہوگئی تھی اور پھر چلتے وقت آخر کو کس لئے
وہ ایسی کشیدہ اور روکھی بن گئی۔

پانچوان باب

(مسٹر ڈ لیوین ہیسم)

ڈیوک آف بلمانٹ کی بارگاہ کی سیڑھیون سے خالی پٹارہ ہاتھ مین لیے
اترتے ہوے ورجنیا مارڈنٹ ناگہان اس امر سے واقف ہوئی کہ ایک
نوجوان کشیدہ قامت خوش لباس شریف زادہ جو کسی قدر فاصلے پر کھڑا
تھا اُسکی طرف دل وجان سے متوجہ اور مائل ہے۔ اس جوان رعنا کی آنکھین
جنمین تعجب اور اشتیاق اور ادب یہان تک ملا ہوا تھا کہ انکو عام طور پر
بدوضعی اور آوارگی کی شوخی بے امتیازی اور بدلحاظی۔ اور گستاخی سے
منسوب کرنا ایک غیر واجب تہمت لگانا تھا۔ اُسی کی جانب نگران تھین۔
سیڑھیون سے آہستہ آہستہ اترتے ہوے ورجنیا کی آنکھین اسکی آنکھون سے
دوچار ہوئین۔ اور فوراً اُسنے اپنی آنکھین نیچی کرلین۔ لیکن ساتھہی یہ [illegible]

یہ خیال آیا کہ یہ محض اسکی خام خیالی اور غلطی تھی اور یہ بات امکان سے خارج تھی کہ وہ جوان شریف زادہ ایسے دلی جوش اور تامل اور غور سے اسی کی دُھن اور خیال مین کھڑا ہو - یہ سوچ کے اُسنے پھر نگاہ اُٹھائی اور پھر دونون کی نگاہین ملین - لیکن بہت ہی ڈرپوک - بہت ہی دزدیدہ - اور فوراً پھیر لی گئی تھین اور اُسکی شرم اور ادب سے پل کے جھک رہی تھین -

شرم وحجاب سے وَرجُنیا کا چہرہ سُرخ ہو گیا - یہ شرم وحجاب گنوارپنے کی گھبراہٹ کا تھا کیونکہ اب اُسکو یقین کامل ہو گیا کہ وہ مرد بیگانہ جوان رعنا فی الحقیقت اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا - جلد جلد قدم بڑھاتی ہوئی وہ اُس سمت کو مُڑ گئی جس طرف اُس کو جانا نہ تھا لیکن جوان رعنا بھی فوراً ہی اُس کے برابر پہونچ گیا اور پہونچتے ہی اس طور پر معذرت خواہ ہوا -

جوان رعنا "اے مِس مجھ سے خطا ہوئی معافی کا خواستگار ہون ہزار ہزار منت سے التجا اور استدعا کرتا ہون کہ تم مجھے معاف کرو"

یہ الفاظ ایسے انکسار کی آواز سے اِسکی زبان سے نکلے کہ اچانک تعجب مین آکے اس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے اپنی کنجی کنجی آنکھون سے اس کو نگاہ بھر کے دیکھا اور اسکی آنکھون مین بھی اُسنے وہی اشتیاق وہی فروتنی وہی عذرخواہی وہی ادب اور وہی سوزش دل پائی جو اُسکی آواز مین تھی -

"وہ اے مِس مجھے معاف کرو - مین منت سے کہتا ہون کہ مجھے معاف کرو اور صرف چند منٹ میری طرف متوجہ ہو - مین تم کو غضبناک نہ کرونگا - اور میری کیا مجال کہ مین تمھاری توہین کرون حالانکہ مین تمھارے حُسن وجمال کا ایسا والہ وشیدا ہو گیا ہون - اور تمھاری"

اِس سے زیادہ جوان رعنا کہنے نہ پایا تھا کہ وَرجُنیا بیچ مین بول اُٹھی کیونکہ اُسکی طاقتِ گفتار جو تھوڑی دیر تک معطل ہو گئی تھی پھر آگئی -

وَرجُنیا "اے حضور آپ اجنبی ہین - میرے اور آپ کے کبھی کی شناسائی نہین

اِس لئے مین آپ سے درخواست کرتی ہون - بس بس مین نے کہدیا ہی کہ آپ میرے درپئے نہ ہون!!

جوان رعنا - (اشتیاق سے) "خدا واحد و شاہد ہی کہ مین نے آداب مناسب سے صرف تمکو مخاطب ہی کیا تھا - جیسی تمھاری شکل و صورت اچھی ہی اور جیسا تمکو خدا نے شکیل و جمیل بنایا ہی اور جیسی تم محبوب القلوب ہو ویسی تم بیرحم کیون بنتی ہو -

شرم کی سُرخی جو وزجنیا کے رخسارون پر پہلے سے چمکتی تھی اَب اور زیادہ تمتما اُٹھی اور چلتے چلتے یکایک ٹھٹک کے اُسنے جوان رعنا کی طرف ایک نگاہ ڈالی جہانتک لسّانی اور خوش بیانی سے ایسی دلفریب آنکھون کا بولنا ممکن ہی وہانتک یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نگاہ زبان حال سے یہ کہہ رہی تھی کہ "مین نے آپ کا کیا بگاڑا ہی کہ آپ میرے درپئے توہین ہون!!

بعدہٗ یکایک مُڑکے اُسنے اپنا سیدھا راستہ لیا جس راستے سے اُسکو ڈیوک کی محلسرا سے نکلتے ہی جانا چاہیے تھا -

لیکن دس بارہ قدم بھی وہ جانے نہ پائی تھی کہ وہی اجنبی جوان پھر اُسکے برابر تھا - اور اُسنے چلتے چلتے فقرات سے اپنے سچّے اشتیاق کو جتایا اور یقین دلایا کہ اُسکا بالکل ارادہ اُسکی تضحیک و توہین اور تکلیف دینے کا نہین تھا - اُس نے کمال عاجزی سے درخواست کی کہ جو کچھ اُسکو کہنا ہی چند منٹ متوجہ ہو کے سُن لے - اور ایسی سنجیدہ تھی اُسکے ہاتھ کی جنبش ایسی نرم تھی اُسکی زبان - اور ایسا دل سوز تھا اُس کا بیان کہ وزجنیا سہم گئی اور یہ خوف اُسپر غالب آیا کہ مبادا راستہ کے آنے جانے والے اور مکانون کی کھڑکیون سے دیکھنے والے عیب کی نگاہ سے دیکھ لین - گھبراہٹ سے شش و پنج مین تھی کہ کیا کرے کیا نہ کرے - اور حیرانی و پریشانی مین اس ناکتخدا لڑکی نے جانا کہ اب اُس کے ہوش و حواس رخصت ہوا چاہتے ہین کہ خاص اس اضطراب کے موقع پر ایک تیسرا فریق پیدا ہو گیا کہ اُس نے بیچ بچاؤ کر کے وزجنیا کو اُس کے بیڈھب پھنس جانے کی

حالت سے نجات دی اور نوجوان شریف زادے کو بھی وہ معقولیت کی راہ پر لایا۔

ایک ادھیڑ عمر کا شریف جو ابھی ایک پاس کی اسٹریٹ سے گروسن ہنر اسکوئیر میں آپڑا تھا یہ حال دیکھ کے اس طور پر ناصح ہوا۔

"چارلس - چارلس - مجھے تمھاری کیفیت دیکھ کے تعجب ہوتا ہے - دن دوپہر - کھلم کھلا اور پھران کھڑکیون کے سامنے - اور یہ نوجوان لڑکی جس کا صرف دکھاؤ ہی اس کو ہتک سے محفوظ رکھ سکتا ہے - کیا ہوگیا ہے تم کو -"

اجنبی جوان نے اپنی آنکھین ورجینیا کے چہرے کی طرف سے پھیرلین اور اس شخص کی ملامت کرنے والی آنکھون سے ملائین جس کے ساتھ وہ چیلنج کے بے ادبی سے پیش آنے کا زہرہ اور یارہ نہین رکھتا تھا اور اُس کو دیکھتے ہی تاہم اُس کے اطوار اور کردار کی گرما گرمی جنکا پرتاؤ اور اظہار وہ لڑکی سے والی سے کر رہا تھا دم کے دم مین کافور ہوگئی اور شرم و ندامت سے پسینے پسینے ہوکے اس طرح پر گویا ہوا۔

"مسٹر لیوین تھم - یہ نوجوان عورت خود ہی میرے حق مین انصاف کرگی کہ کوئی کلمہ اُسکے خلاف شان یا اُسکی توہین کا میری زبان سے نہین نکلا ہے مین اس قابل ہی نہین کہ مجھسے ایسا فعل سرزد ہوسکے۔

مسٹر لیوین تھم - (نرمی سے) "تاہم - چارلس - کوئی وجہ پائی نہین جاتی جس سے خواہ مخواہ اس نوجوان لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کرنیکے لیے مجبور کرنا جائز قرار دیا جائے جبکہ ہزار دلیلین موجود ہین کہ تمکو ایسا نہ کرنا چاہیئے - آو آؤ مین تم میرا ہاتھ لو اور تمکو اس جوار کے باہر پر امن سے پہونچا دونگا۔

آخری الفاظ ورجینیا کی طرف مخاطب ہوکے کہے گئے تھے جسنے طوعاً وکرہاً یہ دستگیری اس وجہ سے قبول کی کہ والدین کی سی مہربانی اور بغیر بناوٹ کی

بے امتیازی آواز اور طریقے سے یہ آرزو ظاہر کی گئی تھی۔ اور اس کے ادھیڑ
ساتھی نے پھر جوانِ رعنا کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور سینے والی کے ساتھ ساتھ ہولیا
اور اسکو بڑے قصبے یا مزنکل کے ایک نزدیک ترین اسٹریٹ میں اسکو پہونچادیا
اور راہ بھر اُس نے اِس کا لحاظ و پاس اور ادب کیا گویا وہ کوئی خطاب یافتہ
بیگم تھی اور پارچہ فروش عورت کے پٹارے کی جگہ اس کے ہاتھ میں ایک عمدہ
جالی کی چھوٹی سی تھیلی تھی۔

یہ سانحہ ایسا چٹ پٹ بروے کار آیا کہ ورجینیا کو ایک لمحہ بھی سوچنے کو
نہ ملا کہ اُسنے اپنے کو ایک شریف آدمی کے بازو پر سہارا دیے ہوے پایا حالانکہ
اِس شریف آدمی کو بھی اِس سے زیادہ وہ نہ جانتی تھی کہ اُسکو جوانِ رعنا نے
لیوین ہیم کہہ کے پکارا تھا لیکن جب اُس نے جلدی سے اپنی ڈرپوک نگاہ
اُس ساتھی پر ڈالی جس کو حالاتِ وقت نے اس طور پر اُسے بخشتا تھا تو سواے
اِس کے کہ وہ اُس کی نسبت اپنی احسانمندی اپنا ادب اور اپنے اعتماد کو
اپنے دل میں جگہ دیتی اور دوسری بات اس کے خیال میں نہ آئی۔ کیونکہ یہ امر
بظاہر تھا کہ مسٹر لیوین ہیم ایک ایسا آدمی تھا جو عالی منصب و رمعالی مرتبت
اُمرا اور رؤسا سے خلا ملا رکھتا تھا اور سب سے اسکا دوستانہ برتاؤ تھا۔ اسکے
چہرے پر جہاں اخلاق و مروت کے نقوش مرتسم تھے وہاں حزن و ملال کے
آثار بھی ہمیشہ بنے رہتے تھے اسکے بشرے اور دکھاؤ سے اُسکا شریف خاندان اور
اعلیٰ درجے کا تربیت یافتہ صاحب ذہن و ذکا اور قادر قوت مدرکہ نیک اور
فیاض و فیض رساں اور ایک سچا ہمدرد اور خدا ترس ہونا پایا جاتا تھا۔

جوں ہی رفتہ رفتہ اس کنواری لڑکی کے دل میں یہ خیال سمایا کہ وہ غریب
محتاج سینے والی پارچہ فروش عورت کا ایک پٹارہ ہاتھ میں لیے ہوے
ویسٹ اینڈ کے اُس مقام پر جہاں متمول و مالدار اور خوش پوش رؤسا
و اُمرا و عظیم الشان رہتے اور آمد و رفت رکھتے ہیں ایک ایسے شخص کے بازو

ہاتھ رکھے جھکی ہوئی چلی ہی ہو جسکو خاص اُسی کے باریک بین تمیز نے ایک خاندانی
شریف اور دولتمند سمجھا تھا۔ ہان ہم کہتے ہین کہ جون ہی رفتہ رفتہ یہ خیال اُسکے
دل مین جاگزین ہوا تو اُسکو دھیان آیا کہ جسقدر جلد ممکن ہوتا وہ اُسکو ایسی نازیبا
حالت سے جو شروع ہی سے اِس کو سخت ناگوار گذر رہی ہوگی نجات دیتی۔ اِس لئے
پہلے اُس نے آہستہ آہستہ چند شکریہ کے الفاظ اُسکی مہربانی کے بدل مین اپنی
زبان سے نکالے اور پھر اُسی وقت ایک ایسی جنبش کی گویا قریب تھا کہ وہ اپنی
کلائی اسکی کلائی کے نیچے سے کھینچ اور علیحدہ کیا چاہتی ہو لیکن ایک قسم کی اکھڑ سادگی اور
صاف دلی اور عنایت سے مسٹر لیوین ہیم نے اِسکی بات کو کاٹ کے اُس کی
کلائی پھر اپنی کلائی کے نیچے دبا کے کہا۔

"مجھے تمھارے ساتھ چلنے مین شرم نہین آتی ہو اگر تم کو میرے ساتھ
چلنے مین شرم نہ ہو۔ مگر تم جاتی کہان ہو"؟

ورجینیا "جناب میڈم ڈیلیبی کے کارخانے کو کیبل اسٹریٹ جاتی ہون"

مسٹر لیوین ہیم "اوہ وہ خوش لباس امیرون کے لباس بیچنے والی عورت"
پھر چند لمحہ توقف کر کے اُسنے کہا۔

"کیا تمنے پہلے بھی کبھی اُس نوجوان شریف زادے کو دیکھا تھا مین کہتا ہون
وہی جو تم کو اپنی حرکات ناشایستہ اور بیہودہ پن سے تنگ کر رہا تھا"؟

ورجینیا "جناب مین نے پہلے کبھی اُسکو نہین دیکھا تھا۔

مسٹر لیوین ہیم "اور شاید تمکو یہ بھی نہین معلوم ہو کہ وہ ہو کون"؟

ورجینیا "جی نہین۔ مین بالکل جانتی ہی نہین ہون کہ وہ کون ہو"

مسٹر لیوین ہیم (غور سے اُسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے) "لیکن
فرض کرو کہ مین اُس موقع پر نہ آجاتا تو کیا تم ایسے شکیل جمیل شخص کو آخر کار زیادہ
مہربانی کی نگاہ سے نہ دیکھتین۔ آؤ میری پیاری سچ سچ کہدو۔ اور تمھاری صاف بیانی
سے میرا اور بھی زیادہ تمھاری نسبت اچھا خیال ہو جائیگا"

ورجنیا "اگر آپ مجھ سے اِس مہربانی کے ساتھ پیش نہ آتے تو مین اب خیال کرتی ہون کہ آپ کا ارادہ بھی میری توہین کا تھا۔ ہائے بڑی ناانصافی اور ظلم کی بات ہو کہ کسی شخص کی محتاجی کی وجہ سے اُس کی کھرائی اور راست روی کی تعریف نہ کیجائے نیکی کی نیتون کا اعتبار نہ کیا جائے"۔

یہ سب باتین ورجنیا نے ملامت ملے ہوئے جوش کی آواز سے آہستہ آہستہ کہین اور آخر کا فقرہ کہتے ہوے وہ زار زار رونے لگی۔

مسٹر لیوین ہیم "روتی کیون ہو۔ کیا واہیات اور فضول حرکت ہو۔ مین یہ نہین جانتا تھا کہ تمھارا دل دُکھے گا۔ اور اب قسم ہو جودانی زمشتری کی کہ مجھے اپنے رخسارے پر بھی آنسو بہتا ہوا معلوم ہوتا ہو"!

یہ کہہ کے ریشمی رومال اُسنے اپنے چہرے پر پھیرا اور کہا۔

خیر "مین تمھارے اِس غصّہ کے بھرے ہوے رنج کو اپنے سوال کا جواب سمجھتا ہون کیونکہ اگر تم زبان سے کوئی جواب دیتین تو اس مین جھوٹ سچ دونون کا گمان ہوسکتا تھا۔ مین تمھارا نام کیا ہو"؟۔

جواب "مجھے ورجنیا مارڈنٹ کہتے ہین"!

مسٹر لیوین ہیم "بھئی کیا پیارا نام ہو۔ ایک بہت ہی پیارا نام ہو میرے اس کہنے سے تم برا نہ ماننا۔ میری اب اِتنی عمر ہو کہ مین تمھارے باپ کے برابر ہون اور تمھارا تعلق میڈم ڈِلبیسی کے کارخانہ سے ہو۔ اب سنو میری پیاری نوجوان بیگم"!

اِس مقام پر اسکی آواز اچانک دینداروں کی سی اور سنجیدہ ہو گئی اُسنے کہا "مین منت سے کہتا ہون کہ تم اپنی راست روی اور نیکی نہ چھوڑنا۔ تم اپنی نیک چلنی پر قائم رہنا۔ جو آج تمھاری عفت اور پاکدامنی کی بنیاد ہو تم جوان ہو

تم حسین ہو۔ اور تمھارا مدار تمھاری محنت پر ہی جس سے تم کو روٹی ملتی ہی۔
اور اس شہر مین سب طرح کی ترغیبین کثرت سے موجود ہین۔ مین تم سے
یہ بات جو کہتا ہون۔ اُسی طرح کہتا ہون جس طرح تمھارا باپ کہتا۔ کیونکہ
بوجوہات چند مجھے تمھارا خیال ہوگیا ہی۔ اس لئے تم میری نصیحت پر غور کرو اور
اُس کو مانو اور اُس پر عمل کرو۔ اور گو تم محتاج ہو تاہم تم ایک دُنیا کو مجبور کروگی کہ
وہ تمھاری نیک چلنی اور نیک نیتی کی جس کا تم نے ابھی بیان کیا ہی تعریف کرے
اور داد دے۔ اور لو اب خدا حافظ ہی مین مارڈنٹ مین تم کو نہ بھولون گا اور
تمھارا خیال مجھے ہمیشہ بنا رہے گا۔"

یہ الفاظ کہہ کے ادھیڑ شریف نے دلی گرمجوشی سے جو معلوم ہوتا تھا کہ اس کے
دل کے باہر نکلی پڑتی ہی نوجوان سینے والی سے مصافحہ کیا۔ اور یکایک مڑ کے جلد جلد
قدم بڑھاتے ہوے اُسی سمت کو راہی ہوا جس طرف سے یہ دونون آئے تھے
اُسکی چال ایسی جلد تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک جوش مین جا رہا ہی اور گرد
اسکوئیر دیر کی طرف جاتے ہوے اُسنے ایک مرتبہ بھی پیچھے پھر کے نہ دیکھا۔ مگر وہ خفیا
سے نہ رہا گیا۔ یہ چند منٹ تک کھڑی رہ گئی اور اُسنے اپنی آنکھین اُس صاحب اقتدار
کے پیچھے پیچھے اُسکی ہمراہی مین رکھین جو مربیانہ مہربانی سے اسکے ساتھ بیٹھ آیا تھا
اور جسنے کمال عنایت سے اُس سے باتین کی تھین۔ اور جب وہ نکڑ پر سے اسکوئیر کو
مڑ گیا اور نگاہ سے غائب ہوگیا تو اُسنے ایک لمبی سانس بھری اور آہ سرد کھینچی کیونکہ
یکایک اُس لڑکی کو ایسا معلوم ہوا کہ دُنیا مین ایک شخص جو ایسا شفیق اُسکو ملا تھا
اُسکو ملتے دیر نہ ہوئی کہ فوراً ہاتھ سے نکل گیا۔

اِس خیال کا نقش اُسکے دل پر جا رہا اور نہایت غمگین ملول و حزین وہ گریٹ کیسل
اسٹریٹ کیطرف راہی ہوئی اور وہان پہونچ کے اُسنے وہ روپیہ جو ڈچز آف بلمانٹ سے
ملا تھا۔ ڈیسیمر کو حوالہ کیا۔ اس پیشہ دست عورت نے ایک روکھا سا شکریہ اسکی خدمت کے
بدل مین نوجوان سینے والی کا ادا کیا اور وہ ٹھوسٹا کسا اسٹریٹ کو واپس آئی جسکے مخلف

چھٹا باب

(مس برنٹ)

ہمنے لکھا ہو کہ وہ مکان جسمین ورجنیا مارڈونٹ ایک بے حقیقت اور پست بے رونق اور اُداس کوٹھری مین رہتی تھی ایسا مکان تھا جو ٹیوسٹاک اسٹریٹ مین سب سے زیادہ تنگ و تاریک اور میلا کچیلا رہتا تھا نیچے سے اوپر تک جتنے مکان تھے سب علٰحدہ علٰحدہ کرائے پر تھے اور دروازہ پر رانگے اور پیتل کی مختلف تختیان بطور فہرست نامون اور پیشون بڑے بڑے کرایہ دارون کے لگی ہوئی تھین۔ مثلاً اس طور پر کہ سب سے نیچے درجہ کے کمرون مین ایک ذلیل اوقات سونار رہتا تھا۔ پہلے درجے کے کئی کمرے بی بی جیکسن سینے والیون کی درمیانی عورت جسکی معرفت اُنکو کام ملتا تھا کرائے پر لیے ہوئے تھی دوسرے درجے مین رو کی جانب گانا بجانا سکھانیکا اُستاد رہتا تھا۔ اور اسی درجہ مین پشت کی طرف دو مس بہنین رہتی تھین جنکی جوتیان بنانے پر قلیل سی وجہ معیشت تھی۔ تیسرے درجے مین رو کی طرف کے کمرے مین ایک غریب لکڑی کے بیل بوٹے بنانے والا اپنی بی بی اور آدھے درجن بال بچون کو لیے ہوے سکونت پذیر تھا اور اسی درجے کے پشت والے کمرے مین مس برنٹ جسکا پہلے ذکر ہوچکا ہو رہتی تھی۔ القصہ آگے کی کوٹھری مین سب سے اونچے درجے پر سامنے ایک بڑھیا اور اُسکی لڑکی رہتی تھی۔ جو جب کبھی کام ملتا تھا باہر کام کاج کرنے جاتی تھی۔ ان دونون کو شراب پینے کی عادت تھی۔ جب کبھی جن شراب ملجاتی تو ان کی عید تھی۔ اور پشت کی جانب والی کوٹھری کو ہماری ورجنیا مارڈونٹ نے کرائے پر لیا تھا۔ اس کوٹھری سے ناظرین واقف ہین گے۔

بی بی ڈریک اس مکان کی مالک جسمین کثرت سے کرایہ دار بھرے تھے ایک بیوہ عورت تھی۔ اسکا سن ڈھلتے ڈھلتے ساٹھ برس تک پہونچا تھا۔ اسکی وجہ معیشت صرف کرایہ پر منحصر تھی جو مختلف کرایہ دار ادا کرتے تھے اور کچھ کہین سے آمدنی نہین تھی۔

جو کچھ تھا یہی کرایہ تھا تجارت کا سرمایہ تھا تو یہی کرایہ۔ اصل اور سود تھا تو یہی۔ نان ونفقہ کا ذریعہ تھا تو یہی شرافت کا تمغہ تھا تو یہی اور شدت فاقہ کی سدِ راہ تھا تو یہی کرایہ تھا لیکن آمدنی اور خرچ کے برابر رکھنے کے واسطے اور بہ سبب اسی کے [illegible] سرکاری لگان اور رقم فائدہ عام اور ٹیکسوں کے ادا کرنے کے لیے بہ ضرورت اس طور پر کوڑی کوڑی جوڑ کے بسر کرتی تھی کہ اُسنے اپنی سکونت کے لیے کوئی مکان علیحدہ نہیں رکھ لیا تھا اور نہ الگ پکاتی کھاتی تھی۔ باورچی خانے میں رہتی تھی اور کرایہ داروں کے لیے جو وہاں کھانا پکتا تھا اور اُن کے واسطے پک جاتا تھا انھیں کے بچے خوردہ پر گذران کرتی تھی اور اُسی میں سے اپنی خوراک بھر لے لیتی تھی۔ پس درحقیقت جب بھر کے [illegible] مکان کا کرایہ پر دیا ہوا تھا تو جو منافع اسکو ہوتا تھا وہ بہت ہی کم تھا اور اس سے زیادہ [illegible] کرایہ کردہ خود بلا کرایہ رہتی تھی اور شاید علاوہ اسکے قریب ڈیڑھ روپیہ کے ہفتہ وار اسکو اور بچ جاتا تھا وہی اسکا منافع تھا پھر جہاں اور قباحتیں بھی پیدا ہو جاتی تھیں جیسے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وقتاً فوقتاً ایک بھی کرایہ دار نہ ملتا تھا اور بعض کمرے خالی پڑے رہتے تھے اکثر کرایہ دار نادہندہ نکلتے تھے اور وقت پر کرایہ نہیں دیتے تھے۔ پھر ہر سال کی مرمت شکست وریخت کی ہر وقت اُٹھ کھڑی ہوتی سوا اسکے اور قباحتیں بھی پیش آتی تھیں جو ہر ایک مالک مکان کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد پیش آتی ہیں اور [illegible] کرتی ہیں۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ مس بی ٹرپک نے اپنے سب کمرے مع اسباب ضروری کے کرایہ پر دیے تھے کرایہ دار اپنا اسباب خود ہمراہ نہ لاتے تھے۔ اسکی [illegible] وجہ یہ تھی کہ جب سے اسکا شوہر مرا اور اسکے قرض کی علت میں [illegible] کے نیلام ہو گئی تھی تب سے اس تیس برس [illegible] میں یہ نیت ٹھانی تھی کہ [illegible] اسباب خرید کرکے اسکی جگہ رکھا جاتا۔ اسکی بڑی آرزو اور دلی تمنا تھی اور [illegible] کا حوصلہ تھا کہ اگر کل نہیں تو تھوڑا تھوڑا ہر مہینے کے لیے [illegible] کر کے [illegible] اُسمیں دوبارہ رکھا جاتا مگر ہر سال یونہی ایک کے بعد دوسرا ٹلتا گیا۔ [illegible]

جو کبھی خوبصورت تھا یاس اور نا اُمیدی نے جھریاں ڈال دیتا - وہ بدن جو کبھی خوش نما
گول گول اور سڈول تھا غم اور فاقوں سے سوکھ کے تنکا ہو گیا - وہ بال جو کبھی سیاہ
اور چمکدار تھے اب کھچڑی تھے - اور اُس رنج و افکار کی ماری ہوئی ساٹھ برس کی
بڑھیا کے ڈھیلے اور پژمردہ چہرے سے بر آئی ہوئی اُمیدوں اور مرجھائی ہوئی
آرزوؤں اور اُمنگوں کی وہ تاریخ پڑھی جاتی تھی جو اس عالم اسباب کی ایک عام
تواریخ ہے -

اس طور پر بیان ڈریک کے رنڈاپے کے ایام نا قدر جام آسے دن کے سلسلوار
تقسیموں اور جھگڑوں میں جو مفلسی اور حیرانی اضطراب اور پریشانی سے ہوا کرتے
تھے بسر ہوے - یعنی وہ تیس برس کا زمانہ ورا زجسمیں اسکو اپنی ظاہری بھلی رہنی
اپنا آرام گنوا کے اور اکثر اوقات اپنی ضروریات اور مایحتاج کو تج کے قائم رکھنی تھی
تھی اس طور پر گذرا - فاقوں پر فاقے ہوتے تھے جنکو کہ تکلیف نہ سہی جاتی تھی
مگر اُسنے یہ سب صرف اسواسطے گوارا کیا تھا کہ عین وقت وجوب قسط سہ ماہی پر
مالک اراضی اور ٹکس وصول کرنے والے کا مطالبہ ادا کرے - اور ایک بڑے
مکان کا خرچہ مع تمام اُسکے اخراجات متعلقہ اور تفکرات کے برداشت کرنا صرف
اسواسطے تھا کہ وہ باورچی خانے میں پڑی رہتی تھی اور کرایہ نہیں دیتی
تھی -

زمانے کی اُلٹ پھیر سے جو کشتیاں اسکو اٹھانا پڑیں وہ بہت سخت اور دل آزار
اور درد انگیز تھیں - اور جو بدا ہوا اور بیدھا ہوا اسکا نتیجہ تھا وہ یہ تھا کہ اُسکے
نوجوان دل کے تمام نفیس خیالات اور اُسکی عمدہ عمدہ خوبیاں یکے بعد دیگرے
دبتی اور مغلوب ہوتی گئیں - اور انکی جگہ جو خالی ہوئی وہ خود غرضی اور لالچ
اور خود ستائی اور رشک نے لے لی درحقیقت اسکا دل آوارہ مزاج رفتہ رفتہ سمجھ گئے
اس مصرعہ کے -

زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز

قدرتی نرمی سے اُن حادثات اور حالات وقت کے موافق ہوگیا جنکی وہ شکار
تھی۔ اور فاسد و زیان کار اثرون نے ایسا اُسکو سانچے مین ڈھالا کہ وہ سچ مچ کی بُڑھی
بھٹیاری بنگئی۔ کرائے کے لیے تقاضا اور تو تو مین مین کو تیار۔ گالی گلوچ مین بھی بند
نہین۔ غرض جہان تک اُسکے امکان مین ہوتا کرایہ دارون کو کرایہ ادا کرنے پر ہر طور سے
مجبور کرتی اور کسی کا کوئی عذر اور حیلہ نہین سُنتی تھی۔

لیکن باوجود ان تمام جھگڑے اور بکھیڑون کے بی بی ڈریک سے ہرگز اس
مکان کا بار اپنے سر پر نہ اُٹھایا جاتا۔ یہ اُسی کا قول ہی جو اُسکے وردزبان تھا۔ اگر
جیکسن کی مدد نہوتی اس عورت نے مکان کا پہلا درجہ پورے کا پورا اکئی سال سے
کرائے پر لیا تھا اور کرائے کے ساتھ ملازم کی تنخواہ بھی دیا کرتی تھی۔ اسلیے اُسی کی
ذات خاص کے لیے ملازم رکھا گیا اور مسز جیکسن کے کھانے سے جو بچ رہتا تھا وہ
ڈریک کے باورچی خانے کے لیے کوئی قلیل رقم نہین تھی۔ علاوہ اسکے چند مہینے
سے مس برنٹ نے بھی بی بی ڈریک کے ساتھ یہ انتظام کیا تھا کہ اُسکا کھانا بھی
نوکر ہی پکاتا اور کھانے کے وقت حاضر رہتا تھا اور سطور پر اُس زمانے مین جسکا
حال ہم اپنی تاریخ مین لکھتے ہین اس بیوہ کی حالت بہ نسبت اُس حالت کے
جو برسون سے نہین تھی کسی قدر زیادہ چین و آرام کی تھی۔

یہ چند حالات ٹیو سٹاک اسٹریٹ کے مکان اور اُسکے مالک کی نسبت حوالہ
قلم کرکے اب ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین۔

ولیسٹ انڈ کی سرگذشت کے بعد وِرجنیا مارڈنٹ گھر واپس آکے سیدھی
اپنے اُداس حجرے مین چلی گئی۔ اپنی ٹوپی اور شال اُسنے ایک کنارے رکھی اور
اسکے بعد وہ بی بی جیکسن کے سوتے کے کمرے مین جانے کو نیچے اُتری مگر چونکہ اُسوقت
وہان ڈاکٹر موجود تھا اسلیے اسکو کہا گیا کہ پاؤ گھنٹہ بعد آئے۔ بجاے اسکے کہ وہ اپنے
کمرے کو پھر لوٹ جاتی نیچے اُتر گئی اور باورچی خانے مین پہونچی۔ یہان زشت رو چین
بھیڑ کے گوشت کا شوربا بی بی جیکسن کے لیے تیار کر رہی تھی اور بی بی ڈریک اُسکی

نگرانی مین مصروف تھی۔
ورجنیا۔ (غمگین اور نرم آواز سے) "اے بی بی ڈریک ہفتہ کا کرایہ مین آپ کے لئے لائی ہون"۔
یہ کہتے ہوے بارہ آنے کے پیسے اُسنے مالک مکان کو حوالہ کیے۔
اُسوقت یہ بیوہ شوربے کی خوشبو پاکے بلکہ اِسمین سے اپنا حصہ لینے کی اُمید مین ایک لطف مین تھی کہ اُسنے یہ جواب دیا۔
بی بی ڈریک "اے میری پیاری شکریہ ہی۔ کرایہ تو کل ہی واجب الادا ہوگیا تھا سمجھ لو۔ مگر خیر تمنے آج دیا۔ ایک ہی بات ہی۔ جیسا کل ویسا آج۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اِسکے تذکرے کی ضرورت نہ تھی مگر قاعدے سے کرائے کا بروقت ادا ہوجانا ہی مناسب ہی"۔
ورجنیا۔ "اسکا تم اطمینان رکھو۔ اے بی بی۔ جہانتک میرا بس چلیگا اور مجھے مقدور ہوگا مین وقت ہی پر کرایہ ادا کیا کرونگی"۔
یہ کلمات کہتے ہوے ورجنیا نے آہِ دلِ دوز مشکل سے دبائی اور چند منٹ بعد رُکتے رُکتے ڈرتے ڈرتے کہا۔
"بی بی ڈریک آپ کو کوئی ایسی جگہ بھی معلوم ہی جہان درخواست دینے سے کام ملنے کی کسی قدر کامیابی سے اُمید ہو سکتی ہی"۔
بی بی ڈریک۔ "نہین یقیناً مجھے معلوم نہین"۔
جب مالک مکان نے یہ جواب دیا اُسوقت اِسکو یہ خیال آیا کہ اب دوسرے ہفتہ کا بارہ آنے کرایہ یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی ادا نہ کرسکے گی اور اسلیے یکایک اُسکے طریقے مین ایک تبدیلی واقع ہوئی کہ پھر اُسنے کہا۔
"کیا تمھارے اس کہنے سے مس مارڈنٹ یہ مراد ہے کہ تمھارے پاس کچھ کام ہی نہین ہی"۔
ورجنیا۔ "اِسوقت۔ ہان خاص اسوقت کوئی کام نہین ہی"۔

یہ جواب تو لکنت سے ڈورجینیا نے دیا مگر اس بوڑھی عورت کے پُر معنی طرز تقریر سے وہ سہم گئی تھی اور اس یتیم کے دل میں معاً یہ بات پیدا ہو گئی اور اس کا یقین کُلی ہو گیا۔ کہ اگر ایسا نہ ہوا تو بالضرور سوا اسکے اسکو کوئی اور چارہ کار نہ ہوگا کہ وہ اسکو مکان سے نکال باہر کرے۔

مالک مکان "کیا بی بی جیکسن تمکو کوئی کام نہیں دے سکتی ہیں"

ڈورجینیا "مجھے اندیشہ ہے کہ بی بی جیکسن کی علالت اور ایک اور بات سے جس سے معذور ہو جاینگی"

بڑھتی ہوئی گھبراہٹ کا یہ جواب تھا۔

بی بی ڈریک (جلدی سے) "وہ اور بات کیا ہے"

ڈورجینیا "بات یہ ہے کہ وہ لیڈی جس سے ظاہرا بی بی جیکسن کو کام ملتا ہے چند روز کے واسطے شہر سے باہر جانے والی ہیں"

مالک مکان "یہ تو بڑی نشانی ہے"

اب اسکی نگاہوں میں تکلیف اور سختی اور اشتباہ پایا گیا۔ اُسنے پھر کہا۔

"لیکن بہتر ہوگا کہ تم اوپر جاؤ اور یہ سب حال بی بی جیکسن سے کہو۔ اور ہان خوب یاد آیا۔ مس برنٹ تو یہان موجود ہین وہ جتنا کام چاہین تمکو دے سکتی ہین کیونکہ وہ خود تو کوئی کام کرتی ہی نہیں ہین وہ ایک ہی سُست اور کاہل الوجود عورت ہین تمکو البتہ تھوڑا سا دے دینگی"

اب تک تو وہ بچہ ڈر اور حیرانی میں تھا مسیبت چاپ سب باتین سن رہی تھی لیکن اب اسکو تاب نہ آئی اور اُسنے کسی قدر جوش میں آکے زیادہ گفتگو کے سلسلہ کو قطع کرنے اس طور پر دخل در معقول دیا۔

"کیا آپ کی دانست میں۔ بی بی۔ اے بی بی کیا آپ کا یہ مطلب ہے

بہتر ہوگا کہ مس ہاڈونٹ کسی دوسرے شخص سے جو مس برنرٹ سے بہتر ہو درخواست کرین"۔

بی بی ٹورنکٹ "تو اپنی زبان بند رکھا کر - جین - ہر بات مین نہ بول اٹھا کر"

اس گفتگو کی اور تھوڑی تنہائی کے بعد وہ پھر ورجنیا کی طرف مخاطب ہوئی۔

"مس برنرٹ ایک خلیق اور جوان عورت ہین گو کسی قدر بے پروا ہین اور مزاج مین شوخی زیادہ ہے - تم اگر ایسے کام کے لیے کہو تو کوئی قباحت کی بات نہین ہے اور کیا عجب ہے کہ تمھارے کہنے سے وہ تمکو کسی قدر روپئے بھی دیدین"۔

ورجنیا "آپکی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ نے مجھے یہ اچھا مشورہ دیا"

یہ کہکے نوجوان سینے والی باورچیخانے سے چلی گئی اور اُسنے متنبہ کرنیکی راہ سے جیسن کا مسکرانا اور اشارے سے اپنی یہ مراد ظاہر کرنا کہ جو تدبیر اُسکی مالک نے سمجھائی تھی وہ اُسکو بالکل پسند نہین تھی نہین دیکھا۔

بی بی جیملیسن کے کمرۂ خوابگاہ کے دروازے پر پہونچ کے ورجنیا نے آہستہ سے دستک دی اور اندر بلا لی گئی - ڈاکٹر رخصت ہو گیا تھا اور بیمار عورت اب نوجوان سینے والی کا حال سننے کو تیار بیٹھی تھی اور اُسنے اپنی پیغامبری کی کیفیت اس طور پر بیان کی -

ورجنیا - "مین میڈم ہیم برٹ کے پاس گئی تھی اور وہ چند ہفتہ کے لئے کہین شہر سے باہر جانے والی ہین"

بی بی جیملیسن "وہ شہر سے باہر جانے والی ہین"

یہ کہتے ہوئے ہمت ٹوٹ جانے کے سب آثار اُسکے چہرے پر نمایان ہوے پھر اُسنے یہ کلام کیا -

"مگر کیا تمنے ان سے بیچ کے طور پر اور کچھ میرے واسطے نہین کہا - کوئی خط

کوئی پیغام نہین دیا۔"
"ورجینیا" "کچھ نہین۔ سوا روپیہ کے اور کچھ نہین دیا اور یہ کہا تھا کہ یہی آپ کا
اُنکے ذمہ باقی تھا۔ مجھ سے کہا کہ آپ کی طرف سے ساڑھے تین روپیہ کا بل بنا کے
رسید لکھدون۔ اور یہ روپیہ ہے۔"
یہ کہہ کے نوجوان ناکتخدا لڑکی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور روپیہ میز پر پلنگ
کے قریب رکھدیا۔
بی بی جیکلین۔ (آپ ہی آپ) "او میڈم بیچم بروک شہر سے باہر کہین جانے والی
ہین اور مجھ سے اس بے رُخی اور کج ادائی سے پیش آئی ہین۔"
یہ کہتے ہوے اُسکے خط و خال جو بیماری سے زرد اور ہولناک ہوگئے تھے اور بھی
زیادہ زشت اور مکروہ نظر آنے لگے اور میڈم بیچم بروک کی نسبت حد درجے کی نفرت
اسکی نگاہون سے پائی جاتی تھی کہ پھر آپ ہی آپ وہ اسطور پر بڑبڑاتی
رہی۔
"یہ چھل یہ چلتر بازی تو دیکھو کہ جن شرطون پر مین انکا کام کرادیتی ہون
وہ بھی اُنھون نے ظاہر کردین اور اس نوجوان لڑکی کو ٹھیک ٹھیک اُجرت بھی
اُسکے کام کی بتادی۔ لیکن خیر اس سے بھی مین درگذر کرتی اور سمجھتی کہ اُن سے غلطی
ہوگئی ہوگی۔ مگر جہان جہانسے اُسکو کام ملتا تھا اُن مقامات کی مجھکو چھپاؤن تک نہ دی
کہ مین بھی وہین سے کام لاتی۔ مجکو سیدھی راہ پر نہ لگایا اور مناسب طریقہ نہ بتایا
کہ اسکے بعد مین ہی اُسکی جانشین ہوتی اور اُن شفقتون سے جنکے سبب سے
وہ ایک امیسر ہوگئی ہے مین بھی مستفید اور مستفیض ہوتی۔ مجھے افسوس ہے
تو ان سب باتون کا ہے جو میرا سوہان روح ہو رہی ہین۔ مین سمجھتی ہون کہ اب
وہ نہ آئیگی اب وہ کنارہ کشی اور گوشہ نشینی اختیار کیا چاہتی ہے۔ اور غالباً اُسنے
اپنے تعلق کی خیر خواہی کو زر کثیر کے بدل مین فروخت کر ڈالا ہے۔ ہاے مین کہان جاؤن
ہاے مین کہان جاؤن۔"

یہ بیمار عورت اس طور پر آہستہ آہستہ آپ ہی آپ باتین کر رہی تھی کہ نوجوان سینے والی نے صرف تھوڑا ہی سا ان شکایتون کو جو وہ کر رہی تھی سن پایا۔ لیکن ورجنیا کو اُس دن صبح کو اُس طریقۂ عملی سے بخوبی واقفیت حاصل ہو گئی تھی جسکی وہ خود شکار تھی اسلیے وہ اس امر کے سمجھ لینے کے بخوبی قابل ہو گئی تھی کہ میڈم بیم بروک کی روانگی اور شہر مین عدم موجودگی بی بی جنکینز کے نقصان عظیم کا باعث ہوگی اور اسی اندیشے کا اظہار اُسنے اپنی گفتگو مین جو تیجے مالک مکان سے کی تھی کیا تھا۔ وہ خرابی جسکی اسنے خود پیشبینی کی تھی اور جسکے نتائج خود اُسکے اوپر موثر ہوے اب اُس شرکے دیکھنے سے جو ان حالات نے بی بی جنکینز کے اوپر پیدا کیا تھا غم انگیز درجۂ تصدیق کو پہونچے۔ اور چونکہ وہ ندائیہ سوال جسکے ساتھ ہی اُس عورت نے اپنی آہستہ آہستہ نالہ وزاری ختم کی تھی کافی طور پر بہ آواز بلند اُسکے مُنھ سے نکلا تھا تو یہ سوال مع اُسکے پورے پورے بدشگون معنوں کے اس کنواری لڑکی نے سُنا اور اُسکے سُنتے ہی اسکی رگ جان کے تار پر ایک ایسا زخمہ لگا جسکی ہمدرد آواز اُس عورت کی آواز کے ہمصفیر ہوکے ایک لمبی اور ٹھنڈھی سانس کے ساتھ اسطور پر نکلی۔

"اور ہاے ہم کہان جائینگے"!

مگر بی بی جنکینز نے یہ جواب جو اُسی کی نالہ وزاری کی وجہ سے اس بیکس بیچاری سینے والی کے منھ سے نکل گیا تھا نہ سُنا اور نہ اُسنے اس بے یار و مددگار یتیم اور بے نظیر خوبصورت لڑکی کی حالت زار پر جو اس طور پر غم زدہ جھکی ہوئی اُسکے بستر کے پاس کھڑی تھی کچھ رحم کیا یا اُسکا کچھ خیال کیا۔ یہ عورت اپنی ہیجانی ہوئی خود غرضی کے اندوہناک خیالات مین غرق تھی اور اسکو دوسرے کی مصیبت کا کچھ رحم کچھ خیال اور درد نہین تھا۔

بی بی جنکینز۔ (یکایک) "تمکو واپس آنے مین اتنی دیر کہان لگی"

اس کنواری لڑکی نے بیان کیا کہ میڈم بیم بروک کی درخواست کے بموجب

مخملی لباس میڈم ڈیلیسی کے کارخانہ واقع گریٹ کیسل اسٹریٹ مین لیجانا پڑا پھر وہانسے ہدایت ہوئی کہ اسکو ڈچز آف بلمانٹ کی خدمت مین گروس ونر اسکوائر لے جائے مگر اسنے ڈچز آف بلمانٹ سے اپنی ملاقات کا حال کچھ بیان نہین کیا اور نہ اس جوان رعنا کا کچھ تذکرہ کیا جسنے اسکو ٹوکا اور روکا تھا اور نہ اُسنے اس درمیان مین مسٹر لیوین ہیم کے آجانے کا کچھ حال کہا - کیونکہ ان حالات سے بی بی جنکسن کا کچھ تعلق نہ تھا -

بی بی جنکسن - (بڑی دیر کے بعد) "خیر مس مین اسقدر بیمار ہون کہ بالفعل کام کی تلاش نہین کر سکتی - اور کام میرے پاس آپ سے تھوڑا ہی چلا آئیگا - جبتک مین ہی اُسکی تلاش نہ کرونگی - پس مین اسکی فکر کرونگی - اور چند ہی روز مین"

ورجینیا "میرے لائق جو کار خدمت ہو مجھے فرمائیے - جہان جہان کام کے لیے درخواست کرنی ہو مجھے بتائیے مین جاؤن اور آپ کا ارشاد بجالاؤن"

بی بی جنکسن "کیا کہا - کیا تمھارا ابھی یہ ارادہ ہوا کہ اس تجارت مین جو میرے تعلقات ہین اُنکو بالکل قطع کر کے نیست و نابود کر دو تاکہ مین بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤن"

غضبناک نگاہ سے یہ کلمات اس عورت نے تکیہ پر سر رکھے ہوے کہے -

ورجینیا - (آنکھون سے آنسوؤن کی دھارین بہتی ہوئی) "ہاے - اے بی بی - ایسا خیال تو میرے خیال کے خیال مین بھی ایک لمحہ بھر کے لیے نہین آتا"

پھر یکایک آواز بدل اور الفاظ پر غصہ کا زور ڈال کے ورجینیا نے کہا کیونکہ اُس عورت کے اس کمینہ خیال نے اُسکے دل پر انتہا کا اثر کیا تھا اور اُسکو صدمہ پہونچایا تھا -

"کوئی فعل جو فریب اور دغابازی کی حد تک پہونچتا ہو وہ ہرگز مجھ سے سرزد نہ ہوگا"

بی بی جنکسن - (نرمی سے) "خیر خیر اے عزیز میری یہ غرض نہ تھی کہ تمکو رنج پہونچے مگر کیا کہون جب تقدیر ہی الٹ گئی تو جو بات کہتی ہون وہ بھی اُلٹی ہو جاتی ہے"

اور ہاے یہ میری بیماری!"
کہتے کہتے رُک گئے۔
"مگر تاہم جہان تک مجھ سے ہوسکے گا اپنے تندرست ہوجانے کی کوشش مین دریغ نہ کرونگی۔ اُسوقت شاید معاملات کی کسی قدر اصلاح ہوجائیگی۔ بالفعل مس مارڈنٹ میرے پاس کوئی کام نہین کہ تمکو دون اور مین یہ بھی نہین جانتی کہ کہان تمکو درخواست کرنے کی سفارش کرون۔ جب مجھے تمھارے کام کی پھر کبھی ضرورت ہوگی تو مین تمسے کہونگی"
یہ کہکر اُسنے کروٹ بدلی گویا اطمینان سے وہ سویا چاہتی تھی۔
ورجینیا یہ اشارہ پاکے وہان سے چلی گئی۔ مگر جون ہی وہ رنج کی دُھن مین اپنے کمرے کی سیڑھیون پر چڑھ رہی تھی اسکو ناگاہ مالک مکان کی صلاح جو اُسنے مس برنٹ کی نسبت دی تھی یاد آگئی کیونکہ بی بی جیکسن کی ملاقات مین یہ صلاح وہ بالکل بھول گئی تھی۔ پس جب اُسنے جلد جلد اپنے قدم اُس جوان عورت کے کمرے کی طرف بڑھائے۔ اُسوقت اُسکے پیارے پیارے چہرے پر اُمید کی ضعیف جھلک نمایان تھی۔ اُسنے آہستہ سے دستک دی۔ دروازہ فوراً کھولا گیا۔ اور مس برنٹ چوکھٹ پر آموجود ہوئی۔
مس برنٹ۔ (اخلاق کی بھری ہوئی آؤبھگت سے) "اخاہ۔ مس مارڈنٹ آپ ہین۔ شکر ہی کہ آخرکار آپ کو حق ہمسائگی ادا کرنے کا دھیان آیا تو۔ تین چار ہفتون سے آپ اس مکان مین رہتی ہونگی اور کبھی یہان تک آنے کی توفیق نہ ہوئی اور جب اُس روز اتفاقاً مین سیڑھیون پر مل گئی تھی تو آپ نے اچھی طرح بات بھی نہ کی تھی۔ خیر صبح کا بھولا شام تک آجائے تو بھولا نہین کہلاتا۔ خیر آیئے آیئے اندر آیئے۔ اور آؤ اب ہم تم دونون فوراً دوست بنجائین"
مس ورجینیا مارڈنٹ۔ (دعوت قبول کرکے دروازہ اندر جاکے) "یقین کرو مس برنٹ میری نیت مین کوئی بات خلاف حق ہمسائگی کے نہین تھی اور جب تمنے مجھ سے پہلے سون بات کی تھی تو مین نے بھی تمکو بلا تکلف جواب دیا تھا لیکن مجھے ہمیشہ یہ اندیشہ رہتا ہی کہ

کہین بن بلائے جا کے میری حالت ناخواندہ مہمان کی سی نہ ہو جائے - اپنی تنہائی کا
مجھے اسقدر رنج رہتا ہے کہ مین سوچتی ہون کہ پھر کبھی مجھے کوئی سچا شفیق اور
رفیق نہ ملے گا -"

مس برنٹ - (بے تکلفی صاف دلی اور مہربانی کے طریقے اور آواز سے) "
آؤ آؤ میری پیاری بہن - ایسے افسردہ خیالات کو دل مین جگہ نہ دو - وہان آگ
کے قریب بیٹھ جاؤ - ہمارے تمھارے گھڑی دو گھڑی گپ شپ ہی ہو گی"

جس کرسی کی طرف اسکی نئی جان پہچان والی نے اشارہ کیا تھا ورجنیا اُسپر
بیٹھ گئی اور اس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے جو سرسری نگاہ سے کمرے کو دیکھا تو اسکو
نہایت صاف اور سجا ہوا معلوم ہوا اور آرام و آسایش کی سب چیزین اسمین موجود
پائین - ایک عمدہ قالین بچھا ہی نرم نرم اور گرم گرم کمل آتشدان کے سامنے پھیلا ہی
ایک فرانسیسی روغنی کام کی مسہری ہے جسکے ہموار ڈنڈون پر جالی کے پردے
پڑے ہین - چھ سات عمدہ عمدہ کرسیان رکھی ہین - ایک میز کمرے کے وسط مین اور
دوسری سنگار کے لیے ایک گوشے مین لگی ہی - دریچون پر رنگین پردے ہین - آتشدان
مین آگ کی آڑ کے لیے چمکتی ہوئی اور جلا کی ہوئی آہنی جالی لگی ہوئی ہے اور آتشدان کے
کے بالائی حصے پر آرایش کی بہت سی چیزین رکھی ہین - ان سب چیزون سے بمقابلہ
ورجنیا کے خاص اپنے اُداس حجرے کے اس مکان مین ہر طرح کے آرام و آسائش کے
آثار اور علامتین پائی جاتی تھین اور یہ بدرجہا فایق اور برتر نظر آتا تھا -

اب قبل اسکے کہ ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرین مس برنٹ کی نسبت بھی
ایک یا دو الفاظ لکھنے مناسب ہین - وہ ایک نازنین کشیدہ قامت برس بائیس یا تیئیس
ایک کی جوان عورت تھی - آنکھین بڑی بڑی سیاہ - زاہد فریب و خمار آلود - بھوین کشیدہ
سیہ تاب - جنسے چہرے کے دکھاوے مین شوخی آشکار تھی - فی الحقیقت وہ خوبصورت تھی
جسمانی اور نفسانی دونون طور پر وہ خوبصورت تھی لیکن قوت مدرکہ کا حسن اور فہم و ذکا کی شگفتگی
اسکے خط و خال نے نہین پائی تھی - اسکے چہرے کا خاکہ شوخی سے اُتار لیا تھا گو اسمین

کوئی سُقم نہین تھا۔ اِسکے لب ایسے گداز تھے جیسے سُرخ پکا ہوا شیرین میوہ۔ اِسکے دانت گو بڑے بڑے تھے مگر سفید ایسے تھے جیسے موتی اور نہایت خوبی سے برابر برابر تھے۔ اِسکی ٹھڈی خوب گول اور سڈول تھی۔ اور اِسکا بیضاوی سر نہایت نفیس اور سفید صراحی دار گردن ایسا تُلا ہوا رکھا تھا کہ اگر اُسکو کوئی شہزادی بھی دیکھتی تو حسد ہوتا۔ اِسکے چہرے کی رنگت درحقیقت بہت ہی عمدہ تھی۔ اِسکے رُخسارے ایسے گاڑھی گلنار رنگت کے تھے جنسے اسکی زبردست سرشت اور قوی صحت بدنی جنکو نہ تو محنت نے اور نہ ناز و نعمت نے ابتک ظاہر اِکسی قسم کا نقصان پہونچایا تھا ظاہر ہوتی تھی۔

اُسکے بال گھنے بھونرا سے کالے تھے چمک سے تابدار اور گھونگھر والے تھے اور جب وہ اُنکو جیسی ہمیشہ اُسکی وضع تھی اپنے بھرے بھرے موٹے موٹے گالون کے اِدھر اُدھر لاکے کندھون کے ڈھلے ہوے ڈھلاؤ پر ڈالتی تھی تو شانون کی چکاچوند لگانے والی سفیدی جو کسی قدر نیچے کی طرف اُترتی ہوئی پوشاک سے نظر آتی تھی نور علی نور معلوم ہوتی تھی۔ اُسکی گات کا تناسب اُسکے تمام جسم کے عمدہ اعضا کے نہایت متناسب تھا اُسکی کمر نہایت ہی خوش قرینہ تھی اور بھڑ کے مانند نہین تھی۔ اُسکے ہاتھ بہت ہی اچھے تھے اور اُنکا اُسکو گھمنڈ بھی بڑا تھا کیونکہ وہ اپنے بادامی ناخنون کو کمال احتیاط سے صاف رکھتی تھی۔ اور اگرچہ اُسکے پانون اور گٹے نازک نہین کہے جاسکتے تاہم اول الذکر ڈولدار تھے اور آخرالذکر اچھے گول گول۔ قصہ کوتاہ بہیئت مجموعی مس برنٹ بہ اعتبار اپنی کمالیت نظام بدنی کے عورت کا ایک چٹکیلا اور بھڑکیلا نمونہ تھی۔ لیکن اِسکے حسن کی بہار اور ملاحت و صباحت کی کشش صرف ذاتی اور جسمانی تھی۔ وہ نزاکت اور دلربائی جس سے علی العموم جنس تانیث کی فرشتہ خصلتی اور ملک سیرتی مترشح ہوتی ہی ایک ذرہ بھی اسمین پائی نہین جاتی تھی۔

اگرچہ وہ مکلف لباس پہنے تھی تاہم اُس سے بعض ایسے چونچلے پیدا تھے جنسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی جسمانی فریفتگی سے کسی طرح ناواقف نہین تھی۔ دریادل اور خوش خلق تو وہ قدرتی تھی۔ مگر بھڑ طریقہ اپنی بسر حیات اور اوقات کا اسنے اختیار کیا تھا

اُسنے اُسکو نہ صرف نیکی کے اصول کے خلاف کردیا تھا بلکہ اِسیطرح یہ ہوا تھاکہ وہ ایسے لوگونکو جو اپنے چال چلن اور طرز روش کی درستی کے لیے اصُول و قواعد نیکی اور نیک نہادی کے سخت پابند ہتے تھے حقارت سے دیکھتی تھی - اور یہ حقارت بعض اوقات اسقدر بڑھ جاتی تھی کہ صاف تعصب جو نفرت اور کراہت کے قریب تھا پہونچ جاتا تھا بن جاتی تھی - اور اس طور پر باوجود مہربانی اور نیک اندیشی کے میلان اور رجحان کے اسکا مزاج ناگوار اثرون سے ایسا موُثر اور ملوث ہوجاتا تھاکہ بعض اوقات وہ اُن لوگونکا مضحکہ اُڑاتی اور اُن کو ناپسند کرتی تھی جنکی نیک حالت درحقیقت بوجہ مقابلہ ضد تاج عصمت اور عفت کے جو اُسکے سر سے گر پڑا تھا رشک و حسد کرنے کے قابل تھی -

مِس بُرنٹ ورجنیا مارڈنٹ کی بی ہمسائی کی یہ کیفیت تھی - اور اسطور پر اُس گلفام کا سراپا اور اُسکے چال چلن کا حال بیان کرکے اب ہم وہ گفتگو جو اُسکے اور ہماری نوجوان ورجنیا کے درمیان اُسوقت جبکہ وہ دونون ایک ساتھ مِل کے بیٹھی ہین ہوئی تھی معرض تحریر مین لاتے ہین -

مِس برُنٹ - ورجنیا کے مقابل ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور دونون مین اسطرح سے گفتگو شروع ہوئی -

مِس برُنٹ "خیر - جونکہ مین کہہ چکی ہون کہ ہم تم دونون فوراً دوست بنجائین گے اور ظاہرداری اور تکلف بالاے طاق رکھینگے پس ہمکو ایسا برتاؤ کرنا چاہیے گویا ہم ایک دوسرے کو گیارہ بارہ برس سے جانتے ہین اور مین اپنے سچے دل سے اقرار کرتی ہون کہ تمسے شناسائی پیدا کرنے کی میری دلی آرزو تھی کیونکہ اکثر اوقات ایسے ہین کہ مجھے کسی عورت کے ساتھی نہ ہونے کا افسوس ہوتا ہے "

مِس مارڈنٹ "اب مین اپنی کہون - خدا آگاہ ہے کہ تمکو ساتھی کے نہ ہونے کا اتنا افسوس نہ ہوتا ہوگا جتنا زیادہ سخت افسوس مجھے

ہوتا ہے''

یہ کہکے نوجوان سینے والی چند لمحہ تک چپ رہی اور پھر کمرے کے چاروں طرف دیکھ کے اُسنے کہا۔

"لیکن پھر تمھارے پاس ہر چیز موجود ہے جس سے تم خوش رہتی ہو اور آرام سے بسر کرتی ہو۔ اور مین''

بات پوری نہ ہونے پائی تھی کہ مس برنٹ نے بات کاٹ کے کہا۔

مس برنٹ "تم غریب ہو۔ مین جانتی ہون کہ تم غریب ہو۔ اور مین نے خیال کیا تھا کہ تم مغرور ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمسے شناسائی پیدا کرنے کے لیے مین نے اپنے دل کو مجبور نہین کیا تھا۔ اور اسپر بھی مین یہی چاہتی تھی کہ تمسے جان پہچان ہو جاتی تو اچھا تھا۔

جین۔ یہی خادمہ جو نیچے کام کاج کرتی ہو مجھ سے کہتی تھی کہ کس جانکاہی و محنت سے تمنے وہ کام کیا تھا اور جسقدر کم اُسکی اُجرت ملی اُسکے کہنے کے لیے مجھے کسی شخص کی ضرورت نہ تھی خود مجھپر یہ سب مصیبتین بیت چکی ہین اور ان باتون مین میرا تجربہ ایسا تلخ ہی جیسا ہر شخص کا ہوتا ہی جسپر بیتتی ہی''

مس مارڈونٹ۔ (ٹھنڈی سانس بھر کے) "کیا اچھا ہوتا کہ مین اپنی حالت کا سدھارنا جانتی۔ میری اوسط درجے کی تعلیم اچھی ہوئی تھی۔ مین نے چند ہنر بھی سیکھے تھے۔ مثلاً موسیقی۔ مصوری''

مس برنٹ (بات کاٹ کے) اور اسلیے تم خیال کرتی ہو کہ تم بچون کی اتالیقی کے قابل ہو۔ کیون۔ میری پیاری۔ مگر تمھارے اصطباغ کا کیا نام ہے۔

جواب "ورجینیا''

مس برنٹ۔ رقت لا اختلاط سے" کیا پیارا نام ہے۔ کیسا عجیب و نادر نام ہی

اور میرا نام ہے جولیا۔ تم مجھے آیندہ سے جولیا کہا کرو۔ اور میں تمکو ورجینیا کہا کرونگی لیکن ہان مین کہتی تھی کہ تم خیال کرتی ہو تم اطفال کے اتالیق ہونے کے قابل ہو۔ اب ایسا خیال اپنے دل مین نہ رکھو۔ اس قسم کی اجناس سے بازار خوب پٹا ہوا ہے اور علاوہ اسکے اگر تم اس عہدے کے حاصل کرنے مین کامیاب بھی ہوجاؤ تو آخرکار تم اسکو غلامی سے بدتر سمجھو گی۔ نا۔ نا۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ تم اپنی سوئی ہی سے لپٹی رہو اور اسی کام مین جٹی رہو"

ورجینیا۔ "مگر مجھے کام کے حاصل کرنے مین ہمیشہ مشکلات کا سامنا رہے گا اور اگر کاش اس بارے مین مین خوش نصیب بھی ہوئی تو اجرت ایسی قلیل ہے کہ"

جولیا۔ "کہ شاید بھوکھون مرنے سے بچے۔ اب۔ اسوقت جو جو باتین تمھارے خیالات اور دل مین سب سے اوپر ہین اُنپر مین نے غور بھی کیا ہے اور اُنکا مجھے رنج بھی ہے۔ یہی حال ہو بہو میرا بھی تھا۔ یہ سب مین بھی بھگت چکی ہون۔ تم بی بی جنکسن کے لیے کام کرتی تھین۔ کرتی تھین کہ نہین۔ کہو ہان۔ خیر۔ مین نے بھی عرصے تک اسکا کام کر دیا ہے۔ اور اُسوقت تک مین اس کام مین جٹی رہی ہون کہ جب تک مجھ سے جاڑے اور افلاس اور محتاجی اور بے امتیازی اور کج ادائی کے کلمات کی برداشت نہ ہوسکی اور۔ اور بہت سی باتین جو سینے والی کو پیش آتی ہین مجھ سے نہ سہی گئین"

ورجینیا۔ (ایک لمبی اور ٹھنڈھی سانس بھر کے) "سچ تو یہ ہے کہ تمنے رنج اور صحت سے ان سچائیون کی تفصیل کیسی اجمال کی خوبی سے بیان کیا ہے۔ تمھارے بیان مین نہ ایجاز مخل ہے اور نہ اطناب ممل۔ مگر مین تمسے۔ مس برنٹ۔ ایک سوال پوچھا چاہتی ہون"

ورجینیا زیادہ کہنے نہ پائی تھی کہ اُس سیہ چشم شوخ و شنگ جوان عورت نے بات کاٹ کے کہا۔

مس برنٹ " نہین - مجھے جولیا کیون نہین کہتی ہو - جولیا ہو نہین تو مین سمجھونگی کہ تم کو مجھ سے دوستی منظور نہین ہے - اب کہو وہ کیا بات ہے جو تم مجھ سے پوچھا چاہتی ہو اور میرے تجربے سے حاصل کیا چاہتی ہو -
ورجنیا " مین یہ بات دریافت اور معلوم کرنا چاہتی ہون کہ آیا غریب سلائی کا کام کرنے والی کے لیے ممکن ہے کہ وہ اپنی محنت کی پوری پوری اصلی مزدوری پائے - یہان میری مراد اُس مزدوری سے نہین ہے جو وہ خود اپنی خوشی سے مانگے یا مقرر کرے بلکہ وہ مزدوری جو نرخ بازار کے ہو جب ہر شخص قرار دین جیسا مال کا مول کیا جاتا ہے - اگر تم چاہو تو مختصراً مین اپنے چھوٹے سے تجربے کا حال بیان کرون - اُس وقت تم کو معلوم ہوگا کہ یہ سوال جو مین نے تم سے کیا تو کس غرض سے کیا اور اُس سے میرے سوال کے ٹھیک ٹھیک معنون کو تم جان جاؤگی "
مس برنٹ " اے میری پیاری ورجنیا تمھارے تجربے کی نوعیت بخوبی پہلے ہی سے میری سمجھ مین آگئی ہے - لیکن تاہم مین سننا چاہتی ہون کہ اس مضمون پر تمھاری کیا رائے ہے اور نیز وہ حال بھی مین سننا چاہتی ہون کہ تمھارے ساتھ ان لوگون نے کیا سلوک کیا - پس مہربانی سے بیان کرو مین ہمہ تن متوجہ ہون "
مس ہارڈنٹ " اے جولیا مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ چند ہی الفاظ سے بیان ہو سکتا ہے اول یہ کہ جب بی بی جنکنسن کو میری دیانت اور نیک چلنی اور اعتبار کا حال لک مکان سے معلوم ہوا تو اُنھون نے مجھے ایک گران بہا قیمتی لباس تیار کرنے کو دیا - جب مین کام پر بیٹھی تو پہلے مین نے سب چیزون کی قیمت کا حساب لگایا جو میرے تخمینہ مین چار سو روپیہ سے کم نہ ہونگی - اور یہ قیمتی اسباب میرے اعتبار پر مجھے کہ مین غریب اور قریب بھوکون مرنے والی لڑکی ہون سپرد کیا گیا "
یہ کہتی جاتی تھی اور آنسو آنکھون سے روان تھے -
" ہان - مین کہتی ہون کہ مجھے - جس کے دسترخوان مین ایک ٹکڑا بھی

نہیں بچا تھا اور جس کے چولھے میں آگ کی ایک چنگاری بھی نظر نہیں آتی تھی۔ خیر۔ انتہائی محنت کر کے میں نے دن کو دن اور نہ رات کو رات سمجھا اور اس کام کو اس قدر قلیل عرصے میں تمام کیا کہ مجھے خود اعتبار نہیں آتا۔ اور سخت محنت اور جانفشانی کا صلہ تم جانتی ہو کہ بی بی جکسن سے مجھے کیا ملا۔ ایک روپیہ اور بارہ آنہ۔ اور بی بی جکسن نے جنھوں نے ایک ٹانکا بھی لباس میں نہیں لگایا تھا ایک عورت سے جو بی بی چیپرروک کہلاتی ہے اور جسکے پاس لباس سینے کا حکم لگایا گیا تھا تین روپیہ اور آدھ آنہ پائے۔ پھر اس کے بعد بی بی چیپرروک کا حال سنو اس کو دراصل میڈم ڈبلیسی نے یہ لباس تیار کرنے کو دیا تھا اور اس کو وہاں سے سات روپیہ ملے اور سب کے بعد میڈم ڈبلیسی نے ڈچیز آف بالانٹ کے حساب میں جنھوں نے اس لباس کے لیے حکم دیا تھا چالیس روپیہ صرف سلائی کے لکھے اور لیے۔ اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ میری محنت جس کے بدل میں مجھے صرف ایک روپیہ اور بارہ آنہ ملے میڈم ڈبلیسی کی نگاہ میں چالیس روپیہ کی تھی۔ لیکن اگر میڈم ڈبلیسی ہی براہ راست سات روپیہ میری اجرت کا دیں تو کیا سبب ہے کہ وہ سب کا سب مجھ ہی کو نہ ملے اور صرف ایک روپیہ بارہ آنہ مجھے دیے جائیں؟

یہ سنکر جولیا نے تلخکامی سے جواب دیا مگر یہ تلخکامی اسکو خود اپنی تکلیف کے زمانہ کا حال یاد آجانے سے ہوئی نہ کہ اسوقت جو تذکرہ ہو رہا تھا اس سے کسی قسم کا درد اسکے دل میں پیدا ہوا ہو۔

جولیا — ای میری پیاری شفیق سبب یہ ہے کہ یہ رسم قبیح انتہائی بدنام ہے اور غریب سینے والیاں اسکا بدنصیب شکار بن رہی ہیں۔ میڈم ڈبلیسی دو باتیں سوچ کے درمیانی عورت سے معاملہ کرتی ہے اول یہ کہ روزمرہ کی تکلیف اور جھنجھٹ سے نجات ملے اور دوسرے یہ کہ انکی معرفت کام سستا بنتا ہے۔ کم خرچ و بالانشین۔ اب اس درمیانی عورت کی جس سے میڈم ڈبلیسی معاملہ کرتی ہے ایک اور درمیانی عورت

دوسرے درجے کی ہوتی ہے جو بطور نائب گماشتہ کے کام کرتی ہے اور اسی پچھلی عورت سے غریب سینے والیاں جن کی صرف سوئی سے روٹی چلتی ہے کام اور اپنی مزدوری پاتی ہین - میڈم ڈبلیسی کو اسکی پروا نہین کہ کتنے ہاتھون مین وہ کام جاتا ہے اس کو اپنے کام سے کام ہے - وہ سلا ہوا اور تیار ملنا چاہیے بلکہ ہان مجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ جتنے ہاتھون مین کام جاتا ہے اُتنا ہی اُس کے واسطے اچھا ہے اور وہ خوش ہوتی ہے کیونکہ اس صورت مین اِن محنت سینے والیون کی آمدنی اُتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے جتنے زیادہ ہاتھون مین ہوکر وہ کام اُن تک پہونچتا ہے - اس طور پر بہ نصیب سینے والیون کی اُجرت گھٹائے رکھنے سے ایسے بڑے بڑے کارخانون کا جیسا کہ بی بی ڈبلیسی کا ہے فائدہ ہے - کیونکہ وقتاً فوقتاً وہ درمیانی عورتون کی اُجرت کم کرتی رہتی ہین - مثلاً میڈم ڈبلیسی بی بی پیم بروک کو کہتی ہے کہ "تم نے تو اپنی کام کرنے والی عورتون کی مزدوری خاطر خواہ اس قدر کم کردی ہے کہ اب بہ آسانی اپنی اُجرت مین کمی تم بھی کر سکتی ہو" اس کے بعد بی بی پیم بروک بی بی جیکسن کو کہتی ہین "میری اُجرت تو کم ہوگئی ہے اب مین چاہتی ہون کہ تم بھی اپنی گھٹاؤ" اور اس کے بعد بی بی جیکسن ورجینیا مارڈنٹ یا کسی اور نوجوان لڑکی کو جس سے وہ کام لیتی ہے کہتی ہے "میری اُجرت گھٹ گئی ہے اور اس لیئے تمھاری اُجرت بھی ضرور ہی کم کیجا ئیگی" نتیجہ یہ ہے اے ورجینیا کہ تمھاری کمائی برابر کم ہی ہوتی جائے گی - مگر میرا سوال یہ ہے کہ آیا بی بی ڈبلیسی بھی اپنے امیر گاہکون اور رؤسا امیون سے اپنے مال کی قیمت بہ کمی لینا منظور کرے گی !!

ورجینیا - مین بخوبی سمجھی ہون کہ کس طور پر یہ رسم و رواج جاری ہے اور فی الحقیقت آج ہی صبح کو مجھے اسکے حالات سے اگر مین وعن نہین تاہم اوسط درجے سے بڑھکر واقفیت حاصل ہوگئی ہے - اور جو نقوش میرے صفحۂ خاطر پر اُسوقت منقوش ہوتے تھے اب تمھارے کلام اور بیان سے اُن کی تصدیق ہوگئی لیکن میرے سوال کا جواب ابھی باقی ہے -

مس برنٹ ۔ ہان ہان مجھے یاد ہی۔ تم یہ جاننا چاہتی ہو کہ کس واسطے تم میڈم ڈبلیبی سے تھیلا مین نے یہ نام لیا ہی۔ بلا وساطت کسی بی بی جنکین یا کسی بی بی بیم بروکس کے براہ راست کام نہین پاسکتی ہو۔ سُو اے میری پیاری شفیق اس کا جواب بہت صاف اور آسان ہی۔ اوّل یہ کہ درمیانی عورتون کو لگا رکھنے کے طریقے کے برتاؤ سے ایسے بڑے بڑے کارخانون کی تکلیف اور تردد کا دفعیہ ہوتا ہی جیسا کہ بی بی ڈبلیبی کا کارخانہ ہی اور دوسری بات یہ کہ اس طریقے سے اجرت مین کمی ہو جاتی ہی جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکی ہون۔ سب سے بالاتر یہی سبب ہی۔ اور چونکہ کام کئی ہاتھون مین بٹا ہوا ہی صرف اس وجہ سے سوئی سے کام کرنے والی کو اس کا حاصل کرنا دشوار ہو جاتا ہی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہی کہ ہر ایک عورت قلیل سے قلیل مزدوری پر کام کرنے کو تیار ہو جاتی ہی اور شکر کرتی ہی کہ کام تو ملا ورنہ اکثر تو کام ہی کے لالے پڑے رہتے ہین۔ علاوہ اسکے جب کہ اتنے نائب اور گماشتے ایک ہی کام کے پیچھے لگے ہوے ہین اور اجرت کے قلیل کرنے مین سب اپنا اپنا فائدہ دیکھتے ہین تو کیونکر ممکن ہی کہ ایک غریب سینے والی یکہ و تنہا ایسے سخت ظلم کا مقابلہ کرے۔ بی بی جنکین تم کو تکلے ڈالتی ہی اور بی بی بیم بروکس بی بی جنکین کو پیسے ڈالتی ہی اور میڈم ڈبلیبی نے بی بی بیم بروکس کیطرف سے اپنا ہاتھ کھینچ رکھا ہی۔ پس انھین کل کی سی پیچیدگیون کے سبب سے تمھاری کمائی پر پتھر پڑے ہین اور کم ہو گئی ہی۔ ممکن تھا کہ اگر تمھارا اور بی بی ڈبلیبی کا معاملہ بلا وساطت و دست اندازی کسی اور شخص کے طے پاتا تو وہ تم کو تمھاری معقول اجرت دیتی۔ تم مجھ سے کہتی ہو کہ میڈم ڈبلیبی نے چالیس روپیہ صرف لباس کی سلائی کا ڈچز آف بلمانٹ سے لیا مگر اُس نے صرف سات ہی روپیہ دیے۔ اب دیکھو کہ اگر میڈم ڈبلیبی کو محنت کی قیمت کی لڑائی تم سے جس نے کہ اصل مین محنت کی تھی لڑنی پڑتی تو پھر وہ بالکل تمھارے ہی قابو مین تو ہو جاتی تا کیونکہ تم اس لباس کے لیے بھلا دس روپیہ سے کیا کم مانگتین جبکہ اُس نے خود ڈچز سے چالیس روپیہ لیے تھے اور گو تمھارے اس قدر مطالبہ سے

میڈم ڈیلیسی تم پر جتنا چاہتی اپنے غصہ کی جھانج نکالتی اور ناخوش ہولیتی مگر اتنی اُس کو فرصت نہین ہو کہ لندن بھر مین صرف اس بات کے دریافت کرنے کے لیے دوڑتی پھرے کہ آیا ایسی بھی کوئی درزن ہو جو کم اُجرت پر اُس کا کام کر دینے کو تیار ہو۔ لیکن درمیانی عورتون کے درمیان مین ہونے سے میڈم ڈیلیسی کی لڑائی کا جو تمھارے ساتھ ہوتی خاتمہ ہو جاتا ہو اور یہ لڑائی ایسی ہو جسمین تمھاری ہی شکست ہو اور تمھین کھُلی ہوئی ہو۔ نتیجہ یہ ہو کہ جس کام کے واسطے اُس کو دس روپیہ دینے پڑتے وہ سات ہی روپیہ مین ہو جاتا ہو۔ پس اس وجہ سے کہ کام کئی شخصون کے ہاتھ مین آکر دوسرے کے پاس پہونچتا ہو اور ہر شخص کی روزی اُسی ایک کام کی قیمت پر منحصر ہو تو یہ قیمت اصلی قیمت سے بہت ہی گھٹا کے رکھی گئی ہو حالانکہ اگر وہ ایک ہی شخص کو جس نے کام کیا دیجائے تو اُسکی پرورش بخوبی ہو جائے۔ اِن سب باتون سے جو مین نے تمھین اے ورجنیا اب کہی ہین صاف ظاہر ہو کہ اس طریقۂ درمیانی عورت کے قائم رکھنے سے میڈم ڈیلیسی کا خاص اور صریحی فائدہ ہو اور جہان کہین کاروبار تجارت مین کوئی اختراع کیا گیا اور نیا طرز نکالا گیا وہ ہرگز ہرگز اُسکو اُبھرنے نہ دیگی"

ورجنیا۔ (انتہا کی رقت آمیز اور غم انگیز آواز سے) "تب تو پھر یہی بات ہوئی کہ صرف درمیانی عورت ہی کے پاس کام کی تلاش کو مجھے جانا چاہیئے"

مس برنٹ مو اور طرح سے تمھین اسکا حاصل کرنا دقت طلب امر ہو۔

ورجنیا۔ دلکنت سے سچ ہو کہنے والے نے بھی کیا خوب کہا ہو۔

حرف مطلب پہ زبان کو ہوتی ہی لکنت

"اور تاہم مین نے خیال کیا تھا۔ یعنی بی بی ڈریک نے کنایتًا مجھ سے کہا تھا کہ بعض اوقات تمھارے پاس اس قدر زیادہ کام آجاتا ہو کہ تم اُس کو پورا نہین کرسکتی ہو اگر یہ بات صحیح ہو تو مجھے اُمید تھی اور مجھے یقین کامل تھا بلکہ مین یہ کہنے کو تھی کہ میرا قصد تم سے دریافت کرنے کا تھا کہ ۔۔۔"

مِس برنٹ۔ (بات کاٹ کے) "میں جان گئی جو تم کہو گی اور اس بارے میں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں تمھارے واسطے کوشش کرونگی۔ کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگی۔ وِسٹ اینڈ کے ایک بڑے کارخانے کی پیشدست عورت سے میری دانت کاٹی روٹی ہے اور جہاں تک بن پڑتا ہے وہ ایک حیلہ جو عورت کی معرفت میرے پاس کام بھیجی جاتی ہے۔ لیکن اُس کے مالک کو یہ بات اگر معلوم ہوجائے کہ وہ ایسا کام کرتی ہے اور جس درمیانی عورت سے معاہدہ ہوگیا ہے اور اُس نے ٹھیکہ لیا ہے اُس کے پاس نہیں بھیجتی تو فوراً ہی وہ اپنی نوکری کھو بیٹھے اور نکال دیجائے۔ پس حتی الامکان اس معاملہ کو تم اپنے ہی تک رکھنا اور اس کو ایک بھید سمجھنا اور میں ہر طرح پر تمھاری مددگار رہونگی"

وِرجِنیا۔ (آنکھوں میں آنسو بھر لاکے) "اے میری پیاری شفیق یقین مانو کہ میں تمھاری اس شفقت اور عنایت کی بدل و جان ممنون ہوں۔ تہ دل سے شکر گزار ہوں"

مِس برنٹ "یہ کوئی ایسی بات نہیں جو شکر کے لائق ہو۔ سچ یہ ہے کہ مجھے اب کام سے نفرت ہے۔ مجھ سے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ محنت کی ہی نہیں جاتی۔ تاہم میں نے بی بی رابنسن سے میری شفیق پیشدست عورت کا یہی نام ہے۔ مصلحتاً کہنا مناسب نہیں جانا ہے کہ درصورت نہ ہونے کام کے بھی میں اچھی طرح سے بسر کرسکتی ہوں"

وِرجِنیا۔ (آہ سرد کھینچ کر) تم کو اور بہت سی تدبیریں معلوم ہیں اس سے تم خوش ہو۔ لیکن میں خیال کرتی ہوں کہ تمھارے دوست بہت ہوں گے جو تم پر بہت مہربانی کرتے اور تمھارے مددگار رہتے ہونگے۔"

جواب دیتے ہوئے مِس برنٹ سے ہنسی ضبط نہ ہوسکی اور اُس ہنسی نے وِرجِنیا کے دل میں ایک کھٹکا سا پیدا کیا۔

مِس برنٹ "ہاں بہت ہی مہربان دوست ہیں اِدھر دیکھو"

یہ کہتی ہوئی جولیا اپنی کرسی سے جھک کے اُٹھی اور لباس کی الماری کا دروازہ کھولدیا جسمین بہت سی عمدہ عمدہ پوشاکین کھونٹیون پر لٹکتی تھین۔

"جب کبھی میرے دل مین آتا ہی مین ایسی خوش پوش اور خوش لباس بنجاتی ہون جیسے کوئی بیگم یا امیرزادی۔ دیکھو یہ خوشنما بیش بہا ریشمی لباس"

یہ کہہ کے اسنے ایک لباس کھونٹی پر سے اُتار لیا اور وزجنیا کی حیران آنکھون کے سامنے اسکو پھیلا دیا اور کہا۔

"اسی گذشتہ دوشنبہ کو یہ مجھے تحفتاً دیا گیا تھا۔ اور ادھر دیکھو یہ نفیس مرینہ لیکن ابھی اور بھی عمدہ عمدہ بہت سی چیزین ہین۔ اِدھر دیکھو"

اور یہ کہہ کے ایک بڑا کاغذ کا ہلکا صندوق اس نے کھولا اور اسمین سے ایک مخملی کلاہ۔ ایک کشمیری دوشالہ۔ اور ایک سموری گلوبند نکالا اور یہ سب چیزین نوجوان سینے والی کو دکھائین جس نے ان کو بلا حسد کے تعجب اور حیرت سے دیکھا۔ کیونکہ ورجنیا کو آرایشی اور زیبایشی اور عیش وعشرت کی چیزون کی طمع نہین تھی اُس کا شایستہ اشتیاق صرف بکار آمد اور ضروری چیزون کے حاصل کرنے کو محدود تھا۔

مس برنٹ۔ (اتراکے) کیا اب تم نہین خیال کرتی ہو کہ میرا کوئی ایسا ہی اچھا اور بڑا دوست ہوگا جو مجھکو یہ سب عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس چیزین دیتا ہی"

اور بلا انتظار جواب ایک رمز سے یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔

"لیکن تم بھی ایسی ہی خوش ایسے ہی عیش وآرام سے ایسی ہی خود مختار رہ سکتی ہو بشرطیکہ تم کو پسند ہو"

اِن کلمات کی سماعت سے ایک نامعلوم اور غیر تحقیق اشتباہ جیسا دور کے گھنٹون کی آواز کانون کو محسوس ہوتی ہی ورجنیا کے دل مین پیدا ہوا اور اُسنے سمجھا کہ یہ باتین ترغیب دہ کلمات سے مشابہ ہین۔ اور اسی وقت اسکو عجیب غریب

اور رمز و کنایہ کی تقریر جو خادمہ حبین نے مس برنٹ کی نسبت کی تھی یاد آئی لیکن تاہم یہ نوجوان لڑکی اُس اشتباہ کی ٹھیک ٹھیک نوعیت کو جو ابھی ابھی اسکے دل مین پیدا ہوا تھا اپنے دل کو بھی سمجھانے کی قابلیت نہین رکھتی تھی۔ اور اس طور پر کہ گویا ناگہانی خوف اور بے سبب حول کی حالت اُسپر طاری ہے تھر تھر کانپتی ہوئی اپنی بڑی بڑی کنجی کنجی آنکھین اُسنے بطور استفہام اپنی نئی شفیق کی طرف اُٹھائین اور ٹکٹکی باندھ کے اُسی کی طرف دیکھتی رہی۔

مس برنٹ "کیا سادہ دلی ہے۔ ہائے کیا سادہ لوحی ہے!!"

یہ کلمات دفعتاً مُنھ سے نکال کے اِس جوان عورت نے اپنے لبون کو ایک لحظہ بھر تک حقارت آمیز تبسم سے متحرک کیا مگر پھر فوراً ہی اپنی معمولی خوش اخلاقی سے کلمات دیل کہے

"اے پیاری دُرجنیا اب اس سے زیادہ اِس بارے مین اسوقت ہم گفتگو نہ کرینگے۔ کسی اور وقت شاید زیادہ صراحت سے مین بیان کرونگی۔ اور چونکہ میرے پاس ایک ٹانکا تک لگانے کو کوئی چیز نہین ہے کہ تم کو دون تو مین اب جاؤنگی اور دیکھونگی کہ بی بی رابنسن میری آشنا ہم دونون کے لیے کیا کام دیتی ہین!!"

مس مارڈنٹ نے اپنی نئی شناسا کا مکرر شکریہ ادا کیا اور اسکے بعد ملول و حزین اور باخاطر غمگین غیر محقق شکوک اور اشتباہات سے معمور وہ وہان سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے اُداسی چھائے ہوئے ٹھنڈے کمرے کو چلی گئی۔

ساتوان باب

(بال۔ یعنی دعوت اور رقص)

شام کے آٹھ اور نو بجے کے درمیان ایک چہل پہل کا جلسہ قصر بلانٹ واقع گروسونر اسکوئر مین جمع ہونا شروع ہوا۔ کھلبلی اور بھیڑ کیلی ہوا خوری کی رونق دار گاڑیان جلد جلد اور پے در پے صدر دروازے تک اِس بارگاہِ عظیم الشان کے چلی آتی تھین اور عمدہ سے عمدہ لباسون سے ملبوس مہمانون کو اُتار کے جب جاتی تھین تو فاصلے پر

اندھیرے میں اُنکی لالٹینیں ٹوٹتے ہوئے ستاروں کیطرح سے چمکتی تھیں۔ دولتکدۂ ڈیوک کے کھلے ہوئے دروازوں سے روشنی کا سیلاب دھار باندھ کے نکلتا تھا جس میں کثرت سے نوکر چاکر اور شاگرد پیشہ زرق برق وردیاں پہنے پھرتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے ممالک خط سرطان اور خط جدی کے رنگ برنگ کے حشرات الارض چمکتے ہوئے آفتاب کی روشنی میں اُڑتے اور بھنبھناتے ہیں۔ اس عظیم الشان اور وسیع ایوان میں جس کے ستون نہایت خوشنما تھے اور جو بیش بہا لعبتوں انواع و اقسام کے گلدانوں اور گلدستوں اور بڑے بڑے قیمتی لیمپوں سے سجا تھا۔ اُن سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر جو عظمت و شان کے ساتھ دالان سے درجہ بدرجہ اتنی اونچی ہوتی جاتی تھیں کہ بُرج شمس کے کنگرے تک پہونچاتی تھیں۔ اُس کشادہ سواریوں کے اُترنے کے مقام سے آر پار جو سدا بہار درختوں اور نرم نرم خوشنما (؟) ن کے پھولوں سے آراستہ تھا اُن رفیع و وسیع نشستوں صحنچوں اور دیوان خاص اور دیوان عام کے کمروں میں جہاں بلوری جھاڑوں کی شمع مومی کا عکس قد آدم سے بڑے بڑے آئینوں پر پڑ کے انکو ہزار چند کر کے دکھاتا تھا اور اسیطرح اُن آئینوں میں خوبرویان گل اندام جو وہاں جمع تھے نہایت خوبی و زیبائی صفائی و رعنائی سے نظر آتے تھے مہمانوں کے دل بلکہ دل بادل جنمیں مخملی لباس سے ملبوس ذی خطاب اور ذی رُتبہ بیگمات اور خاتونیں بھی تھیں ساٹن اور اطلس کی پوشاکیں زیب تن کیئے نازنین نوجوان لڑکیاں بھی تھیں اور دعوت رقص کی نمائش کے قابل مکلف اور نفیس لباس پہنے امرا اور رؤسا شرفا و نجبا بھی تھے خراماں خراماں چلے جاتے تھے۔

جیتی جاگتی اور جگمگاتی روشنی نے جسکی شعلہ باری فرش فروش اور اسباب کی کاڑھی ارغوانی رنگت سے گلنار ہو گئی تھی۔ ہوا کو گرم کر کے گلابی جھلک دی تھی اور اس ہوا میں بھینی بھینی مہک بسی تھی اور سجے سجائے کمروں میں بے مثل بینڈ باجے کی بلند اور دل میں چبھنے والے راگ نغمے جو نہایت خوش آہنگی سے نکلتے تھے گونجتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خود راگنی حد درجہ کے سرور اور جوش میں آ کر

نغمہ پرداز اور موسیقار نواز تھی۔ اور ہر نبض زیادہ سے زیادہ سرعت سے چلنے لگی اور ہر دل زیادہ سے زیادہ خوشی سے دھڑکنے لگا۔ اور ہر آنکھ زیادہ سے زیادہ چمک سے کوندنے لگی۔ اور جب وہ شاندار نوائین تانین اور سر جو اسکے تارون کو چھیڑتے تھے تو ارواح کے عمق تک کو وجد مین لاتی تھین۔

ساڑھے نو بجے تک آٹھ سو مہمانون سے زیادہ قصر بلمانٹ کے ایوانون مین جمع ہوگئے تھے اور انمین اُمرائے حکومت اور طرحداری کی دُنیا کے مختلف نمونے نظر آتے تھے اِن مین وہ بیگمین تھین جن کے چہرون کی جھریون کو جہان تک ممکن ہوا ہُنر کی ہٹوتی نے اس قدر چھپایا تھا کہ بڑھاپے کا دکھاؤ بہت کم ہوگیا تھا اور ان چہرون پہ زینت دینے والی نقابین چڑھی ہوئی تھین۔ انمین وہ بیبیان اور خاتونین تھین جن کے خوشنما طرز و انداز کبر و نخوت اور شفقت آمیز فروتنی نے ایک قسم کی شان و شوکت اپنے ادھیڑپن کی گدازگی سے حاصل کی تھی۔ انمین جوان جوان شوہر والی عورتین تھین جو دعوت بال کے چالاک اور عاشق مزاج لوگون کے تعریف آمیز مؤدب سلام لیتی تھین اور اُن کے تملق بیز کلمات کو سہل ترین تغافل کی عادت سے سنتی تھین۔

انمین وہ نوجوان بن بیاہی لڑکیان تھین جنکی اُس رات کی خوشی کا بننا یا بگڑنا اُس اندازے پر منحصر و موقوف تھا جس اندازے تک یا تو اُنکی خوشامد اور چاپلوسی ہوتی یا اُنکی کوئی بات تک نہ پوچھتا۔ انمین کچھ عیش پسند مائین تھین اور ہر مان کے ساتھ ساتھ دو دو تین تین شادی کے لائق بیٹیان تھین۔ انمین وہ چند کنواری چھپیان تھین اور وہ چند کورے پنڈے والی مُمانیان جن کے مزاج مین تکلف اور خود پسندی اور انتہا کے رشک نے دخل پایا تھا اور ہر شخص کی ہر بات مین نکتہ چینی کرنے اور عیب بینی کو موجود تھین۔ اور انمین وہ دس بارہ رانڈین بھی تھین جو دوسرے خصم کی تلاش مین وہان آئی تھین۔

جنس تذکیر کے نمونے بھی ایسے ہی مختلف اقسام کے تھے جیسے جنس تانیث

سکے تھے اور سچ یہ ہے کہ سب کے سب سب سے اونچے دائرۂ عالی خاندانی اور طبقۂ والا دودمانی سے متعلق تھے۔ انمین ایسے ایسے امیر کبیر تھے جنکو فرشتونکی قسمت پر بھی اس وجہ سے حسد نہ تھا کہ ان کا نسب نامہ اُن بعض راہ زن خونریز نارمنڈی کے بیرُنون یعنی اُمرائے عالی درجہ سے ملتا تھا جو اُس قزاق غارت گرڈکیت ولیم فتّاح کے ہمراہ آئے تھے انمین اوّل الذکر امیرون اور عالی خاندانون کے ہمسر وہمچشم امیر تھے جو اسی امتیاز وافتخار مین خوش تھے کہ وہ اُن مسلوب الحیا عورتون کی اولاد مین سے ہین جھون نے اپنا حُسن وجمال شاہ چارلس دوم کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ ان دونون درجہ کے موروثی امرا مین سے درجہ آخر الذکر والے شاید زیادہ خود بین اور خود نما اور جتنے نہ تھے اُس سے زیادہ اپنے آپ کو سمجھنے والے اور اپنے جلیل القدر آبا و اجداد کی شیخی بگھارنے والے تھے۔ انمین نوخیز و نوخاستہ شجرۂ امارت کے پیوندون اور قلمون کا یعنی انھین امیرون کے بیٹون بھائیون بھانجون بھتیجون چچیرے پھوپھیرے ممیرے موسیرے بھائیون کا بڑا بھاری بھراؤ اور جھتراؤ تھا۔ اور یہ بھی لکھدینا چاہیئے کہ انمین جو سب سے زیادہ کاہل اور سُست سب سے زیادہ لحیم وشحیم سب سے زیادہ خود پسند و خود بین اور سب سے زیادہ چھچھورا ہوتا تھا وہی بطور قاعدہ کلیہ کے بالتحقیق ممبری کے لیے منتخب کیا جاتا تھا۔ انکے بعد مہمان مردون مین بارہ تیرہ رسالۂ گارڈس کے کرنیل تھے۔ بہت قبول صورت بڑے رند بڑے اوباش۔ عورتون کے منظور و مرغوب۔ چند جہاز کے افسر تھے جن کے چہرے کی مرزا منشی اور خوش دماغی کی نزاکت سے معلوم ہوتا تھا کہ گریوز انڈ کی نسیم سحری کی برداشت تو کر ہی نہ سکتے ہون گے۔ بھلا بحراوقیانوس کے طوفان کے صدمات اُٹھانا تو درکنار رہے۔ ایک جماؤ اور جتھا خوش لباس کاہل وجود جنٹلمینون کا تھا جھون نے کسی نہ کسی تدبیر سے اُمرا کی مجالس کرام اور محافل عظام مین باریابی حاصل کر لی تھی۔ کثیر التعداد

بیرونٹ کے خطاب والون مین وہی لوگ تھے جو بڑے بڑے زمیندار تھے
اِن لوگون مین سو مین ایک تو بھلا مانس ہوتا ہو تو ہوتا ہو ورنہ ننانوے
شدت سے متمردبے تجویز بغور رائے زنی کرنے والے - شدت سے حجتی اور
بہت ہی شدت سے پورٹ وین پینے والے تھے -

اِس چمکیلے اور بھڑکیلے جلسہ مین جو اس موقع پر جمع تھا ایسے ایسے سرغنہ
ور سرگروہ اور رئیس و امیر تھے - لیکن ہم کسی قدر اور لکھا چاہتے ہین کیونکہ حاضرین
جلسہ پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہم دیکھتے ہین کہ انمین دو یا تین غیر ریاستون کے
سفیر بھی موجود تھے - زیرکی زود فہمی اور بیدار مغزی اُن کے چہرے سے عیان
تھی - اور فطرت - حرفت عیاری اور حکمت اِن کے بشرے سے نمایان تھی -
صرف پانچ یا چھہ بادشاہی ایلچیون کے معاملہ دان دربار انگریزی کے موجود
تھے - اِن حضرات کی یہ کیفیت تھی کہ ہر ایک بستہ دہن کم سخن - ہر ایک
بے پروا بیباک نا آشنا مزاج اور زاہد خشک - ہر ایک گفتگو مین عاقبت اندیش
ہوشیار دوربین اور خبردار - اور جرمنی کے دو موروثی شاہزادے بھی تھے جو
شاہ و شاہزادگان انگلستان کی ملاقات کو اپنے وطن سے آئے تھے اور انکے
آنے کا صرفہ خزانۂ عامرہ انگلستان سے دیا گیا تھا -

ڈچز آف بلمانٹا اپنے شوہر کے بازو پر جھکی ہوئی ایک عالیشان عمدگی سے
سجے ہوئے کمرے مین جو اس موقع پر کھولا گیا تھا مہمانون کا استقبال کرتی تھی
اِس سے پہلے کبھی یہ بیگم ایسی اعلیٰ درجہ کی حسین معلوم نہین ہوئی تھی جیسی اب تھی اس سے
پہلے کبھی وہ چہرہ ایسا نورانی معلوم نہین ہوتا تھا جیسا اب تھا - سفید سفید کلغی کے پر اپنی خوبی
اور صفائی سے اسکے سر پر مختصر تھے جن سے اسکے چہرے کا رُتبہ بلند تر ہو گیا تھا - بالون کی
سیاہی کی شان اِس تعجب انگیز اجتماع ضدین سے دب گئی تھی اِسکے بدن کی صاف
رنگت ایسی سفید تھی جیسے گُل یاسمن - اور نازک ایسی تھی جیسے گُل سوسن ہان آمہمانو
اور انکے استقبال کے اس موقع پر اسکے رخسارون پر کبھی کبھی ہلکی رنگت

شرمائی ہوئی گلاب کی سی پھیل جاتی تھی۔

وہ وہی مخملی لباس پہنے ہوئے تھی جو صبح کو اُس کے پاس تیار ہو کے آیا تھا۔ اور جو سج دھج اس لباس کی اس کے جسم سے مناسبت تامہ رکھتی تھی اور جیسی وہ اس لباس مین بھلی معلوم ہوتی تھی ایسی کسی پوشاک سے زینت نہین پائی جاتی تھی۔ جیسا اس وقت یہ چھبیلی نوکیلی، ہلمانٹ کی بیگم لباس زیب بدن فرمائے ہوئے تھی اور خندۂ دندان نما کی حالت مین اپنے حسن وجمال بے ہمتا اور اپنی شان وشکوہ کی حرکات وسکنات دلربا سے بدرجۂ اتم پرتوریز نظر آتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ سب کمالات جنس تانیث کے اُسمین بھرے ہوئے ہین اس کے بیان کے لیے سب سے زیادہ وسیع الفاظ اور کثیر المعنی دُنیا بھر کی زبانون سے زبان قاصر ومعذور تھی۔ اس غیر محدود البیان مجموعہ عشوہ گری اور کرشمہ پردازی کا اثر۔ ایسی عشوہ گری اور کرشمہ پردازی جو مفتون بھی کرتی تھی اور فسون بھی کرتی تھی۔ جو مغلوب بھی کرتی تھی اور مجبور بھی کرتی تھی جو اپنے آپے کو بھلاتی اور بھٹکاتی اور گھبراتی تھی۔ جو بیخودی پیدا کر کے گوشے مین بٹھاتی تھی اور سکتے مین ڈالتی تھی۔ جو اپنی زور آزمائی اور زبردستی سے وجد مین لاتی تھی اور جو متحیر ومسکوت کرتی تھی۔ ہان ہم کہتے ہین۔ کہ ہان ایسا اثر محسوس ہی ہوسکتا ہے بیان اور تشریح اور توضیح مین نہین سما سکتا جیسے کہ مرتاض لوگون اور کامل فقرا کی عظمت کا جلال اُن کے چہرے پر تابان ودرخشان رہتا ہے اُسی طور پر محبوبی اور حسن کا ہالہ اس کو گھیرے ہوئے تھا۔ لیکن باوجود ان سب باتون اور ان تمام صفتون کے اُس کے دکھاؤ کا اختیار جو اُس کے دیکھنے والونکے دل پر ہوتا تھا اور جس اختیار کا اس دکھاؤ کو دیکھنے والون کے دلون پر دعویٰ تھا وہ ایک طبعی اور ذاتی تھا۔ وہ چشم سیاہ کے عمق سے نکلا ہوا پہلے پہل کا نظارہ۔ وہ پہلے پہل کا تبسم جو اپنی نرمی اور گرمی سے اُس نور افشان چہرے کو متبسم کرتا تھا۔ فی الحقیقت اُس کے مفتون اور فریفتہ معترضا کو مغلوب کرکے

حلقہ بگوش بناتا تھا لیکن اِسکا ذرہ سا اثر بھی اس کے خیال اور قیاس پر نہین ہوتا تھا۔ وہ ایسی عورت تھی جسکی پرستش نہایت اشتیاق اور شوق کے جذبون سے اُسی طور پر کیجاتی جس طرح شہر پیپے فائن کے باشندے زہرہ کی پرستش کرتے تھے مگر اُسکے حصہ مین وہ حورون کا سا نورانی حُسن نہ تھا جو اس پاک و حیادار سچے عشق کو پیدا کرتا جو یونانی شاعری کا حقیقی جوہر اور رُست ہو۔

ہمنے لکھا ہو کہ وہ اپنے شوہر کے بازو پر جُھکی ہوئی مہمانون کا استقبال کرتی تھی نواب معلی القاب ڈیوک آف بلمانٹ کی عمر اُنکی زوجہ سے تئیس برس زیادہ تھی یس اسوقت جب ہم لکھ رہے ہین اُنکا سن شریف ستاسٹھ برس کا تھا۔ قد میانہ۔ دُبلا دُبلا بدن تھا مگر اعضا سب خوبصورت اور سڈول تھے۔ چہرہ زرد تھا۔ سرسری طور پر دیکھنے والے کی نظر مین چہرہ پر بردباری کے آثار پائے جاتے تھے۔ مگر توجہ سے دیکھنے اور جانچنے والے کی نگاہ مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آثار فکر و تردد کے ہین جو رفتہ رفتہ خط و خال پر بالاستحکام قرار پاتے جاتے ہین حالانکہ معزز اور متکبر روح اُس تفکر و تردد کے نمایان نہ ہونے دینے کے لیے کوشش بلیغ کرتی تھی تاہم وہ چھپائے نہین چھپتے تھے اُس پیشانی پر جو ایسی کشادہ اور ادراک کی مرجع تھی آسائش و آسودگی کی علامات ہویدا تھین۔ مگر جب اس کا آنکھون کے ساتھ جو شگفتگی سے روشن اور وارفتگی سے متردد اور بیقرار تھین مقابلہ کرکے ایک ساتھ مطالعہ کیا جاتا تو وہ آسایش و آسودگی غیر معمولی ثابت ہوتی تھی۔ تبسم مین جو غرور امارت کے ساتھ جو کبھی کامل طور پر ٹوٹا نہین اخلاق ملا ہوا تھا کسلمند دل کی وہ سعی دیکھی جاتی تھی جو کسی آنے والے خوف و ہراس کے گمان کو چھپانے کے لیے کیجاتی ہو۔

ڈچیز حال ڈیوک آف بلمانٹ کی دوسری زوجہ تھی۔ پہلی زوجہ سے تین اولادین تھین ایک بیٹا اور دو بیٹیان۔ سب سے پچھلی اولاد کی ولادت کے وقت اُسکی مان کا انتقال ہوا اور اُسکی وفات کے تین برس کے بعد ڈیوک نے خوبصورت مگر غریب لیڈی اگسٹا کیونڈس سے شادی کی جو بعد شادی ڈچیز کے خطاب سے مخاطب ہوئین اور

جسکی ہم ابھی ابھی ناظرین سے بخوبی معرفی کر چکے ہین۔ اس دوسری یگانگت کے شجر مین ایک بھی پھل نہ لگا۔ اور اس لیے جب اس کو اپنی کوئی اولاد نہ تھی تو ڈچز نے اپنے شوہر کی منکوحۂ اوّل کی اولاد سے بحیثیت سوتیلی مان کے کسی قدر زیادہ محبت پیدا کی بہ نسبت اُس کے کہ دوسری زوجہ علی العموم اور اُمرا کے طبقے مین علی الخصوص جہان بات بات مین سنگدلی اور بیدردی اور ہلکاپن سرایت کیے ہوے ہو ایسا میل ملاپ رکھتی ہو۔

اَب قبل اس کے کہ ہم اپنے قصّے کا سلسلہ پھر شروع کرین مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ڈیوک آف بلمانٹ کی اولاد کے بارے مین بھی چند سطرین ضبط تحریر مین لائین اُسکا بیٹا جو اب اکیسوین سال مین قدم رکھ چکا تھا اور جو مارکوئس آف آرڈن کے خطاب سے ملقب تھا سو اُس کشیدہ قامت دُبلے پتلے چھریرے بدن والے جوان رعنا کے کوئی اور دوسرا نہ تھا جو وزجینیا مارڈنٹ کے پیچھے پیچھے ہولیا تھا اور مسٹر لیوین ہیم کے اتفاقیہ آجانے سے یکایک اُس دلفریب ناکتخدا لڑکی سے علحدہ ہوگیا تھا۔ عورتین نہ صرف اُس کی جسمانی خوبصورتی اور اُس کے قدرتی ذہن وذکا پر لٹو تھین یا اُس غرض سے اُس کو پیار کرتی تھین کہ اس مین اُنکا ذاتی فائدہ تھا بلکہ واقعی اُمرا اور رؤسا کے معمولی اندازہ عقل وکیاست اور فہم وفراست سے وہ بدرجہا فائق اور برتر تھا۔ فراست اور کیاست کے اصول سے بیشک وہ واقف اور ماہر تھا مگر ان اصولون مین سے ایک بھی اصول ایسا نہ تھا کہ کافی طور پر اسکی مشق کیجاتی اور حقیقی رونق کے ساتھ اُس کا نشو ونما ہوتا۔ مگر اُس عالی ذہنی کی جھلک اور فہم وذکا کی بھبک کبھی کبھی اسی طور پر معلوم ہوجاتی تھی جس طور پر شاہراہ مین اتفاقاً ٹھکر لگ جانے سے سنگ چقماق سے چنگاریان اُڑنے لگتی ہین۔ نیکی کے اصول کا پابند دریا دل فیاض اور دلیر قدرتی تھا اور بالضرور اپنے امثال اور اقران مین وہ ایک پوری نظیر اور کامل مثال ہوجاتا۔ اگر کاش وہ عالی منصبی اور والا نسبی جسمین وہ پیدا ہوا تھا۔ اس کو اپنی مضرت رسان تاثیرون سے محصور نہ رکھتی بحیثیت وارث متکبر

و مغرور خاندان ملماؤنٹ کے اسکی ہر جلسہ اور صحبت اُمرا مین جہان جہان وہ جاتا تھا
بڑی خاطر داشت اور تواضع و تکریم ہوتی تھی۔ بس دعوتون تفریح کے جلسون اور
تکلفات کی مجلسون اور تکلفات سے بسر کرنے والے اُمرا کی عیش و عشرتون نے
جنمین وہ شریک ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا اُس کو اُن علمی اشغال اور تلاش
سے جو کبھی کسی وقت زیادہ تر اُسکی عالی دماغی اور معالی مذاق کے موافق ہوتے
چھڑا لیا تھا۔ اور اس طور پر رفتہ رفتہ اس کو عشرت کے گرداب مین جو تمام عمدہ سے عمدہ
اور نفیس سے نفیس خیالات کو جذب کر لیتا ہی اور تمام لطیف سے لطیف اور اعلیٰ سے
اعلیٰ ذاتی عقول کو ڈبو دیتا ہی چلنا سکھایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اکیس ہی برس کے سن مین
مارکوئس آف آرڈن زر کے معاملات مین فضول خرچ ہو کر اُس شاہراہ پر جا پہونچا
تھا جو مسرف بننے کا راستہ ہی۔ گھوڑدوڑون۔ ٹٹی پھاندنے کی دوڑون اور انٹا کھیلنے
کی میزون پر جا جا کے شرطین بدنے اور بازیان لگانے کا شوق تو تھا ہی اس لیے
وہ اُس سیدھی راہ پر جا رہا جہان پہونچ کے ایک پکّا جواری ہو جائے اور ایک
چھٹا ہوا قمار باز کہلائے۔ خوبصورت عورتون کے پھانسنے مین یہانتک اُستاد تو
تھا ہی کہ عورت گھڑ ڈالی ہوئی تھی۔ اور اس لیے وہ اِس راہ راست پر پہونچ گیا
تھا کہ ایک کامل نفس پرور اور اوباش بنجائے۔

لیڈی کلیرسا ملکومیٹ ڈیوک کی بڑی لڑکی اُنیس برس کی اور اُسکی چھوٹی بہن
لیڈی میری ملکومیٹ سترہ برس کی تھی۔ پہلی خوشرو اور دماغ دار اور اپنے آپ کو
لیے ہوے رہتی تھی پچھلی حسین اور خلیق اور بے ریا اور طینت کی صاف تھی۔ لیڈی
کلیرسا کے ورثہ مین خاندانی حوصلہ اور ہوس فضول خرچی اور تکبر آیا تھا۔ لیڈی میری
کو بیرحمی سنگدلی ہلکے اور چھچھورے پن اور زیان کاری کے باب مین جو امیرون کے
خاندان مین نوعمر لڑکیون کا طریقہ اور شیوہ ہی پسندیدہ استثنا تھی۔ لیڈی کلیرسا
ملکومیٹ مجسّم رشک و حسد تھی اور یہان تک خود غرض تھی کہ اگر اُسکی سگی بہن فی الحقیقت
کسی بات سے خوش ہوتی اور وہ اُس خوشی مین شریک نہ ہوتی تھی تو حسد سے

جل بھن کے کوئلہ ہو جاتی لیڈی میری کی جان اگر اپنے عزیزون اور پیارون کا دل ذراسی بات مین بھی خوش کرنے سے جاتی رہتی تو اُس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیڈی کلیر سا ڈچز کو اپنا شوخ و شنگ ہمسر سمجھتی تھی حالانکہ ڈچز جس قدر خاطرداشت اور مدارات اُس کی کرتی تھی اگر نہ کرتی تو ممکن تھا۔ لیڈی میری اپنی سوتیلی مان کو ایک مہربان اور محبتی اپنی مان کا قائم مقام جانتی تھی۔ پس اب ناظرین اِن دونون نوجوان لیڈیون کے تخالف خصلت و سیرت اور اختلاف آرا اور مزاج کی کیفیت خود ہی سمجھ لین کہ اِن دونون مین کون کیسی تھی۔

اور اس وقت جب نواب معلی القاب اور بیگم عالیجناب یعنی ڈیوک اور ڈچز مہمانون کا جو لگا تار برابر چلے آتے ہین استقبال کر رہے ہین یہ دونون بہنین بعض بعض اُن مہمانون سے جو پہلے آئے تھے باتون مین مصروف ہین۔ اوّل اوّل تو لیڈی کلیر سا خوشی سے باغ باغ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کبھی وہ زیادہ مہربان اور اپنے مرتبے کا خیال نہ کرکے اپنے چھوٹے درجے کے لوگون کے ساتھ ایسی فروتنی سے پیش آنے والی اور شدت سے خلیق اور ملنسار نظر نہ آئی تھی جیسی اس وقت نظر آتی تھی۔ اس موقع پر تو اُس نے اس قدر کمال کیا تھا کہ لیڈی میری کی قدرتی خوش خلقی اور غیر بناوٹ کی سعادت بمقابلہ شایستہ اطواری اور نیک ہنجاری اُسکی بہن کے اپنی معمولی چمک سے بھی کم کم چمکتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ یہ بات تو ظاہر تھی کہ اس خاص موقع پر اپنے آپ کو لوگون کا دل پسند بنانے کی غرض سے لیڈی کلیر سا نے پہلے ہی سے ارادہ کر لیا تھا لیکن افسوس ہے کہ انسان کے ارادے پورے نہین ہوتے۔ جون ہی اُس دائرے مین جسکی یہ دونون عالیجاہ امیرزادیان مرکز تھین ہر قسم کی لطافت اور نزاکت اور شیرینی اور خوبی سے گفتگو ہو رہی تھی جو کہ یہ دونون نوجوان لیڈیان پاس پاس بیٹھی تھین اور نوجوان جنٹلمین انھین کے قریب ٹہل ٹہل کے اپنے شریف تمسخر اور عجیب استہزا سے جو ایسے موقعون پر کلام کا نمک اور بات چیت کا جوہر ہے آپس مین ٹھٹھے اور مذاق کی باتین کر رہے تھے۔

اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہوگا کہ اس خاص وقت پر نوجوان شکیل وجمیل اور امیر ارل آف ماسِنٹنڈیل اس دائرہ کی طرف ٹہلتا ہوا خراماں خراماں آنکلا۔

چونکہ ارل آف ماسِنٹنڈیل کا اب تک نکاح نہیں ہوا تھا اور بڑا بھاری مالدار اور روپیہ والا تھا۔ اپالو کی طرح چہرہ حسن کیاست اور فہم وفراست سے حسین خفیہ اور علانیہ طور پر چال چلن بے داغ۔ ایسے معزز اور فیاض خیالات سے بہرہ یاب جن کو امتحانوں اور ترغیبوں نے بھی کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچایا تھا اس لیے اب اس وقت پُر شوق عورتیں جن کے اولاد ہو چکی تھی اور آماں اماں پکاری جاتی تھیں اپنے مکروفریب کا پھندا اُسکی طرف ڈالتی تھیں اور ناکتخدا نوجوان لیڈیاں اپنی دلی آرزوؤں اور تمناؤں کو ٹھنڈی ٹھنڈی سانسوں میں بھر کے اُس تک رسائی پیدا کرتی تھیں۔ پس ایسے شخص کا کسی عورت کی طرف مخاطب ہونا اُس سے اختلاط پیدا کرنا خلا ملا بڑھانا اُن سب عورتوں کے حسد اور نفرت اور رشک وعداوت کا باعث ہوتا جنپر وہ متوجہ نہ ہوتا اور جو اپنا سا منہ لے کے کھسیانی ہو کے الگ بیٹھ جاتیں۔ چنانچہ اس موقع پر یہی بات ہوئی کہ جب وہ ارل آسان تغافل شعاری سے ایک کرسی پر جو خوبصورت لیڈی میری ہلکومب کے برابر خالی تھی جلوس فرما ہوا اور صرف اُسی سے مخاطب ہو کے اپنی عشق ومحبت کی باتوں میں قند گھولنے لگا اُس وقت لیڈی کلیرسا کی تمام بناوٹ کی خوش خلقی اور زبردستی سے اختیار کی ہوئی ملنساری ایک لمحہ میں کافور ہو گئی۔ اور یہ اُنکا اتحاد وودا داسکو زہر سا معلوم ہونے لگا۔ ہر چند اُس نے زور مارا کہ اپنی خاطر جمعی اور جمعیت باطنی پر قادر ہو۔ ہر چند اُس نے کوشش کی کہ کوئی آثار حزن وملال اُس کے چہرے سے ظاہر نہ ہونے پائیں اور وہ ویسی ہی خوش وخرم معلوم ہو جیسی پہلے تھی مگر سب کوششیں بیکار تھیں اور سب زور اور طاقتیں بے سود ہو گئیں۔ ممکن ہی نہ تھا کہ رنج واندوہ کی تیرگی اُس کے چہرے سے جاتی رہتی۔ ممکن ہی نہ تھا کہ غیظ وغضب کی علامات اُسکے خط وخال سے

منتشر ہوجاتین۔ ممکن ہی نہ تھا کہ جو بجلیاں وہ اپنی نفیس آنکھون سے لحظہ بہ لحظہ
اپنی خلیق اور شادان و فرحان اور دلفریب بشرہ پر جو اس کے اِس مہلک حسد و
رشک سے بالکل ناواقف تھی گراتی تھی انہین کچھ تو کمی کرتی۔

اس عرصہ مین ڈیوک کا بیٹا اور وارث نوجوان و نفیس مزاج مارکوئس آف
آرڈن اس تابناکی سے روشن کمرون مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر
ٹہل رہا تھا۔ کبھی تھوڑی دیر کے لیے اُن مہمانون کے پاس جن سے وہ بخوبی شناسا
تھا اور جو اس کے یار غار تھے دو چار باتین کرنے کو ٹھہر جاتا تھا۔ اور کبھی اور لوگونکی
طرف جن سے چندان واقفیت نہ تھی بغرض سلام جھک جاتا تھا۔ اور کبھی
کبھی کیا بلکہ بار بار۔ کچھ دیر کے لیے کسی اور مجمع کے پاس جسمین نوجوان و نورس
نوخیز لڑکیان ہوتی تھین کھڑا ہو جاتا اور اُنسے بات چیت کرتا اور جب چند منٹ
تک اُسکی سیاہ سیاہ آنکھین بڑے ذوق و شوق اور فریفتگی سے اُن کے
حسن و جمال کی دُھن مین اُنسے دوچار ہوتین اور اُنکی آنکھین بھی اپنے پر اثر
اشتیاق اور جادو نگہی سے اپنا عکس اُسکی آنکھون مین ڈالتین اُس وقت
اُس کے سُرخ سُرخ لب ایک دوسرے سے جُدا ہوتے اور خندۂ دندان نما
کی کیفیت ظاہر کرتے۔

اسی وقت عرض بیگی عظیم الشان دالانون مین مسٹر لیوین ہیم کو لایا اور فی الفور
ڈیوک اور ڈچز نے بکمال اشفاق و اشتیاق جسکا برتاؤ صرف قدیم اور صادق
دوستون سے ہوتا ہے اُنسے مصافحہ کیا اور خیر مقدم کہہ کے پاس بٹھا لیا۔

مسٹر لیوین ہیم کا لباس انتہا کے وہم ناک تکلف اور نہایت نفیس لطافت
کا تھا مگر بالکل سادہ اور اِسمین تخریا شیخی کی بناوٹ بالکل پائی نہین جاتی
تھی۔ اُس کے چہرے اور وضع کی طرف دیکھتے ہی ہر شخص کہہ سکتا تھا کہ وہ
بڑا مہذب اور بخوبی تعلیم یافتہ روشن دماغ اور فراخ حوصلہ شریف آدمی ہے۔
اور حالانکہ طبقۂ اُمرا کے نامچیز خطابون اور القابون مین سے جنکی بڑے بڑے

درجے کے امرا بہت قدر و منزلت کرتے ہین مگر انصافاً اگر پوچھا جائے تو عوام الناس کا گروہ اُن کو ناپسند ہی کرتا ہی۔ اور حقیر ہی سمجھتا رہا ہی اس کو کوئی خطاب نہین تھا حالانکہ بھڑکیلے کم قیمت تمغون اور آرایش و زیبایش کے زیورون سے جنکا اسکے نام کے پیچھے ایک پھلا لگا رہتا اس کو ایک بھی حاصل نہ تھا اور رعایا مین سے صرف وہ ایک سادہ آدمی تھا تاہم جتنے اونچے اونچے درجے کے امیر اُسوقت اس عظیم الشان مجمع مین موجود تھے اُس کے ساتھ ادب اور دوستانہ گرمجوشی اور گرمی اخلاق سے مسٹر صاحب سلامت کرتے تھے۔

ناچ شروع ہوا۔ اور پہلے کوآڈرل یعنی گروہ مین جسمین آٹھ جوڑ ہوتے ہین اور ہر جوڑ مین ایک ایک عورت اور ایک ایک مرد ہوتا ہی ارل آف ٹاسٹنڈیل لیڈی میری کا شریک ہوا اور اسکی بڑی بہن لیڈی کلیرسا ایک رسم و رواج سے خارج کیے ہوے بانکے کو جس نے ساٹھ سردیون کے موسم اپنے سر سے گذارے تھے لیکن جو خوشی سے دُنیا کو خاطر نشین کرتا تھا کہ وہ ابھی چالیس ہی برس کا جوان ہی اپنا ہاتھ دینے کے لیے مجبور ہوئی۔ اس امر سے کہ اُس کو ایک ایسے پُرانے کھوسٹ بدطریق چھیلے اور البیلے پن کے نمونہ نے اپنے ساتھ ناچنے کے لیے ناچ کے شروع ہی مین انتخاب کیا ہی لیڈی کلیرسا کا رنج اپنی انتہا کو پہونچ گیا۔ اور اگر جلتی بلتی ہوئی نگاہ کو ہلاک کر ڈالنے کی طاقت حاصل ہوتی تو وہ معاندانہ اور کینہ توزی کی نگاہین جنکو وہ اپنی بہن پر ڈالتی تھی اُس نفیس مزاج اور خلیق نوجوان لیڈی کو اُسی منقش فرش پر جسپر اُس کے نازک نازک اور چھوٹے چھوٹے پانٔون خوش ادائی اور سبکی سے ناچ مین متحرک ہوتے تھے مُردہ بناکے گرادیتین۔

آٹھوان باب

(کنسر ڈیسٹری)

جسوقت پہلے جوڑ نے رقص شروع کیا تھا ڈیوک آف بلمانٹ اپنی بی بی کو

چھوڑ کے اُمرا اور رؤسا کے ایک حلقہ مین جو اِن دنون کے معاملات پولٹیکل کے بعض بعض امور پر بحث اور رائے زنی کرتے تھے شامل ہوا۔ اور ڈچز اپنے شوہر کا بازو چھوڑ کے تکان رفع کرنے کو جو مہمانون کے استقبال سے ہوا تھا چند منٹ کیلئے ایک سوفا پر بیٹھ گئی اور اِس کے بعد ہی فوراً مسٹر لیوین ہیم اُس سے مِلا جس طور سے اُس نے حرکت کی اور جس انداز سے وہ اِسکی طرف دیکھ کے مُسکرایا اِس امر کی استدعا کو کافی طور پر ظاہر کرتا تھا۔ کہ وہ ایک کُرسی لے کے اُس کے قریب بیٹھ جاتا۔ اِدھر اُدھر کی بات چیت کے بعد مسٹر لیوین ہیم نے ناچ کے جوڑ کی طرف دیکھ کے اور خاص اُس جوڑی کی طرف اشارہ کر کے جس سے اِسکا مدعا تھا یہ بات کہی۔

مسٹر لیوین ہیم "مین دیکھتا ہون کہ ماسٹنڈیل کی لیڈی میری کی طرف بیڈھب نگاہین پڑتی ہین"۔

ڈچز۔ اور اِن نگاہون کے بارے مین۔ مسٹر لیوین ہیم۔ آپ کی کیا پیشین گوئی ہے"

یہ کہتے ہوے ڈچز کے لبون پر پھر پیاری پیاری مُسکراہٹ آئی۔ اور اِس طور پر متبسم ہو کے مخصوص ایسے موقع پر۔ وہ ایسے ہی شخص سے بات کر سکتی تھی جسکو اِس خاندان عالیشان مین دوستی کا درجہ حاصل تھا۔

مسٹر لیوین ہیم "جو نتیجہ مین اُن نگاہون اور توجہات کی علامتون سے جو لارڈ ماسٹنڈیل آپ کی چھوٹی سوتیلی بیٹی کی طرف ظاہر کر رہے ہین استخراج کرتا اُس سے آپ خود بخوبی واقف ہین"

یہ الفاظ ایسی آواز سے کہے گئے جو وزن اور تقطیع سے درست تھے اور موقع موقع پر جہان مناسب تھا اُنپر زور بھی ڈالا گیا تھا۔ اِس کے بعد یکایک اُس نے آہستہ سے بطور سرگوشی کہا۔

"اگر یہ قرابت بزرگ اور یگانگت سترگ بر روے کار آئی تو بے شائبہ بزیب وہ تقریب نہایت ہی خوش نصیب ہوگی۔"

ڈچیز:۔ تو پھر آپ کو یہ یقین ہے کہ نواب نامدار میرے شوہر عالی وقار کے یہ معاملات اُنکی اولاد کی اس دولتمند قرابت کی وجہ سے اپنے حال کے بیدرد الجھیڑے سے نجات پاجائینگے؟"

ڈچیز نے بھی یہ کلمات آہستہ ہی آہستہ کہے اور یکایک درد و کلفت اور نہایت دلی اذیت کے آثار اُسکے چہرے پر اس طور سے پائے گئے جیسے دھوپ سے چمکتی ہوئی سمندر کی سطح چلتے یا ٹھہرے ہوے بادلون کے سایہ سے تیرہ و تار ہو جاتی ہے۔

مسٹر لیوین ہیم (جلدی سے) ایسے معاملات پر بحث کرنے کا نہ تو یہ موقع ہے اور نہ مقام ہے۔ اور مجھ سے بڑی غلطی ہوئی کہ ایسی بات میرے مُنھ سے نکل گئی جس سے اِس طور پر گفتگو کا ناخوش آیند طرز پلٹا کھانا ممکن تھا"

ڈچیز نے جلدی سے چارون طرف دیکھ کے اپنا اطمینان کرلیا کہ مہمانون مین سے کوئی اِسقدر قریب نہین ہے کہ جو کچھ وہ اب کہنے کو تھی اِسکو سُن پائے اور پھر کہا۔

ڈچیز" آہ میرے پیارے شفیق۔ مین بخوبی جانتی ہون کہ آپ نے جو یہ بات کہی وہ صرف بہ اتباع اُس مہربانی اور فیاضی کے خیال کے کہی جو آپ کو ہم لوگونکی نسبت ہمیشہ رہتا ہے"

مسٹر لیوین ہیم" خاص تمھارے بارے مین ای اگسٹا۔

اِن الفاظ کے کہتے ہوے جیسی کہ اُسکی آواز حد سے زیادہ دھیمی ہوگئی تھی ویسی ہی اُسکی نگاہ جو اُسنے ڈچیز کے چہرے کی طرف ڈالی اور جو ڈچیز کی ناگفتنی جوشش دل کی بھبکتی ہوئی نگاہ سے ملی۔ غم اور ہمدردی اور محبت کے ایک خاص قسم کے معنون سے بھری ہوئی تھی۔

" آؤ اپنا ہاتھ مجھے دو"

یہ کہہ کے یکایک وہ سوفا پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔

" اور چلو چند منٹ کے لیے کنسر ویٹری مین چلین"

چنانچہ ڈچیز نے مسٹر لیوین ہیم کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور نہایت نفاست

اور خوبی سے آراستہ و پیراستہ کمرون اور ایوانون مین گذرتے ہوے یہ دونون گرم مکان مین جو سرے پر ان سب کمرون اور ایوان سے ملا ہوا واقع تھا پہونچے۔ یہ وسیع کنسرویٹری نایاب پودون کے مجموعون اور ممالک غیر کے پھلدار درختون خاص کر سنگترہ و انجیر و ترنج۔ اور زیتون سے معمور تھی۔ شیشے کی دیوارون اور شیشے کی چھت پر اندر سے انگور کی گنجان بیلین چڑھائی گئی تھین اور ان مین بڑے بڑے عمدہ عمدہ سفید اور حبشی انگورون کے خوشے لٹکتے تھے۔ اور ایک بڑے کاٹ کے ڈھانچے مین ایک طرف کو کنارے پر بہت بڑے بڑے اناناس درختون مین پھلے ہوے اپنی نہایت شیرین اور خوش ذائقہ بالیدگی دکھا رہے تھے۔ چاندی کے لمپون کی روشنی مین جو چھت کے ترچھے شہتیرون سے جن پر شیشے کی چھت کا ڈھانچہ رکھا ہوا تھا آویزان تھے اپنے زمردین پتون کے سبزے مین میوہ جات بڑے بڑے آبدار جواہرات کی طرح چمک رہے تھے۔ اور وہ مقام اس درجہ تک گرم رکھا گیا تھا کہ ان درختون کو اپنی ویسی گرمی وہان محسوس ہوتی تھی۔

اس کنسرویٹری کے اگلے حصہ مین ایک دروازہ ہو وہ بھی بالکل شیشے کا ہی دروازہ کے آگے سنگی سیڑھیان ہین جن سے اُتر کے پائین باغ مین جانے کی راہ ہو یہ چھوٹا سا باغ اس قصر کے عقب مین واقع ہو۔ اس لیے اندر آنے یا باہر جانے والے کو سب کمرون مین چکر کھاتے ہوے جانا نہین پڑتا ہو اسی گرم مکان مین سے سیدھا راستہ ہو اور یہ سب کمرے بھی صرف بڑی بڑی تقریبون مین جیسی یہ تقریب ہے جس کا ہم بیان کر رہے ہین کھولے جاتے ہین۔ کنسرویٹری کے شیشے کے دروازے کے قریب ایک میز لگی تھی اور اس پر اسی کنسرویٹری کے میوہ جات کی پیداوار رکھی تھی۔ ایک بڑا بھاری اناناس۔ انگور کے کئی ایک خوشے اور ایک ڈھیری انجیرون کی۔ یہ سب میوے بلوری تشتریون مین چنے ہوے تھے اور میوہ تراشنے کی چند نقرئی چھریان بھی رکھی تھین تا کہ ایوان رقص سے جس کا جی چاہے وہ یہان آ کے ایک آدھ قاش طلائی اناناس کی ان چھریون سے

کاٹ کھائے۔

اِن جملہ حالات کو ناظرین ہوشیاری سے یاد رکھین حالانکہ بعض بعض حالات اسوقت بادی النظر مین بیکار اور خفیف متصور ہونگے لیکن اس تفصیل مین سے جو ابھی ابھی حوالۂ قلم ہوئی ہر ایک بات بھی ایسی نہین ہر جو اُن واقعات سے جو عرصۂ قلیل مین بمنصۂ ظہور آنے والے ہین غیر متعلق ثابت ہو۔

پس اس کنسرویٹری کے اندر ڈچیز آف بلمانٹ اور مسٹر لیوین ہیم داخل ہوے اور اتفاق سے سوائے اِن دونون کے اور کوئی شخص اسوقت وہان موجود نہ تھا۔

یہان پہونچ کے اُس شریف آدمی نے اپنے تذکرے کا سلسلہ جسپر گفتگو نے پلٹا کھایا تھا اس طور پر شروع کیا۔

مسٹر لیوین ہیم ''ہان۔ میری پیاری اگسٹا۔ یہ بات خاص تمھاری ہی ذات کے واسطے ہوئی ہر کہ جہان تک مجھ سے ہو سکا اور میرے امکان مین تھا مین ہمیشہ سے اِس گھر کی مصیبت اور گھٹی ہوئی دولت کے وقت کا ساتھی رہا ہون اور اِس کی پشتی بانی کر رہا ہون یعنی اُسی ڈیوک کے گھر کی جس کا اُس بد نصیب نکاح نے تم کو ایک رکن رکین بنایا ہر۔ کچھ خیال کرو اے پیاری دوست ہرگز ہرگز ایک لحظہ بھر بھی نہ خیال کرو''

آخری فقرات کے بولتے ہوے مسٹر لیوین ہیم کی آواز اور خوش آہنگی بڑے مؤثر لہجے اور الفاظ پر زور ڈالنے کی وجہ سے کانپنے لگی۔

''کچھ نہ خیال کرو۔ مین کہتا ہون۔ کہ جو کچھ مین نے کیا ہر وہ تمھارے شوہر کی کسی دوستی یا ہمدردی کی وجہ سے کیا ہر''

اس سے زیادہ مسٹر لیوین ہیم کہنے نہ پایا تھا کہ ڈچیز سر سے پانوٗن تک کانپنے لگی اور خوف مین آکے اُس نے اپنے چارون طرف جلدی سے دیکھا۔ اُس وقت وہ اپنے تمام جسم کا بوجھ اپنے ساتھی کے بازو پر ڈالے ہوے تھی

اور اس کو اُس کے سینہ کی دھڑک جو اُس کے بدن سے بھڑا ہوا تھا بخوبی محسوس ہوتی تھی کہ اُس نے آہستہ سے کہا۔

ڈچیز "آہ۔ چُپ چُپ رہو۔ ایسا نہ ہو کوئی ہماری باتین سُن پائے۔ جولیس ایسا نہ ہو کوئی یہ باتین سُن لے۔ اور یاد رکھو۔ ہاے یاد رکھو" (عجز و الحاح سے) "آج ہمنے وہ باتین کی ہین جن سے ہمنے پھر اپنے تئین اُنھین ضعیف البنیاد اور حماقت کے خیالات مین ڈالا ہی۔ یہ ایک بیہودہ اور بیکار فریفتگی کا طریقہ ہی یہ ایک غیر مؤثر اور ترسنے اور للچانے کی تنک ہوسیان ہین۔ یہ ایسی ہین کہ سالہا سال گذر گئے اور ہم نے کبھی باہمدگر انکا اظہار اور اُن کو اختیار نہین کیا۔ بہتر یہی ہی۔ ہاے بہتر یہی ہی کہ ہم تم دوست بنے رہین۔ صرف دوست۔

مسٹر لیونین ہیم "اور بھول جائین کہ ہم تم کبھی عاشق و معشوق تھے"!

یہ کلمات مسٹر لیونین ہیم نے نہایت ہی آہستگی سے جسمین ملائمت آمیز ملامت پائی جاتی تھی اس طور پر کہے جیسے موسم خزان مین رات کے وقت کسی بڑے جنگل مین ہوا نالان و گریان آہ کنان چلتی ہی۔

ڈچیز۔ (یکایک چونک کے اور دہشت ناک طریقہ جوش کا ظاہر کر کے) "نہین۔ ہرگز نہین۔ مین ہرگز نہین بھول سکتی۔ مگر بہتر ہوتا کہ ہمارے زمانہ شباب کے عشق و محبت کی یاد آوریان ہماری تمھاری ارواح مین اُن خزانون اور دفینون کے مانند دبا دیجاتین جن کو ایسے مقام پر جہان کسی کو شبہہ بھی نہین ہوتا طمع گاڑ دیتی ہی۔ ہم جانتے ہین کہ جہان ہمارا خزانہ موجود ہی اور یہی چاہیے۔ اور اُس اطمینان کے لیے جو اُس کے قبضہ مین رکھنے سے حاصل ہوتا ہی بس اسی قدر علم کافی و بس ہی باقی ہوس۔ میری عزت و حرمت بحیثیت ایک عورت کے۔ میری شرط خدمت اور میرا فرض بحیثیت زوجہ کے۔ میرا تکبر و غرور بحیثیت ایک اعلیٰ درجہ کی خاتون کے۔ یہ سب اس امر کے مقتضی ہین کہ دل کی پیاری سے پیاری اور اچھی سے اچھی محبتین اُن کے مقابل مین ہیچ سمجھی جائین اور نیست نابود

کر دیجائینگی!"

مسٹر ڈیورین تھیم:- میری یہ نیت نہیں ہے۔ آگسٹا۔ کہ میں تم کو تمھاری خدمات اور تمھارے فرائض سے باز رکھنے کا اقدام کرون۔ اور نہ یہ نیت ہے کہ تم کو اُس درجہ کو پہونچاؤن جس سے تمھارا تکبر اور غرور مبدل بہ خجالت و فضیحت و رسوائی و خفت ہوجائے۔ اور نہ یہ نیت ہے کہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرون جس سے اُس تاج کی چمک مین جسکو نکاح نے تمثیلاً یا مجازاً تمھارے سر پہ رکھا ہے دھندلا پن آجائے"!

جیسے ہی مسٹر ڈیورین تھیم نے یہ الفاظ اپنی زبان سے سچائی اور سنجیدگی و پاک دلسوزی کی آواز سے نکالے اور مناسب مناسب موقع پر اُنپر زور ڈالا۔ اُس کے خط و خال جو قدرتی متین اور بے عیب اور درست تھے عالی دماغی کی قوت اور عالی ہمتی کے اُصولون اور ممتاز خیالات سے چمکنے لگے کہ اُس نے طرز گفتار کو بدلا اور آواز کو زیادہ ملائم کر کے اِس طور پر اپنی گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔

"تاہم قبل اس کے کہ ہم اِس مضمون سے بالکل قطع نظر کرین۔ اور شاید ہمیشہ کے لیے اور قبل اِس کے کہ مین اُن یادآوریون کا جن کی طرف تم نے اِس حُسن و صفا اور رقت انگیزی سے اشارہ کیا ہے بذریعہ الفاظ اعادہ کرنے کا اپنے صدق دل اور پاک بازی سے حلف کرون۔ اے آگسٹا مین تم سے التجا اور استدعا کرتا ہون کہ تم مجھکو اس بات کے یقین دلانے مین عارضی مسرت حاصل کرنے کی اجازت دو کہ مین نے اب تک نکاح نہین کیا ہے اور یہ امر صرف اِس غرض سے ہوا ہے کہ مجھکو اُن عہد و پیمانون اور سوگندون اور قسمون سے جن کو مین نے اپنی ابتدائی اور زیادہ خوشی کے زمانے مین اپنا ضامن ٹھہرایا تھا منحرف نہ ہونا پڑے اور اگر میری اُس محبت کی لازوال ریاضت کا ثبوت جو کبھی میری اُمید کبھی میری خوشی اور کبھی میری مسرت کا صحیح صحیح طلسم تھا۔ اگر کسی اور زیادہ ثبوت کی مین کہتا ہون ضرورت ہو تو تم کو اس حال کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مین نے ایک بہت بڑا حصہ اپنے شاہزادون کے سے سرمایہ کا۔ جس کو مین کبھی اپنا کہتا تھا۔ اِس تمھارے

بڑے نوابی گھر کے معاملات کی درستی اور مدد کے لیے نہایت آزادی کشادہ پیشانی خوشی اور شوق سے نذر کیا ہی اگر مین ایسا نہ کرتا تو یہ گھر اُڑ اُڑا کے گر پڑتا اور اُس کے کھنڈر ہین تم دب کے رہ جاتین۔ اگرچہ اب ایک زمانہ دراز میرے دل پر گذر گیا ہی لیکن پھر بھی اگر اُس کے نہایت اندرونی گوشے کو چیر کے دیکھا جائے تو وہ اُس قبر سے باہر نکلے ہوے شہر کے مشابہ ہوگا جو کوہ آتش فشان ویسو ویس کے پگھلے ہوے پتھرون وکنکرون کے ساتھ ملکر بنتا ہی۔ مگر اُسکا جوہر ویسا ہی تابناک ہی اور اُس کا گوہر ویسا ہی روشن اور پاک۔ ذرا بھی اسمین دھندلاپن نہین آیا ہی۔ ذرہ بھی اُسکی رنگت نہین اُڑی ہی سب کا سب پورے کا پورا ویسا ہی ہی جیسا اُس وقت تھا جب جلتے بجھتے پگھلے ہوے کنکرون اور پتھرون کا سیلاب اُسپر زور و شور سے آیا تھا جس نے ہر چیز کا دم تو گھونٹ دیا تھا مگر کسی چیز کو جلایا نہین تھا۔ اور اب چونکہ مین اِن سب باتون کا تم کو۔ اے اگتا۔ یقین دلا چکا ہون تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میرے دل سے ایک بوجھ اُتر گیا ہی۔ یہ ایسا بھاری بوجھ تھا جس کے نیچے مدت سے میرا دل دبا جاتا تھا اور سبکدوشی چاہتا تھا۔ اور اب اِس بات کا پھر کبھی ہم تم تذکرہ نہ کرینگے۔ اِس مضمون سے اب ہمیشہ کے لیے رخصت ہی۔"

ڈچیز" ہاے ہاے۔ کسواسطے کسواسطے ہمنے اسکا ذکر ہی کیا تھا!"

سرد آہون کے ساتھ یہ الفاظ ڈچیز کے منھ سے نکلے اور بڑے بڑے اور موٹے موٹے آنسو آنکھون سے جلد جلد جاری ہونے لگے۔ وہ اپنے ساتھی کے بازو پر سہارا لگائے رہی نہین نہین بلکہ اُس کے بازو سے اٹکی رہی اور اُس کے رونق دار جسم کی نرمی اور لچک جو اُس کو دبائے ہوے تھا اُس کو بخوبی محسوس ہوتی تھی اور لیمپون کی گھُلی ہوئی روشنی کی چمک اُس کے زرد رخسارون اور اُس کے ڈھلے ہوے خط و خال پر پڑتی تھی۔

لیونیل ہیم" ضبط کرو۔ اگتا۔ خدا کے لیے ضبط کرو!"

یہ کہہ کے جولین لیونیل ہیم اُس جوش کو دیکھ کے جو اُسی کی تقریر سے

پیدا کیا تھا بہت گھبرا گیا۔

ڈِچیز "یا میرے خدا کس لیے مین نے اپنے احبّا اور رفقا کی صلاح قبول کی تھی۔ کس لیے مین نے اپنے باپ کا حکم مانا تھا۔ کس لیے مین نے اپنی ماں کی منتون کا خیال کیا تھا"

جون ہی پچھلی باتون کی یاد کی لہرین اس لیڈی کے پریشان دماغ مین اونچی اونچی اُٹھتی گئین جو ابتک رو رہی تھی اور نزع کی سی حالت مین تھی اُسنے آہستہ آہستہ یہ کلمات زبان سے نکالے اور پھر کلمات ذیل مستزاد کیے۔

"ہائے ہائے اُس روز جبدن مجھے نکاح کے لیے گرجا کو گھسیٹتے ہوئے لیے گئے تھے کس واسطے مین تیرے پاس بھاگ نہ آئی"

مسٹر لیوین ہیم "اِس واسطے کہ مین غریب تھا۔ بے یار و مددگار تھا کوئی مجھے جانتا نہ تھا"

یہ جواب دیتے ہوئے اُس کی آواز مین یکایک تلخ کامی کا لہجہ آگیا تھا پھر اُسنے کہا۔

"اور تم خاندان کی ضروریات اور احتیاجات کی بدولت قربان کی گئی تھین"

ڈچیز۔ ایسے ناگہانی اور غیر ممکن المزاحمت جذبون مین سے ایک جذبہ سے مغلوب ہو کر جبکا ایسے موقع پر روکنا نوع انسانی کی تاب و طاقت سے باہر ہوا جس سے ہر ایک کی سرنوشت آئندہ ایک نئی شکل کی ہو جاتی ہے ڈچیز نے اپنی گوری گوری گول گول چمکتی ہوئی کلائیان جولیس لیوین ہیم کی گردن مین ڈال دین اور آہستہ آہستہ اس طور پر اس سے گویا ہوئی۔

ڈچیز "ہائے۔ یہ طعن و تشنیع کی باتین جانے دو۔ جولیس۔ یہ طعن و تشنیع کی باتین اب نہ کرو"

مسٹر لیوین ہیم "مین اور تمکو طعنہ دون۔ نہین۔ ہرگز نہین ہرگز نہین"

یہ کہہ کے وہ بے قابو ہو گیا اور یہانتک اُس کے خیالات نے مطلق العنانی

اختیار کی کہ شتاب زدگی مین زار و قطار روتے ہوے لیڈی کو اُسنے اپنے گلے سے لگالیا اور اُسکی بیداغ اور بے عیب پیشانی چوم لی۔

منٹ بھر تک یہ دونون اِسی عالم مین رہے انکو کچھ سُدھ بُدھ نہ تھی کہ مسرت کا بھرا ہوا اور زندہ کرنے والا تماشا اِس قدر قریب ہو رہا ہے۔ اُس باجے کی آواز جو اپنی بھرپور مقدار موسیقی کمال کے زور و شور سے روشنی سے جگمگاتے ہوے ایوانون مین گونجتا تھا اُن کے کان تک نہین پہونچتی تھی ایسے وہ بہرے بن گئے تھے۔ ان کو اِس کا بھی ذرا خیال نہین تھا کہ مہانون کی اِس قدر بھیڑ بھاڑ مین سے شاید کوئی مہمان اٹھلاتا ہوا کنسر ویٹری مین چلا آئے ایسے وہ غافل اور مست و لایعقل ہو گئے تھے۔ ہان ہم کہتے ہین کہ ایک منٹ کے قریب تک ڈچیز اور اُس کے ساتھی نے اپنے اپنے جسم کو اُن سب چیزون کے جذب کرنے والی اور خوشگوار دلچسپی کے حوالے کیا تھا یعنی اُنھون نے اپنے تن بدن کو گرم گرم معانقہ کی عمیق اور خارج از بیان خوشی کے سپرد کر دیا تھا۔

دفعتہً اِس امیرزادی نے اپنے جسم کو جولیس لیوین ہیم کی باہون سے علیحدہ کر لیا اور اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھون سے جو اُسی جوش مین چمک رہی تھین جس نے گرما گرم شرم کو اُس کے رخسارون پر پھیلا دیا تھا اُسکی طرف دیکھا۔ وہ نگاہ جو حیا اور شرم سے پُر تھی۔ جو درد اور مایوسی سے ملتبس تھی۔ ایسی ہی ہم سمجھتے ہین کہ ہوگی جو حوا نے آدم کے اوپر اُس وقت ڈالی تھی جب ممنوع میوے کی ذائقہ چشی کے نتائج باغ عدن مین جناب باری کے حکم سے اُن کے روبرو اور دو بدو ظاہر کیے گئے تھے۔

مسٹر لیوین ہیم ”وہ مین سمجھ گیا ہون۔ اگتھا جو تم کہوگی!!“

یہ کہتے ہوے جولیس لیوین ہیم کے چہرے پر نہایت درد اور شدت کی اذیت کے آثار پیدا تھے اور بیقراری اور اضطراب سے اُسکا تمام جسم کانپ رہا تھا اُسنے اپنا فقرہ اِس طور پر تمام کیا۔

"مجھے معلوم ہے اور محسوس بھی ہوتی ہے وہ تمام فصاحت اُس آرزومند اور فریادی اور مایوس نگاہ کی جو تم نے مجھ پر ڈالی ہے"!

ڈیجنز "تب تو الفاظ کے ذریعہ سے مجھے تم سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں معلوم ہوتی کیوں جولیس"!

یہ کلمات ڈیجنز نے ایسی دھیمی اور نرم آواز سے کہے کہ وہ ایک غیر تحقیق نوائے خوش اور الحان غریب کے مانند جو کانپتی کانپتی دھیمی ہوا پر تیرتی ہو سُنائی دیے اور پھر اُس نے انھیں کلمات کا اعادہ کسی قدر الفاظ کے اضافہ سے اس طرح پر کیا۔

"تب تو الفاظ کے ذریعہ سے مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ اب ہم دونوں کو کیا تدبیر کرنی چاہیے"!

مسٹر لیوین ہیم "کیا تمھاری یہ مراد ہے۔ اگستا کہ اس ہماری ضعیف العقلی اور حماقت نے اُن تمام سرحدوں اور روکوں کو جو ہم نے بمقابلہ تلاطم امواج اپنے ارادہ کے سخت اور مغرور امتیاز اور فرائض کے بموجب قائم کیا تھا دفعتاً مٹا ڈالا ہے"۔

یہ کلمات اُس نے ڈیجنز کی بڑی بڑی سیاہ اور فصیح آنکھوں سے اپنی آنکھیں بغور ملا کے کہے۔

ڈیجنز "میری یہی مراد تھی اور تم نے۔ جولیس اسکے سمجھنے میں غلطی نہیں کی"!

اِن کلمات کے کہتے ہوئے ڈیجنز کی آواز ویسی ہی آہستہ اور ملال انگیز تھی جیسے پہلے تھی اور اُسی آواز سے یہ کہتی گئی۔

"اور اس لیے تم نے میری نگاہ کا صحیح صحیح مطالعہ کیا ہے۔ سالہا سال سے اُس روز سے جس دن میں اُسکی دلھن بنی تھی جس طور پر بنا جدوجہد کرکے میں اپنے فرائض کو بہ نیت دلی میں بحیثیت زوجہ اور اپنی نیک نامی کے قائم رکھنے میں بحیثیت عورت کے وفادار بنی رہی ہوں اور اگرچہ ہمارے تمھارے عالم شباب کی محبت کی یاد غیر فانی خوشبو کی سحر کاری کی طرح میری جان سے لپٹی ہی رہتی تھی تاہم اُسی ثابت قدمی اور استقلال میں جسکے ذریعے سے

مین نے اُسکے اثر دان کو دیکھا مجھے ایک قسم کے دلی اطمینان اور تسکین کی کیفیت جو
سالکانہ ترک کے درجے سے کسی قدر زیادہ بڑھی ہوئی تھی پائی گئی - فی الواقع اس
تسکین کا درجہ قناعت سے بڑھا ہوا تھا اور مسرت کے درجے کے قریب تھا -
لیکن آج شام کے واقعات سے اُس استقلال کا طلسم درہم وبرہم ہو کر نیست و نابود
ہوگیا ہو - اور ایک ہی لحظہ مین اُس ثابت قدمی کے سحر کا اثر جاتا رہا ہو میری نوجوانی
کی محبتین میرے سینے مین پھر بھڑک اُٹھی ہین - یہ شعلے اب کبھی کم تو ہونگے نہین بھلا
اُن کا بجھنا تو ایک محال امر ہو - اور تم اے جولیس اپنے روبرو ایک عورت کو دیکھتے ہو
جو صرف دس ہی منٹ اگرچہ گذرے ہین کہ اپنی نیک نامی اور عزت کو خطرے مین
ڈالنے کے خیال سے کانپ رہی تھی اور اپنی عزت اپنی حرمت اپنے متکبر منصب کی بربادی
اور تباہی کے دھیان سے پسپا ہوئی جاتی تھی - مگر اب یہ سوچ رہی ہو کہ تمھارے بغیر
اُسکا جینا محال ہو اور اب وہی عورت اُس محبت اور چاہ کی بدولت جو اسکو تیری ہو
ہر امر کے کر گذرنے کو مستعد اور تیار ہو"

مسٹر لیوین ہتھم نے کہا - ہائے - اگنٹا تم کیا چاہتی ہو جسکو مین کرون"
اب اِس سوال کے وقت شدتِ جوش سے وہ بہت گھبرایا ہوا تھا - کیونکہ وہ
اپنے ناقابلِ بیان خیالات اور محسوسات کے بگولے مین اُچھال کے پھینکدیا گیا تھا ادھر
تو اُسکا عشق جو اِسکو اِس بھولا و اشورت کے ساتھ تھا اپنی موجون پر ایک طرف اونچا
اُٹھا کے لیجاتا تھا اور اُدھر اس کے مغرور اصول اپنے زبردست سیلاب کے ریلے کے ساتھ
دوسری طرف اسکو بہائے جاتے تھے -

ڈچز نے "مین کیا چاہتی ہون جسکو تم کرو - جولیس -
یہ ڈچز کا سوال ایسی آواز سے ہوا جسمین دل کا جوش و رقلق اور اضطراب سب
ایک ہی جگہ سمٹے ہوے جمع تھے اور اُس سے غیر متبدل اور ناقابلِ انفساخ بیباک
ارادہ جو ٹھنا ہوا تھا ظاہر تھا کہ اُسنے صاف صاف کہہ ڈالا -
"وہان سے مجھے لے چل - اپنے ساتھ مجھے بھاگ چلنے دے اور اسوقت سے

ہم کو تم کو صرف موت ہی ایک دوسرے سے جُدا کرسکے گی "
یہ کہہ کے ایک مرتبہ وہ اور اُس کے سینہ سے لپٹ گئی۔ خود اُسکا اپنا سینہ کبھی تو اینٹھ اینٹھ کے اُبھرتا تھا اور کبھی نیچے بیٹھا جاتا تھا مگر اسی حالت مین وہ اُسکو گلے سے لگائے رہی۔
یہ سُنکر یہ ممتاز دل شخص ایک منٹ کے قریب تک اپنے متناقض خیالات کی اُدھیڑ بُن مین جو اسکو سزا دینے کے شکنجے کے سے عذاب وعقوبت مین گرفتار رکھ کے اذیت دیتے تھے گھائل ہو رہا تھا۔ یہ سب دل چور چور کر دینے والی کوفتین اور تکلیفین جو وہ برداشت کر رہا تھا اُسکے چہرے کی حرکات وسکنات سے صاف ظاہر ہوتی تھین مضبوط جکڑون نے اُسکی روح مین تشنج پیدا کر دیا تھا اور اُسکے کل جسم کو نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے تک ہلا ڈالا تھا۔
مسٹر لیوین ہیٹم "نہین نہین۔ یہ ہرگز نہ ہوگا "
یہ جواب یکایک دے کے قریب قریب وحشتناک اضطراب سے وہ اُس لیڈی کی بغل سے علٰحدہ ہوگیا۔ اور وہ بھی ایک ایسی آواز نکال کے جو دبی ہوئی چیخ سے مشابہ تھی پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔
"یہ ہرگز نہ ہوگا "
ان الفاظ کا اُسنے ایک خوفناک جوش مین آکے اعادہ کیا اور اس کے بعد ایک میوہ تراشنے کی نقرئی چُھری جو قریب ہی میز پر رکھی تھی اُٹھالی اور ایک ایسی آواز سے جو لحظے کے لحظ مین ڈوبتے ڈوبتے آہستہ ہو کر موٹی ہو گئی تھی اپنے جواب کے سلسلہ مین فقرات ذیل زبان سے نکالے۔
"اور مجھ سے جو پوچھتی ہو تو پہلے۔ اے اگسٹا۔ پہلے مین یہ آلہ تیرے سینہ مین بھونکتا اور پھر اپنے تئین بھی خون آلود قربان گاہ مین اپنی اور تیری محبّت مین ذبح کرکے تجھ سے قربان کرتا بہ نسبت اسکے کہ دُنیا کے دل دوز طعنے سُننے کے لیے اور اُس سوسائٹی اور جلسہ سے جسکو خوش کرنے اور زینت دینے کے لیے تو خلق کی گئی تھی خارج ہو جانے کیلیے

مین تجھکو زندہ دیکھتا نہین - ہرگز نہین - ہرگز نہین تیری امن وعافیت کا غارتگر ہونے کو مین اپنی رضامندی ظاہر نہ کرونگا - تیری بربادی اور تباہی کا لانے والا مین نہ بنونگا !!

ڈچیز "دیکھ تو انکار کرتا ہے - دیکھ تو انکار کرتا ہے !!

یہ کلمات کہتے ہوے یہ کمبخت لیڈی اُس کے پانون پر گر پڑی اور اپنے جوڑے ہوے ہاتھ اُسکی طرف پھیلا کے وہ اِس طور پر گویا ہوئی -

"مار دے - جولیس مار دے - تیرے ہاتھون مرنا بہتر ہے - اور اب جینا اور یہ سوچنا کہ جتنی تیری محبت تھی وہ سب بناوٹ کی تھی اور جس عشق اور پیار کو تو جتاتا تھا وہ سب جھوٹا اور فریب کا تھا اچھا نہین معلوم ہوتا "

مسٹر لیوین ہیم "کمبخت عورت - تو مجھے بالکل مایوس کیئے دیتی ہے - تو مجھے جنون چڑھاتی ہے - مین اپنے فعل کا اِسوقت خود مختار نہین ہون "

ڈچیز "مار دے - مین کہتی ہون کہ مار دے !!

اسوقت ڈچیز کا دماغ تلملا رہا تھا اور اُس کے ہوش وحواس اُس سے رخصت ہوے جاتے تھے -

مسٹر لیوین ہیم "یا الٰہی !!

جولیس لیوین ہیم کے منھ سے یہ ندائیہ کلمہ نکلا اور اس کو اس وقت معلوم ہوتا تھا کہ دوزخ کا عذاب اس کو جلد جلد لپٹا جاتا ہے اور ہر چہار طرف سے محصور کیے ہوے ہے -

+ +

+ +

+ +

وہ خوشنما اور پُر مسرت منظر اور تماشا انتہا کے درجۂ عروج کو پہونچ گیا تھا رقص وسرود کی دُھما چوکڑی مچی تھی -

پر پیدیون کا بھرکنا ہوشون کا ٹھمک چال چلنا نہایت مسرت اور تفریح کا اثر دل پر پیدا کرتا تھا اور بیچین کیے ڈالتا تھا۔ اور قصر بلمانٹ کے عظیم الشان ایوانون اور دالانون اور آراستہ اور سجے ہوے کمرون اور نشستگاہون مین بڑے جاہ وجلال اور شان دار باجے کی زور وشور سے آوازین گونج رہی تھین اور سب آوازون پر غالب تھین۔ ڈچیز اور مسٹر لیوین ہیم کی عدم موجودگی کا کسی نے خیال نہین کیا تھا اور انکی باتون کی آواز جو کنسرودیٹری مین ہو رہی تھین اس عالی مقدار باجے کی نواہاے دلکش مین دبی ہوئی تھی۔ خود ڈیوک بھی چند منٹ تک ایوانون مین موجود نہین تھا کیونکہ اس وقت ایک خواص نے حاضر ہو کے اس کو ایک رقعہ دیا تھا جس کے مضمون سے پایا جاتا تھا کہ وہان سے اور مقام پر جا کے اس پر توجہ فوری مبذول کرے۔ لیڈی میری اب تک نوجوان وشکیل ارل آف اسٹینڈیل سے اپنی راز ونیاز اور امیدوآز کی باتون مین بہ اخلاق تمام وخاطر داشت ملا کلام مصروف تھی۔ لیڈی کلیرسا اسکی خواہر اکبر گنجیفہ کھیلنے کے کمرے مین چند شاطر بیوہ عورتون مین جو گنجیفہ خوب کھیلتی تھین ہونٹ لٹکائے منھ پھلائے اداس بیٹھی تھی اور مارکوئس آف ارڈن کسی ایک جمیل وحسین عورت کے ساتھ منجملہ بہت کثرت سے پیاری پیاری صاحب ادا اور صاحب جمال جوان بخت وجوان سال عورتون کے جنھون نے اپنی رونق افزوزی اور قدم رنجگی سے قصر بلمانٹ کی زیب وزینت بڑھائی تھی ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ مین متوالا ہو رہا تھا۔

پس جاننا چاہیے کہ اس خوبی وخوش اسلوبی سے روشن اور جگمگاتے ہوے سجے سجائے کمرون مین ہر ایک اپنے اپنے کھیل اپنے اپنے تماشے اور اپنے اپنے خیال بلکہ اپنے اپنے حال مین مست تھا۔ کہ اسی اثنا مین باوجود باجون کی زوردار آوازون کے ایک دل دوز چیخ بڑے زور سے سب کے کانون مین پیغام کی طرح پہونچی۔

لحظہ ہی بھر مین بینڈ باجے کا بجنا موقوف ہو گیا اور لحظہ ہی بھر مین ایک

ہولناک خاموشی ایوانوں اور دالانوں پر طاری ہوگئی۔ ہر رقاص کے پاؤں پر
گویا فالج گر گیا اور ہر رخسارہ ایسا زرد ہوگیا کہ گویا مُردنی چھائی ہے۔ ہر لب سوسنی
بن گیا۔ اور کانپنے لگا اور ہر آنکھ جس میں ایک منٹ پہلے محبت اور اشتیاق
اور خوشی اور مذاق کی کھلاوٹیں تھیں اب اچانک دہشت سے دیکھتی کی دیکھتی ہی
رہ گئی۔

اس کے بعد اکثر اُمرا اور شرفا کنسرویٹری کی طرف جہاں سے وہ دل دوز
چیخ صریحًا جان کندنی کی حالت کی نکلی تھی ایک ہی ساتھ جھپٹے۔ لیڈیاں بھی
ایک دوسرے کو تھامتی خوف سے سمٹی ہوئی گویا ان کو کسی عام خطرے نے
دھمکایا تھا پیچھے پیچھے گئیں۔ اور چشم زدن میں متعجب مہمان کثرت سے اُس گرم
مکان میں گھس آئے۔

جو کلمات استعجاب و حیرت اور نفرت انگیز دہشت کے اُس شخص کے
منہ سے نکلے جو سب سے آگے تھا اُنسے اُن لوگوں کو جو پیچھے پیچھے تھے معلوم ہوا کہ
کوئی سہمناک سانحہ بروئے کار آیا ہے۔ اور کوئی خوفناک حادثہ وقوع پذیر ہوا ہے
اُس وقت ناقابل بیان حیرانی اور پریشانی اضطراب اور سرگردانی کا ایک
سماں سا بندھ گیا تھا۔

"کیونکہ دیکھو دیکھو ڈچز آف بلمانٹ کنسرویٹری کے فرش پر اپنے خون میں
لت پت لوٹ رہی ہے۔ اور خون آلود میوے کی چھری جس سے زخم لگایا گیا تھا
مسٹر لیونن ہیم کے ہاتھ میں ہے اور قریب ہے کہ وہ شیشہ کے دروازے کے راستہ
جو کھلا ہوا تھا فرار ہوجائے لیکن جو سب سے آگے شریف تھا اُسنے بڑھکر اسکو گرفتار کرلیا اور
چاروں طرف سے لعنت ملامت کی بوچھار اسپر ہونے لگی۔ اور ڈچز کے قتل کا الزام اسپر لگایا گیا۔

نواں باب

(تین ملاقاتیں - بلائے ناگہانی)

ہم نے باب ماسبق کے ختم پر یہ بیان کیا تھا کہ جس وقت ڈچز آف بلمانٹ

اور مسٹر ڈیوین ہیم گرم مکان مین باتین کر رہے تھے اُس وقت ڈیوک کو ایک خط دیا گیا تھا جس کو دیکھتے ہی وہ فوراً ایوان عالیشان سے چلا گیا تھا تاکہ اُس ضروری کام کی طرف جس کا اُسمین تذکرہ تھا فوراً متوجہ ہو۔ اب ہم زیادہ کھول کے لکھتے ہین کہ مسٹر ڈیوین ہیم کی ہمراہی مین اُسکی زوجہ کے کنسرویٹری مین فوراً چلے جانے کے بعد ہی اُس کو یہ خط دیا گیا تھا اور جس خواص نے یہ خط پیش کیا تھا اُسنے آہستہ سے یہ بات بھی گوش گزار کر دی تھی کہ وہ کسی خاص اور ضروری معاملہ کے بارے مین ہی۔ چنانچہ جس مجمع اُمرا مین ڈیوک ہمکلام تھا اُس سے علحدہ ہو گیا اور الگ جا کے اُس نے اِس رقعہ کو سرسری طور پر پڑھا۔ اُسکے پڑھتے ہی اُس کے تمام بدن مین لرزہ محسوس ہوا اور اُس کے قدرتی زرد زرد رُخسارے اِس طور پر پورے پورے سفید ہو گئے گویا ملک الموت نے اپنے برف سے سرد سرد ہاتھ اچانک اُنپر پھیر دیے تھے۔ لیکن فوراً اپنے حواس منتشر کو جمع کر کے وہ خواص کے پیچھے پیچھے جگمگاتے ہوے کمرون سے باہر نکل گیا۔

اُس مقام پر پہونچ کے جہان سواریان اُترتی تھین وہ یکایک مضطربانہ خواص کی طرف پھرا اور کہنے لگا کہ۔

”وہ شخص کہان ہی جسنے یہ رقعہ بھیجا تھا؟“

جواب ”مین اُنکو کتب خانہ مین ٹھہرا آیا ہون“

ڈیوک ”اُنکو ٹھہرا آیا ہی۔ کن کو؟“

یہ کلمات اُسنے ایسی بے امتیازی سے کہے جسکے ضبط کا اُسکو یارا نہ تھا اِسکے بعد ساتھ ہی ایک شرم سی اسکو معلوم ہوئی کہ اُسنے اپنے غصہ کی جھانجھ ناحق نوکر پر نکالی اور پھر آہستہ سے پوچھا۔

”ڈیوک ”نیچے کتنے آدمی منتظر ہین؟“

جواب ”تین آدمی ہین۔ میرے لارڈ؟“

ڈیوک نے زیادہ سوال نہین کیے اور سیدھا کتب خانہ کو چلا گیا۔ اور

یہ خواص بھی اپنے ہمجنس ملازمون سے جا ملا اور وہان جا کے اُس نے اپنے شکوک جو اس موقع پر اُسکو سوے تھے اُن لوگون کے روبرو ظاہر کیے۔

کتب خانہ کے اندر جاتے ہی ڈیوک نے دیکھا کہ تین شخص بے تکلفی اور آرام سے اس طور پر بیٹھے ہین کہ گویا وہ اُنھین کا خانہ بے تکلف تھا لیکن ڈیوک کو دیکھتے ہی فوراً تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ اور ایک سرسری نگاہ جو ڈیوک نے ان تینون شخصون پر یکے بعد دیگرے ڈالی اُس سے اُس کے دل مین بدمزگی اور نفرت کا خیال پیدا ہوا جو تھوڑے عرصہ تک اس کے بشرے سے نمایان تھا۔

ایک شخص طویل القامت شکل صورت سے اچھا تھا اور چہرے اور خط و خال ہی سے پایا جاتا تھا کہ قوم کا یہودی ہے۔ اسکی پوشاک بھی اچھی تھی اور ظاہر طور پر شریفون کا سا معلوم ہوتا تھا اور اس کے بشرے سے بعض بعض علامات صاف طینتی اور نیک خصلتی کی پائی جاتی تھین حالانکہ قصہ نویس علی العموم اُس کے ہم پیشہ آدمیون کو ان صفات سے متصف نہین کرتے اور جو دو اور آدمی تھے وہ یہودی نہین تھے اور جہان تک بشرے اور وجاہت سے قیافہ شناسی ممکن ہے اُس سے یہی پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے مین کوئی ہنر ایسی نہین دیکھتے تھے جس کے سبب سے وہ اپنے یہودی ہونے پر نازان ہوتے۔ کیونکہ اُن کے زشت و زبون چہرے اور بُری بُری نگاہین اُس یہودی کی صاف دلی اور نیک نیتی کے آثار چہرے سے کسی طور پر مطابق نہ تھے۔ علاوہ اس کے باوجودیکہ ظاہر تھا کہ اس موقع کے لیے اُنھون نے اپنے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے تھے اور کسی قدر سنگاردان پر بھی توجہ کی تھی تاہم اُنکے طرز و روش سے پاجی پن پایا جاتا تھا۔ اور اس لیے اُنکی اصلی حالت کے دریافت ہو جانے مین کسی طرح کی غلط فہمی کا احتمال نہین تھا۔

ڈیوک نے "شاید مسٹر سولومن تمھین ہو"!

ساتھ ہی ان الفاظ کے ڈیوک نے اُس تنفر و اکراہ کو جو ان لوگونکی جانب سے پیدا ہو گیا تھا اُسکے پیدا ہوتے ہی اس طور پر دبا یا کہ ظاہر نہو نے پائے اور جس شخص کی طرف

وہ اسوقت مخصوص مخاطب تھا اسکے ساتھ معمولی اخلاق اور فروتنی کے برتاؤ سے زیادہ برتاؤ کرنے کے لیے اپنی ذات کو مجبور کرکے زیادہ خوش خلقی کا طریقہ اختیار کیا۔

سیودی "یہی میرا نام ہے۔ میرے لارڈ"

اسکی آواز اور بولنے کے طریقے سے مناسب طور پر حفظ مراتب اور آداب کا خیال پایا جاتا تھا اور کسی طرح کی خوشامد اور چاپلوسی مترشح نہین تھی۔ اُس نے پھر عرض کیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ مین اس وقت اور ایسے موقع پر حضور کا مخل ہوا لیکن مسٹر کالنسن مختار بجد ہوا کہ آج ہی رات کو یہ کام ہو جائے اس لیے مجھے اور کوئی چارہ کار نہ تھا تاہم شروع ہی سے جہان تک میرے اختیار مین تھا مین نے کمال حزم و احتیاط سے کارروائی کی اور حضور کی خدمت مین چند سطور کے ذریعے سے اپنی حاضری کی وجہ اور کام سے اطلاع دی۔ اور طرح پر مجھے اندیشہ تھا کہ حضور اجنبی آدمیون کو آج رات کو حاضری کی اجازت نہ دیتے اور اُن کے دیکھنے سے انکار فرماتے اور تاوقتیکہ ہم لوگ باریاب ملازمت نہ ہو لیتے یہین ٹھہرے رہنے مین اصرار کرتے تو بالضرور خدام عالیمقام کے نزدیک یہ بات ایک انوکھی سی پائی جاتی۔ اور اُن لوگون کے دل مین طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے"

یہ سب جج کچھ کہ شریف افسر نے کہا۔ کیونکہ سیودی شریف عدالت کا شریف افسر تھا جس کے تعلق فوجداری اور دیوانی حکم ناجات کی تعمیل وغیرہ ہے۔ ڈیوک نے توجہ سے سُنا اور پھر کہا۔

ڈیوک "تمھارے اس تمیز و خیال کا مین ممنون ہون۔ مگر بالتحقیق مسٹر کالنسن کا یہ منشا معلوم نہین ہوتا کہ تم اِس معاملہ کو انتہا تک طول دو اور حد درجہ کا جبر و سختی اختیار کرو"

مسٹر سولومن۔ (اپنے ہمراہی تابعین کی طرف دیکھ کے) مین کیا عرض کرون میرے لارڈ۔ سوا اسکے مین اور چارہ کار نہین دیکھتا کہ اپنے ہمراہیون کو یہان قابض

چھوڑ جاؤن- اور اگر زر قرضہ ادا کر دیا جائے یا اطمینان کامل کے قابل ضمانت دیدیجائے تو کوئی بات نہین ہو لیکن اگر ضمانت بھی دی گئی تو مین اپنی ذاتی ذمہ داری پہ اُسکو منظور بھی نہ کرسکونگا- پس حضور مجھے الزام نہ دین"

ڈیوک "بلکہ اُلٹا مین تمھارا شکرگزار ہون- کیونکہ مسٹر سولومن تم نے بڑے پاس ولحاظ سے اپنی کارروائی کی ہو- اب رات زیادہ آگئی ہو- بہت بیوقت ہو گیا ہو اور مسٹر کالنس کو مین اس وقت نہین دیکھ سکتا- اور اگر تمھارے ہمراہی یہان رہ گئے تو ان سب نوکر چاکرون کا اشتباہ جو تمھارے آنے ہی سے پیدا ہو گیا ہو بالکل درجۂ یقین کو پہونچ جائے گا- کیا تم اپنے ہمراہیون کو یہان چھوڑ جانے پر مجبور ہی ہو"

مسٹر سولومن "قبضہ کرکے میرے لارڈ- آدمیون کے ہٹا لینے کی مجھ مین اسوقت تک جرات نہین کہ جبتک پورا پورا مطالبہ ادا نہ ہو جائے- ایک لاکھ سینتیس ہزار سے کچھ زیادہ مطالبہ ہو"

یہ تعداد اِس افسر نے ایک کاغذ کا پرچہ دیکھ کے جو اس کے ہاتھ مین تھا بتائی-

یہ سُنکر کمرے کے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ڈیوک گھبراہٹ اور جوش مین ٹہلتا رہا اور اپنے سکڑے ہوے لبون مین یہ گڑگڑاتا رہا-

"یا خداوندا- یہ معاملہ تو کچھ اُلجھا ہوا سا نظر آتا ہو- اُمرا بلانٹ کا مکان اور اجراے ڈگری کیسی بے عزتی ہو کیسی بے عزتی ہو"

اِس کے بعد وہ یکایک ٹھہر گیا اور مسٹر سولومن کی طرف ایک پُرمطلب نگاہ ڈال کے اُسنے جلد جلد یہ بات کہی-

ڈیوک "صرف کل شام تک کی مجھے مہلت دو اور مین کل روپیے کی تدبیر مین کوشش کرونگا"

شریف افسر "اگر حضور والا کی یہ مُراد ہو کہ مین اپنے ہمراہیون کو لیکر یہان سے

چلا جاؤن تو جناب عالی مین بتکرار عرض کرتا ہون کہ یہ امر بالکل غیر ممکن ہی"
ڈیوک - (آہستہ سے کان مین) "مین تم کو ایک عمدہ - ایک بہت ہی نایاب تحفہ دون گا"
مسٹر سولومن "مین حضور کا شکریہ ادا کرتا ہون - مگر مجھ مین اتنی جرأت نہین"
ڈیوک "میری طرف دیکھو - میرے منصب اور مرتبہ کی طرف دیکھو - مین مین تباہ اور برباد ہو جاؤنگا - بالکل برباد جاؤنگا"
یہ گفتگو اُس رئیس اعظم کی ہی جو ایک معزز و متکبر - خودبین و خود پسند اور اُس فرقہ اور قوم کے بالکل خلاف تھا جس سے اُس شخص کو تعلق تھا جو اُس کا اسوقت مخاطب ہی اور جسکی چشم عنایت کے اشارے کا اس لجاجت اور خوشامد سے وہ اُمیدوار اور مستدعی ہی لیکن بات ابھی پوری نہین ہوئی ہی -
"اگر یہ بات مشتہر ہو گئی کہ میرے گھر کی قرقی ہو گئی ہی تو باہمی مصالحہ کی ایک بھی اُمید باقی نہ رہے گی - میرے کثرت سے قرضخواہ"
اتنا کہہ کے ڈیوک رُک گیا کیونکہ اُس کو یہ بات یکایک سوجھ گئی کہ وہی وجوہات اور دلائل جنکو وہ اِس غرض سے لاتا ہی کہ مسٹر سولومن اپنے فعل سے باز رہے اُس افسر کے نزدیک اس بات کا اثر پیدا کرنے کو کہ وہ اپنے لوازم منصبی کو اور سختی سے بجا لائے نہایت عمدہ ذریعہ بن جائینگے - کیونکہ اِس صورت مین نواب اپنی درماندگی اور شکستہ حالی کا کچا چھٹا اُسکے سامنے کھولے دیتا تھا -
مسٹر سولومن "چونکہ حضور نے خود اپنی زبان سے اپنے اور قرضون کا اشارتاً حوالہ دیا ہی تو مین بھی حضور کو اس امر سے مطلع کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ جہانتک میرے علم و سماعت مین آیا ہی مین جانتا ہون کہ کل ہی دو یا زیادہ ڈگریون کا اجرا حضور پر اور ہونے والا ہی اور اصلی سبب یہی تھا کہ مسٹر کالنسن نے مجھے اِسقدر جلدی کر کے آج ہی رات کو یہان بھیجدیا کہ مین سب سے پہلے یہان پہونچ جاؤن"

ڈیوک۔ (ترش روئی اور سختی سے) "بس تمھارا اختیار نہین کہ کسی طرح سے تم میری مدد کر سکو۔

مسٹر سولومن "مین کچھ بھی مدد نہین کر سکتا۔ میرے لارڈ!"

ڈیوک۔ (آپ ہی آپ) "جب یہی حال ہے تو اس خبر وحشت اثر سے آگسٹا کو فوراً مطلع کرنا مجھے لازم ہے!"

اس ارادے کے ساتھ ہی ساتھ جو اس طور پر اُس نے بڑبڑاتے ہوے ظاہر کیا دل مین ایک خطرناک تشنج بھی پیدا ہو گیا تھا۔

(آپ ہی آپ) "مناسب معلوم نہین ہوتا کہ اس مہلک صدمہ کی خبر کسی طور پر بالا بالا اُس کے کان تک پہونچے اور اُس کو ہلاک کرے۔ مین ابھی جاکر ڈھونڈھتا ہون کہ وہ کہان ہے۔ دعوت کے منظر سے اُس کو علیحدہ بلا لونگا۔ اور اس مصیبت کا حال اُس کے کان مین کہہ دونگا۔ ہاے یہ چہل اور چہچے کیسے مجھے بُرے معلوم ہوتے ہین۔ ہاے یہ چہل پہل جو اوپر ایوانون مین ہو رہی ہے اور یہ دھوم جو مچی ہوئی ہے کیسی میری آنکھون مین کھٹکتی ہے۔ ہاے یہ صدمۂ عظیم یہ آفتِ ناگہانی اور یہ سخت مصیبت اور ایسے وقت مین یہ کھیل تماشے یہ لہو ولعب۔ ہاے افسوس یہ تضحیک نہین تو پھر کیا ہے۔ یہ تفضیح نہین تو پھر کیا ہے۔ لیکن چلون ابھی تو مجھے ڈچز کے پاس جانا ہے!"

کمرے مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اضطرار اور انتشار مین ٹہلتے ہوے آپ ہی آپ یک جھک کے یہ کمبخت کامارا رئیس اعظم یکایک باہر نکل گیا۔

اب مسٹر سولومن نے اپنے دونون ہمراہیون کو کچھ ضابطہ کی ہدایتین کین اور قریب تھا کہ اُن دونون کو بارگاہ عالیجاہ پر قابض و متصرف چھوڑ کے خود چلا جائے لیکن معاً اُسکو خیال آیا کہ اگر تھوڑی دیر اور توقف کرتا تو مناسب تھا اور ڈیوک سے دریافت کر لیتا کہ اگر روپیہ کا ادا ہونا اسی وقت رات کو ممکن ہو تو اس تعلیقۂ جائداد سے نجات حاصل ہو۔ اسلیئے پاؤ گھنٹہ کے قریب تک وہ منتظر رہا اور اس عرصے مین ایک نہایت عمدہ مرقع کی جو میز پر رکھا تھا ورق گردانی کرتا رہا اور تصویرون کو دیکھتا رہا۔ اور اُسکے دونون ہمراہی آتشدان کے

قریب جا بیٹھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کرتے رہے۔

پاؤ گھنٹہ گذر جانے کے بعد ڈیوک آف بلپانٹ کتب خانہ کو واپس آیا اور زور سے دروازہ بند کر کے ایک سوفا پر جا گرا اور اپنے دونوں ہاتھ سے اپنا منھ چھپا لیا۔ دونوں آدمیوں نے کانا پھوسی چھوڑ دی۔ اور مسٹر سوئومن نے بھی کتاب کے ورق الٹنا موقوف کیا۔ کیونکہ اسوقت اُن لوگوں کی نگاہ میں اُس ناشاد خانہ برباد رئیس اعظم کا رنج و تعب ایسا سنجیدہ اور مخصوص معلوم ہوا کہ اُس میں ذرا بھی مخل ہونے کی جرأت کرنا مناسب نہ تھا۔

آخر کار ڈیوک نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے ہاتھ اپنے مُردے کے سے زرد چہرے سے ہٹائے متحیر و مبہوت چاروں طرف دیکھا اور موٹی آواز جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گلے میں راکھ بھری ہوئی ہے اس طور پر نکالی۔

ڈیوک "تھوڑا پانی دو"

مسٹر سوئومن نے جلدی سے ایک بڑے شیشے کے گلاس میں کنٹر سے جو میز پر رکھا تھا پانی بھرا اور ڈیوک کو دیا۔ ڈیوک کے ہاتھ میں اس قدر رعشہ تھا کہ بڑی مشکل سے وہ اپنے لبوں تک گلاس لے گیا۔ اس کے بعد اس کے گلے سے پانی اس طور پر نیچے اترا جیسے جلتے ہوئے لوہے پر پانی ڈالنے سے سنسنانے کی آواز آتی ہے۔

پانی پی کر جب ڈیوک نے گلاس کو افسر عدالت کے ہاتھ میں دیا اس وقت کلمات ذیل منھ سے نکالے۔

ڈیوک "مجھے چکر آتے ہیں میرا دماغ پھٹا جاتا ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں بہت بیمار ہو گیا ہوں۔ آج رات میری ہلاکت کا باعث ہوگی"

مسٹر سوئومن "مجھے اُمید ہے کہ ڈچز صاحبہ نے اس خبر کو استقلال کے ساتھ سماعت فرمایا ہے"

اس افسر کو معلوم نہ تھا کہ آیا یہ سوال جو اس نے کیا وہ موقع وقت کے مناسب تھا یا نہیں اور اسکے پوچھنے میں ایسے وقت جرأت کرنی چاہیئے تھی یا نہیں۔

ڈیوک "ڈچز صاحبہ!"
اِن کلمات کے زبان سے نکالنے کے وقت معلوم ہوتا تھا کہ جو سوال کیا گیا تھا وہ تمام وکمال اُس کی سمجھ مین نہین آیا تھا۔ اِس کے بعد ہی اُس نے اپنے حواس خمسہ کو جمع کر کے کہا۔
"مجھے ڈچز نہین ملین۔ وہ کہین کسی ایوان مین ہونگی۔ اور!"
یہ بات ختم بھی ہونے نہین پائی تھی کہ اُسی وقت بہت سے آدمیون کا یکبارگی دوڑتے ہوے آنے کی آہٹ سُنائی دی۔ اور بہت سی گھبراہٹ کی آوازین جو ایک ہی مرتبہ کثرت سے آدمیون کی زبان سے نکلتی تھین کتب خانہ تک پہونچین۔ اور جب وہ لوگ قریب تر آگئے اور اُس مقام پر پہونچے جہان سے کتب خانہ کے اندر جانے تو یہ الفاظ صاف صاف سُنائی دیے۔
"کہان ہین ڈیوک۔ کہان ہین ڈیوک!"
ڈیوک "یا الٰہی۔ یہ ماجرا کیا ہے!"
کہتے ہوے ڈیوک سوفا پر سے اُچھل کے دروازے کی طرف دوڑا جو اِسوقت اس طور پر کھولا گیا گویا کوئی دروازہ توڑ کے اندر جاتا ہے۔
پھر تو کتب خانہ مین کثرت سے مہمان جمع ہوگئے اور اُنکی وحشت انگیز نگاہین اور ہولناک کلمات اور تعجب آمیز بیقراری کے طریقے ڈیوک کے دل مین وہ ہولناک اندیشہ پیدا کرنے کو جو ظاہرا سر حاوی ہوگیا تھا کافی ووافی تھے۔ یہ حال دیکھ کے مسٹر سولومن اور اس کے ہمراہی بھی ڈر گئے کیونکہ اُن کو اس خوفناک سانگ کی اصلی کیفیت کا جو ابھی ختم ہوا تھا ایک شمہ بھی دریافت کرلینا یا اِسکی نسبت کسی قسم کا قیاس قائم کرسکنا اُن سے منزلون دور تھا۔ تاہم اِن کو اس امر کا کلی یقین ہوگیا تھا کہ اس تعلیقہ کی افواہ کے علاوہ کوئی اور بات شدت سے ہیبتناک اور محفل رقص وسرود اور نا ونوش کی درہم برہم کردینے والی قصر بلیمانٹ مین واقع ہوئی ہے آخر کار ماجرائے غم افزا اور وحشت زا ظاہر کیا گیا اور اس کمبخت ڈیوک نے

جو ظاہر اِس مصیبت جدید کے صدمۂ عظیم سے پس گیا تھا نہایت رحم آور اور درد انگیز آہ وزاری کی حالت مین یہ بات بھی جسکا ابتک کسی کو علم وگمان بھی نہ تھا ظاہر کردی کہ قانونی ترسٹرو پیادون نے اُس کے مکان سکوشہ کا بھی تعلیقہ کرلیا ہے۔

پہلے تو چند منٹ تک معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک کا رنج والم تسلی اور تسکین دینے سے بھی رفع نہ ہوگا لیکن جب اِس کو یقین دلایا گیا کہ ڈیجیز مر نہین گئی ہے اور قاتل کی ضرب ایسی نہین لگی ہے جس سے فوراً ہلاکت واقع ہوجاتی اُس وقت معلوم ہوا کہ وہ اپنے ہوش وحواس مین پھر آیا اور خدمات کی بجاآوری کا اِس کو خیال آیا جو بحیثیت شوہر اِس کو کرنی چاہیے تھین پس اُس نے اپنے مجنونانہ خیالات کے روکنے مین بڑی کوشش کی اور بہت ہی ضبط کیا اور جو لوگ اُس کو گھیرے ہوے تھے اُنسے جلد جلد اور مضطربانہ ایسے ایسے سوال کئے۔ کہ آیا ڈیجیز ہوش مین ہے۔ بول سکتی ہے۔ کچھ بولی تھی۔ اور معالج بھی بُلائے گئے۔

اِن سوالات کے جواب بھی ایسے ہی جلد جلد اور مختصر تھے جیسے سوالات تھے۔ ڈیجیز بالکل بیہوش ہے۔ اور اگرچہ زندگی کی چنگاری بالکل بجھ نہین گئی ہے لیکن جنھون نے اُسکو دیکھا اُنکو اُسکے جینے کی کچھ اُمید نہین ہے۔ اور مہمانان حاضرین کتب خانہ جسوقت ڈیوک کی تلاش مین آتے تھے اُسوقت ڈیجیز کی سوتیلی بیٹی اور خواصین اُس کے خاص کمرے مین اُسکو اُٹھائے ہوے لیے جاتی تھین۔ اور بہت سے پیادے اور سپاہی مختلف اطراف مین دوڑا دیے گئے ہین کہ اتنے معالجون مین سے جو بکثرت اِس نواح مین رہتے ہین جو ملے اُسکو یہان جلد لے آئین۔

یہ جلد جلد جواب اُن سوالون کے پاکے جو خود اُس نے جلد جلد کئے تھے اَب ڈیوک ڈیجیز کے کمرے مین جانے کے لیے مضطرب تھا۔ لیکن اُس کے کثرت سے دوستون نے جو اُس کے گرد جمع تھے سمجھایا کہ یہ موقع اتنی گھبراہٹ کا نہین ہے۔ بھلا اُسوقت تک توصبر کرنا چاہیے جب تک معالج آجائین۔ اور اصل بات یہ تھی کہ اُنھون نے ڈیوک کے اِس جوش اضطراب اور دل کی بیتاب حالت کو دیکھ کر یہ اندیشہ کیا تھا

کہ اگر ڈیجرز ہوش مین بھی آنے کو ہوگی تو اسکی توجہات کی افراط و تفریط اور اظہار رنج و ملال جو ایسے اندوہناک سانحہ کے وقت جتنا نہ ہوتا کم تھا مضر اثر پیدا کرے گا یہ بات سب کو معلوم تھی کہ وہ اُس کا والہ و شیدا تھا۔ اور اُسکو ایسی جمیل و شکیل بی بی کے شوہر ہونے کا غرہ تھا۔ اور اسکا مزاج جو اور صورتون مین بڑا سخت تھا بی بی کے حق مین ایسا تھا کہ جب کوئی امر جو اُسکی زوجہ سے متعلق واقع ہوتا تو اُسکا جوش اشتیاق یا غم کی دیوانہ دار حالت تک اِسکو پہونچا دیتا تھا۔

جب ہنوز ڈیوک کا اصرار ڈیجرز کے کمرے مین جانے کو چلا ہی جاتا تھا اور اُسکے دوست آشنا تمام اپنی صلاح دینے اور دلجمعی کرنے والی طاقتون کی مدد لے کے اُسکے ضدی ارادون سے لڑ رہے تھے کہ اتنے مین اُسی اطراف کے رہنے والون مین سے ایک مشہور و معروف طبیب اور ایک نامور تجربہ کار جراح کے آنے کی خبر آئی اور بعد ہی سکے فوراً ڈیوک کا بیٹا کتب خانہ مین آیا اور اُسنے بیان کیا کہ جبتک معالج اُسکی سوتیلی ماں کو بخوبی دیکھ بھال کے علاج معالجہ سے فراغت حاصل نہ کرلین اس کے کمرے تک جانے کی ہر شخص کو قطعی ممانعت ہے۔

نوجوان مارکوئس کی بیقراری اور اضطراب کا حد و پایان نہین تھا مگر جہانتک بن پڑا اُسنے اپنے باپ کے زیادہ تر تکلیف پائے ہوے دل کی تسلی و تسکین دینے مین سعی کی۔ ایسا معلوم ہوا کہ چارلس زخم خوردہ ڈیجرز کو اس کے خاص کمرے مین لیجانے کے وقت اپنی دونون بہنون اور خواصون کا مددگار ہوا تھا لیکن جسوقت معالج آگئے انھون نے ہر شخص کو کہا کہ وہان سے باہر چلا جائے صرف ایک عورت کو جو سب سے زیادہ مسن اور تجربہ کار تھی اپنے کار و خدمت مین مدد لینے کے لیے رکھ لیا تھا۔ ڈیوک کی چھوٹی بیٹی لیڈی میری جو ڈیجرز سے بہت مانوس تھی یہ خونریز حملہ دیکھ کے جسکا اُسنے تجربہ کیا تھا سہم گئی تھی اور شدت سے بیمار ہوگئی تھی۔ اور لیڈی گلیڈسا اب اپنی بہن کی تیمارداری مین مصروف تھی۔

یہ سب حالات مارکوئس آف آرڈن نے اپنے باپ سے بیان کیے۔ اور کل

دو ہی گھنٹے اُس عظیم الشان دعوت کی خوشی کی ابتدا کو ہوئے ہونگے کہ اُس کے بعد خاندان ڈیوک کی ایسی حالت ہوگئی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مصیبت اور بدبختی اور ہول اور ہیبت کی غارتگر فوج اپنے انتہا کے غصہ مین اُس عالیشان مکان مین داخل ہوگئی ہی اور نحوست کو یہی بات پسند آئی ہی کہ وہ سب سے زیادہ چمکدار وقت کو سب سے زیادہ تاریک وقت کے ساتھ بدل دے۔ اور اس سبب سے زیادہ خوش آیند اور طرب انگیز مرقع اور منظر کو غم اور ماتم کے غار مین جھونک دے۔

مگر اب تک مسٹر لیوین ہیم کہان رہا۔ اور اُس شخص کا جسکو اس کثرت سے مجرم قرار دینے والی شہادتون نے قاتل ٹھہرایا تھا کیا حال ہوا۔

جس وقت اُسکو اُس وحشت ناک جرم کا الزام لگایا گیا تھا اور مہمانون نے کنسرویٹری مین گھس کے گرفتار کیا تھا اُس وقت نہ تو اُسنے ارتکاب جرم سے انکار کیا اور نہ اپنی گرفتاری مین کسی طرح کی مزاحمت کی۔ ناقابل البیان رنج والم کے غلبہ سے بیخبری بیہوشی حیرت۔ اور تعجب نے اسکی وہ حالت کردی تھی جیسے ممالک شمالی کے برفستان مین کسی راستہ بھولے ہوئے مسافر کی ہوتی ہی جسپر فالج پیدا کرنیوالا پالا پڑتے پڑتے جم جاتا ہی۔ اُسنے زبان سے کچھ بھی نہین کہا اور نہ کوئی اشارہ کیا۔ یا حس و حرکت کی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جس فعل مین اُس کے خیالات پیچیدہ تھے اُسکے درحقیقت وقوع مین آنے کا اسکو یقین نہین ہی یا یہ کہ وہ ایک خواب پریشان بنکر نظر آتا ہی لیکن جس وقت وہ لوگ جو وہان جمع ہوگئے تھے اپنی ابتدائی اندیشہ ناک وحشت سے حالت اصلی پر آئے اور اس قابل ہوئے کہ کنسرویٹری کے فرش سے ڈچیز کو آہستہ آہستہ اُٹھا کے پہلے ایک قریب ترین کمرے مین لیجائین اور پھر وہانسے اُسکے خاص کمرے مین لائین اُس وقت معلوم ہوا کہ جولیس لیوین ہیم اپنے برف کی طرح سے جمے ہوئے خیالات اور پتھر بنا دینے والی حالت سے چونکا اور گو اُسکی زبان سے ایک لفظ بھی نہین نکلا لیکن تاہم اُسنے ڈچیز کے بیجان چہرے کی طرف دیر تک نگاہ کی اور یہ نگاہ ناقابل البیان اور ناگفتنی دل کے جوش اور اضطراب سے بھری ہوئی تھی۔

کنسر وٹیری سے اسکو اُٹھالے گئے - اور لاشہ کی مثال جسم کی ہمراہی مین جسکو اس طور پر لیے جاتے تھے ایوان عالیشان تک اُسنے اپنی آنکھون کو کردیا تھا - اس کے بعد بیہوش بیگم کے گرد بھیڑ لگ جانے اور دروازۂ آمد و رفت کے مابین لوگون کے کھڑے ہو جانے سے اُٹھ گئی - اور اس طور پر وہ ماتم انگیز منظر اُسکی آنکھون سے پوشیدہ ہو گیا اور بے تحاشا اُس کے منھ سے واویلا و احسرتا نکل گیا - اس کے بعد ڈیوک کے دو سپاہیون کی حراست مین وہ سپرد کیا گیا اور یہ لوگ اُسکو جلد جلد نیچے باغ مین لیگئے اور پھر یہان سے قصر کے نیچے کے حصے کے مکانات مین سے اسکو لے گئے جہان تمام ملازمون اور نوکرون چاکرون نے اپنی لعنت اور نفرین کی بھری ہوئی نگاہین اسپر ڈالین اور جس طرح کسی خونخوار درندہ جانور کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے اُسی طرح اُسکے ساتھ بھی وہ لوگ مسلوک ہوے اور اُسکو ایک کوٹھری مین لیجا کے ڈالدیا - اس کوٹھری مین وہ اُسوقت تک چند منٹ کے واسطے رہا - جب تک پولیس کے کانسٹبل بُلائے گئے اور اسکو اپنی حراست مین تھانے پر لے گئے -

اب یہان سے ہم پھر کتب خانے کو جہان ہمنے مارکوئس آف ارڈن کو باپ کی تسلی کرتے ہوے چھوڑا تھا جسکی حالت بیقراری اور اضطراب کی شدت سے جنون کے قریب قریب ہو گئی تھی واپس جاتے ہین - اس فرزندانہ خدمت کے اقدام مین وہ بہت کامیاب ہوا اور اُسوقت تک جب ڈچز کے کمرے سے نیچے اُتر کے جراح حال بیان کرتے آیا ڈیوک اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی مہربان توجہات اور خبرگیری کی شہادت دے اور اُنکے اثر سے مؤثر ہو جائے - اُس کے بیان سے معلوم ہوا کہ ڈچز کو کسی تیز چھری کا خطرناک زخم داہنے سینے کے نیچے لگا ہے - قبل اسکے کہ یہ آلہ گوشت مین چبھے وہ سینہ بند کی وجہ سے جس کے برابر وہ رگڑتا ہوا گیا پھر گیا تھا اور بیشک یہی وجہ ہوئی کہ زخم کاری لگنے سے جو اسکی ہلاکت کا باعث ہوتا وہ بچ گئی - زخم اگرچہ خطرناک ہے مگر ایسا انتہا کا شدید نہین ہے جیسا پہلے خیال کیا گیا تھا - اور دونون معالجون کی رائے تھی کہ اتفاقات کا غلبہ اسکی قطعی صحت کی طرف ہے - ہوش تو اُسکو ابھی آگیا ہے لیکن

بالفعل ایک لفظ بولنے کے بھی قابل نہین۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ کچھ روز تک اور بولا نہ جائیگا۔

معالجین کا یہ بیان تھا اور اگرچہ یہ سانحہ دہشت ناک تھا ہی تاہم وے بخیر گزشت کی وجہ سے اسقدر گنجایش تھی کہ ڈیوک کے دوست آشنا اسکو اس موقع پر مبارکباد دیتے اور اسوقت یہ بھی موقع تھا کہ نوجوان ارل آف ماسٹنڈیل اپنی فیاض طبیعت کا جوہر دکھاتا کہ اُسنے مسٹر کالبٹن کے قرضہ کا تصفیہ جو ڈیوک کے اوپر تھا فوراً اپنے ذمہ لے لیا اور شریف افسر اور اُسکے دونون ہمراہی قصر ڈیوک سے چلے گئے۔

اسکے بعد مہانون کا جلد جلد چھٹنا شروع ہوا لیکن جیسی آمد کے وقت دھوم مچی تھی اُسکے مقابلے مین روانگی کے وقت ویسی ہی سنجیدگی تھی اور عالم خموشی طاری تھا۔ ہر مہمان صبر سے گاڑی کے نمبروار آنے کا منتظر رہتا تھا اور یہ بات نہ تھی جیسا ایسے عالیشان جلسون کے ختم پر معمول ہو کہ سواریون کے بُلانے کے لیے آوازون پر آوازین دیجاتی ہین اور ایک شور سے گاڑیان منگائی جاتی ہین۔ جہانتک اُنکے اختیار مین تھا کوچوان گھوڑون کو بہت روکے ہوے لاتے تھے کہ اُنکی ٹاپ زور سے نہ پڑنے پائے۔ پاءدان کے گرانے اور اُٹھانے مین معمولی ٹکرا اُنکی آواز پیدا نہین کیجاتی تھی۔ اور نہ گاڑیون کے پٹ زور سے کھولے اور بند کئے جاتے تھے۔ کیونکہ ہر شخص کو یاد تھا کہ ڈچیز کی اینیت اور سلامتی اُسکے آرام مین خلل نہ آنے پر موقوف ہے۔ بس اُس پچھلے اور پھیلے جلسے کی علحدگی اور رخصت ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے کسی کی وفات کے بعد جو لوگ تجہیز و تکفین مین شریک ہوتے ہین غمگین ہو کے آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جاتے ہین یہ بات نہ تھی جیسا ایسی محافل سہر مشاکل کے برخاست ہونے پر ایک شور و غوغا اور غل غپاڑا ہوا کرتا ہے ویسا ہی اس موقع پر بھی ہوتا۔

دسوان باب

(باپ بیٹا اور مختار)

جون ہی سب سے پچھلی گاڑی قصر بلمانٹ کے دروازے سے روانہ ہوئی

ڈیوک نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ سب ایوانون کی روشنی فوراً گل کردین اور جہانتک
ممکن ہو بہت ہی جلد اپنے اپنے کمرون مین چلے جائین۔ اُسوقت اگر کوئی بصر اور بشرہ شناس
ہوتا تو دیکھتا کہ غمگین استقلال کی وضع کے نیچے جو ڈیوک نے اب اپنے چہرے کی بنائی
تھی کیسی سخت بےچینی پائی جاتی تھی لیکن واقعات شام کے مختلف خیالات سے اُسکی ترقی کا حصہ
عظیم برداشت کرنا اور عذاب الیم مین رہنا مقتضائے بشریت واجبات تھا۔ یہی
بڑھتی ہوئی بےصبری کی بےچینی کا سبب تھا یہ کہ اُسنے اپنے ملازمون کو جلدی سے اپنا اپنا کام
ختم کرکے آرام کرنے کی تاکید کی تھی۔ اور جب ان نفیس اور عظیم الشان کمرون مین جو ابھی
روشنی سے جلمگا رہے تھے بالکل اندھیرا ہو گیا اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈیوک
زیادہ آزادی سے دم لیتا ہے۔ گویا اسکو محسوس ہوتا تھا کہ اب وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ
تنہائی مین اپنے خیالات اِدھر اُدھر دوڑائے یا جس تدبیر کا اُسنے خیال کیا اُسکے بموجب کاربند ہو

جب اُسنے دیکھا کہ ریاست شان ایوانون مین سب لمپ گل کردیے گئے ہین
اور نوکر چاکر بھی سب اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ اور اُسنے اپنے ملازمون خاص کو بھی رخصت
کردیا اور کہدیا کہ اب کچھ ضرورت اُنکی حاضری کی نہین ہے آرام کرے۔ ڈیوک اپنے بیٹے کو ساتھ
لیے ہوے کتب خانہ مین واپس آیا۔ اور وہان اُسکے ساتھ رہا۔

جسوقت یہ دونون اکیلے ایک جگہ ہوے ڈیوک نے نوجوان مارکوُس کا زور
سے ہاتھ پکڑا اور جلد جلد آہستہ آہستہ یہ کہا۔

ڈیوک "ہے چارلس۔ تم نے دیکھ ہی لیا کہ مصیبتون کا لشکر کس ہجوم سے آج
شام کو ہمارے گھر پر نازل ہوا ہے۔ میرے معاملات کی ردی حالت اب تم پر مثل روز روشن
آشکارا ہو گئی ہے۔ اور جب تک فوراً تدبیرین نہ کیجاینگی مین کسی طرح تباہی سے نہین بچ سکتا
کیا بیٹا ایسے وقت جب ایک بلا سے ناگہانی اور سخت ہیبت ناک مصیبت ہم پر نازل ہوئی ہے
تم کو سونا سوجھتا ہے۔ تم آرام کرنے کا خواب دیکھ رہے ہو"

یہ نوجوان امیرزادہ اپنے باپ کا طریقہ دیکھ کے اور اُسکے ان الفاظ کو سُن کے
سہم گیا اور اُسنے کہا۔

چارلس۔ خدا نہ کرے۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ آپ کے معاملات مین خلل آ گیا ہو لیکن اس بات کا مجھکو بالکل شبہہ بھی نہین تھا کہ وہ ایسی ابتری کی حالت کو پہونچ گئے ہین جو آج شام کے واقعات عظیمہ سے درجۂ ثبوت کو پہونچے۔ اے میرے پیارے باپ مین کیا کرون مین کس طرح آپکی مدد کر سکتا ہون۔ ناممکن ہو کہ بعد وقوع اس حادثۂ عظیم کے جس سے میری سوتیلی مان کی زندگی خطرے مین ہو آپ کو کافی تاب و طاقت اور صبر و تحمل باقی ہو کہ آپ کسی قسم کے کام کی طرف بجان و دل متوجہ ہو سکین۔"

بیٹے کا یہ جواب سُن کے کانپتے ہوے لہجہ اور لکنت سے بھرے ہوے جوش کے طریقے سے ڈیوک نے یہ جواب دیا۔

ڈیوک۔ خوشی سے۔ واہ۔ بہت خوشی سے مین اسکے سرہانے بیٹھ کے نگرانی کی خدمت اپنے ذمہ لیتا۔ مگر پہلے اس قسمت کے پھوٹ جانے کا علاج ضرور ہو۔ اور اب صرف چند ہی گھنٹے باقی ہین کہ اس عظیم مہم کو سر کرنا چاہیئے۔"

یہ کلمات سُن کے چارلس سر سے پانون تک کانپنے لگا نہ صرف اس وجہ سے کہ اسکو اپنے باپ کے حال پر رحم آتا تھا بلکہ نیز اس سبب سے کہ بحیثیت وارث ہونے خاندان کے اسکو طرح طرح کے خوف و خطرے۔ شک اور اندیشے خود اپنی کامیابی کی نسبت پیدا ہو گئے تھے اور پھر اپنے باپ سے اُسنے یہ سوال کیا۔

چارلس۔ تو کیا آپکی حالت ایسی تباہی کے آخری درجے تک پہونچ گئی ہے؟"

ڈیوک۔ (انتہا کے درد و الم کی آواز سے)" ہاے افسوس اے کم نصیب لڑکے۔ خطرہ خاص ہمارے دروازے پر موجود ہے۔ ہماری ڈیوڑھی کے اندر تک چلا آیا ہے۔ اور فوراً اُس کے دفعیہ کی تدبیر ہونی چاہیئے۔ جہان صبح ہوئی دیکھنا دس بارہ قرضخواہ قرقی کے لیے بیلف کو یہان بھیجین گے۔ اور اگر یہ بدنامی اور دقت مجھے دیکھنی نصیب ہوئی تو"!

یہ سُن کے مارکوئس آف اَرڈن بیتاب اور بےصبر ہو گیا اور اس بات پر مستعد ہو گیا کہ جو کچھ اُسکا باپ کہیگا بجا لائیگا۔ اور اس طرح سے گویا ہوا۔

چارلس "ہائے - بس کیجئے تو - فرمائیے تو - کہ کس طرح سے اسکا دفعیہ ممکن ہے
اے میرے پیارے باپ جلدی سے فرما دیجئے کہ کس طرح سے مین اس موقع پر آپکی
مدد کرسکتا ہون - فرمائیے - فرمائیے مین آرام کرنا نہین چاہتا - ایک لحظہ بھر بھی مجھسے
آنکھ بند نہ کیجائیگی - اور - "

ڈیوک نے بیٹے کا کلام پورا ابھی نہ ہونے دیا اور روک کے کہا -

ڈیوک "بس یہ گران بہا لمحے اور لحظے ہمکو باتون ہی باتون مین ضائع کرنے
مناسب نہین ہین اب اسوقت ایک بج گیا ہے "

یہ کہکے ڈیوک نے گھڑی کی طرف دیکھا جو آتشدان کے اوپر رکھی تھی -

ہان آدھی رات سے ایک گھنٹہ زیادہ گذر گیا ہے لیکن خیر کچھ مضائقہ نہین -
تم چپ چاپ گھر سے باہر نکلجاؤ - بہت تیز قدم جانا - اور بڈفورڈ اسکوئر جاؤ - اور جسقدر
جلد ممکن ہو کالنسن کو یہان بلا لاؤ "

چارلس "کیا فرمایا - اسوقت رات کو مین اسکو سوتے ہوے جگاؤن "

ڈیوک - (بے قابو ہوکر تنک مزاجی سے) "کیا ابھی ابھی مین تم سے نہین کہہ چکا ہون
کہ ایک ایک گھنٹہ - نہین نہین ایک ایک لحظہ قیمتی ہے - جلدی کرو میرے پیارے لڑکے
دیر نہ لگاؤ -

اور نرم آواز سے فوراً ہی یہ فقرہ اور مستزاد کیا -

"اور اگر تم اس متقی روپیہ پیدا کرنے والے لالچی مختار سے یہ کہدوگے کہ مین
اب تمام اپنے معاملات اور کاروبار اسکو سپرد کردینے کو تیار ہون تو اسکو اس سردی
کی رات مین اپنے گرم گرم بچھونے سے اٹھکر یہان آنے مین کچھ تکلیف نہ ہوگی "

چارلس (کمرے سے جلد جاتے ہوے) "حتی الوسع مین بہت ہی جلد
جاؤنگا "

ڈیوک - (واپس بلا کے) "ایک بات اور کہنے کو رہ گئی - چارلس - دیکھو ایسی
آہستگی سے جانا کہ آواز تک نہ نکلے - تم سامنے کے دروازے کی کنجی اپنے ساتھ

لیتے جاؤ۔ اور جب بار لوٹ بھی گھر مین اُسی احتیاط سے آنا۔ اگر تم مجھے یہان نہ پاؤ۔
یعنی کتب خانے مین جب تم واپس آؤ گے تب۔ تو تم کالِنس کو ٹھہرانا اور کہدینا کہ مین
ابھی آتا ہی ہونگا"

چارلس۔ (تعجب سے) "لیکن کیا آپ بھی کہین باہر جاتے ہین پیارے ابّا"

ڈیوک وو (لڑکے کی طرف عجیب طور سے دیکھ کے) "نہین تمھین کیونکر معلوم ہوا
ہین۔ اپنے خاص کمرے مین جاؤنگا۔ تاکہ جن دستاویزون کی کالِنس کو دیکھنے کی ضرورت
ہوگی اُنکو مین بھی پہلے سے دیکھ لون اور الگ کر رکھون۔ لیکن اب ہم یہان اپنی تضییع
اوقات ہی تو کر رہے ہین اور کیا۔ ایک ایک منٹ سونے کا سا قیمتی ہے۔ دیکھ لو"

پچھلے الفاظ ٹیکا یک کہتے ہوے ڈیوک اپنے پاؤن زمین پر دے دے مارتا تھا۔

چارلس وو مین ابھی جاتا ہون۔ میرے پیارے باپ۔ اور مین اس بات کا اقرار
کرتا ہون کہ تمام میری حرکات و سکنات نہایت ہی پوشیدگی اور خفیہ طور پر ہونگی کہ کانون کان
کسی کو خبر نہ ہوگی اور گھر بھر مین کوئی بھی جاننے نہ پائیگا کہ کیا ہوا"

ڈیوک۔ (بیٹے کا ہاتھ پیار سے دبا کے) "ہان بیٹا یہی مین بھی چاہتا ہون۔ ایسا ہی
کرنا"

اسکے بعد مارکوئس آف ارڈن کتب خانے سے اُسی وقت چلا گیا۔ اور چند لحظے
بعد چپکے سے گھر کے باہر نکل گیا اور سامنے والے دروازے کی کنجی بھی اُسنے اپنے پاس رکھ لی۔

مگر جون ہی چارلس اس طور پر اُدھر روانہ ہوا ادھر ڈیوک نے ایک بڑا بھاری
جُبّہ پہنا اور دوسری کنجی اُسی دروازے کی اپنی جیب مین رکھ لی اور اُسی طور پر چپ چاپ
یہ بھی گھر سے باہر نکل گیا۔

ایک گھنٹے کے بعد جب بہت سی کلاک گھڑیون مین دو بج رہے تھے۔ ڈیوک آف
بلانٹ اپنے گھر واپس آگیا۔ جون ہی اُسنے احتیاط اور خبرداری سے سامنے والے دروازے
کے اندر قدم رکھا بڑے کمرے کے لمپ کی روشنی اُسکے چہرے پر پڑی جو مُردے کے
چہرے کی طرح زرد تھا۔ اور اس زور سے اُسکا ہاتھ کانپا کہ قفل مین سے کنجی نکالنی

مشکل ہو گئی۔ اور دروازہ بھی بغیر کھڑکھڑاہٹ کے بند نہ ہو سکا۔ اپنا جبّہ اور ٹوپی بڑے کمرے میں چھوڑ کے وہ کتب خانہ کی طرف کیڑے کی طرح رینگا اور جب اندر جا کے اُسنے دیکھا کہ ہڈ فورا اسکوئر سے اسکا بیٹا ہنوز واپس نہیں آیا ہے تو اطمینان سے کچھ بڑبڑانے لگا۔ اسکے انداز سے ایسا پایا جاتا تھا کہ وہ سمجھتا تھا کہ اسکو خود اُس سے زیادہ جسکا اسکو پہلے خیال تھا دیر لگ گئی اور یہ بھی اسکو اندیشہ تھا کہ مبادا اسکی واپسی کے قبل مارکوئس واپس آ گیا ہو مگر چونکہ اب تک وہ واپس نہیں آیا تھا اسلیے اُسکا اطمینان کلّی ہو گیا۔ کچھ تھوڑے سے کوئلے لے کے اُسنے آتشدان میں آگ کے اوپر رکھ دیے کیونکہ پہلے جو آگ تھی وہ اُس کی عدم موجودگی میں جل جلا کے راکھ ہو جانے کے قریب ہو گئی تھی اور اِس کے بعد یہ کمبخت رئیس اعظم کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اسوقت اُسکے جوش و اضطراب گھبراہٹ اور بیقراری میں وہ شدت تھی جسپر غالب آنا اسکے اختیار سے باہر تھا۔ آدھ گھنٹہ گذر گیا اور پھر بھی اُس کا بیٹا نہ لوٹا۔ اب بیقراری کیسطرح برداشت نہیں ہو سکتی تھی اُسکی بےصبری اور اُس کے طرح طرح کے شبہون نے اِسکے ساتھ وہ کام کیا جو فصّاد کا نشتر رگِ جان کے ساتھ کرتا ہے یہ بات ظاہر تھی کہ کالنس کے آنے پر کتنا کچھ منحصر تھا۔

آخر کار کچھ آہٹ سی سُنائی دی اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص کتب خانے کے باہر آہستہ آہستہ آتا ہے۔ وہ اپنے جوش و خروش کی حالت کی چہل قدمی سے باز رہا اُسنے اپنا دم روک کے آواز کی طرف کان لگائے۔ اور چند ہی لمحہ کے بعد کتب خانے کا دروازہ نہایت ہی آہستگی سے کھلا۔ اب ڈیوک کی جان میں جان آئی اور اسکی سانس اچھی طرح سے چلنے لگی اور وہ جلدی سے مسٹر کالنس کے استقبال کو اور اپنے بیٹے کا اِس امر کا شکریہ ادا کرنے کو آگے بڑھا۔ کہ اُسنے اِس کامیابی کے ساتھ اِس کام کو جو اُسکے سپرد کیا گیا تھا بخیر و خوبی انجام دیا۔ اِس شکریہ کے ادا کرنے کے بعد باپ کی سریع الاسر نگاہ جو بیٹے پر پڑی وہ بھی پُرمعنی تھی اور اُس نگاہ کے ساتھ الفاظ ذیل اُسکی زبان سے نکلے۔

ڈیوک۔ اور اب میرے پیارے لڑکے تم جا کے اپنے خاص کمرے میں آرام کرو کیونکہ درحقیقت تم بہت تھک گئے ہو اور اب تمکو آرام کی اشد ضرورت ہے اور مجھے یہاں

مسٹر کالنس سے باتون مین بہت دیر لگے گی!!

اِس بات کے سُنتے ہی مارکوئس آف انڈٹن کے خوبصورت چہرے پر فوراً مایوسی چھاگئی چونکہ اسکو قوی اُمید تھی کہ اُسکا باپ اُسکو اپنا ہمراز بنائیگا۔ اور اُس معاملے کی بحث مین جو مسٹر کالنس کی طلبی کا باعث ہوا اسکو مدد دینے کی اجازت دیگا۔ اِسلیے اُسکا دل دُکھا اور حد درجہ اُسکی خاطر شکنی ہوئی اور اُسکو خیال گذرا کہ اِس قدر مستعدی اور دلسوزی کے بعد جو اُسنے اپنے باپ کے ارشاد کی تعمیل مین ظاہر کی تھی پھر بھی اُس سے پردہ رکھا گیا اور وہ شریک گفتگو نہ کیا گیا۔ اور علاوہ اِسکے اُس نے یہ بھی خیال کیا کہ بحیثیت اکلوتے بیٹے اور وارث خاندان ہونے کے اِسکو ایک قسم کا حق تھا کہ وہ ہر موقع اور ہر وقت پر اور ہر کارروائی مین جو ملکیت خاندان بلمانٹ کی تباہی اور بربادی سے متعلق تھی موجود رہتا اور شریک کیا جاتا۔

یہ تمام خیالات جو اُسکے بشرے اور حرکات و سکنات سے علانیہ صحیح صحیح پڑھے جا سکتے تھے جب ڈیوک کے ذہن نشین ہوگئے تو اُسنے اِسکو اِس طور پر ایک ملائم مگر مُحکم اشارہ وہانسے چلے جانے کا کیا۔

ڈیوک۔ (متانت سے) "میرے لڑکے تم کو کل حال کل معلوم ہو جائیگا مگر میری تم سے یہی التجا ہے کہ اسوقت تم یہان نہ رہو صرف مسٹر کالنس اور مجھکو تنہا چھوڑ دو"

چارلس نے کچھ جواب نہ دیا اور یکایک کمرے سے باہر چلا گیا اور اُسکا باپ چند لحظہ تک بیتابی اور بےچینی سے دروازے کی طرف جسکو وہ بند کرکے باہر گیا تھا دیکھتا رہا۔ اِسکے بعد یکبارگی اُسنے اپنا اطمینان کرلیا اور کالنس کی طرف مخاطب ہوکے کہا کہ اپنا چوغہ اُتار کے علٰحدہ رکھ دے اور آگ کے قریب کرسی لے کے بیٹھ جائے۔

اِن ذات شریف کا سن قریب پچاس برس کے تھا اُسکے چہرے کے خط و خال کی سختی نگاہ کی تیز عذر پذیری اِس امر کی کافی شہادتین دیتی تھین کہ اِسکے مزاج مین روپیہ پیدا کرنے کی ہوا و ہوس کا غلبہ بہت ہے۔ اِسکے دل کی بیرحمی نا عذر شناسی اور اندازہ گیری اِس بات کا کامل ثبوت دیتی تھی کہ ہمدردی خدا ترسی اور مردم دوستی سے بالکل اسکو مس نہین ہے

طمع اور لالچ کے مختلف الاقسام اور خراب ترین مجموعون نے جو ہر دم وہر لحظہ اسکے گلوگیر
رہتے تھے اسکے دِل کو سیاہ کر دیا تھا اور بیسیر سختی کا غلاف چڑھا دیا تھا۔ ابتدأً ایک
وکیل کے دفتر مین وہ بطور ایک پیغام یا خط پہنچانے والے اور متقاضی لڑکے کے ملازم تھا۔
لیکن نوشت وخواند مین ترقی کرنے اور کام کے سیکھ جانے مین اُسنے اِسقدر لیاقت پیدا کی
کہ وہ نقل نویس ہو گیا۔ اور جہانتک ممکن ہوا بے ایمانی کے اصولون کے ذریعہ اور چکنی چپڑی
باتون اور لگاوٹ کے طریقے سے بدنامی اور الزام سے ڈر کے اُسنے روپیہ جمع کیا اور اپنے
آقا کی شاگردی مین مدت معینہ تک رہنے کا حسب دستور عہد وپیمان کیا اور بعد مدت معہودہ
کے مختاری کا سارٹیفکٹ حاصل کیا۔ اُسکی چستی اور چالاکی سے اُسکی مختاری کو اتنا فروغ
ہوا کہ کثرت سے مؤکل اسکے پاس آنے لگے اور دولت کا دروازہ کھُل گیا۔ اِسقدر روپیہ آیا
اتنا اُسنے کمایا کہ اُسکی طمع آسودہ ہو گئی لیکن اُسکی آگ بالکل بجھی اور آخرکار اُسکو اس بات کی
فرصت ملی کہ وہ اپنی بلند ترین تمناؤن کو بر لائے اور اپنا ارمان نکالے اور اُن ارادون سے
متمتع ہو اور اس طور پر وہ ایک بڑا متموّل اور مالدار آدمی بن گیا اور بڑا بلند نظر اور بہت فی الا
مشہور ہوا۔ پس اِسوقت جب ہم اِسکو اپنے ناظرین سے معرفی کرتے ہین اُسکا دل اِس بات پر
مائل تھا کہ وہ اپنی ناکتخدائی کی حالت کو بدل کے متاہل ہو جائے اور نکاح کر لے یہ خواہش
اس کے دل مین اس وجہ سے پیدا ہوئی تھی کہ وہ اپنے عالم تنہائی کی برکتون سے بیزار ہو گیا
تھا اور اکیلا رہنا اسکو ستاتا تھا نہ یہ کہ خانہ داری کی مسرتون اور خوشیون کی آرزو تھی۔
بلکہ دماغ مین اور ہی چڑھی ہوئی تھی۔ اور اصل بات یہ تھی کہ اُسنے اپنا پکا ارادہ کر لیا تھا
کہ اگر کسی امیر کبیر نشینی رئیس کے خاندان کی کوئی لڑکی ملجاتی تو عقد کر لیتا تاکہ اسکو جو چھینیان
عام رعایا کی نسل و اولاد مین ہونے سے ستاتی تھین اُنسے نجات ملتی۔ اور عام رعایا مین
ہونے کا دھبہ جو اسکو لگا ہوا تھا مٹ جاتا۔ اور اس خیال وخواہش کا یہ نتیجہ جو اس نے
اوّل ہی اوّل اپنی عمر بھر مین نکالا تھا اور اپنا ایک ایسا مد نظر قائم کیا تھا ایسا تھا جس کو
روپیہ جمع کرنے سے جو اسکا اصل واصول تھا کچھ تعلق نہ تھا۔ یہ دُھن ہی اور تھی لیکن
یہ بھی وہ خوب جانتا تھا اور اچھی طرح سے واقف تھا کہ رؤسا کے خطاب پانے کے خطاب یہ

اور جنکو اپنی عالی خاندانی کا غرہ ہر کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اپنی بیٹی کا ہاتھ اس ادنی مختار کے ہاتھ مین دیدیتا جسکی اصل و نسل اور حسب و نسب مین بھی کلام تھا۔پس اس طرف سے تو وہ بالکل مایوس تھا۔ اب باقی رہین ذی دول اور ذی خطاب اُمراء عظام کی بیٹیان جو زمانے کی اُلٹ پھیر سے محتاج اور مفلوک ہو گئی تھین۔پس اگر وہی اُسکے ساتھ ساتھ کسی کلیسا مین جا کے رسوم ازدواج ادا کرتین تو اُنسے بھی عقد کرنے کے لیے وہ تیار تھا۔

ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ مسٹر کالنس کی قریب پچاس برس کے عمر ہو گی اور اگرچہ اسکے خط و خال نا ملائم اور کرخت تھے لیکن وہ بالکل بدشکل نہین تھا کیونکہ وہ اپنے دانتون کو بہت حفاظت سے رکھتا تھا اور سفید بھی تھے۔ اسکے سیاہ بال بتقاضاے عمر آدھے کے قریب کھورے ہو گئے تھے۔ اسکی آنکھین قدرتی اچھی تھین اگرچہ امارت اور پیشہ نے اُنکو روباہ باز اور نامیمون بنا رکھا تھا۔ قد میانہ تھا اور ایک دُبلا پتلا آدمی تھا۔ کمر مین اس وجہ سے کسی قدر خم آگیا تھا کہ سالہا سال تک میز پر جھکے جھکے تحریر کا کام کرتا رہا۔ تمام اس کے انداز و روش اور حرکات و سکنات سے انتہائی تیزی اور چالاکی پائی جاتی تھی تاہم اُسکی گفتگو ایسی تھی جو ہمیشہ آہستگی اور نہایت تحمل وغور اور استغنا سے ہوتی تھی۔ یہ ایک عادت تھی جو زندگی بھر رہی۔ مستعد اور حریف مکار اور عیار تو وہ تھا ہی اسپر غیب دانی اور پیش بینی کا ملکہ کامل طرہ ہوا۔

علاوہ اسکے اسکو اپنے قول و فعل کا کبھی پاس و لحاظ نہین تھا۔ پس مسٹر کالنس سا آدمی جسمین یہ سب صفتین موجود تھین ممکن نہ تھا کہ جو کام کرتا اُسمین کامیاب نہ ہوتا خواہ دُنیا کی بھول بھلیان اسکی راہ مین آتین اور سوسائٹی کی خراب سی خراب حالت کا سامنا ہوتا مگر مسٹر کالنس کے سامنے کسی چیز کی کچھ حقیقت نہین تھی۔

علم مجلس اور رواب و آداب صحبت مین وہ بالکل کندۂ ناتراش نہین تھا کیونکہ اسکو ایسی عجیب وغریب آسانی پر دسترس تھی کہ اورون کی تقلید کرکے وہ اپنی طرز و روش آن کی آن مین بدل ڈالتا۔ اور جیسی صحبت ہوتی اُسکے انداز اور چال ڈھال کا نقال بنکر اُسکا سا اترا ہی حرکات و سکنات مین پیدا کر لیتا تھا یا یہ کہو کہ یہ شخص ایسا باریک بین تھا

اور اس امر کی قابلیت رکھتا تھا کہ اپنی وضع اور حالت مین ایسی صورت پیدا کرتا تھا اور اپنے طرز گفتار و رفتار کو ایسا سانچے مین ڈھالتا تھا جو بالکل اُن تکلفات اور آداب کے مطابق ہو جاتے تھے جیسے اُن انجمنون مین جہان وہ اپنی دولتمندی یا اپنے مقتدر موکلون کی ضروریات کے سبب سے باریاب ہو سکتا تھا برتے جاتے تھے۔ پس دراصل وہ بالکل کُندۂ ناتراش نہین تھا لیکن تاہم اکثر اوقات وہ شوخ اور بے تکلف اور گستاخ بنجاتا تھا اور بہت جلد خلا ملا پیدا کر لیتا تھا۔ اِسکے عروج نے اسکو لاف زن اور اسکی دولت نے اسکو فقرہ باز بنا دیا تھا۔ اور چیدہ چیدہ اور بڑے بڑے گھرانون کے کھانے کی میز پر یا ایوانون مین بے تکلفی اور بیباکی ظاہر کرنے کی غرض سے وہ اپنے طرز و طریق ایسی بے تمیزی اور بے ادب آزادی کے بناتا جسکو وہ اپنی غلط کاری سے خیال کرتا تھا کہ اصل آزادی یہی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اُسکی جسمانی آرایش بھی ایسی ہوتی جس سے کسی قدر فضول خرچ ہونا پایا جاتا۔ اُسکی صدریون کے کپڑے کے رنگ بڑے بھڑکیلے اور چمکدار ہوتے تھے۔ اور اتنا جواہرات پہنتا تھا جتنا نمائش کے لیے حتی الامکان جمع کر سکتا تھا۔

مسٹر کالنسن کی یہ کیفیت تھی جسکا اس شرح و بسط سے ہمنے یہ حال لکھا ہے۔ کیونکہ یہ حضرت بھی ایک ہی شخص ہین جنھون نے اس قصہ کے تماشاگاہ مین اپنا کچھ کم حصہ نہین لیا ہے۔

اُسنے اپنا جُبّہ اُتار کے علیحدہ رکھدیا اور جس کُرسی کی طرف ڈیوک نے اشارہ کیا تھا اُسپر بیٹھ کے یہ مختار اپنے ہاتھ آگ سے گرم کرنے لگا۔ کبھی ایک ہاتھ آگ کی طرف رکھتا تھا کبھی دوسرا ہاتھ اور اس طور پر کبھی دونون ہاتھون کو دباتا اور ملتا تھا۔ اول تو بیٹھتے ہی اُسنے ڈیوک سے عذر خواہی کی اور کہا کہ جسوقت مارکوئس آف ازڈن میرے مکان پر گیا تھا مین موجود نہ تھا دعوت مین گیا ہوا تھا اس وجہ سے دیر زیادہ ہوگئی اور حضور کو اتنا منتظر رہنا پڑا کہ ہنوز پلنگ پر جانے کی نوبت نہ آئی۔ یہ اُسکا بیان اس طور پر تصدیق ہوا کہ مسٹر کالنسن شام کا پورا لباس پہنے ہوئے تھا اور اسلیے ڈیوک کی طلبی پر اس کو اپنے گرم گرم بچھونے سے سردی مین اُٹھنے کی تکلیف نہین ہوئی تھی۔

ڈیوک۔ (بطور استفہام) آج شام کے ہولناک واقعات کا تذکرہ میرے
فرزند دلبند نے آپ سے ضرور عرض بیان کیا ہوگا؟

مسٹر کالنسن۔ جی ہاں مائی لارڈ۔ اور میں اُس وحشیانہ اور بیرحم جبر و سختی
کی نسبت جو جناب ڈیجر صاحبہ کے ساتھ کی گئی لبیت دل سے حضور سے اپنی ہمدردی
ظاہر کرتا ہوں۔ واہ کیا اچھی عورت ہیں۔ کیسا نورانی چہرہ پایا ہے۔ اور میں حیرت میں آکے
آنکو پسند کرتا ہوں۔ مگر یہ بات کہاں سے خیال میں آسکتی ہے کہ مسٹر لیوین ہیم اپنے فعل قبیح کا
مرتکب ہوا ہوگا۔ بلکہ ہوا ہو کہ انکی طرف سے کوئی فعل شایستہ و ناشایستہ ایسا سرزد ہوا ہو جس سے
ڈیجر صاحبہ کی توہین ہوتی ہو اور وہ ناخوش ہو گئی ہوں اور یہ ناخوشی دیکھ کے وہ
وحشیانہ کینہ وری اور بغض کی طرف پوری راغب ہو گیا ہو لیکن دوسرے معاملے کی
نسبت۔ یعنی وہ معاملہ جو مسٹر سولومن کے یہاں آنے کا باعث ہوا حضور آپ مجھسے خفا
نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ صرف اپنی آخری تدبیر باقی تھی جو میں نے کی اور بس۔"

ڈیوک۔ (بات کاٹ کر) نے مہربانی سے تمہیں کچھ کہنے دیتا نہیں مسٹر کالنسن۔"

ڈیوک نے جب یہ دخل درمعقول دیا اُسوقت کہ بیٹری کے واقعات کی بابت
جو کچھ یہ مختار اپنے غور و تامل سے کہہ رہا تھا چہرے سے اسکے بہت دلی درد اور رنج آور جوش
پیدا ہوتا جاتا تھا وہ اُسکے شرکے لیے اور وہ کچھ اپنا جذب ساتھ لیتا تھا۔

کالنسن۔ بہتر ہے۔ میں اب ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالونگا۔ حضور کو جو کچھ
فرمانا ہو سب فرمائیں۔

یہ کہہ کے ایک نہایت عمدہ طلائی ڈبیا جسمیں جواہرات جڑے تھے مختار نے
اپنی جیب سے نکالی اور اُسمیں سے ایک ہلاس کی چٹکی لی۔

ڈیوک۔ تم آپ جانتے ہیں کہ میرے سب قرضخواہوں کا یہی ارادہ ہے کہ وہ
آخری تدبیر پر عمل کریں۔ مسٹر سولومن بھی مجھسے ایسا ہی کہتے تھے چند مہینے گذرے
ہیں کہ آپ نے بعض شرائط کا اشارۃً و کنایۃً تذکرہ کیا تھا کہ اگر انکے مطابق کیا جاتا
تو آپ مجھکو میری مشکلات سے نجات دلانے کو راضی تھے۔ مگر میں نے انپر عمل کرنے

انکار کیا تھا۔ شاید حماقت سے آپکی شرائط کے مطابق کاربند نہ ہوا مین تسلیم کرتا ہون کہ مین نے اپنی ناشائستگی اور کبر و نخوت سے انکو منظور نہ کیا تھا۔ اور اب مین اپنے کیے سے آپ پشیمان ہون اور آپ سے معذرت خواہ ہون۔ اور اب آپ نے بھی کافی طور پر اپنا بدلا لے لیا ہے کہ اپنے مطالبہ اور زر قرضہ کے وصول کرنے کے لیے ابھی چند ہی گھنٹے ہوے ہین۔ وہ تدبیر نکالی تھی جس سے میری حقارت اور بعزتی مین کوئی بات باقی نہ رہی تھی "

مختار ڈیوک کو چند لحظہ تک خاموش دیکھ کے سمجھا کہ جواب کا طالب ہے۔ اور اس طور پر جواب دہ ہوا۔

مسٹر کالنس "اے میرے لارڈ۔ یہ میرا فعل بدلا لینے کی غرض سے نہ تھا۔ مین کبھی کسی جذبے کا مطیع نہین ہون۔ سوا اسکے جسمین میرا ذاتی فائدہ ہوتا ہے میری رسائی سے بدلے کا مقام یا تو زیادہ اونچا ہے یا بہت ہی نیچا ہے۔ مین نہین جانتا کہ کہان ہے۔ بہرحال مین نے بدلا نہین لیا ہے۔ جو تدبیر مین نے کی صرف وہی ایک تدبیر باقی تھی جو مجھکو میرے روپیہ وصول کرنے کی خواہش نے سجھائی۔ مگر ہان مین تسلیم کرتا ہون کہ میرا یہ فعل بڑی بے لحاظی اور شتاب زدگی سے ہوا ہے اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ان حیرانیون اور پریشانیون کی چونکا دینے والی حالت جو آپ کے گرد ہجوم آور ہونے کو ہے مجھے معلوم تھی اور مجھ سے پوشیدہ نہین رہ سکتی تھی"

ڈیوک "خیر مسٹر کالنس مین اس بات کے سننے سے خوش ہوا کہ آپکو مجھ سے کوئی کینہ نہین ہے۔ آپکو یاد ہوگا کہ جب آپ نے چند مہینے ہوے کہ بعض شرائط میرے غور اور خوض کرنیکے لیے تجویز کر کے لکھ بھیجے تھے مین نے آپ سے کیا کہا تھا"

کالنس۔ (اپنی عادی سختی اور سنگدلی سے) "حضور نے ان شرائط پر تعجب ظاہر کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ شرائط مذکور میری انتہا کی خود بینی اور تعجب انگیز گستاخی پر دلالت کرتے ہین"

ڈیوک (بہت گھبرا کے) "مسٹر کالنس میری یہ مراد ہرگز نہین تھی۔

میرا یہ منشا تھا کہ آپ میری وجوہات پر پھر غور کرین - اور اُن اُمیدون کو جو مجھے تھین"

مسٹر کالنس - (اپنی گھڑی کی زنجیر سے کھیلتے ہوئے) "مجکو اُس موقع کی ایک ایک بات جسکا حضور نے حوالہ دیا ہے بخوبی یاد ہے - آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کا فرزند چند مہینے کے بعد سنِ بلوغ کو پہونچے گا اور جب وہ سنِ بلوغ کو پہونچیگا اُسوقت وہ جائداد کا بار قرضہ کم کرنے مین آپ کا شریک ہوگا اور جتنے قرضخواہ ہین اُنکو اُنکے اطمینان کے بموجب ضمانت بھی دیدی جاویگی - اسکے جواب مین بندہ نے عرض کیا تھا کہ اسی کا ہمشکل ایک معاملہ اُسوقت بھی پیش آیا تھا جب جناب ڈیوک آنجہانی زندہ تھے اور ایک بڑے حصۂ جائداد کی نسبت آپ نے بھی ایسا ہی انتظام فرمایا تھا جسکا نتیجہ کچھ نہ نکلا اسلیئے آپ کے صاحبزادہ کی رضا و رغبت سے اگر جزو علاقہ فروخت بھی کر ڈالا جائے تاہم ایفاے زرقرضہ کے واسطے ناکافی ہوگا - پس اب حضور مجھکو اس امر سے مطلع فرمائین کہ آیا اس عرصہ مین جو حضور نے مکرر سہ کرر بلکہ بارہا اس معاملے کو جانچا اور پرتالا اُس سے کوئی ایسے واقعات جدید بھی مستنبط ہوے ہین جنسے میری معروضات سابقہ کی تردید ہوسکتی ہو"

ڈیوک "بلکہ قضیہ بالعکس ہے مسٹر کالنس - اور افسوس ہے کہ جیسا اس معاملے پر آپنے بہت مناسب طور پر غور و تامل کر کے اپنی راے ظاہر کی تھی وہ بہت صحیح تھی"

مسٹر کالنس "اور اسلیے اب حضور کا فرزند - کہ اب فضلِ الٰہی سے سنِ بلوغ کو پہونچ گیا ہے - وہ بات آپ کے لیے بھی کرے جو حضور نے اپنے والد ماجد کے لیے کی تھی تو تمام جائداد اور علاقہ بالضرور نیلام ہو جائیگا اور قصر بلمانٹ تباہ و برباد ہو کے منہدم و مسمار ہو جائیگا"

ڈیوک - (آہ سرد بھر کے) "اسمین شک نہین جو کہتے ہو بجا ہے - یہی حالت ہے"

مسٹر کالنس "تو پھر حضور کا منشا یہ ہے کہ زر کثیر کی ایک رقم جس طور سے ہوسکے آپکو ملجائے تاکہ جو لوگ سخت تقاضا کر رہے ہین اُنکا پہلے تصفیہ ہو جائے اور پھر آپ اپنی جائداد و علاقہ کی ترقی کی طرف بجان و دل متوجہ ہون مالگذاری اور آمدنی مین ترقی کرین اور مرتہنون کو سود

ادا کرنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اُسکو آپ اپنے خرچ مین لائین "

جب مسٹر کالنسن اس طور پر اپنی سنگدلی اور بیرحمی اور معاملہ داری کی صفائی سے سچ سچ بات کھلم کھلا بیان کر چکا تو اُسنے ہلاس کی ایک بڑی سی چٹکی بھر لی۔

ڈیوک " آپ نے مقدمہ کی کیفیت بہت ٹھیک ٹھیک بیان کی۔ اگر دو برس کے واسطے مجھے دس لاکھ روپیہ ملجاتے تو مین محفوظ رہتا "

مسٹر کالنسن " اللہ اکبر۔ اسقدر رقم کثیر۔ مگر کس صورت سے مین حضور کی مدد کر سکتا ہون۔ تعلقہ کی اسقدر آمدنی نہین کہ وہی کفالت اور ضمانت کے لیے کافی ہو سکے اور یہ بات تو بیکار سے بدتر ہی کہ مارکوئس آف آرڈن اُس حصہ کو جو اُنکے نام کر دیا گیا ہی مکفول کرین "

ڈیوک (مسکراتے ہوے) " تب تو پھر آپ نہین۔ مین خیال کرتا ہون۔ یعنی یہ کہ آپ نے بیشک اُس تجویز کی نسبت جو چند مہینے ہوے پیش ہوئی تھی بہت بہتر سمجھا ہی "

مسٹر کالنسن " نہین حضور۔ مین نے اسکو بہت بہتر نہین سمجھا ہی۔ مگر گفتگو تو اس امر مین ہی کہ وہ تجویز اس آپکی خواہش سے جو دو برس کے واسطے روپیہ لینے کی نسبت ہی کیا تعلق رکھ سکتی ہی میری غرض سیدھی سیدھی اور سادہ سادہ تھی۔ مین نے بجائے خود یہ تجویز کی تھی کہ مین دس لاکھ روپیہ حضور کو پیشکش کرون۔ بلا رسید۔ بلا ضمانت۔ بلا تحریر دستاویز۔ یعنی صاف صاف یہ ہی کہ دس لاکھ روپیہ حضور کو اس شرط پر دے ڈالون کہ "

ڈیوک (فوراً روک کے اور یہ جان کے کہ کسی ناخوش آیند معاملے کا تذکرہ ہونیوالا ہی) ہان ہان۔ مجھے وہ شرط بخوبی معلوم ہی۔ مگر مین نے جو تجویز کی تھی وہ یہ تھی کہ ان شرائط کی ترمیم اس طور پر کیجاتی کہ آپ مجھکو دس لاکھ روپیہ دو برس کے وعدے پر میری ذات خاص کی ضمانت پر قرض دیتے اور اگر دو برس کے گذر جانے کے بعد مین قرضہ کا روپیہ ادا نہ کر سکتا تو اُسوقت آپکو دوسری شرط کے پورا کرانے کا اختیار حاصل ہوتا "

مسٹر کالنسن۔ (تامل سے) " دو برس۔ دو برس۔ بہت بڑی مدت ہی۔ اب مین پچاس برس کا ہون۔ اب بھی بہت عرصہ گذر گیا ہی "

ڈیوک۔ (بات کاٹ کے) " مگر آپ ایسے ہین کہ ابھی اپنے کو جوان کہہ سکتے ہین "

اور سمجھیں کبھی شک نہیں کہ جتنی آپ بیان کرتے ہیں اتنی ہی آپ کی عمر معلوم بھی نہیں ہوتی "

مسٹر کالنس - (اس طور پر کہ طنز ظاہر نہ ہوا اور بیجز کی بات کھلنے نہ پائے) "میں حضور کی اس تعریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں - دس لاکھ روپیہ بڑی بھاری رقم ہے اور جب تک وہ مدعا جسکے حاصل ہونے کی مدت سے خواہش ہے حاصل نہ ہو جائے یہ رقم اس طور پر نہیں لگادی جاسکتی - حضور مجھ سے صاف صاف بیان کرینگے - پردہ نہ رکھینگے - آپ صرف اتنا فرمائیں کہ دو برس گذر جانے کے بعد پھر وہ کونسا موقع آپ کو ملیگا کہ حضور اس قرضہ کا روپیہ ادا کر دینگے اور اس شرط کے پورا کرنے سے جسکو میں سمجھتا ہوں کہ آپ بہت ہی ناپسند کرتے ہیں اور مکروہ جانتے ہیں محفوظ رہیں گے - آئیے ہم دونوں صاف دلی سے اسوقت گفتگو کریں کسی طرح کا کھوٹ کپٹ دلوں میں نہ ہو اور اس معاملے کو معاملہ داری کے طریقے سے طے کر ڈالیں "

ڈیوک " بہتر ہے ایسا ہی ہوگا "

یہ جواب دیتے ہوئے اس امیر اعظم کو اسقدر جوش آیا کہ خود اپنی حقارت اور نفسی مشکل سے اخفا کر سکا اور یہ ناخوشنودی اور استکراہ مخاطب کی نسبت اسکے دل میں پیدا ہوئی تھی اسکو بھی چھپا نہ سکا - مگر کیا کرتا ضرورت اور احتیاج نے اسکو ایسے شخص سے معاملہ کرنے کے لیے مجبور کیا تھا - وہ اس طور پر متکلم ہوا -

" میں بخوبی جانتا ہوں کہ جسقدر روپیہ میں نے طلب کیا ہے اس سے اسی قدر قرضہ کے ادا ہو جانے کا انتظام ہو سکیگا جسکا سخت تقاضا ہے اور بعد اسکے جو دو لاکھ رہ باقی رہیگا وہ تعلقہ کی اصلاحات اور ترقیات میں صرف ہوگا - اسلیے میں اپنی ذات کو فریب نہیں دے سکتا کہ مرہنون کا سود ادا ہو جانے کے بعد تعلقہ کی پیداوار کی آمدنی سے اسقدر پس انداز ہو سکیگا کہ دو سال گذر جانے کے بعد اس باقی سے آپکا قرضہ ادا ہو جائے - مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ... تو بھی امید ہے کہ میری ... سے ایک ... اور ... ضرور ...

وقت میری مدد کیواسطے ہرگز ہرگز پس و پیش نہ کریگا۔"

مسٹر کالنسن۔ (بلحاظ طرز و صفت) "آپ کی اس شدت سے صفائی کا مین شکریہ ادا کرتا ہون پس اس تقریر کی غرض یہ معلوم ہوتی ہو کہ حضور مجھکو ایک کل کا گڈا بنانا چاہتے ہین کہ جب ادھر جس طرف چاہا اُسکی کل پھیر دی۔"

ڈیوک۔ "مین اس بات کے ثابت کرنے مین کوشش کرتا تھا کہ آپ کو اپنے روپیہ کی واپسی کا بہر نوع یقین کامل ہو جائے۔ بہر حال دونون صورتون مین آپکا کچھ نہین جاتا اور آپ محفوظ رہتے ہین۔"

یہ بات رئیس اعظم نے اس واسطے کہی کہ اسکو ایک اندیشہ پیدا ہو گیا تھا اور وہ اندیشہ یہ تھا کہ چونکہ کالنسن کے سامنے سب حال صاف صاف بیان کر دیا ہو ایسا نہو کہ وہ اُس دوسری شرط کے اثنا پر جسکا ذکر ہوا ہو معاملے کا انحصار رکھے۔

مسٹر کالنسن۔ "مانا لیکن چونکہ حضور نے میری مجوزہ شرائط مین جنکو مین نے چند ماہ کا عرصہ ہوا پیش کیا تھا ترمیم چاہی تھی تو مین بھی اب اس امر کا اجازت خواہ ہون کہ بجائے خود جناب کی مجوزہ شرائط مین ترمیم کرون۔"

یہ کہہ کے مسٹر کالنسن اُس کرسی سے جو آتشدان کے پاس رکھی تھی اُٹھ کھڑا ہوا اور جو کرسی میز کے برابر رکھی تھی اُسپر جا بیٹھا۔ اسکے بعد اُسنے فلس کیپ کاغذ کا ایک تختہ لیا اور دادستد کے قاعدے کے بموجب حاشیہ توڑا اور اُسپر وہ شرائط جن کا وہ ڈیوک کو پابند کرنا چاہتا تھا تحریر کرنے شروع کیے۔ جسوقت وہ لکھنے لگا ڈیوک اپنی پریشان حالت مین کمرے مین ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ صرف پاؤ ہی گھنٹے کے عرصے مین اُسنے کم سے کم بارہ دفعہ جیب سے گھڑی نکال کے دیکھی۔ مگر مسٹر کالنسن نے اسکے اضطراب اور بے صبری پر کچھ توجہ نہین کی وہ برابر غور و فکر سے اس طور پر لکھتا رہا جیسا کہ کوئی شخص کسی معاملہ عظیم کی تحریر مین بجان و دل متوجہ ہو کئی مرتبہ وہ ٹھیر بھی گیا کہ ایک آدھ چٹکی ہلاس کی لیلے۔ اور جب وہ اسطور پر ٹھیر جاتا تھا ڈیوک غصہ سے اپنے پانون زمین پر دے دے مارتا تھا کیونکہ اُسکو اسکا ایک ساعت بھر بھی توقف

کرنا گران گذرتا تھا اور بڑا ناگوار ہوتا تھا۔ آخر کار پاؤ گھنٹہ گذر گیا اور مسٹر کالنسن نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور جس دستاویز کا اُسنے مسودہ کیا تھا اُسکو ڈیوک کے حوالہ کیا۔

اُن شرائط کو جو سلسلہ وار مشروحاً و مفصلاً مرقوم تھین جب ڈیوک آف بلماٹ نے پڑھا غصّہ سے تمام بدن اسکا کانپنے لگا اور چہرے پر اس شدت سے زردی چھاگئی جیسے کسی مُردے کا چہرہ ہوتا ہی۔ کاغذ کو اُسنے اپنے ہاتھ سے پھینکدیا اور کہا۔

ڈیوک "یہ شرائط مجھکو ہرگز منظور نہین ہین"!

مسٹر کالنسن۔ (معمولی استغنا سے) "تو پھر اس ملاقات کا بھی خاتمہ ہی۔ مین حضور کی خدمت مین شب بخیر۔ بلکہ مجھے کہنا چاہیئے صبح بخیر۔ عرض کرتا ہون"!

یہ کہہ کے کالنسن دروازے کی طرف چلا۔

اُسکی اُنگلیان ہاتھی دانت کے دستہ پر تھین جو دروازے مین لگا ہوا تھا۔ قریب تھا کہ دستہ گھمائے۔ کہ ڈیوک نے اُچھل کے اسکا بازو پکڑ لیا۔

ڈیوک۔ (بکمال اضطراب سے) "ٹھہریے۔ اس طور پر رخصت ہونا مناسب نہین۔ آئیے اس معاملے مین پھر اچھی طرح سے گفتگو کرین"!

کالنسن (آتشدان کی طرف واپس آتے ہوئے) "بہتر ہی جو ارشاد ہو"!

ڈیوک۔ (کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) "بس آپکی یہی آخری تجویز ہی"!

کالنسن۔ (بے پروائی سے) "یہی ہی۔ میرے لارڈ آپ جانتے ہین کہ مین اہل پیشہ ہون پورا پورا معاملہ دار مطلبی۔ اور جو مجھے کرنا ہوتا ہی وہ مین ایک ہی مرتبہ دل مین ٹھان لیتا ہون اب یہی ٹھنی ہوئی ہی۔ جو ٹھنی ہوئی ہی"!

ڈیوک۔ (غم و غصہ اور ملامت آمیز آواز سے) یہ نہین ہو سکتا کہ ان بیہودہ حساب اور قہرناک شرائط کے پورا کرنے مین آپ ہی کی ضد قائم رہے"!

کالنسن "یہ اصرار تو حضور چلا ہی جائے گا۔ یعنی جبتک میری ذات کو اس معاملہ سے تعلق ہی اُن شرائط کے پورا کرانے مین اصرار ہی رہیگا"!

ڈیوک (کف افسوس مل کے) "یہ ایک غیر واجب فائدہ ہی جو تم میری تباہی د

حالت کی بدولت اُٹھایا چاہتے ہو۔ تم مجھکو بالکل اپنے اختیار مین کیے لیتے ہو۔ تم میری دونون بیٹیون کی تقدیر کے گویا منصف اور مجوز بنتے ہو مسٹر کالنسن ذرا تم تو سوچو۔ اُس ایک اور خاص شرط پر جسکے بارے مین ہماری تمھاری رائے کا اختلاف ہے پھر غور کرو۔"

مسٹر کالنسن "مین بخوبی سوچ چکا ہون حضور۔ اور جہانتک کہ اسمین مین اپنا تعلق دیکھتا ہون مجھے معلوم نہین ہوتا کہ دوبارہ غور کی ضرورت ہے"

یہ کلام اس سختی سے کیا گیا کہ کسی غصہ مین بھرے بیٹھے آدمی کی اشتعال طبع کے لیے کافی تھا۔

ڈیوک۔ (آہستہ سے) "لعنت ہے۔ تف ہے۔ ذوق ہے تیری اوقات پر!"

یہ کہہ کے ڈیوک نے منھ پھیر لیا اور پھر کمرے مین اس طور سے ٹہلنے لگا جیسے کوئی زخمی شیر اپنے پنجرے مین پھرتا ہو۔ لیکن چند منٹ کے بعد اُسنے پھر مختار کو مخاطب کر کے دریافت کیا۔

ڈیوک "اگر مین منظور کر لون تو روپیہ کب تک آئیگا"

کالنسن "فوراً جس وقت کل بنک کھلین۔ نو بجے"

یہ کہہ کے مسٹر کالنسن نے بے پروائی سے ایک اور چٹکی ہلاس کی لی۔ اُسوقت اسکے چہرے کی کیفیت دیکھنے کے قابل تھی۔ اندر سے تو خوش تھا کہ اب پالا مار لیا ہے اور باہر سے بے غرضی پائی جاتی تھی۔

ڈیوک۔ (بیقراری اور پس و پیش سے) "کیا اور شرائط پر مجھے روپیہ نہین ملسکتا"

کالنسن "مین کسی اور شرط سے واقف ہی نہین ہون"

ڈیوک "کیا تم پانچ لاکھ روپیہ۔ صرف پانچ لاکھ روپیہ میری اور لارڈ ڈارڈن کی ضمانت پر دیسکتے ہو"

کالنسن "ایک حبہ نہین حضور۔ ایک حبہ"

ڈیوک "بس مجبوری ہے۔ تمھاری تجویزین منظور ہین۔"

یہ الفاظ کہنے کو تو یہ رئیس اعظم کوشش بلیغ سے کہہ گیا مگر پیچھے پچھتایا اور اپنی

کم جُرأتی پر بہت پشیمان ہوا اور پھر کہا۔
کل ساڑھے نو بجے صبح کو مین یہان تمھارا اور روپئے کا منتظر ہونگا۔
مسٹر کالنسن ۔"
مسٹر کالنسن۔ دفقرہ پورا کرنے کو" اور اقرار نامہ مین مکان پر جاتے ہی لکھ ڈالونگا پیچھے سونے جاؤنگا۔ مین کسی اپنے محرر کو گواہی کے واسطے بھی لیتا آؤن"
ڈیوک ۔" ہان ۔ ہان لیتے آنا"
یہ کہتے ہوے ڈیوک کے اوپر غشی کی حالت طاری ہونے لگی۔ کیونکہ اسکو اس بات کا خیال آیا کہ اپنی ہی موت کے فتوے پر اپنا العبد ثبت کرنیکی اُسنے رضامندی ظاہر کی تھی۔ یہ کہہ کے ڈیوک نے اسکو رخصت کیا۔
ڈیوک ۔" شب بخیر۔ شب بخیر"
کالنسن ۔" بلکہ روز بخیر۔ حضور"
اسکے بعد مختار گھر کو رخصت ہوا۔

گیارھوان باب

(دعوت ہال کے بعد دوسرا دن)

ساڑھے آٹھ بجے صبح کے نواب نادار یعنی ڈیوک عالی وقار خوابگاہ سے برآمد ہوا اور بیگم صاحبہ زہرہ پرستار یعنی ڈچز عالیمقدار کے کمرے کی طرف جاکے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ کلیمنٹائن فرانسیسی خواص نے دروازہ کھولا۔ اور اپنے لبون پر اُنگلی رکھی جس سے یہ مراد تھی کہ خاموش رہیئے کیونکہ ڈچز آرام مین تھی۔ ڈیوک لحظہ بھر وہان کھڑا رہا اُس کے بعد اُس نے چھوٹے کمرہ متصلہ مین اُس کو آنے کا اشارہ کیا۔

اِس حکم کی تعمیل مین کلیمنٹائن نے نشستگاہ اور خوابگاہ کا دروازہ بند کیا۔ اِن مکانات کا مفصل بیان ایک باب گذشتہ مین ہوچکا ہے۔ اور اس تعجب مین غلطان و پیچان ہوکے کہ ڈیوک نے جو اس طور پر اسکو طلب کیا ہے شاید سمین کوئی بھید ہو وہ اسکے ساتھ چھوٹے کمرہ مین جو ڈچیز کے کمرون سے متعلق تھا چلی گئی۔

ڈیوک "تمھارے نزدیک کلیمنٹائن۔ آج لیڈی صاحبہ کا مزاج کیسا ہے جہانتک تم تمیز کرسکتی ہو بیان کرو"

کلیمنٹائن "رات کو تو حضور بیگم صاحبہ آرام سے سوئین۔ اور حضور کو تو معلوم ہی ہے کہ دونون معالج صبح کے چار بجے تک آنکی خدمت مین حاضر رہے۔ ابھی تھوڑی دیر کیلئے چلے گئے ہین۔ کچھ اچھے ہی آثار پائے گئے ہونگے جب تو چلے گئے۔ آدھ گھنٹہ ہوا کہ جرّاح پھر آیا تھا اور یہ دیکھ کے کہ جناب عالیہ آرام مین ہین خوش ہوا تھا۔ طبیب کے ساتھ اب پھر واپس آتا ہی ہوگا"

ڈیوک "اور تم کلیمنٹائن اپنی لیڈی کی خدمت مین برابر حاضر رہنا خبردار"

کلیمنٹائن "یہی میری خدمت اور فرض اور خوشی ہے۔ ای حضور۔ اور جہانتک ممکن ہے مین بیگم صاحبہ کی حضوری مین حاضر رہونگی"

ڈیوک "بہت خوب۔ تم شریف اور معقول پسند جوان عورت ہو اور مجھے تمھارا بڑا اعتبار ہے اور تم سے اطمینان ہے۔ اسلیے مین یہ چاہتا ہون کہ جہانتک تم سے ہوسکے تم مین ڈچیز صاحبہ کے پاس رہا کرو۔ انکو بھی تمھاری ہی خبرگیری اور تیمارداری کی ضرورت ہوگی اور تم خاطر جمع رکھو تمکو بخوبی انعام ملیگا۔ کلیمنٹائن دن رات تم اُنھین کے پاس رہا کرو"

اِس فقرے پر ڈیوک نے زور ڈالا اور پھر کہا۔

اور خبردار کسی دوسری خواص کو اپنی جگہ تم اُنکے پاس نہ چھوڑنا ہردم و ہر لحظہ تم خود ہی موجود رہنا۔ دیکھو۔ یہ میرا حکم ہے میری آرزو ہے۔ میری التجا ہے سمجھین

یہ بڑھاوا پاکے اور ایسی خوشامد کے فقرے سُنکے اور یہ دیکھ کے کہ اُسکا اسقدر اعتبار اور اقتدار سمجھا گیا ہے فرانسیسی عورت بہت خوش ہوئی اور اُسنے جواب اسقدر جوش کیا

کلیمنٹائن ”حضور مین بخوبی سمجھ گئی - مین حضور سے اقرار کرتی ہون کہ اپنی پیاری لیڈی کو ایک لحظہ بھر بھی اکیلا نہ چھوڑونگی - جبتک اندیشہ اور خدشہ باقی ہے مین انھین کے پاس رہونگی“

ڈیوک ”ٹھیک ٹھیک - یہی بات مین چاہتا ہون خبردار تم اُسوقت تک اُنکی خبرداری کرنا جبتک اُنکو بولنے کی طاقت آجائے بڑی ہوشیاری سے خبر رکھنا اور جب بولنے کی طاقت آجائے فوراً ہمکو اطلاع دینا“

کلیمنٹائن ”حضور کی ہدایتون کی حرف بحرف تعمیل ہوگی“

ڈیوک ”اور صرف خاص اس مطلب کے واسطے تمکو خبرداری نہ کرنا چاہیئے بلکہ زیادہ تر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پہلے پہلے بیگم صاحبہ کے مُنھ سے کون بات نکلتی ہے جو دوبارہ حاصل ہونے والی طاقت گفتار کی پیش رو ہے - دیکھو خبردار بھولنا نہین جسوقت تم کو معلوم ہو کہ بیگم صاحبہ کی ذہنی یا بیانی قوت کا عود ہوا اور وہ اپنے ہوش حواس مین آئین اُسیوقت تم میرے پاس چلی آنا مجھے بُلا بھیجنا - یا مجھے بُلا لیجانا“

کلیمنٹائن ”ہر امر مین جو حضور کا ارشاد ہوا ہے اُسکی لفظی تعمیل ہوگی“

اِسکے بعد ڈیوک انعام کے وعدے کا بار بار اعادہ کر کے کھانا کھانے کے ایوان مین جانے کو نیچے اُترا - اور کلیمنٹائن انگوٹھون کے بل چلتی ہوئی اپنی لیڈی کے کمرے کے اندر پہونچ گئی -

سوتی ہوئی ڈچز کے زرد مگر حسین چہرے کو بغور وتامل دیکھتے ہوے اس فرانسیسی عورت کے دل مین جو جو خیالات پیدا ہوے وہ یہ تھے -

”آہ تو ہمین تعجب کیا ہے کہ نواب جو مترددہے اور چاہتا ہے کہ جو کچھ اسکے لبون سے نکلے اُسکو پہلے وہی سُنے - اس معاملہ مین کوئی بڑا بھاری بھید ہے جسکا قفل بڑا نہین لگتا ضرور ہے کہ کوئی راز کی بات ہوگی - شاید نواب صاحب کو اپنی شاندار بی بی کی طرف کچھ نہ کچھ شبہ ہو کیونکہ رشک اور حسد - بدگمانی اور بد باطنی کے سامان نظر آتے ہین مگر وجہ کیا تھی کہ لیوین ہیم اسکو علحدہ لے گیا - آہ سچ تو یہ ہے کہ بیگم بے قصور ہے - غریب بیچارہ

اور جب اُسنے اپنے قاتل سے اِنکار کیا ہو گا تب اُسپر جنون سوار ہوا ہو گا۔ ہان ضرور بالضرور۔ اصل بات یہی ہو گی کہتے ہین کہ مسٹر لیوین ہیتھم نے ڈیوک کو اتنا روپیہ قرض دیا ہی جسکی کچھ انتہا ہی نہین ہی۔ اور یہ تو آنکھون کی دیکھی بات ہی کہ اِس گھر سے وہ کتنا مانوس اور مانوس رہا ہی۔ ہر ایک سے خلا ملا ہر ایک سے یکدلی اور یگانگت کا برتاو ہر ایک سے محبت لیکن مین نے تو کبھی کسی قسم کی بدنگاہ اُسکے اور بیگم کے درمیان نہ دیکھی اور نہ سُنی۔ ہمیشہ بیگم صاحب سے وہ نہایت باادب ہی پیش آتا رہا ہی۔ اور باوجودیکہ لارڈ آرڈن بیگم کے پیٹ سے نہین ہی تاہم اُس سے اُسکو کیسی انتہا کی محبت تھی۔ کیسا دل سے وہ اُسکو چاہتا تھا۔ سچ پوچھو تو اِس ہولناک وقت تک جب وہ اِس فعل قبیحہ کا مرتکب ہوا تھا وہ گھر بھر کا دوست تھا۔ لیکن ڈیوک مشتاق اور مستردد ہی کہ بیگم کو جب بولنے کی طاقت آئے تو جو الفاظ اُسکے مُنھ سے نکلین پہلے اُنکو وہی سُنے نہین۔ یہ نہین ہونیکا۔ یا میرے مالک اللہ یہ نہین ہونے کا۔ پہلے تو وہ الفاظ کوئی اور شخص سُنے گا جسکا نام میڈم موسلی کلیمنٹائن ہی۔ اور وہ خود مین ہون۔ اگر اِس معاملے مین کوئی راز اور بھید کی بات ہی تو جس طرح سے ہو سکیگا۔ جس طور پر بنے گا مین ہی اسکو دریافت کرونگی۔ دوسرے کی کیا مجال کیا طاقت جو پاس بھی پھٹکنے پائے"

جب اُسکے خیالات کا بہاو اِس خواص کو بہاتے ہوے اِس اطمینان کے قابل ارادے کے قریب لایا وہ اپنے معمولی اخلاق سے مسکرائی۔

اِس عرصے مین جیسا ہمنے ابھی ابھی بیان کیا تھا ڈیوک آف بلمانٹ نیچے اُترکے کھانا کھانے کے کمرے مین پہونچ گیا تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد مارکوئس آف آرڈن اُسکا بیٹا بھی اُسکے شریک ہو گیا۔ لیڈی میری ہیلکومب ڈیوک کی چھوٹی بیٹی گو کسی قدر اچھی تھی مگر اِس قابل نہ تھی کہ اپنے کمرے سے باہر نکل سکتی اور لیڈی کلیرسا بھی اپنی بہن ہی کے پاس رہی۔ اِسلیے اِس موقع پر ڈیوک اور اُسکا بیٹا دونون تنہا تھے۔ اور ظاہرا دونون جانب سے حیرانی اور پریشانی کے آثار پیدا تھے۔ کیونکہ نوجوان مارکوئس جس طور پر اُس بحث مین شامل ہونے سے جو اُسکے باپ اور مسٹر کالنس کے

باہم ہونیوالی تھی خارج کیا گیا تھا وہ اسکو بھولا نہ تھا اور ڈیوک کو بھی اپنا اقرار جو اُسنے اپنے بیٹے سے کیا تھا کہ اُن مہات کے تمام حالات بے کم و کاست بیان کرونگا یاد تھا حالانکہ ڈیوک کا اصلاً و مطلقاً ارادہ نہین تھا کہ وہ اس بارے مین کچھ بھی تذکرہ کرے۔

صبح کی صاحب سلامت کے بعد جو باہم گرباپ و بیٹے مین ہوئی عرصے تک عالم خموشی طاری رہا اور آخر کار اس خموشی کا طلسم بیٹے نے اس طور پر توڑا۔

چارلس "مین دریافت کرسکتا ہون کہ آیا حضور اور مسٹر کالنس کی ملاقات کا نتیجہ اطمینان کے قابل ہوا۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ میرا دریافت کرنا میری بے شعوری اور بدلحاظی مین داخل نہ ہوگا کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ خاندان بلمانٹ کے متعلق جو معاملات ہین اُنسے میرا بھی کسیقدر تعلق ہے"

ڈیوک۔ (بےصبری اور ملامت آمیز آواز سے) "چارلس۔ مجھ سے اس طرز پر گفتگو کی کیا وجہ ہے کسیقدر تعلق کے کیا معنی ہین۔ بیشک تمھارا تعلق ہے"

چارلس "اور اسلیے میری سمجھ مین وہ وجہ نہ آئی جو اس خلوت کے مشورے سے جو ایک معاملۂ عظیم کی نسبت ہونے کو تھا میرے اخراج کا باعث ہوئی۔

ڈیوک۔ (دیر تک تامل کرکے اور سوچکر کہ کیا جواب دیا جائے جس سے بیٹے کا اطمینان ہو) چارلس۔ تمھارے نیک و بد کا تمیز خود تمکو سمجھاتا کہ کسی باپ کا اپنے بیٹے کے روبرو اپنے فضول اصراف اپنی حماقتون اپنی غلطیون کا اعتراف اور اقبال کرنا کیسا کچھ اُسکی ذلت اور خفت کا باعث ہوتا ہے۔ اور کیسی کچھ رسوائی ایسی سخت اور تکلیف دہ آزمائش کے وقت اُسکو حاصل ہوتی ہے جب تم نے خود اپنی رضا و رغبت سے اس میری ذلت اور رسوائی کے جلسے سے علحدگی نہ چاہی تو مجھ ہی ہی کو اشارتاً آگاہ کرنے کو مجبور ہوا اور تم مجکو اور مسٹر کالنس کو یکجا تنہا چھوڑ کے چلے گئے۔

ڈیوک کے اس چالاکی کے عذر نے پورا پورا اثر پیدا کیا اور یکایک مارکوئس آف ارڈن کو یہ کل معاملہ ایک جداگانہ اور جدید طرز کا نظر آنے لگا اور بجاے ایسکے

کہ وہ اپنے باپ سے اب کوئی شکایت کرتا اپنے دل مین بہت نادم ہوا اور خود اپنی ہی ذات کو بے ادبی و بے امتیازی کی حرکات کا الزام دینے لگا کیونکہ اسکو واجب تھا کہ اپنے باپ کی ذلت اور رسوائی کے موقع پر ایک دم بھی ٹھہرتا یا وہان موجودگی کی خواہش ظاہر کرتا۔

چارلس۔ (باپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے چومتے ہوے) "مین اپنی حرکت ناشایستہ سے بکمال نادم ہون۔ اے میرے پیارے باپ آپ مجھے معاف کرین"

ڈیوک "چارلس اب اس بات کا تذکرہ ہی جانے دو"

یہ جواب ڈیوک کا ایسا تھا جیسا اکثر ہماری سرکار دولتمدار بعض اوقات اپنی مہربانی کا اظہار کرتی ہے یعنی جہان جرم کا ارتکاب ہی نہین ہوا ہے وہان معاف کرنے کو تیار ہو جاتی ہے اور پھر کہا۔

"مین بہت خوشی سے تمکو اطلاع دیتا ہون کہ جیسی میری آرزو تھی ویسا ہی میری اور مسٹر کالنسن کی ملاقات کا نتیجہ ہوا اور جس تباہی اور بربادی کا اندیشہ تھا اُسکا دفعیہ کلی ہو گیا۔"

چارلس "فی الحقیقت یہ مژدہ جان بخش و جان نواز ہے"

یہ کہتے ہوے مارکوئس کا حسین چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ باچھین کھل گئین پھر اُسنے کہا۔

"آج مین نے اپنی مہربان سوتیلی مان کا حال دریافت کیا تھا معلوم ہوا کہ رات کو آرام سے سوئی تھین۔ یا الٰہی سمجھ مین نہین آتا کہ مسٹر لیوین ہنیم کو کیا ہو گیا کہ اُسنے یہ بزدلانہ کام کیا۔"

ڈیوک۔ (آہستہ سے) "سوا اسکے اور کوئی بات معلوم نہین ہوتی کہ اُسکو یکایک جنون ہو گیا ہو۔ کیونکہ کئی برس سے اُسکو جنون کے دورے ہوتے تھے اور اکثر ایسے دورے اسکو ہوا کرتے تھے۔ افسوس ہے۔ پیارے چارلس اُسکی حالت قابلِ رحم ہے نہ سزاوار الزام۔ اور جب مین خود یہ کہتا ہون۔ مین جو اس مجرم کا

شوہر ہون۔ تو تم کو اور تمھاری بہنون کو بھی اس واقعہ کو گو کتنا ہی وہ شدّت سے ہولناک ہو اُسنے نیک اندیشی۔ اور مہربانی سے جس طور پر کہ تمھارے باپ نے اپنی راے قائم کی ہو دیکھنا چاہئیے۔

چارلس "بلکہ اے میرے پیارے باپ۔ اسکے برخلاف مجھے یہ بات سُنکے ایک سچّی بغیر بناوٹ کی خوشی پیدا ہوئی ہو کہ وہ فعل جو اور طور پر ایک جرم سنگین متصوّر ہوتا درحقیقت ایسا نہین ہو اور خفیف ہو۔ مین مسٹر لیوین ہیم کو ہمیشہ سے ایک مہربان اور فیاض دوست سمجھتا رہا ہون۔ مین نے اپنے دینی باپ کی طرح انکا ادب و لحاظ کیا ہو اور انکا مجھے پیار ہو اور آپ خود اس بات سے ناواقف نہین ہین کہ اکثر کیسے عمدہ عمدہ اور بیش قیمت تحفے اپنی دریادلی سے اُنھون نے مجھے عطا کیے ہین۔ لیکن اگر یہ سب باتین مجھے اس امر کا یقین دلانے کو کہ اُنکو کہانتک میرا پاس و لحاظ تھا کافی نہ بھی سمجھی جائین تو سب پر بالاتر یہ بات ہو کہ اُنھون نے میرا کُلّی اطمینان کر دیا تھا کہ اُنکی وفات کے بعد مین ہی اُنکی اس کثیر دولت کا وارث ہونگا۔ اس فیاضی سے اُنکی مہربانی میرے دل پر نقش کالحجر ہو گئی ہو اور اسوقت جب مین نے آپکی زبان سے سُنا کہ وہ واجب الرحم اور ہمدردی کے لائق ہین اور اس قابل نہین کہ اُنسے نفرت یا گریز کیجائے تو مجھے دوچند خوشی حاصل ہو گئی ہو۔"

ڈیوک "اصل کیفیت تو چارلس یہی ہو۔ تم کو چاہیئے کہ تم کلیریسا اور میری سے یہ سب حال مفصل بیان کر دو تاکہ وہ بھی بیچارے لیوین ہیم کو مصیبت زدہ اور آفت رسیدہ جانین اور یہ نہ سمجھین کہ ایسا سنگین جرم دیدہ و دانستہ اُس سے سرزد ہوا ہو اور وہ اسکے ارتکاب کے وقت اُسکے نتیجہ سے واقف تھا۔ مین ابھی کالنس کو فہمائش کر دونگا کہ وہ دفتر پولیس مین حاضر ہو اور مجسٹریٹ کے روبرو ایسا ہی بیان کرے اور بہتر ہوتا کہ تم بھی چارلس میری جانب سے وہان حاضر ہوتے اور شہادت تائیدی ادا کرتے"

مارکوئس آف آرڈن "یہ خدمت مین کمال خوشی سے انجام دونگا اور جیسا آپ نے فرمایا ہو اُسی کے مطابق تعمیل ہوگی"

اسوقت ایک ملازم کمرے مین آکے خبر رسان ہوا کہ مسٹر کالنسن مع اپنے سر دفتر کے آیا ہے اور انکو کتب خانے مین بیٹھنے کے لیے کہدیا گیا ہے۔

ڈیوک۔ (خوب جانتا تھا کہ جواب کیا ملیگا) "تم بھی چارلس اس ہماری ملاقات مین شریک ہوا چاہتے ہو"

چارلس "اے پیارے باپ بالتحقیق نہین"

ڈیوک نے اپنے بیٹے کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے دبایا اور اسکی اس فرزندانہ روش سے رضامند ہوکے وہ کتب خانے کی طرف بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا روانہ ہوا۔

مسٹر کالنسن کے محرر نے وہ دستاویز بیش کی جسکا مسودہ اسکے آقا نے کیا تھا اور اسکا مثنی ڈیوک آف بلمانٹ کے حوالہ کیا۔ اسکے بعد اسنے اصل پڑھنی شروع کی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دل مین بڑی توجہ سے یہ رئیس اعظم نقل کو دیکھتا جاتا تھا۔ جب پڑھتے پڑھتے محرر اس دفعہ پر آیا جسمین مسٹر کالنسن نے خاص شرطین بالتصریح لکھی تھین اسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک کا جسم درد کے شکنجہ مین مبتلا ہو گیا ہے لیکن اسنے زبان سے کچھ نہ کہا۔ اور مسٹر کالنسن نے بے پروائی سے ایک اڑاس کی چٹکی لی۔ دستاویز آخر تک پڑھی گئی۔ اور ڈیوک اسپر اپنا العبد ثبت کرنے کو تیار ہوا۔ اسکا ہاتھ کانپنے لگا۔ مگر اسکے لب بڑے استحکام سے بند تھے گویا معلوم ہوتا تھا کہ دل کے جذبے اور جوش جو باہر نکلنے کو زور لگا رہے ہین دبائے جاتے ہین۔ مسٹر کالنسن نے بھی دستاویز پر اپنے دستخط کیے اور جب یہ سب ہو چکا اسنے دس لاکھ روپیہ کی رقم شمار کرکے میز پر رکھدی۔ بھاری بھاری رقمون کے تو نوٹ تھے باقی نقد تھا

ڈیوک۔ (کالنسن سے) "اب آپ اپنے محرر کو اجازت دیجیے کہ وہ بعض شخصون کے دعوے جو مجھپر اجراے ڈگری کرانے والے ہین طے کرے یہ ان کے نام ونشان کی فہرست ہے۔"

محرر نے یہ فہرست مع اس قدر روپیہ کے جو اسمین مندرج تھا وصول کیا

نہیں دیکھا اور اگر دیکھا بھی تو اُسنے چارلس کی ہمدردی کی تسلیم کا کوئی اشارہ نہیں کیا۔
مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی اور جولئیس لیوین ہیم کی فردِ قرار دادِ جرم
حسبِ ضابطہ مرتب کی گئی اکثر امرا شرفا نے جو شب گذشتہ کو قصر بلماٹ میں موجود
تھے واقعات کسنر ڈیٹری کی نسبت جو کچھ جانتے تھے اپنے علم و یقین سے اظہار دیا۔
انکی شہادت یہ تھی۔ کہ ایک نا گہانی چیخ کی آواز سے دعوت میں خلل پڑا۔ وہ لوگ
گرم مکان کی طرف دوڑے۔ ڈچز آف بلماٹ اپنے خون میں تر فرش پر پڑی تھی اور
قریب تھا کہ لیوین ہیم میوہ تراشنے کی ایک چھری لیے ہوئے لٹکے ہوئے شیشے کے دروازہ
سے بھاگ جائے۔ یہ امر بھی بیان کیا گیا اور ثابت ہوا کہ میوہ تراشنے کی چھری
خون آلود تھی۔ اور ڈاکٹری شہادت سے ثابت ہوا کہ جس آلہ سے زخم پہونچایا گیا ہے
یہی آلہ تھا۔

طبیب اور جراح جب یہ اثبات کر چکے تو انسے ڈچز کی حالت موجودہ کی
نسبت استفسار ہوا۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ گو زخم مہلک نہیں ہے اور ڈچز کو
صحت ہو جانے کی قوی امید ہے تاہم ایک عرصے کے بعد وہ توانا اور تندرست
اور اس قابل ہونگی کہ اپنی زبان سے واقعات اور حالات کو مفصل بیان کر سکیں
جسنے اس متعلق اور سمّا کی اصلیت ظاہر ہو اور اس پیچ از معاملے کا انکشاف ہو جائے۔
مجسٹریٹ۔ اس صورت میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ ملتوی کیا جائے
اور قیدی حوالات میں رہے اور جبتک ڈچز آف بلماٹ کا بیان قلمبند نہ ہو لے
تب تک برابر قیدی کو وقتاً فوقتاً مہلت ملتی رہے۔ اسوقت سب لوگ ہمہ تن چشم
ہو کے مسٹر لیوین ہیم کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسکے چہرے کے حرکات و سکنات سے
یکایک یہ معلوم ہونے لگا کہ اُسکی روح اور جان میں بڑا سخت مناقشہ درپیش ہے
مگر اس اندرونی طوفان کو اُس نے کمال استقلال سے فوراً فرو کیا اور ایک آواز
سے جو گو آہستہ اور تلی ہوئی تھی مگر جسمیں لغزش بالکل پائی نہیں جاتی تھی اُسنے کہا۔
مسٹر لیوین ہیم۔ بس اگر کسی شہادت مزید کی ضرورت ہو تو اُس ضرورت کو

شبہ و میری الزام دینے والی آواز رفع کر سکتی ہی۔ مین مجرم ہون!!

تمام حاضرین عدالت کا بدن سن سن کرنے لگا اور سب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے نہین معلوم اس کے کس تکلیف دینے والا احساس موقوف ہوتا۔ نہین نہین سچ یہ ہی کہ وہ قرار جسکو ان الفاظ نے تغیر اثقا ہو رہر شخص کے تہ دل کو اپنے بول سے وجدین لا رہے تھے۔ کہ قیدی نے اپنے بیان کا سلسلہ کسی قدر کم کم آہستہ اور تلی ہوئی آواز سے پھر جاری کیا۔

مسٹر لیویزن تھم ہان مین مجرم ہون اور صرف ایک کفارہ جواب مین ڈچز آف بہانگٹن کو دے سکتا ہون یہ ہی کہ وہ فوجداری کی عدالت مین گواہ کے طور پر طلب کی جانے اور گواہ کے کٹہرے مین کھڑے ہو کے ادا سے شہادت کی تضحیک سے دور رکھی جائین اور حاضری کے لیے مجبور نہ کیجائین۔ میری جانب سے ایسا کوئی امر سرزد ہونے نہ پائیگا جس سے اُنکی روز بروز صحت کی طرف ترقی کرنے مین انسداد ہو۔ اور اسلیے جب اُنکو ہوش و حواس آئے اور روز بروز صحت و شفا ہوتی جائے تو میرے نزدیک مصلحت نہین ہی کہ ایسے وقت مین ڈچز کو یہ کہہ کے صدمہ پہونچایا جاے کہ جب بخوبی صحت ہو جائیگی اُسوقت اُن کو اپنے قاتل کے خلاف گواہی دینے کی غرض سے عدالت فوجداری مین حاضر ہونا ہوگا۔ پس اس وجہ سے مین اقبال کرتا ہون کہ مین مجرم ہون۔ اور اُس عالی منصب خاتون کے حق مین جسکی عفت مین خلل ڈالنے کی غرض سے مین نے شرارت سے حملہ کیا الصما تھا مجھے یہ بھی کہدینا ضروری ہی کہ اُنکی عصمت اور پاکدامنی کی بے داغ شہرت اور عفت و حیا پروری کی عظمت مین ایک ذرہ بھی اشتباہ نہ کرنا اور نہ ہونا چاہیے۔ جو خطا ہی وہ بالکل میری ہی خطا ہی۔ سالہا سال سے مین اُنکو چاہتا تھا مین اُنپر مرتا تھا۔ مین اُنکا والہ و شیدا تھا۔ مین اُنکا دیوانہ تھا لیکن ایسا کبھی نہین ہوا سوا شب گذشتہ کے کہ مجھے اپنی ناپاک محبت کی حکایت پھونک دینے سے اُنکے کانون کی توہین کی پہلے کبھی جراُت ہوئی ہو۔ اُنھون نے اِس موقع پر وہ کام کیا جو ایک پاکباز اور اپنے شوہر پر

دل وجان سے قدر رہنے والی عورت کو ایسی حالت میں کرنا چاہیے۔ اُنھوں نے
بے بیمار اس ستر کی توہین کرنے والی حرکت ناشایستہ کا بہت بُرا مانا۔ اُنھوں نے
مجھے اپنے سامنے سے فوراً دور ہو جانے کو کہا۔ اُنھوں نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ اگر انکھوں
کے سامنے سے ہٹ نہ جاؤنگا تو مجھکو عوام میں ذلیل اور رسوا کرینگی۔ مگر کیا میں اپنے
آپے میں تھا۔ مجھے تو یاوسی نے دیوانہ بنا رکھا تھا اور ناامیدی نے میری جنون کی حالت کردی تھی مجھے
کیا اُسوقت کچھ سوجھتا تھا۔ میرا دل کیا میرے قابو میں تھا میرے ہوش وحواس کیا بجا تھے
میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا فوراً ایک چھری جو قریب رکھی تھی اُٹھالی اور باقی
حال سب آپ کو معلوم ہے۔"

یہ بیان کرکے اِس بدنصیب ناشاد آدمی نے اپنی گردن جھکالی۔

عدالت میں آہستہ آہستہ عجیب وغریب طور پر لوگ بڑبڑانے لگے۔ اِس
بڑبڑانے میں اس شخص کے جرم کی نسبت نفرت اور اسکی حالت زار پر ہمدردی
ملی ہوئی تھی۔ لیکن سب لوگ جنھوں نے اسکی تقریر سنی اور خصوصاً وہ لوگ جو اسکو
جانتے تھے سب کی یہی رائے قرار پائی کہ بالضرور ایسے فعل قبیح کے ارتکاب
کے وقت اسکی تقدیر ہی اُلٹ گئی اور قسمت ہی پلٹ گئی ہوگی۔

مسٹر کالنسن۔ مجسٹریٹ کی طرف مخاطب ہوکے "میں حضور کی خدمت
میں بہ انکسار تمام ملتمس ہوں کہ عالیجناب معلی القاب حضرت ڈیوک آف بلما نٹی
جنکی جانب سے حاضری کا مجھے اعزاز حاصل ہوا ہے قیدی کو اُس الزام سے کہ
بیشتر اسکا ارادہ ہی فعل ناجائز کے ارتکاب کا تھا بری فرماتے ہیں اور فی الواقع
حضور ممدوح الصفت کو یقین کامل ہے کہ یہ فعل جو اُس سے سرزد ہوا ہے اُس کا
باعث ایک ناگہانی دورہ جنون ہے۔ اس مقدمے کی نسبت اس رائے کا قائم ہونا
اُن حالات متعلقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر لیوین ہیم جنون کے علی التواتر دوروں سے
اکثر تکلیف میں رہا کرتا تھا۔ یہ دورے گو زیادہ دیر تک نہیں رہتے تھے لیکن جبتک
وہ رہتے تھے اسکو اسکے افعال کی ذمہ داری اور جوابدہی سے بالکل ناقابل

کر دیئے تھے۔ میں اس امر کا بیان کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ ۔۔۔

اسوقت مارکوئس آف آرڈن اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسنے سب ذیل

تقریر کی۔

مارکوئس آف آرڈن ۔ اور میں تصدیق کرتا ہون کہ یہ بات ایسی ہی ہے جیسے

مین خیال کرتا تھا کہ مین نے خود اپنے باپ کو اس جرم کا مرتکب سُنا ہو جیسا مسٹر

بیوین ہیم کو مین اسکے ارتکاب کا مجرم سُنتا ہوں ۔

اب قیدی نے نوجوان رئیس اعظم کی طرف ۔۔۔ شروع کارروائی ۔۔۔ پہلی مرتبہ

دیکھا۔ اور بس جلدی کی نگاہ میں جو اسکے ۔۔۔ چہرے پر ڈالی ایک عجیب

وغریب ناقابل بیان کیفیت ادا پائی جاتی تھی۔ لیکن پھر فوراً اسنے اپنی آنکھیں اسکی

طرف سے ہٹالین اور اسکے پھولتے اور اچھلتے ہوئے سینے سے اس بات کی

شہادت پیدا تھی کہ کس جبر و سختی سے وہ اپنی دل دوز باہر نکلنے کے لیے زور کرنیوالی

اور اندر ہی اندر پیچ و تاب کھانے والی سرد آہون کو روک رہا ہی۔

مجسٹریٹ ۔ چونکہ قیدی کو اُس الزام سے جو اسکو لگایا گیا ہی صاف صاف

اقبال ہی اسلیے مقدمہ کے ملتوی کرنے کی کوئی ضرورت پائی نہین جاتی پس مین حکم

دیتا ہون کہ نامبردہ سپرد عدالت سشن کیا جائے اور بمقام نیوگیٹ سشن آیندہ مین

روبکاری کے لیے حاضر کیا جائے ۔

جسوقت یہ فیصلہ سنایا گیا مسٹر بیوین ہیم یکایک اُس مقام سے جہان روبکاری

کے لیے قیدی کھڑے کیے جاتے ہین پھرا اور غش کھا گیا اور پالیسان پولیس نے اُسکے

باہر جانے کے لیے سامنے سے لوگون کو ہٹایا اور وہ عدالت کے باہر جلد جلد نکل گیا

تاکہ اسقدر بھیڑ آدمیون کی جو وہان لگی ہوئی تھی اسکو دیکھنے نہ پائے ۔

بارھوان باب

(باہمی راز و نیاز)

واقعات متذکرہ صدر کے قریباً ایک ہفتہ گذر جانے کے بعد ایک روز

شام کو چھ بجے اگر ہم مس برنٹ کے کمرے مین جھانک کے دیکھین تو ہم کو وہان وہ
جوان مس اور ورجنیا مارڈنٹ چار پینے کی میز کے گرد بیٹھی ہوئی نظر پڑینگی۔ دستور
اس بات کا مقتضی ہے کہ مس برنٹ بحیثیت میزبان کرسی نشین صدارت ہے۔ اس روز
اُسنے اس سینے والی کو جو بہ اعتبار پیشہ سیمسٹرس کہلاتی ہے چا کی دعوت کا مدعو کیا
تھا اور اسی حیلے سے مکالمہ باہمی کے لیے بلایا تھا۔ اور چونکہ ورجنیا برابر تین چار
روز سے اُس کام کے انجام مین سخت محنت کر رہی تھی جو اسکو مس برنٹ کی سفارش
اور مہربانی سے ملا تھا۔ اسلیے اسکو یہ چند گھنٹے آرام و آسایش مین تفریحاً گذارنے
کا چندان افسوس نہین تھا۔

چار پینے کی میز کی صفائی اور آراستگی مس برنٹ کے کمرے کی عام آرایش
اور سجاوٹ کے مطابق تھی۔ چاندان کے دھات پر اس چمک کی جلا تھی کہ وہ چاندی
کا معلوم ہوتا تھا۔ پیالے اور پیالیان شکر رکھنے کا برتن اور دودھ کی صراحی طشت مین
نہایت نفاست سے لگائی گئی تھی۔ ایک نان پاؤ۔ ایک بیچون کا کیک اور کسی قدر
تازہ مکھن کھانے کے لیے موجود تھا۔ آتشدان مین بڑے آب و تاب سے آگ روشن
تھی۔ دریچون کے پردے گرے ہوئے تھے۔ اور شمع کی زرد زرد روشنی سے جو میز
کے بیچون بیچ مین رکھی تھی اُس مکان کے مکین کی حالت مسکینی کا آرام دوبالا
نظر آتا تھا۔

جون ہی ورجنیا نے اپنے دائین بائین نگاہ کی اسکو سوا اسکے کہ وہ جولیا
کے ایسے مکان پر قابض ہونے کا حسد کرتی چارہ نہ تھا۔ یعنی اسکے یہ معنی نہین
ہین کہ اُسکو جو یہ حسد ہوا وہ بنظر بدخواہی ہوا تھا کیونکہ اسکو اپنی شفیق کی کامیابی
کا رشک نہین تھا بلکہ وہ یہ چاہتی تھی کہ اگر اسکی بھی ایسی آسایش و آرام دہ
حالت ہو جاتی اور ایسا ہی اسباب و سامان اُسکو بھی نصیب ہوتا تو کیا خوب ہوتا۔
مگر نہین یہ بات بھی تھی کہ اسکو کچھ کچھ دور دور کے شک و شبہے ابتک باقی تھے او
وہ نہین سمجھ سکتی تھی کہ اس بہرہ مندی کی اصلی جڑ کیا ہے۔ یہ شکوک داشتہ باہ

ایسے ناقابل شرح اور غیر مقرری معنوں سے اسکی سمجھ میں آئے ہوئے تھے جیسے
اُن بدیوں کا نامعلوم خوف یکایک دل میں سما جاتا ہے جو اپنی آمد کا پہلے ہی سے
اندیشہ پیدا کرتی ہیں اور وہ اندیشہ بلا وجہ موجہ انسان کے دل میں جگہ پکڑتا ہے
علاوہ اسکے ورجینیا ایسی صاف دل نیک طینت نیک نہاد پاک دامن اور
بھروسا کرنے کے لائق لڑکی تھی کہ آسانی سے اُسکے مزاج کو کوئی برگشتہ نہیں کر سکتا
تھا کہ وہ کسی دوسرے کا جسنے اسکے ساتھ نیک سلوک کیا ہو بُرا چاہے یا اُس کو
بُرا جانے۔ اور اس لیے جہانتک اسکے امکان میں تھا اُسنے اُن غیر معین اور
غیر تحقیق شبہات کو دبا رہنے دیا حالانکہ باوجود اس قدر احتیاط اور دبائے رہنے
کے اور باوجودیکہ وہ انکے خیال کو اپنے دل سے ٹالتی ہی رہتی تھی وہ تو دیکھے د
خواب کی طرح اس کے دل میں پیدا ہی ہوا کرتے تھے مگر تاہم اُنکا نقش اُس پر
جمنے نہیں پاتا تھا۔

بالتحقیق ان دونوں نوجوان عورتوں میں بیحد بے اختلاف تھا اور چونکہ
اب وہ دونوں اپنی آپس کی صحبت میں اکٹھا بیٹھی ہیں اور کوئی شخص غیر پاس
نہیں ہے اس لیے اُس اختلاف کو یہاں ہم بالتخصیص بیان کرتے ہیں۔ ایک تو
مجسم عیش دوست اور نفس پرور تھی۔ دوسری ہمہ تن انتہائی دردمندی سے
غیرت دار اور ذی حمیت تھی۔ ایک جوشش شباب و اشتیاق سے بھری ہوئی
دوسری گوشہ نشین عزلت گزین شرگین ہوا میں رہنے والی ایک قسم کی پری کی کی
جسکو عورت کی فرشتہ صفتی کا سچا تعریف کرنے والا اپنی زوجہ بنانے میں اپنی عزت
سمجھتا۔ ایک حضرت حوا کی اصل اولاد میں سے تھی مگر اسکی پیدایش اُس زمانے کی
تھی جب بعد تنزل اور زوال کے نوع انسان کی ماں کے سر سے معصومیت اور
نادانی اور حیات ابدی کا تاج اُتار کے زمین پر پھینکدیا گیا تھا۔ اور اسکے پاس
سوا اسکے بیرونی اور ظاہری حسن و جمال کے اور کچھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ لیکن دوسری
اُسی حوا سے مشابہ تھی جب وہ باغ عدن میں رہتی تھی اور جبتک اس سے

لبون کی نزاکت کی طہارت کو منع کیے ہوے میوسے نے دھبہ نہین لگایا تھا۔
یہی مختلف اور مخالف جلوے اور یہ تو تھے جنسے جونیا برنٹ اور ورجینیا
مارڈنٹ نظر آتی تھین۔ اول الذکر تو ایسے آدمی کے لیے جو عیش و عشرت کی جستجو مین
رہتا ہو وجود مین آئی تھی۔ مگر آخر الذکر کسی نیک آدمی کے گھر کی زیب و زینت اور
خوشی اور عزت کے لیے پیدا کی گئی تھی۔ آیا اس یتیم لڑکی کی نیکی اور پاکدامنی اسکو
اُس حد کے قابل قسمت تک پہونچائے گی یا کیا ہوگا نتیجہ مین لکھا جائیگا۔
مس برنٹ نے بڑے تپاک اور دوستانہ طریقے سے چار نوشی کی دعوت کی۔
وہ جوان عورت تھی مگر اسکو بننا نہین آتا تھا جس سے اسکا مضحکہ ہوتا اور ہنسی
اُڑتی وہ اُس یتیم سینے والی کو اُس نگاہ سے نہین دیکھتی تھی کہ وہ اسکی دستگیر اور
حامی ہوئی تھی اگر اُسنے مس مارڈنٹ مین کوئی عیب پایا تھا جس کے سبب سے
وہ اسکو ناپسند کرتی تو درحقیقت وہ اسکا افلاس نہ تھا لیکن اُسکی نیکی تھی۔ اور
جب اُس نے اُسکے خوشنما چہرے پر جو معصومیت کے زیور سے آراستہ تھا جیسا
کسی بچے کا چہرہ قدرتی ہوتا ہو نگاہ کی تو اپنے دل مین خیال کیا کہ اس نوجوان
سینے والی کا یہ افلاس چند روزہ ہی ہو جہان اُسنے ایک ایک روک کو جو اُسکی
نیکی کی محافظ ہو علیٰحدہ کردیا تو پھر وہ بھی باقی نہ رہے گا۔
مس برنٹ۔ (بعد فراغ چار نوشی اور ناشتا کے) "آب اسوقت ہم دونون۔
اے میری پیاری ورجینیا۔ ایسے آرام اور دوستانہ طریقے سے مل جل کے بیٹھے ہین
تو جہان تک تم کو اپنے گذشتہ حالات کا بیان کرنا پسند ہو تو تم مجھ سے بیان کرو۔
کیونکہ تمھاری ابھی سے اس چھٹپن مین ہی یتیم ہوجانے کی عمر نہ تھی اور نہ وہ وقت
تھا کہ کوئی نگران حال اور سرپرست تمھارے سر پر نہ رہتا۔ لیکن خوب طرح سمجھ لو
اے میری پیاری لڑکی۔ جہان تک مجھ سے ہوسکیگا مین تمھاری دوستی مین ثابت قدم
رہ کے اپنی خلوص محبت کو ثابت کرونگی"
ورجینیا۔ "تم نے تو ابھی جو لیا"

اتنا کہہ کے اس نوجوان یتیم لڑکی نے جلد جلد موٹے موٹے آنسو پونچھے جو اپنی یتیمی کی حالت کا بیان سُن کے جسکی تلخی کا مزا چکھنا اسکی تقدیر ہی مین لکھا تھا اُسکے رُخساروں پر بہنے شروع ہو گئے تھے۔ اور یہ جواب دیا۔

"اگر تم نہ ہوتین تو مین نہین جانتی کہ میرا کیا حال ہوتا۔ لیکن ہان تم مجھ سے میرے ابتدائی حالات دریافت کرتی تھین اور جس اتحاد اور وداد کی تم نے میرے سامنے تصدیق کی ہو وہ اس لائق ہو کہ مین اُسکا پورا پورا اعتبار کرون۔ پس اب کان لگا کے سنو۔ اور اب مین ایک ایسی حکایت شروع کرتی ہون جسکی بہت سی اغراض مختلف کی شکلین میرے سوانح سے متعلق ہین۔ لیکن شاید اس سے تم کو افسردہ دلی پیدا ہو گی اور سُنتے سُنتے تمھارا دل اُچاٹ ہو جائیگا"

مِس برنٹ (آتشدان کے قریب کرسی لا کے) "بلکہ بالعکس اسکے جب تمھارے بیان مین کسی قسم کے رنج کا تذکرہ ہو گا مین درحقیقت تمھارے ساتھ ہمدردی کرونگی کیونکہ مجھے تم سے سچی دوستی کا دعویٰ ہو۔ اور اب ہان چلو۔ میری پیاری لڑکی۔ اپنی تاریخ بیان کرو۔ مین ہمہ تن متوجہ ہون"

ورجینیا "جب مین بالکل بچہ تھی میرے باپ نے قضا کی اور میری مان نے کبھی مجھ سے نہین کہا کہ وہ کس درجے کا آدمی تھا۔ اپنی خوشی سے کبھی اُسنے اُسکا ذکر نہین کیا اور اگر کبھی مین خود اس بارے مین کوئی سوال کرتی تھی تو اُسکا جواب بہت ہی مختصر ہوتا تھا اور پھر وہ کوئی ذکر چھیڑ دیتی تھی۔ اور بہت ہی شاذ بہت ہی کم ایسا ہوا کہ مین پھر اُس گفتگو کا اعادہ کرتی کیونکہ بڑی اچھی بڑی مہربان بڑا لاڈ اور پیار کرنے والی میری مان تھی اور کسی حالت مین نہین چاہتی تھی کہ کوئی عمداً ایسی بات کرون جس سے اُسکو ملال ہو۔ اسکو کوئی اور اولاد نہین تھی صرف مین ہی اکلوتی بیٹی تھی اور مجھکو وہ انتہا کا پیار کرتی تھی۔ اب تین برس ہوے ہین کہ وہ مجھ سے چھین لی گئی۔ جب اُسنے وفات پائی میرا صرف برس پندرہ ایک کا سن تھا حالانکہ اس طور پر یتیم بن جانے کا میرا سن نہ تھا اور مین بہت چھوٹی تھی تاہم میری عمر

زیادہ تھی اور جو جو باتین میری مان کے چند آخری سال کی زندگی مین واقع ہوئین
مجکو سب اچھی طرح سے یاد ہین - وہ مالدار نہین تھی - امیری منزلون دور تھی -
مگر ہان اُسکی حالت خوش وخرم تھی - اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مجھے ایسی معزز تعلیم و تربیت
نہ دیسکتی - بمقام بن ٹان دِل ایک چھوٹے سے مکان مین ہم رہتے تھے اور خانہ داری کا
اسباب اور سامان گو خوشنما اور نفیس تھا مگر سادہ تھا - مگر وہ سب میری مان ہی کا
مال تھا - ابتداء عمر کے زمانے مین جب میرا حافظہ اس قابل ہوا کہ اسیر دنیا کے معمولی
حالات اپنا نقش جماتے اور وہ جم جاتے مجھے یاد ہے کہ میری مان کے پاس ایک شریف
آدمی اوقات معینہ پر آیا کرتا تھا - یعنی جہان تیسرا مہینا ختم ہوتا یہ شخص بالضرور آتا
تھا اور میری مان بھی زمانۂ معہودہ پر اُس کے آنے کی منتظر رہا کرتی تھی اور ایسا کبھی نہین
ہوا کہ اُس کے آنے کے وقت میری مان گھر سے کہین باہر چلی جاتی ہو - اور جس طرح
اُس کے منتظر رہنے مین کبھی فرق نہین پڑتا تھا اسی طرح اس بات مین بھی فرق نہین
پڑا کہ وہ ہمیشہ اس سے علٰحدہ کمرے مین بات چیت کرتی تھی اور یہ اُسکی عادت ہو گئی
تھی - جب اُس شخص کی پہچانی ہوئی دستک جو وقت اور روزمرہ پر آکے وہ دیتا تھا
سُنی جاتی تو مجھکو وہ ہمیشہ میرے اپنے کمرے مین چلے جانے کو کہتی تھی - اُسکی عادت
تھی کہ وہ کبھی دو یا تین منٹ سے زیادہ نہین رہتا تھا - کبھی اُسنے زیادہ توقف ہی
نہین کیا - اور بیشک مین خیال کرتی ہون - حالانکہ میری مان نے کبھی مجھ سے نہین کہا
کہ وہ شریف آدمی کسی کا کارپرداز یا مختار تھا اور میری مان کو ہر سہ ماہی پر کچھ روزینہ
دے جایا کرتا تھا کیونکہ حساب کتاب مین اگر کچھ لینا دینا باقی رہ جاتا تھا تو وہ ہمیشہ
اُسکے چلے جانے کے بعد ادا اور بیباق کر دیا جاتا تھا - لیکن یہ سب میرا قیاس ہی قیاس
ہے کیونکہ مجھے معلوم نہین ہوا کہ وہ کون شخص تھا - اور نہ کبھی ایسا ہوا کہ جب وہ آیا اُسنے
نوکرون مین سے کسی کو اپنا نام بتایا ہو - وہ صرف دروازے پر دستک دیتا تھا
اور دریافت کرتا تھا کہ آیا بی بی مارڈونٹ مکان مین ہین - اور پھر اپنے دستور کے
موافق سیدھا کمرے مین چلا جاتا تھا - تاہم دو یا تین مرتبہ مین نے اُسکے چہرے کی

ایک جھلکی سی دیکھہ پائی نہ یہ بات تھی کہ مسلتر مسز ارازجوئی کی نیت سے مجھے اُس شریف آدمی کے کھوج لگانے کی ضرورت تھی اور نہ یہ بات ہو سکتی تھی کہ مین اپنی ایسی مان کا جسپر مین دل وجان سے فدا تھی جاسوس بن کے اُسکا حال دریافت کرتی۔ مگر بالکل اتفاقیہ ہی ایسا ہوا کہ مین نے ان موقعون پر اُسکو دیکھہ لیا تھا۔ ایک مرتبہ تو ایسا اتفاق ہوا کہ جب خادمہ نے دروازہ کھولا مین مان کے کمرے سے نکل کے اپنے کمرے مین جاتی تھی اور وہ آپڑا۔ دوسری مرتبہ مین کھڑکی کے پاس کھڑی تھی کہ وہ بھی اتفاقیہ اس طرف سے گذرا۔ مگر اُس روز وہ اپنے معمولی وقت سے کسی قدر جلد آگیا تھا۔ اور تیسری مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ مین اپنی مان کا کوئی کام کرکے باہر سے گھر کی طرف واپس آتی تھی اور وہ باہر کے دروازے کی سیڑھیون سے اُترتا تھا۔ ہر موقع پر وہ بڑے اخلاق سے میرے سلام کے لیے جھکا اور میری طرف ایک قسم کی توجہ سے دیکھتا رہا مگر کبھی اُسنے مجھہ سے کوئی بات چیت نہین کی“

جولیا ”لیکن تم کو اگر وہ کہین ملجائے تو تم جان لوگی کہ یہ وہی شخص ہے۔“

—— دوجینیا ”ہان۔ ہزار آدمی مین۔ دُنیا کے دوسرے سرے پر بھی اگر دیکھہ پاؤن۔“

اس جواب سے قوی یقین کا وثوق پایا جاتا تھا کہ پھر اسنے اپنی دلسوز آواز سے اپنی رام کہانی شروع کی۔

(مغموم ہو کے) ”لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہین اتفاقیہ مجھے وہ شخص مل بھی جائے تو میرا کیا فائدہ ہوگا کیونکہ جب سے میری پیاری مان کا انتقال ہوگیا تب سے اُسنے بھی آنا جانا چھوڑ دیا اور اس لیے مین سمجھتی ہون کہ جو مطلب اُسکے آنے جانے کا ہو وہ اسی کے جیتے جی تک محدود تھا۔ اب اُس پیاری مان کو مرے ہوے تین برس ہوگئے ہین اور اُسکے مرنے سے جو مصیبت مجھپر نازل ہوئی وہ اس وجہ سے زیادہ سہا دینے والی اور مہیب ہوگئی کہ اسکا مرنا اچانک ہوگیا جب سے

میری ہمت بالکل ٹوٹ گئی۔ اور مجھکو کمبختیون نے گھیر لیا۔ شام کو ہم دونون مان بیٹیون نے حسب معمول جیسا روکھا سوکھا کھانا کھاتے تھے ایک ساتھ بیٹھ کے کھایا۔ رات کو ہم دونون معمول سے آدھ گھنٹہ زیادہ تک بیٹھے رہے کیونکہ ایک سفرنامہ مین جو مین اپنی مان کو سُناتی تھی اُسکا زیادہ جی لگ گیا تھا۔ جیسا مین نے اسکو شادان و فرحان اور خوش طبع اُس روز پایا تھا ویسا پہلے کبھی نہین دیکھا تھا۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے جب ہم دونون اپنے اپنے کمرے مین سونے گئے۔ حسب معمول میرے کمرے کے دروازے تک وہ مجھے پہونچانے آئی اور اپنی دن دِن بڑھتی ہوئی شفقت کے ساتھ اُسنے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور شب بخیر کہتی ہوئی رخصت ہوئی۔ ہائے کسی کو معلوم تھا کہ اُس سہانی چاندنی رات کو عالم خموشی مین جب اُسکی زلف کمر تک پہونچی تھی حضرت ملک الموت نے آہستہ آہستہ اپنا قدم اُس خوش و خرم مکان مین رکھ دیا تھا تاکہ اُسکے مکین کی روح کو قبض کرے اور دوسرے کو دیوانہ بنا دینے والی ناگہانی اُفتاد کے رنج و الم مین اکیلا چھوڑ جائے۔ ہان یہی بات تھی۔ ہان ایسا ہی ہوا مجھے یاد ہے کہ جب مین اپنے کمرے مین گئی اور کھڑکی کا پردہ چھوڑنے لگی تو کھڑکی کے پاس چند منٹ تک کھڑی رہی تھی اور ستارون سے روشن آسودہ رات کی شان و شوکت کا سمان بڑے غور سے دیکھتی رہی آسمان بالکل گاڑھا نیلا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روے زمین پر جواہرات سے جڑا ہوا شامیانہ تنا ہے اور بڑھتا ہوا ہلال پاکیزہ اور چاندی سا ٹھنڈھا معلوم ہوتا تھا۔ مجھے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ گویا فرشتے اُن دور دور کے کواکب اور ستارون مین سے اس دُنیا کی طرف دیکھ رہے ہین اور اس خیال سے میرے دِل مین اُمید اور اعتماد اور الہام سا پیدا ہو گیا تھا۔ وہ لُطف اور وہ کیفیت اور وہ مسرت جو میرے دِل مین جوش کرتی تھی مین ہرگز ہرگز بھول ہی نہین سکتی کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ کرات اور طبقات عالم بالا کی تمام ارواح مقدس اپنی محافظ سپرین اس دُنیا کی حفاظت کے لیے سپر رکھے ہوے ہین اور خداوند

جل شانہ اپنا رحم وکرم اُن لوگون کے شامل حال کر رہا ہو جو اُسکی رحمت اور مہربانی کے طالب ہین اِن خیالات کے اثر سے مین نماز اور سجدے کے لیے دوزانو بیٹھ گئی اور شکرانِ نعمت اور شفاعت طلبی کے کلمات جو بے تحاشا میرے مُنھ سے نکلے جاتے تھے پہلے کبھی ایسی گرم جوشی ایسی عقیدت کوشی ایسی تندی اور تیزی اور ایسی نیاز کیشی سے اور اسقدر زیادہ دیر تک نہین نکلے تھے جیسی کہ اُس روز کی کیفیت تھی۔ مجھے اُمید ہو جُولیا تم مجھے معاف کروگی کہ مین ایسے ایسے حالات کے تفصیلوار بیان کرنے مین اِس قدر دیر لگاتی ہون۔ مگر اُس شب کے واقعات نے۔ گو تمھارے نزدیک وہ کیسے ہی حقیر اور ناچیز ہون۔ میرے دماغ پر ایسا نقش جمایا ہو کہ گویا کسی نے لوہے کی گرم گرم سلاخ سے داغ دیا ہو؛؛

یہ حال سُنتے سُنتے مِس بریٹ کا دل بھر آیا تھا تاہم اُسکو اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی حکایت مین جو ایسی دردانگیز اور سادہ تھی لُطف معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے کہا۔

مِس بریٹ ؎ ہان ورجینیا۔ کہے جاؤ۔ کہے جاؤ؛؛

اُس آہستہ اور غم ظاہر کرنے والی اور تھرتھراتی ہوئی آواز سے جیسے جنگل مین مُرغان نغمہ سرا کی قدرتی نواسنجی اور خوش الحانی ہوتی ہو مِس مارڈنٹ نے اپنا قصہ پھر شروع کیا۔

مِس مارڈنٹ ؎ ای جُولیا مین متعصب نہین ہون اور نہ ظاہرداری اور فریب ذہبی میرا دین وایمان ہو لیکن مجھے یقین کلی ہو کہ نماز اور عبادت مین کوئی ایسی شئے ہو جو تسلی اور تسکین بخشنے اور جراءت عطا کرنے والی ہو اور اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے کہ یہ ایک خیالی اور قیاسی کام ہو تاہم اِسکا اثر مساوی ہوتا ہو۔ اُس قابل یادگار رات کو جسکا مین ذکر کر رہی ہون مین سب دنون سے زیادہ خوش خوش اپنے پلنگ پر جاکر لیٹ رہی اور لیٹتے ہی سوگئی۔ مین نے خواب بھی اچھے اچھے دیکھے اور مجھے نیند بھی خوب آئی۔ اُن خوابون مین کسی قسم کا شُبہہ یا کسی بُری ہونہار بات کا خوف بالکل نہین تھا جب صبح کو مین جاگی اُسوقت آفتاب کی کرنون کی شعاع

پردوں میں سے میرے کمرے میں پہونچی تھی اور میں نے دیکھا کہ اور روزوں سے اُس روز خلاف عادت مجھے جاگنے میں دیر ہوگئی تھی اس لیے جلد جلد میں نے اپنے بال سنوارے اور اس اُمید میں نیچے اُتری کہ کمرے میں جاکر اپنی ماں سے جو کبھی کی پہلے سے وہاں آگئی ہوگی ملونگی - مگر وہ وہاں نہیں تھی اور خادمہ نے کہا کہ ابھی تک سوتی ہیں کیونکہ خوابگاہ کے کمرے کے دروازے پر جاکر اُسنے ابھی ابھی دستک دی تھی مگر کچھ جواب نہیں پایا تھا - اُس ہولناک رنج والم کی پیش بینی سے بیخبر جو مجھپر ٹوٹ پڑنے کو تیار تھا میں اوپر چڑھی اور میں نے اپنی ماں کی خوابگاہ کے دروازے کی زنجیر آہستہ سے ہلائی لیکن کچھ جواب نہ ملا - میں نے کسی قدر زیادہ زور سے پھر زنجیر ہلائی لیکن پھر بھی جواب نہ پایا - اُسوقت پہلے پہل میری یہ حالت ہوگئی کہ نادیدنی اور ناشنیدنی خوف مجھپر غالب آگیا - اور کوئی دھندلے طور پر اور بخوبی نظر نہ آنے والے سایہ کی شکل جورات کی تاریکی میں نظر آنے لگتی ہے مجھپر قابض ہوگئی اور میری حیرانی کا اثر فوراً خادمہ میں بھی سرایت کر گیا - میری ماں کا کمرہ اندر سے بند تھا اور ہم اُسکو کھول نہیں سکتے تھے جہاں تک ممکن ہوا زور زور سے زنجیر ہلائی گئی اور دروازہ کھٹکھٹایا گیا لیکن اندر سے جواب نہ آیا - میں نے جواب مانگنے میں ماں کی بہت خوشامد اور عاجزی کی اور جب چُپ ہوکے خوابگاہ کی طرف کان لگایا تو وہاں قبر کی سی خاموشی تھی - رنج وعذاب کے ہول سے جو مجھپر غالب تھا دیوانی ہوکے میں نے دروازہ چیرنے کا ارادہ کیا - بڑھئی بلایا گیا اور جو چند منٹ بڑھئی کے آنے میں لگے اتنی دیر تک میں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور ایسا زار وقطار روئی ایسے کڑوے اور گرم گرم میری آنکھوں سے آنسو بہے کہ پہلے کبھی میں ایسا نہیں روئی تھی - میں نے سخت ترین صدمہ برداشت کرنے کے لیے اپنے دل کو مضبوط کر لیا اور تمام دہشتیں میری یتیم قسمت کی میرے دل کی آنکھوں کے سامنے پھر گئیں اور اس طور پر پھیلی گئیں جیسے جلد جلد یکے بعد دیگرے سیر بین میں زشت اور کریہ منظر ہیبتناک شکلیں نظر آتی ہیں - آخر کار بڑھئی آگیا دروازہ زور سے کھولا گیا - اور جوں ہی میں نے اُس دہلیز کے اندر جو مجھکو اب اُس قبر کی راہ معلوم ہوتی تھی جس میں

تمام میری اُمیدیں دفن تھیں میں نے قدم رکھنا چاہا مجھپر موت کا سا خوف طاری ہوگیا
بڑھیا اور خادمہ خود اپنی حیرانی اور سرگرانی میں پیچھے چپ چاپ کھڑے تھے کیونکہ
موت کی ملالت اُس مکان کی ہوا میں بھرتی جاتی تھی۔ بڑی ہمت کرکے میں اندر گئی
اور مسہری کے کھلے ہوئے پردے کے اندر ایک ہی نگاہ ڈالنے سے تمام میرے
خوفناک خیالات کی تصدیق ہوگئی۔ وہاں۔ اُس پلنگ پر جسپر وہ توانا و تندرست
سونے گئی تھی میری ماں کا بیجان قالب پڑا تھا۔ یہ ماجرا دیکھتے ہی میرے منھ سے
جو دل پاش پاش کرنیوالی چیخ نکلی اُس سے وہ لوگ بھی جو دروازے کے باہر
کھڑے تھے اُس ماتم انگیز راست سانحہ سے واقف ہوئے۔ اور جب میں غم و الم کے
ناقابل برداشت صدمہ اور بوجھ سے لڑکھڑا کے گرنے کو تھی خادمہ دوڑی آئی اور
اُسنے مجھکو اپنی گود میں لے لیا مگر جوش محبت کے یکایک اور ناگہاں پیدا ہوجانے
والے اثر سے میں اپنی ماں کی لاش سے لپٹ گئی اور اپنے رنج و غم کی شدت اور
محن و اندوہ کے دیوانہ وار جوش اور وحشت میں خوب چلا چلا کے خوب بلک بلک
کے روئی۔ بڑھیا ڈاکٹر کے بلانے کو دوڑ گیا۔ مگر ڈاکٹر بہت دیر بعد آیا۔ بڑے
بہت دیر بعد آیا۔ اور وہاں میری ماں کا گھنٹوں پہلے کام تمام ہوچکا تھا۔ بدن میں
بالکل گرمی باقی نہ رہی تھی۔ پتھر سنگ مرمر کی طرح ٹھنڈا ہوگیا تھا۔ اور سنگ مرمر
کی طرح زرد بھی پڑ گیا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی روح اِس قالبِ فانی سے ایسے
امن و آسانی سے نکل گئی ہے کہ کوئی نزع کی علامت جان کندنی کی تنہائی اُس کے
ساکن و ساکت اور آسودہ و تسلیم چہرے سے معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اُسکے چہرے پر
اگر سنگ مرمر کی سی زردی نہ ہوتی تو معلوم ہوتا کہ ابھی سوتی ہے !!

اِس قدر بیان کرکے ورجینیا نے دم لیا کیونکہ آہوں اور سسکیوں اور ہچکیوں
سے جو اُسکے سینے کے اندر بھری ہوئی تھیں اُسکی آواز ٹوٹ ٹوٹ کے نکلتی تھی اور
اچھی طرح سُنائی نہیں دیتی تھی اور آنسوؤں کا یہ حال تھا کہ آنکھوں سے برس رہے
تھے اور رخساروں کے نیچے ٹپ ٹپ گرتے تھے۔ جُولیا برنٹ کے رنج و الم کا بھی

حد و پایان نہین تھا۔ عمر بھر مین کبھی پہلے اسکو اس قدر رنج نہین ہوا تھا جو سوقت ہوا لیکن اُسنے ہر طور سے اسکو تسلی دی۔ بڑی مہربانی سے سمجھاتی اور تسکین کے کلمات سے اسکا رنج بھلاتی رہی۔ لیکن چونکہ دل کا زخم دوبارہ ہرا ہوگیا تھا اس لیے جبتک یہ یتیم لڑکی خوب اچھی طرح سے رو نہ لی اسکی تسکین نہ ہوئی۔

جولیا۔ (نرمی اور آہستگی سے) "کبھی تمکو اپنی ماں کی ناگہانی وفات کی وجہ بھی معلوم ہوئی"

ورجینیا۔ (تھرتھراتی اور ابتک لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے) طبیب کہتا تھا کہ اپنی موت سے مری ہے۔ ہاے میری ماں تو بڑی اچھی اور نیک عورت تھی اور خودکشی تو اُسکے خواب و خیال مین بھی نہین آسکتی تھی"

یہ کلمات اُسنے اچانک فکر پیدا ہو جانے سے اسواسطے کہے تاکہ اُسکی معزز اور معظم ماں کی پاک یاد کی نسبت اس بابت ایک بال برابر بھی شُبہہ کرنیکی جگہ باقی نہ رہے۔ اور پھر اُسنے سلسلہ تقریر کا اس طور پر قائم رکھا۔

"وہ دفن کی گئی۔ اور مین نے دیکھا کہ اُسکا لاشہ عمیق اور خاموش قبر کے سپرد کیا گیا۔ اور جب میرے کانون مین اُسکے کفن اور تابوت پر مٹی ڈالنے کی ہیبتناک آواز پہونچی۔ یا میرے پاک پروردگار۔ اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے تمام رشتے یکے بعد دیگرے میرے دل اور دماغ مین ٹوٹ رہے ہین۔ جنون کی سی حالت مین مجکو گھر جا کے قبرستان سے لے گئے اور کئی مہینے تک میرا یہ حال رہا کہ کبھی تو مجکو سودا ہو جایا کرتا تھا اور کبھی مین اپنے ہوش مین رہا کرتی تھی۔ آخر کار میرے دل کو قرار آتا گیا اور اضطراب مین کمی ہوتی گئی اور مسیحی توکل کی ضرورت رفتہ رفتہ میری روح پر پرتو فگن ہوتی گئی۔ اس کے بعد خادمہ کو اس امر کے اشارتاً کہنے مین جرأت ہوئی کہ اب مین اپنے معاملات اور کاروبار کی خبرگیری کرون۔ مین نے اپنی ماں کا صندوق کھولا اور دیکھنا چاہا کہ اُس مین کیا کیا ہے اور زیادہ تر مجکو یہ تلاش تھی کہ آیا اُسنے کوئی ضروری دستاویز یا تحریر

ہدایت میری رہنمائی کے لیے چھوڑی ہے یا نہیں۔ مگر اسمین ایک کاغذ بھی نہ ملا جس سے
کچھ تو حال کھلتا کہ اسکی آمدنی کہاں سے آتی تھی اور اُس شریف آدمی کا جو میری
ماں کے پاس آیا کرتا تھا کیا نام ہے۔ ان باتوں کا مجھے جاننا ضرور تھا اور انھیں
ضروری باتوں کا کچھ بھی پتہ نہ چلا۔ اب مجکو خادمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ شریف
آدمی ایک دن آیا تھا لیکن میں اپنے ہذیان اور نسیان میں پڑی تھی مجھکو جنون سا تھا
کچھ سُدھ بُدھ نہیں تھی جب اُسنے میری ماں کی وفات کا حال سُنا تو اُسکے چہرے سے
تعجب پایا جاتا تھا۔ کچھ مختصر مختصر سی باتیں اُسنے میری نسبت دریافت کیں اور پھر
نہ کچھ کہا نہ سُنا یہاں سے چلا گیا۔ نہ وہ کچھ روپیہ دے گیا اور نہ یہ کہہ گیا کہ آئندہ کبھی
آکے دیگا۔ اُسکے طرز و روش میں جُدائی کے شگون کھرے تھے۔ ایسا ثابت ہوا کہ
درحقیقت وہ کوئی مختار یا دوست تھا جو میری ماں کو سہ ماہی پر بندھا ہوا روپیہ
دیا کرتا تھا تو وہ علوفہ مجھ تک جاری نہیں رہ سکتا تھا۔ لیکن بڑے تردد اور اُمید میں
یا یوں کہوں کہ نااُمیدی میں۔ میں نہیں جانتی کہ کیا کہوں۔ میں دوسری سہ ماہی
کے ختم کے دن کی منتظر رہی وہ دن آیا بھی اور گذر بھی گیا مگر وہ اجنبی شریف آدمی
نہ آیا۔ اب میری بیکسی اور میرے بے یار و مددگار رہ جانے میں کسی طرح کا شک و شبہہ
باقی نہیں رہا اور میں نے اپنے آپ کو بڑی بڑی مشکلات میں پھنسا ہوا پایا۔ میری
ماں کی تجہیز و تکفین میں قریب قریب کل روپیہ جو اُسکے صندوق میں ملا تھا صرف
ہو گیا۔ اور پھر بعد اس کے جو دن آتے گئے میں نے اُن لوگوں سے جن سے
رسد وغیرہ لیجاتی تھی قرض لے لے کے گزران کی۔ اب سوا اِسکے کوئی بات
باقی نہ رہی کہ گھر کا اسباب بکے اور قرضہ جو بہت بڑھ گیا تھا ادا کیا جائے۔ اور
جب اسباب بیچ باچ کے قرضہ دام دام ادا کر دیا گیا اُسوقت میرے پاس چند پونڈ
باقی رہ گئے تھے۔ علاوہ اِسکے ایک پلنگ۔ ایک میز چند کرسیاں اور چند
چھوٹی چھوٹی ضرورت کی چیزیں تھیں۔ بیشک میں نے وہ مکان چھوڑ دیا اور ماما
کو بھی جواب دے دیا۔ یہ ماما میری بڑی خیرخواہ تھی مگر مجھے اتنا مقدور کہاں تھا

گزارا کرنا پڑتا تھا - اسکے بعد میں نے ایک چھوٹی سی کوٹھری کرایہ پر لی اور وہاں اُٹھ گئی اور پھر سلائی کا کام ڈھونڈھنے نکلی لیکن ہر روز ایک نہ ایک نئی مصیبت اور مایوسی پیدا ہوتی تھی جس قدر کفایت سے میں چلتی تھی - بچا بچا کے پھونکوں میں گذر کرتی تھی وہ میں ہی جانتی ہوں یا میرا دل جانتا ہے - مگر تاہم جو تھوڑا سا روپیہ بچایا تھا انہیں کی کمی ہوتی گئی - اور سب خرچ لیا - میں تم سے کیا کہوں ایک روز جب میں تھکی تھکائی اور مایوس دن بھر کام کی تلاش میں حیران و سرگردان کوچہ گردی کر کے اپنے گھر واپس آئی ہوں اُس روز مجھے کتنا رونا آیا ہے کیسے کیسے کڑوے کڑوے گرم گرم آنسوؤں کی دھاریں میری آنکھوں سے جاری ہوئیں کہ میں ہی جانتی ہوں - اگر میری نانی زندہ ہوتی تو میں سب سختیاں برداشت کر لیتی خوشی خوشی سب سختیاں برداشت کر لیتی - کیونکہ جب ہم روتے تو دونوں ایک ساتھ روتے ہم دونوں اپنے آنسوؤں کو آپس میں ملا لیتے اور آخر کار وہ مجھے دعائیں دیتی لیکن میں تو اکیلی تھی - دنیا میں میرا میرے واسطے پیدا ہی نہیں کیا گیا تھا یتیم تھی - بیکس تھی - اور کوئی بھی میرا دستگیر یا خبر گیر نہیں تھا - اور اپنے رنج و ناکامی کی حالت میں میں خدا سے یہی دعا مانگتی تھی کہ یا اللہ مجھے بھی اُٹھا لے - اے اس زمین سے مجھے بھی اُٹھا لے جہاں کوئی ہاتھ نہیں کہ میری مدد کرے کوئی آنکھ نہیں جو مہربانی سے میری طرف دیکھے - کوئی لب نہیں جو میرے کان میں تسلی کا کلمہ کہے - موت جس سے اسقدر لوگ ڈرتے ہیں اگر مجھے آتی تو میں خوش تھی - کیونکہ میں اپنے تنگ و تاریک حجرے میں یکہ و تنہا ہی تنہائی کا پورا پورا خوب تجربہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ -

بوقتِ بیکسی جز سایۂ نیست یارِ من
مگر آن ہم ندارد طاقتِ شبہائے تارِ من

اور اپنا رنج بھلانے اور غم ٹالنے کو بعض اوقات میں اپنا منھ اپنے ہاتھوں سے چھپا لیتی تھی اور یہ سوچتی تھی کہ یہ صرف خواب ہی خواب ہے خیال ہی خیال ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ یکایک میں ایسی مصیبت زدہ بن گئی ہوں جیسا میں اپنے

آپ کو خیال کرتی ہون۔ مین اپنے دل سے پوچھتی تھی کہ مین نے ایسا کون گناہ کیا ہی جسکی پاداش مین مجھے یہ رنج و الم نصیب ہوا ہی۔ مین نے تو کبھی کسی کیڑے مکوڑے کے اوپر بھی اپنا پاؤن نہین رکھا نوع انسان کو ضرر پہونچانا تو بہت دور ہی۔ ہائے جب مین اپنی بیتی کا خیال کرتی ہون۔ جب مجھے اُس سال کے رنج و غم یاد آتے ہین جس سال میری مان مری تھی تو مجھے اپنے زندہ رہنے پر تعجب ہوتا ہی اور مین سوچتی ہون کہ مین کیونکر بچ گئی"

اُس غریب اور یتیم لڑکی کا یہ سب حال سُنکے جسنے اب پھر پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا تھا مس برنٹ نے مہربانی اور محبت سے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے دبایا اور کہا۔

مس برنٹ "ای سکیس ورجینیا فی الحقیقت تم نے بڑی سخت تکلیفین اُٹھائی ہین بڑی سخت۔ مگر مایوس نہ ہو۔ ہراس کو اپنے دل مین جگہ نہ دو۔ یہ دنیا ہی اور دنیا مین دنیا کی سی ہوکے رہو۔ اور جو گذرے اُسکو برداشت کرو۔ یہ بات تو ممکن ہی نہین کہ زندگی بھر مین کبھی تمکو کامیابی نصیب ہی نہ ہوگی۔ تمھارے بہترسے بہتر اصحاب نصیب ہونا ظاہر ہی۔ مگر یہ جا ہو کہ جو کچھ ہو وہ صرف سوئی ہی کی بدولت ہو۔ یہ نہین ہونے کا اوہ۔ نہین۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین"

مس مارڈنٹ نے یکایک اپنے آنسو پونچھ ڈالے اور ایسے اشتیاق سے بولی کہ جس بات کے دریافت کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تھا اُسکو پوچھ ہی کے چھوڑیگی تاکہ وہ راز سربستہ صاف صاف ظاہر ہو جائے جسکی نسبت اسکو طرح طرح کے شکوک تھے اور وہ شکوک بھی رفع ہو جائین۔

مس مارڈنٹ "اِس تقریر سے تمھاری مُراد کیا ہی۔ جولیا۔ یہ تو مجھ سے کہو"

مس برنٹ۔ (چند لحظ پس و پیش کرکے) "مین تم سے ورجینیا سب صاف صاف کہدونگی اب تم اپنے حالات زیادہ نہ بیان کرو۔ باقی حالات مین خود پہلے سے سمجھ گئی ہون کس طرح سے تمنے ایک جزو کثیر اپنی چھوٹی چھوٹی چیزونکا جو تمھاری

مان کے اسباب کے فروخت ہونے سے بچ رہا تھا پھر فروخت کیا کس طرح بہ تقضائے حالات اور بحکم ضرورت تم کو مجبوری ایک مکان سے دوسرا مکان بدلنا پڑا۔ کس طرح تم نے تمام مشکلات اس مکان میں چند ہفتہ قبل اس مکان کے آنیکے برداشت کیں اور پھر بی بی جیکسن کے ہتھے چڑھ گئیں جو تمھاری محنت کے منافع سے سستے میں اپنی اوقات بسری کرتی ہے۔ کس طرح یہ سب باتیں وقوع میں آئیں میں بخوبی سمجھتی ہوں۔ کیونکہ ایسے ہی ہی حالات اور ہزار ہا غریب اور بیکس لڑکیوں کے جو تمھاری طرح غریب ہیں ہوتے آئے ہیں اور ہیں۔ اور اگر کوئی بات اختلاف ہوگا تو شاید کہیں کہیں اور بہت ہی کم ہوگا۔ تمھارے بیان کا کل حصہ گویا بالکل میرا بیان ہے۔ گویا میری ہی یہ ساری تاریخ تم نے اپنی زبان سے بیان کی ہے۔ مگر سینے والیوں کی حیثیت سے میں ایک درجہ تم سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوں"!

مس مارڈنٹ۔ "اور وہ کون درجہ ہے"!

اس سوال کے وقت ورجینیا کا بدن سن سن کرنے لگا اور ایسا کانپا کہ کوئی بری خبر وہ اب سنا ہی چاہتی ہے۔

مس برنٹ۔ (جھک کے بطور سرگوشی) "صاف صاف! میری پیاری حبیب یہ بات ہے کہ تم نے اب تک اپنی عصمت و عفت قائم رکھی ہے اور میں اپنی سب کھو کھا کے بیٹھی ہوں"!

وہ پردہ جو اس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی کی آنکھوں کے سامنے پڑا ہوا تھا اٹھ گیا۔ وہ پردہ جو اس لحظہ تک اسکے شکوک اور مہلک راستے کے درمیان حائل تھا اب باقی نہ رہا۔ وہ پردہ جسکی آڑ میں یہ سیدھی سادھی لڑکی اپنی صاف باطنی اور خوش نیتی سے اور اپنے فیاضانہ طرز روش کے اعتبار سے کسی شک و شبہہ کو جو اسکی نئی ملاقاتی کی نسبت پیدا ہوتا تھا وسیع یقین واثق کی چمک کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیتی تھی اب نہیں رہا۔

پہلے تو اسکے دل میں آیا کہ وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہو اور ایسی عورت کے

سامنے سے جو اپنی شرم و حیا کو ذرا سے ٹھیس لگی تو بھاگ نکلتی ہے اور اپنا منھ چھپاتے
ہیں۔ وہ تیر بیباک نظر تھیں لیکن وہ جب بھاگ جاتی۔ تو ایک خیال سے جو
حیا مجسم بشریت تھا وہ بالکل مختلف البشریت تھا وہ اپنی [illegible] ہوئی تھی
اور پھر مس برنٹ نے احسان کی یاد اور بے شمار خیال کہ وہ تو ایک عورت تھا تو کیا
ان حالات سے اس کو کیا ہو جو دل گیا۔ اسکو کسی طرح کی قدر [illegible]
نہ تھا۔ ورجینیا کے دل میں ایک نئی رقت پیدا ہوا۔

جو خیالات ورجینیا کے دل میں اسوقت گذر رہے تھے انکو اپنی تیمار داری
سے کسی قدر دریافت کر کے مس برنٹ نے کہا۔

مس برنٹ۔ جو حال تم نے اپنا ابھی بیان کیا ہو اسکا کم از کم مجھ کو [illegible]
ورجینیا۔ دیکھو!! (اپنے پیدا کرنے والی آواز سے) [illegible] اور [illegible] سنو۔ میں نے
اس سوسائٹی کو نہیں بنایا ہی جیسی وہ ہی ہیں تو میں پیدا ہوئی تھی جیسے وہ بھی ایک
چھوٹی [illegible] بگاڑنے والی اسکی ناموس اور [illegible] سب حالات اور [illegible] کے
حالات کے ساتھ میں نے مرضی سے یا بلا مرضی یا مجبوری سے ساتھ دیا۔ میں پاک
دامن رہتی اگر دنیا مجھے پاک دامن رہنے دیتی۔ [illegible] دنیا نے میری عصمت کا
خیال نہیں کیا افلاس۔ جاڑا۔ نا امیدی۔ بھوک [illegible] دل محنت۔ اور
مشقت۔ بڑی کڑی عصمت اور [illegible] پاکدامنی کے جانی دشمن ہیں۔ یہ سب
دشمن عصمت کی جڑ اس سختی سے کھودتے ہیں جس سے اگلے زمانہ کے لوگ دیواریں
گراتے تھے۔ میری عصمت کے مکان کی تعمیر سے زیادہ مستحکم اور مضبوط
عمارت ڈھ جاتی ہی۔ کیونکہ ناخوش آیند اور اداس کوٹھری کو میں جانتی ہوں کہ
کیا چیز ہی۔ جس میں جاڑے کی لمبی لمبی راتوں کو آگ نام کو بھی دیکھنے میں نہیں آتی
سخت سخت تکلیفوں اور ٹھوکریں مارنے والی سختیوں کو میں کبھی برداشت کر چکی
ہوں۔ میں نے بھی ایسی ہی ہمت اور جوش سے کام کیا ہو جیسا تم کرتی ہو میں نے
بیشک اسوقت تک کام کیا ہو جبتک میری پیٹھ میں درد پیدا ہوا اور پھر میرے تمام

انشاءاللہ سب تدبیروں کی چال سے اُس ٹیلے کی طرف بڑھی جاتی ہو جو تمھاری
عصمت۔ تمھاری معصومیت۔ تمھاری توبہ و استغفار اور تمھارے ایمان کو بھی
جو تم خدا پر رکھتی ہو ایک دم سے نگل لیگا۔ اب تو تمھارے پاس کام ہی۔ اب
اسوقت۔ مگر اُجرت کس کفایت سے کل کل کے دیجاتی ہی۔ اور پھر سوچو کہ کیسے کچے
سوت سے وہ کام لٹکتا ہی۔ ممکن ہی کہ میری آشنا کے آقا کی دُکان گاہکوں کی کمی کی
وجہ سے نہ چلے۔ ممکن ہو میری آشنا کا یہ کام جسے چوری سے دیا جاتا ہی تم جانتی ہو
کھلجائے۔ ممکن ہو کہ اچانک وہ مرجائے یا کسی دوسری جگہ اُسکی ترقی ہو جائے۔
یا نوکری سے برخاست ہو جائے۔ لیکن اگر میری نیک نورِ چشم تم یہ بتاؤ کہ ان سب
باتوں کے مقابلہ میں تم کو کس قدر امید ہی کہ برابر کام ملے ہی جائے گا۔ تم اپنے
آپکو بدنصیب جانتی ہو مگر میرے کہنے کا یقین مانو کہ ممکن ہی کہ تمھاری حالت
اس سے بھی دس ہزار گنی زیادہ خراب اور ابتر ہو جائے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ شام کا وقت تھا اور جاڑے کی سرد رات چلی آتی تھی
میں راتیں روز ایک لباس کے تیار کرنے میں سخت محنت کرتی تھی میں بھوکوں
مر رہی تھی۔ تمام میرے اعضا برف سے ٹھنڈے ہوگئے اور اس حالت میں جسکا
وہ لباس تھا اُسکو دینے گئی۔ دُکان کے دروازوں کی جھلملیاں چڑھا دی گئی
تھیں۔ دُکان بڑھ گئی تھی اور وہاں کے کاروبار میں خلل آگیا تھا۔ ایک صاحب نے
جو وارنٹ قرقی کے ذریعہ سے دُکان پر قابض تھا مجھ سے وہ لباس لے لیا اور
کہا کہ روپیہ تو موجود نہیں جو اُجرت دی جائے اس لیے چاہئے کہ میں اپنا دعویٰ
سرکار میں پیش کروں وہاں جو اور قرضخواہوں کا حال ہوگا وہی میرا بھی ہوگا۔
اگر اُنکو کچھ ملا تو مجھکو بھی ملیگا۔ اب تم میری اُسوقت کی حالت کا خیال کرو۔
بڑی غمگین حالت تھی۔ نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن۔ میں بالکل مایوس اور
نا اُمید ہو گئی اور آخرکار میں نے بازار میں بھیک مانگنے کو ہاتھ پھیلایا کہ جو خدا
دلائے کسی سخی داتا کے ذریعے سے لے لوں خیرات ہی سہی لیکن جو ہاتھ اس طرح پھیلا

تھوڑی سی خیرات ملجانے کے لیے پھیلا یا گیا تھا اسمین کسی بد وضع پھسلانے والے کا شو نا اچانک آگیا یمین بھوکھون تو مرتی تھی ۔ مکان کا کرایہ چڑھا ہوا تھا اور دینے کو ٹکا بھی پلے نہ تھا ۔ اور مین سمجھتی تھی کہ بغیر کرایہ کے اب اُس بیرحم سنگدل عورت کے پاس جانا جسکا مکان تھا بیکار ہو ۔ آپ یہ بتاؤ کہ مضبوط سے مضبوط دل والی عورت اس ترغیب مین آجاتی یا نہ آجاتی ۔ مین تو آگئی ۔"

ورجینیا ۔ (مس برنٹ کا ہاتھ اپنے ہاتھون مین لے کے اور خواہرانہ محبت سے دبا کے) افسوس صد افسوس ۔ میری شفیق ۔ ابتک تو مین تمکو الزام دینے پر آمادہ تھی مگر اب مین تم سے ہمدردی کرتی ہون ۔ بہت شدت سے ۔ بہت ہی شدت سے ہمدردی کرتی ہون ۔"

مس برنٹ ۔ واہ ورجینیا ۔ تم مجھ سے ہمدردی کیا کرتی ہو ۔ اب ہمدردی کا وقت نہین ہے ۔ وہ وقت ہی جاتا رہا ۔ میری قسمت مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا اور اب اُسی لکھے کے بموجب مین چلتی ہون ۔ میری یہی اُفتاد تھی ۔ مجھے یہی پسند تھا ۔ اور اُس دن سے لگا آج تک مین ہمیشہ خوش رہی اور اب اور زیادہ خوش ہون ۔ ہان مین سچ کہتی ہون شرم پہ ہنستی ہون عصمت کو چٹکیون مین اُڑاتی ہون ۔ پاک دامنی پہ قہقہہ لگاتی ہون ۔ اور مذہب پہ تو میرا اعتقاد ہی نہین ہے ۔ بی بی عصمت ۔ اور ان عفت کے لیے مین جان نہ دونگی ۔ اور نہ مین انکی خاطر مرنے کو اپنا دل پکا کر سکتی ہون ۔ اور اب اِس لیے اُس آمدنی سے میری بہ آرام بسر ہوتی ہے ۔ جسکو پادری لوگ ۔ اور نیک سے حیادار شرمگین بیبیان کی سوتین عیب اور بدی کی اُجرت کا نام دھرتی ہین ۔ خیر ۔ مگر یہ اُجرت بھوکھون مرنے والی عصمت سے بدرجہا بہتر ہے ۔ اور انسان کی خصلت ایسی ضعیف بنیاد ہے کہ وہ عصمت اپنی تنگدستی و مجبوری مین اختیار کرنے کے لیے بہت دیر اور بڑا پس و پیش کرتی ہے ۔ جو لوگ مجھکو الزام دیتے ہین اگر وہ منصف ہین تو سوسائٹی کے دستور کو الزام دین ۔ مین تو اُس سوسائٹی کی صدہا بلکہ ہزارہا قربانیون سے

ایک قربانی ہون - اس کے ہزارہا مقتولین مین سے ایک مقتول ہون - اسکے
بانی اور موجدون مین سے یہ تین ہین - سوسائٹی کے بانی اور موجد امیر اور
متمول کاہل الوجود بڑے آدمی ہین - اور غریب مصیبت زدہ بھوکھون مرنیوالے
اسکے مجروح و مقتول ہین - خاص اپنے حالات اور اپنے تجربات پر گھنٹون مین نے
عقل دوڑائی اور ذہن لڑایا ہے تب ایسے ایسے خیالات میرے دل پر منقش
اور مرتسم ہوے ہین - اس شہر کے ویسٹ اینڈ مین جو بڑے بڑے محل کھڑے
ہین ذرا وہان تو جاؤ اور روشنی سے جگمگاتے ہوے دریچون مین سے ایک
نظر تو دیکھو کہ ناچنے والون اور والیون کے اجسام کے سائے انکی اچھل کود کے
وقت کیسے پردون مین پڑتے ہین - تب اپنے دل سے کہو کہ ہر ایک عالی خاندان
بیگم کی بیش بہا پوشاک اور نفیس اور عمدہ لباس اس خون سے رنگین ہین یا
نہین اور ان خرابیون سے ملوث ہین یا نہین جو محتاج سینے والیون کے
خون مین جنھون نے انکو سیا اور تیار کیا تھا "

ورجینیا - (کف افسوس مل کے) یا ستمن خدا - یہ تصویر جو تم نے کھینچی ہے
نہایت ہی صحیح اور سچی تشبیہ ہے - ہو بہو یہی شکل ہے - اور اس مظلوم فرقے مین سے
کسی بدنصیب سینے والی کو امید نہ رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے عزم بالجزم سے پاک و صاف
بغیر داغ دھبے کے بنی رہے "

مس برنٹ - (زہر خندہ کر کے) امید اور ایک نیک ذات سینے والی کو
نہین - نہین - ورجینیا - ہزار بار تمہین افسوس ہے کہ ہم دونون دل بہلانے کو ایک ساتھ
مل جل کے بیٹھے تھے - مگر گفتگو مین رنج دہ اور ہیبتناک تبدیلی واقع ہوگئی - اور جس روز
سے مین نے اپنے آپ کو اس گڑھے مین ڈھکیل دیا تھا جسکو دنیا بیحیائی کہتی ہے
اس روز سے آج میرے دل پر انتہا کے رنج و الم کا اثر ہوا ہے - پہلے تو تمھارے ہی
خیال سے اس تار پر زخمہ لگا جو عرصہ دراز سے میری روح کے اندر دبا ہوا تھا اور
اس تار کی آواز میرے سینے کی شکستہ تربت مین سوتی ہوئی نکل گئی اور اس نے

پوشیدہ اور چھپے ہوے خیالات کے سلسلون اور مجموعون کو جو میرے حافظہ کے عمیق ترین حجرون مین سوتے تھے جگا دیا۔ لیکن ورجینیا مین تمھارے سامنے سب حال سچ سچ بیان کر دونگی سب باتین تسلیم کر لونگی۔ جہانتک مجھ سے تعلق ہی مین کوئی بات تم سے نہ چھپاؤنگی۔ اور اب میرا منھ کھلوایا ہی تو سنو صاف صاف بات یہ ہی کہ میرے پاس ایک جوان رعنا سرو قد شکیل و جمیل فرشتہ خصلت حور طلعت آتا ہی اور مجھ سے اُس سے دوستی ہی مین اُسکے حال سے بالکل ناواقف ہون کہ وہ کون ہی صرف اتنا جانتی ہون کہ مسٹر اوسمنڈ اُسکا نام ہی مگر ہان مجھے اس امر کے باور کرنے کی وجہ معقول ہی کہ سوسائٹی کے دائرے مین اُسکا کوئی بڑا درجہ ہی۔ بہر حال اس امر کے تجسس و تفحص سے مجھے کیا کام ہی۔ مین اس بارے مین اُس سے کچھ پوچھتی بھی نہین ہون۔ مجھے اپنے کام سے کام ہی کیونکہ وہ مجھپر بڑی مہربانی کرتا ہی اور میرے ساتھ بہت اچھی طرح سے سلوک کرتا ہی۔ اور مین سمجھتی ہون کہ میرا شبہہ ہی شبہہ تھا وہ کچھ ایسا عالی درجہ شخص نہین ہی۔ اُسکی حالت کچھ ایسی بہت عمدہ تو معلوم نہین ہوتی مگر مجھے وہ بہت دیتا ہی اور تم دیکھتی ہی ہو کہ میری بخوبی بسر ہوتی ہے۔ کبھی کبھی دل بہلانے کو مین کام بھی کرتی ہون مگر بہت ہی کم۔ جب مین روٹی کے چھلکے کے واسطے سولہ سولہ گھنٹے روز کام کرتی تھی اُسوقت میرے پاس بہت کام رہتا تھا۔ بہت ہی زیادہ کام رہتا تھا۔ اب ایک ہفتے سے میرے پاس مسٹر اوسمنڈ نہین آیا ہی۔ مگر مجھے اُسنے ایک خط لکھا ہی اور آنے کا وعدہ کیا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اچھی طرح نبائیے گا۔ علاوہ اسکے میرے مزاج مین رشک نہین ہی۔ مین جانتی ہون کہ مین حسین ہون میرے سیکڑون گاہک ہین جب وہ میری محبت سے تنگ آکے مجھے چھوڑ دیگا تو مجھے بھی دوسرا تلاش کر لینے مین عرصہ نہ ہوگا یہ میری تاریخ ہی اور جب دس بجنے کے بعد ہی ورجینیا مس برنٹ سے رخصت ہوئی وہ دونو کے طریقون کا پہلے سے زیادہ بہ تامل کرنے اور رنج و ملال کی پہلے سے زیادہ مین جو اسکو عرصہ دراز سے نہین ہوا تھا اپنے گھر مین چلی گئی۔

راہ راست سے علیحدہ ہو جانے کو جسپر اسکو چلے چلنے کی امید تھی مجبور کرے - جو
بھروسا اسکو خود اپنی ذات خاص پر تھا اس وجہ سے ضعیف نہین ہو گیا تھا کہ
کسی قسم کی ناپاک خواہشین یا ناپاک خیالات مس برنٹ کے افشائے راز سے اُسکے
دل مین پیدا ہوے ہون مگر اسکو خوف تھا تو یہی تھا کہ مبادا جلد یا دیر مین وہ کسی
ایسے معاملے مین نہ پھنس جائے جسکا انجام یا تو خودکشی ہو یا زیان عصمت -

آہ - اس بات کا خیال کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ اُس نوجوان لڑکی کی عصمت
مین صرف ایسے ایسے خیالات کے آنے سے جو خواہمخواہ اُسکے ذہن کے گلے مڑھے
جاتے تھے خلل ڈالا جائے - حالانکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُن خیالات کو اپنے دل مین
نہ آنے دیتی کسی قسم کی جد و جہد جو نوع انسان کے امکان مین ہے اُن خیالات کو
جو اسکی اپنی خطرناک حالت بلا مزاحمت پیدا کرتی تھی زائل اور باطل نہین کر سکتی
تھی - ان خیالات کو اپنے دل سے نکال لینے اور اُن واقعات مسموعہ کے ٹالنے کو
اسنے اپنی مان کا خیال کیا اور اُسی کی شکل دھیان مین رہی - پھر اُسنے اور اور
سوانح و واقعات کی طرف اپنا خیال دوڑایا - مثلاً وہ حیرت انگیز اسرار کا بھرا
ہوا واقعہ جو آٹھ دن ہوے کہ ڈچز آف بنا سٹی کے قصر مین ظہور پذیر ہوا تھا -
اور جسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مسٹر لیوین بتہمت قتل عمد کا ملزم قرار پا کے سپرد عدالت
سیشن کیا گیا تھا - یہ تمام حالات اُسنے نہایت استعجاب اور ملال سے ایک
اخبار مین پڑھے تھے جو اسکو مس برنٹ نے مستعار دیا تھا - اور جب کبھی اُن
واقعات کا خیال مکرر و سہ کرر اسکے دل مین آتا تو وہ خود بخود اپنے لبون ہی
لبون مین بول اُٹھا کرتی کہ مین ہرگز یقین نہین کر سکتی کہ وہ مہربان دل والا
شخص جو ہمیشہ اسقدر عنایت کیا کرتا تھا اُس فعل کا مرتکب ہوا ہو - ممکن ہی نہین!"
لیکن اب ہم نوجوان تائی لڑکی کے پیچھے پیچھے جا کر ہم دیکھتے ہین کہ اسٹرانڈ
کے برابر سے اسپرنگ گارڈن کی طرف اپنی راہ راہ جا رہی ہے چلتے ہین - اُسکی
آنکھین شرم و حیا سے کھرنٹے کی طرف جھکی ہوئی ہین جسپر اُسکے چھوٹے چھوٹے

خوبصورت پاؤن ہلیسوان ہلکے پن سے متحرک تھے اور اسکے تمام طرز و روش سے
وہ حیا اور پاکدامنی پیدا تھی جو اس بات کی متمنی تھی کہ کوئی اسکو دیکھنے تک
نہ پائے۔ اور اسی حیا اور پاکدامنی اور کھنچاوٹ کی وجہ سے یہ بات ہوئی کہ اُس نے
اُسوقت اُسی جوان رعنا شکیل و جمیل شریف آدمی کے اپنے پیچھے پیچھے آنے کا
خیال نہین کیا جسنے اسکو ہفتہ بھر ہوا تھا کہ گردش ڈنرا اسکو نرین ٹوکا تھا۔

ناظرین بخوبی واقف ہین کہ یہ نوجوان شریف سوا مارکوئس آف آرڈن کے
دوسرا کون ہو سکتا تھا۔ اسوقت وہ ایک بنک گھر سے جو اسٹریٹ انڈ مین واقع
ہے اور جہانتک وہ ایک ہنڈوی کا روپیہ لینے جو اسکے باپ نے اسکو دی تھی
گیا تھا باہر نکلتا تھا کہ اُسنے اُس عشق انگیز سینے والی کو جو اُسوقت اُس طرف سے
گذرتی تھی فوراً پہچان لیا۔ اگرچہ ان افسوسناک واقعات کی وجہ سے جو حال
مین بر روے کار آئے تھے اُسکی روح کو سخت صدمہ پہونچا تھا تاہم جون ہی اُسنے
اِس پیارے پیارے دل پسند چہرہ کو دیکھا خوشی کا کلمہ اُسکے مُنھ سے نکل ہی گیا
کیونکہ اسکو ایسا معلوم ہوا کہ یکایک روشنی کے فرشتہ کا اُسکی اندھیری راہ سے
گذر ہوا ہے۔

لیکن وہ جنیا اپنے خیالات مین ایسی غرق تھی کہ اُسنے وہ خوشی کا کلمہ
نہین سُنا حالانکہ اُسکے کان کے قریب ہی اسکی صدا نکلی تھی اور نہ اُسنے
فی الحقیقت نوجوان مارکوئس کو دیکھا۔ اسکی نس نس مین دلکشی اور سحر تھا۔ اگرچہ
سادہ سادہ کپڑے پہنے تھی اور طریقون سے کشیدگی اور کھنچاوٹ پائی جاتی تھی
مگر اس سادگی اور کشیدگی نے نوجوان رئیس اعظم کے دل پر جادو کا سا اثر پیدا کیا
اور بغیر کسی خاص ارادے کے یعنی اُسکی شدت کسی عزم یا حجت کرنے کے
بغیر وہ فوراً اسکے پیچھے پیچھے ہو لیا حالانکہ اسوقت اُسکو کسی اور مقام پر بھی جانا تھا
اُس روز قیصر شاہی تھیٹر مین ایک ... بار ... یعنی وہ مکروہ اور بیہودگی
کا تماشا تھا جس سے بیہودہ اور شوقین اور نمائش پسند امرا اور رؤسا بہت

خوش ہوتے ہین - اور گاڑیان اِس طبقہ اُمرا کے مختلف حضرات کو جو اس کٹ تیلی کے حقیر اور ظاہر داری کے تماشے مین موجود تھے سوار کر کے لیے جاتی تھین - اسلیئے چارنگ کراس کے نواح مین گاڑیون کی آمد و رفت کا بہت ہجوم تھا بعض گاڑیان اپنے ذی خطاب اہلِ دَوَل مالکون کو وہائٹ ہال کی طرف لیجاتی تھین - اور بعض بھولے ہوئے تھیٹر مجسٹریٹون کو اور فوق البھڑک لباس پہننے والے شریفون کو شہر مین واپس لاتی تھین -

وِرجینیا اپنے خیالات مین مستغرق شارع عام پر جہان سرکاری اور رعایا کی ہر قسم کی گاڑیون کی کثرت سے بھیڑ تھی قدم اُٹھائے بےخبر چلی جاتی تھی کہ یکایک ہٹو بچو کا شور اس کے کان تک پہونچا اور اس کے ساتھ ہی پیچھے سے گھوڑونکی ٹاپ کی آواز اور پھر گھوڑون کے دوڑنے اور کودنے اور سر پر آ پہونچنے کی آواز سُنائی دی - گھبرا کے اُسنے پیچھے پھر کے دیکھا اور دیکھنے ہی کی دیر تھی کہ اُسکے کندھے پر ایک اڑیل اور بدلگام گھوڑے نے جو شہر کے ایک حاکم کی گاڑی مین جُتا تھا اپنے سر سے ایک ضرب لگائی - اس کے مُنھ سے ایک چیخ نکل گئی اور کاغذ کا صندوق ہاتھ سے چھُوٹ کے رُکتا ہوا تھوڑی دور پہونچا اور سڑک کے دونون طرف سے جو پیدل چلنے والون کا راستہ ہے حواس باختہ کر دینے والے اضطراب کا شور بلند ہوا لیکن فوراً ہی جبکہ نوجوان ناکتخدا لڑکی کے گھوڑون کے سمون کے نیچے آ کے روند جانے مین کوئی بات باقی نہ رہی تھی - مارکوئس آف آرڈن اُسکی مدد کو ایسی سرعت سے جھپٹا جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے اور کمال جرات اور شجاعت سے اُس خطرے کے مقابل ہو کے جسمین وِرجینیا پڑی تھی اِسکو زمین سے اُٹھا لایا - اِسکو ہاتھون ہاتھ لے کے فوراً ایک سب سے نزدیک دُکان مین لے گیا - ایک پولیس کے آدمی نے جو اُسوقت اُس طرف سے گذرا کاغذ کا صندوق اُٹھا لیا جسکو خوش قسمتی سے کچھ نقصان نہین پہونچا تھا - اور جو بھیڑ چند منٹ کیلیئے وہان لگ گئی تھی وہ بھی یہ دریافت کر کے کہ بیچاری لڑکی کو کچھ زیادہ چوٹ

نہین لگی ہی چھینٹ گئی۔

وہ دوکان جسمین مارکوئس آف آرڈن جلدی سے اُس قریب بیجان قالب کو لے گیا تھا خوش نصیبی سے ایک عطار کی دوکان نکلی اور اس لیے فوراً مسکن اور معتدل مقوی دماغ۔ مقوی قلب دوائین دی گئین۔ ورجنیا کو جلد ہوش آگیا مگر کسی کے قلم کی طاقت نہین کہ ورجنیا کے اُسوقت کے تعجب اور اضطراب کے حال کا ایک شمہ بھی کافی طور پر لکھ سکے جب اُسکی کنجی کنجی سڈول آنکھین اُس نوجوان رئیس اعظم کے چہرۂ انور پر ساکت ہوئین۔ ایسی ایک تکلیف دہ گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ ایک ہی لمحہ مین اسکے رخسارون پر جو حیات بخش رنگت واپس آئی تھی پھر یکایک جاتی رہی اور وہ زرد ہو گئی اور اُسکا تمام جسم مثل برگ بید کانپنے لگا عطار غلطی سے اس جوش کو سمجھا کہ یہ حد درجے کے خوف کا اثر ہے جو اُس پر طاری تھا اس لیے وہ جلد جلد دوڑا یا گیا کہ مقوی دل و دماغ اور دافع اختلاج قلب کے عرقون کا ایک مرکب بنائے۔ اور جون ہی اُسنے اپنی پیٹھ پھیری مارکوئس آف آرڈن نے بہت آہستگی اور ملائمت سے یہ سرگوشی کی۔

مارکوئس آف آرڈن "مجھ سے کچھ خوف نہ کرو۔ کیا مین نے تمھاری جان بچانے کو اپنی جان خطرے مین نہین ڈالی تھی"

اپنی ناحق شناسی اور ناسپاسی سے مطلع ہو کے ورجنیا کی روح پر بہت بڑا صدمہ ہوا اور فوراً اُسنے اپنی دبی ہوئی اور آہستہ اور ٹوٹی ہوئی آواز سے اس امر کی معافی مانگنے مین جلدی کی کہ اُسنے فوراً ہی اپنی جان بچانے والے کا شکریہ پہلے ہی کس واسطے ادا نہین کیا۔

جون ہی اُس ملائم آواز نے اپنی کانپتی ہوئی نوا سے خوش آہنگ چارلس کے پردۂ گوش تک پہونچائی اور جون ہی گلنار شرم نے اپنی حیادار رنگت اُس دوشیزہ جوان سال کے رخسارون پر پھیلائی چارلس نے کہا۔

چارلس "مین منت سے کہتا ہون کہ تم عذر خواہی کی کوشش نہ کرو

ممکن ہی نہین کہ تم مجکو آزردہ خاطر کرو۔ اور اگر تمھارے بچانے مین مجھے کوئی مہلک ضرر بھی پہونچ جاتا تو میرے دم واپسین کے ساتھ تمھاری محبت کا کلمہ نکلتا۔ ہاے۔ اب تم مجھ سے خفا نہ ہو،،

جون ہی اُسنے اِن الفاظ عشق آمیز کو زبان سے نکالا وَرجنیا زور سے چونک پڑی اور پھر اسی وقت اُسنے اُسپر ایک پُر ملامت اور عذرخواہی کی نگاہ ڈالی جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر اُس نگاہ کے زبان ہوتی تو یہ کہتی۔

"یہ عالی ہمتی اور شرافت نہین ہی کہ جس بڑے احسان کا بار مجھپر تم نے رکھا ہی اُس سے تم نفع حاصل کرنا چاہو،،

اِس نگاہ بے زبان مگر گویا کے بخوبی معنی سمجھ کے چارلس نے اسکے کان مین کہا۔

چارلس "معاف کیجئے للہ معاف کیجئے،،

اِن الفاظ کے مبادلہ جانبین اور مختلف جوشون مین ایک منٹ لگا ہوگا کہ اس عرصے مین وَرجنیا کے پاس عطار واپس آیا اور اُسنے اسکو وہ مرکب جسکو وہ ابھی تیار کر رہا تھا پلایا۔ اسکے پیتے ہی وَرجنیا فوراً اُس کرسی پر اُٹھ کھڑی ہوئی جسپر اسکو اسکے نوجوان جان باز بچانے والے نے بٹھایا تھا۔ مگر عطار نے چند منٹ اور آرام کرنے کے لیے کہا اور بہ اعتبار پیشے کے اُسنے ایسی آواز سے ٹھہرایا کہ اسکی تعمیل اُسپر واجب آئی۔ اِس عرصہ مین پولیس کا ایک سپاہی کاغذ کا صندوق لیکے دُکان کے اندر آیا اور مارکوئس آف آرڈن نے صندوق لیکے پانچ روپیہ کی ایک اشرفی اُسکی خدمت کے صلے مین عطا کی۔

جب یہ سپاہی شکریہ ادا کرکے باہر چلا گیا چارلس نے نوجوان سینے والی کیطرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس عطیہ کی وجہ سے جو اُسنے اُسکی طرف سے عطا کیا تھا اُس کے رُخسارون پر شرم اور حیرانی زیادہ تر نمودار تھی۔ اور اُسکو بھی ایک حیرانی پیدا ہوئی کیونکہ وہ اس حیرت مین تھا کہ یہ شرم اور [illegible] جو وَرجنیا کے

دل مین اپنے جان بچانے والے کی فیاضی دیکھ کے جو خاص اُسی کی وجہ سے ہوئی تھی اور جس کے معاوضہ کی اُسکو استطاعت نہ تھی پیدا ہوا ہو اُسکو کیونکر رفع کرے جس سے ورجینیا کا دل سبکدوش ہو جائے۔ اِن بھٹکے ہوے خیالات مین اُسنے بلا تامل ایک اور پانچ روپیے کی اشرفی عطار کو اُسکی تکلیف اور مدارات کے بدل مین حوالہ کی۔ اور کاغذ کا صندوق لپنے ایک ہاتھ مین اُٹھا کے دوسرا ہاتھ اُسنے اُس لڑکی کی طرف بڑھایا تاکہ وہ اُس کے ساتھ ساتھ دُکان سے باہر نکلے۔

گھبراہٹ اور حیرانی سے جسنے اُسکے تمام خیالات کو کامل طور پر بے ترتیب کر دیا تھا شرماتے اور کانپتے ہوے ورجینیا نے بمجبوری مارکوئیس کے بازو پر جو اُسنے بڑھایا تھا اپنا ہاتھ رکھا حالانکہ اُس کے نام اور مرتبہ سے وہ ابھی تک ناواقف تھی مگر جون ہی اُسنے اخلاق کی اِس خلقی تحریک کے بموجب کام کیا تھا کہ اُسنے اپنے ساتھی کو صندوق ہاتھ مین لیے دیکھا۔

ورجینیا نے فوراً اُسکا ہاتھ چھوڑ کے اور اچانک جوش مین آ کے صندوق اُسکے ہاتھ سے چھین لیا اور کہا۔

ورجینیا "یہ نہین ہو سکتا۔ یہ نہین ہو سکتا۔ مین آپکی نسبت یہ ذلت گوارا نہین کر سکتی۔

چارلس۔ (دل پر اثر کرنے والی طعن کی نگاہ سے) "اچھا یہ نہین تو تم میرا ہاتھ تو لو اور مجھکو اجازت تو دو کہ اِس بھیڑ بھاڑ سے جو بازارون مین لگی ہوئی ہو تم کو باہر نکال لاؤن"

ورجینیا نے بہت آہستگی سے اپنا ہاتھ اُسکے بازو پر رکھ دیا کیونکہ اُس کے دل مین یکایک یہ خیال گذرا کہ مبادا ابھی عطار کے سامنے کسی قسم کا مضحکہ ہو اور آہستہ سے یہ کہا۔

ورجینیا "آپ اپنے احسانات سے مجھے بہت گرانبار کیے جاتے ہین"

پس اپنے اس طور پہ بے طرح آپھنسنے اور اپنی بیڈھب حالت کا قضیہ نپٹانے کی غرض سے جو اس خاص وقت پر اس نوجوان نا کتخدا لڑکی کی ہو گئی تھی اُسنے اپنی مصیبت سے نجات دینے والے کا ساتھ رہنا قبول کیا کیونکہ اُس کے احسان کا اُسکو بڑا خیال تھا اور یہی احسان کج خلقی اور کج ادائی کا مانع تھا ورنہ کیا جانے وہ کیا نہ کر بیٹھتی۔

جو وقت یہ دونون عطار کی دُکان سے باہر نکلے مارکوئس نے پوچھا۔

چارلس۔ (نرمی اور ادب سے) "کیا اس صدمۂ جدید کا اب بھی تمھین کچھ برا اثر محسوس ہوتا ہے"

ورجینیا کا دل محبوس پرند کی طرح پھڑک رہا تھا۔ کیونکہ متناقض خیالات کے پیدا ہونے سے وہ بیکل تھی۔ اِدھر تو یہ فکر تھی کہ اپنے پناہ دہندہ سے جلد علحدہ ہو جاتی اور اُدھر یہ خوف کہ مبادا اُس شخص کے نزدیک احسان فراموش سمجھی جائے جسنے اگر درحقیقت اسکی جان نہین بچائی تھی تو پناہ تو ضرور دی تھی۔ ایسی حالت مین اُسنے یہ جواب دیا۔

ورجینیا۔ "جی نہین۔ مین آپ کی مشکور ہون۔ یعنی ہان کچھ تھوڑا تھوڑا درد کندھے مین معلوم ہوتا ہے"

چارلس۔ "ہان ہو گا۔ گھوڑا بڑے زور سے اچھل رہا تھا جب اُسنے اپنے سر سے تمھارے شانے پر ضرب لگائی تھی"

ورجینیا۔ (گھبراہٹ اور اضطراب سے کانپتے ہوئے) "مین تہِ دل سے آپکی فیاضانہ امداد کی شکرگزار ہون۔ یہ وہ قرضہ ہے جو مین حضور کو ادا ہی نہ کر سکونگی مگر روپیہ جو حضور نے میری بابت صرف کیا ہے۔ بھلا اُسکے تو مین بالضرور ادا کرنے کی کوشش کرونگی"

چارلس۔ "یا بار الٰہ۔ اُسکا تم کو اتنا خیال ہے"

نوجوان مارکوئس نے یہ محبت آمیز جواب دیا پھر بلا انتظار جواب جوشِ

وہ غریب سینے والی اُسوقت دینے کے قابل تھی یا نہین۔ اُسنے یہ الفاظ اور مستزاد کئے
"اُس روز ہر طرح پر تم کو میری نسبت بُرا سمجھنے کی وجہ تھی مگر مین تم سے ملتجی
ہون کہ تم ذرا بھی اس بات کا خیال نہ کرو کہ میرا ارادہ تمھاری توہین کا تھا۔ آہ براہ
مہربانی تم مجھے اجازت دو کہ مین اپنی اُس روز کی حرکت کا سبب بیان کرکے تمھارا
اطمینان کردون۔ حالانکہ مین یہ بھی سمجھتا ہون کہ وہ سبب تمھاری نگاہ مین پھر خفگی
کے آثار پیدا کریگا۔ لیکن مین کیا کرون اُس روز مین تم کو دیکھتے ہی ایسا حیرت زدہ
ہوگیا تھا کہ اپنے آپے مین نہین رہا تھا اور مین اپنے ہوش وحواس کا مالک نہین تھا
اور بادب استعجاب کے ساتھ مین نے تم کو ٹوکا تھا کہ"

ورجینیا۔ (نہایت لجاجت سے) "ہاے۔ اے حضور آپ جانتے ہی نہین ہین
کہ اس قسم کی گفتگو سے میرے دل پر کیسی چوٹ لگتی ہے مجھکو کس قدر رنج پہونچتا ہے۔
حضور نے میرے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا ہے۔ انتہا کا فیاضانہ۔ عالی ہمتون اور
معززون کا سا۔ پس ایسا نہ کیجئے۔ ایسا نہ کیجئے کہ ایسے سچے اور مردانہ فعل کا اثر
ان باتون سے مٹ جائے۔ یہ باتین مین سُن ہی نہین سکتی ہون۔ مجھ مین اُنکے
سُننے کی جرأت ہی نہین ہے"

مارکوئس آف آرڈن۔ (اشتیاق سے) "لیکن اگر مین اپنے معزز جذبۂ شوق
اور نیک نیتی اور پاکبازی سے گفتگو کرون تب بھی تم اپنے اخلاق اور توجہ سے
میری باتین نہ سنوگی اور جو مین تجویز کرونگا اُسپر بخوبی غور نہ کروگی"

ورجینیا۔ (بطور قول فیصل) "اے صاحب میری اور آپکی دُنیوی حیثیت مین
اس قدر اختلاف بیّن اور مخالفت صریحی ہے کہ جو کچھ آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو مین
یہ سمجھ سکے کہ آپ ظاہر داری سے میری انتہائی خوشامد کرتے ہین اپنی ذات کو کسی طرح
بڑھاوا نہین دے سکتی اور اگر شاید آپ نے میرے چال چلن کے سمجھنے مین غلطی کی ہے
تو مین آپ سے دست بستہ عرض کرتی ہون کہ آپ فوراً جان لین کہ یہ انداز گفتگو
بالکل میرے مذاق کے خلاف ہے"

پچھلے الفاظ کہتے ہوئے ورجینیا کے چہرے پر کنوارپنے کی تمکنت کی سرخی جھلکتی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "یہی سبب ہے۔ اے پیاری اور حسین لڑکی۔ کہ میں تمھارے چال چلن اور طرز روش و وضع کو خوب سمجھ بوجھ کے تم سے اس طور پر گفتگو کرتا ہوں"

ورجینیا "اب حضور مجھے اس طرف جانا ہے"

یہ کہہ کے اسنے یکایک اپنا ہاتھ اسکے بازو پر سے جسپر وہ ابتک اسطرح رکھے ہوئے تھی کہ اسکا دباؤ محسوس نہیں ہوتا تھا ہٹا لیا اور یہ بھی کہا۔

"اور اگر اجازت ہو تو ایک مرتبہ اور میں آپکی عنایت کا شکریہ ادا کروں اور حضور سے رخصت ہوں"

یہ گفتگو اسپرنگ گارڈ ینز کے نکڑ پر ٹھہر کے ہوئی تھی اور نوجوان رئیس اعظم اپنے دل میں سوچا کہ اس کنواری لڑکی کے ساتھ ساتھ اب زیادہ دور تک چلنے میں اصرار کرنا عقل کے خلاف ہے۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (ورجینیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے اور گرمجوشی سے دبا کے) "ایک بات۔ صرف ایک بات اور سن لو تو جاؤ۔ دیکھو کوئی اور بات خلاف اپنی طبع کے نہ سمجھ لینا۔ میں نہایت معززانہ اور نیک نیتی سے کہتا ہوں۔ میری آرزو نہایت سچی اور بے لوث ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تم مجھکو ایک ایسا ملاقات کا موقع دیتیں جسمیں میں اپنا چال چلن اور اپنے مزاج کی کیفیت اور اپنا ارادہ اچھی طرح سے تم کو سمجھاتا۔ یہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم مجھکو اپنے مکان پر حاضری کی اجازت دو"

ورجینیا۔ ایک مرتبہ اور چونک پڑی۔ اور شرمگین ہوگئی اور اسنے اپنا ہاتھ جو چند لمحہ تک نوجوان مارکوئس لیے ہوئے تھا اسکے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

مارکوئس آف آرڈن "ہائے کیسا میں بدنصیب ہوں۔ میں نے پھر تم کو

ناراض کردیا لیکن مین اپنے خدا کو گواہ کرتا ہون اور کہتا ہون کہ یہ میرا ارادہ ہرگز نہین تھا۔ ہاے مین کیا کرسکتا ہون۔ مین کیا کہہ سکتا ہون جس سے تم کو ای دلبر ای دلربا یقین آئے کہ تمھاری نسبت میرے دل مین ایسے جذبے اور اشتیاق کے اثر پیدا ہوگئے ہین جنسے مین پہلے کبھی واقف و آگاہ نہین تھا۔ مین نہین جانتا کہ کیونکر مین تمھارا اعتماد حاصل کرون۔ کیونکر تمھارا اتحاد مجھے نصیب ہو"

وِرجِنیا۔ (رکھائی سے) "صرف اس طرح پر حضور کہ آپ مجھے میری راہ اپنے کام کو جانے دین!"

یہ کہہ کے وِرجِنیا منھ پھیر کے جانے کو تھی کہ اُسکے دِل مین ایک ناگہانی صدمے سے تکلیف پہونچی کیونکہ اُسنے خیال کیا کہ یہ اُسکا اس طرح سے احسان فراموشانہ ایسے نوجوان شخص سے پیش آنا جس نے اُسکی جان بچانے کو اپنی جان خطرے مین ڈالی تھی نہایت نازیبا ہے اس لیے اُس نے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا اور کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔

"مجھے حضور احسان فراموش خیال نہ فرمائین۔ ہرگز ہرگز خیال نہ کیجئے کہ اُس بڑے بھاری احسان کے قرضے سے جو آپ نے مجھپر کیا ہے مین غافل ہون اور اُسکی دیندار نہین ہون۔ آپ کرم گستر ہین اور آپ کو سخی ہونا چاہیے اور مجھ پر اس طور پر نگاہ کرنی چاہیے کہ مین بیکس یتیم ہون اور دُنیا مین سوا اپنی عصمت اور نیک نامی کے میری اور کچھ دولت نہین ہے"

جب اس طور پر رقت آمیز کلمات اُسنے نوجوان مارکوئس کی طرف مخاطب ہوکے کہے اُسوقت اُسکی نگاہون اور آواز اور طریقے سے رقت انگیز درد پیدا تھا۔ اور جب اُسنے اس پیاری لڑکی کو اس طور پر شرمائے اور کانپتے ہوے نزاکت ملائمت اور لیاقت سے جو اُسکے ہر دلچسپ خط و خال سے ہویدا تھی اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھا وہ اپنا منصب۔ اپنا مرتبہ۔ اپنا خاندان سب بھول گیا اور اپنی باغ باغ روح کے جذبۂ خوشی کا مطیع ہوگیا۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (آہستہ اور اشتیاق سے) "اے پیاری اور دلربا لڑکی اگر تم کو چاہنا گناہ ہے تو بالضرور مین گناہگار سزا کے لائق ہون۔ اور اگر ایک معزز محبت کا نذر کرنا تمھاری توہین کا باعث ہے تو مین تمھاری خفگی سہنے کے لیے ہر طرح کی برداشت کرلونگا جو کچھ مین کہتا ہون اسکو تھوڑی بات خیال نہ کرو۔ اور جو الفاظ میرے منھ سے نکلتے ہین انکو صرف معمولی اور ظاہرداری کی تعریف نہ سمجھو"

ورجینیا "اب مین حضور کی زیادہ باتین نہ سنونگی"

یہ کہتے ہوے ورجینیا کی آواز اور طریقے سے ظاہر تھا کہ اسکے دل پر انتہا کا اثر ہوا ہے۔ اور وہان سے وہ چل کھڑی ہوئی۔

لیکن فوراً وہ بھی اسکے برابر تھا۔

مارکوئس۔ (بطور قول فیصل) "اس طور پر ہم ایک دوسرے سے جدا نہین ہو سکتے اگر ادھر کی دنیا ادھر ہوجائے تو بھی مین تمھاری سکونت کی جگہ دریافت کرنیکی کوشش مین تمھاری توہین نہ کرونگا لیکن اے پیاری لڑکی مین تم سے پھر ملنا چاہتا ہون میری خوشی کا مدار تمھارے دیدار پر ہے۔ اور مین بڑی التجا سے کہتا ہون کہ تم مجکو مایوسی کے دریا مین نہ ڈباؤ"

ورجینیا قدرتی سادہ مزاج دوسرے کی بات پر بھروسا کرنے والی اور کسی بدی کا شبہہ تک نہ کرنے والی لڑکی تھی۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ اسوقت تک کسی بدی کا خیال نوجوان رئیس اعظم کے دل مین بھی نہ تھا۔ وہ اپنی محسوسات کی تفریق کی غرض سے وہان نہین ٹھہر اتھا بلکہ ایک ناقابل روک جذبے کی لہرنے جسکا پہلے اسکو کبھی تجربہ نہین ہوا تھا اُسپر غلبہ کیا تھا اُسکی گفتگو کی راستی اور اُسکے طریقون کی سلیقہ شعاری کا اُس ناتجربہ کار لڑکی کے دل پر بخوبی اثر ہوا تھا اور فی الحقیقت اگر اُس خوبصورت اور دلربا نوجوان شخص کی گرمجوشی اور اشتیاق کی باتون سے جسکے اتنے بڑے احسان کے نیچے وہ دبی ہوئی تھی وہ بالکل بے خبر اور غافل ہوتی تو وہ عورت ہی نہین تھی اس حالت مین یا تو وہ عورت کے درجے سے کسی قدر

بڑھی ہوئی ... بقدر کم۔ الغرض وہ ایک مرتبہ اور ٹھہر کے آزادہ غیر مستقلی گھبراہٹ اور حیرانی کا شکار بن گئی۔

ورجینیا۔ (نیچی نظروں سے شرم کے مارے عرق عرق ہوکے) "آخر آپ چاہتے کیا ہین"

چارلس "یہ چاہتا ہون کہ تم میرا ایسا اعتبار کرو جیسا بہن بھائی کا کرتی ہے اور یہ چاہتا ہون کہ کل یا پرسون یا جب تمھاری خوشی ہو تم مجھے اپنے ساتھ ہی قریب کے رہنے کی سیر کو لیجانے سے خوشنود کرو"

ورجینیا "پرسون اسی وقت مین اس راہ پر سے گذرونگی"

یہ کہہ کے بے تحاشا جلد جلد وہ وہان سے چلی گئی کیونکہ جون ہی الفاظ مذکورہ بالا اُسکی زبان سے نکلے تھے کہ اُسکے دل پر غم والم کا ایک ہجوم ہوا اور اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ وہ کسی سنگین جرم کی مرتکب ہوئی ہے۔

چودھوان باب

(تفکرات وتردّدات)

اُس کام کے انجام دینے کے بعد جسکے سبب سے اُسکا اسپرنگ گارڈن جانا ہوا تھا ورجینیا مارڈنٹ ٹیوسٹاک اسٹریٹ کو واپس آئی اور اُس مکان مین جہان وہ رہتی تھی پہونچ کے یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی سیدھی مس برنٹ کے کمرے کیطرف چلی گئی کیونکہ اُسکا یہ ارادہ تھا کہ جو واقعات ابھی ابھی وقوع مین آئے تھے اُنکا مفصل حال اپنی شفیق سے بیان کرے اور جو اقرار اُسنے اضطراب اور جوش کی حالت مین نوجوان پناہ دینے والے کے ساتھ کیا تھا اُس کے ایفا یا عدم ایفا کی نسبت صلاح لے۔

لیکن جسوقت ورجینیا نے مس برنٹ کے کمرے کے دروازے پر پہونچ کے دستک دی اُسوقت وہ جوان عورت اُن نفیس لباسون مین سے ایک لباس

پہنے ہوئے جنکو اُسنے اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو پہلی ملاقات کے دن دکھایا تھا باہر نکل آئی اور اپنے لبوں پر اُنگلی رکھکے اور ابروان خمدار کو کمان بناکے ایک جانانہ انداز سے بہ آہستگی کہا۔

مس برنٹ " اے ورجنیا پیاری مین تم کو اسوقت اندر نہین بلا سکتی کیونکہ مجھے ایک شخص کا انتظار ہے"

مس مارڈنٹ " معاف کرو کہ مین اس طور پر مخل ہوئی مین سمجھی تھی کہ تم اکیلی ہو اور تمھارے پاس کوئی آنیوالا نہین ہے۔ اور"

مس برنٹ " اور تمھارا ارادہ تھا کہ یہان آکے گھنٹہ آدھ گھنٹہ بات چیت کرین"

ورجنیا کی طرف سے فقرہ پورا کرکے اُسنے پھر کہا۔

" خیر۔ ایسا ہی لقین چاہیئے تھا۔ اور مین نہایت ہی خوش ہوتی صرف بات یہ ہے کہ مسٹر آوسمنڈ نے آج صبح لکھ بھیجا تھا کہ سہ پہر کو وہ ضرور یہان آئیگا۔ اور فی الواقع مجھے تعجب ہے کہ ابھی تک نہین آیا"

ورجنیا " بہتر ہے۔ پھر کسی وقت سہی"

اِس جواب سے نوجوان سینے والی کی یہ مراد تھی کہ جو کچھ اُسکو اِسوقت کہنا تھا وہ پھر کبھی کسی آیندہ موقع پر کہے گی۔ اور پھر وہ اپنے کمرے کو جلد جلد اوپر چلی گئی۔

یہ حجرہ اب ایسا بالکل اُداس نہین معلوم ہوتا تھا جیسا پہلے تھا جب ہمنے اپنے ناظرین کو دکھایا تھا۔ کیونکہ اب کسیقدر آگ آتشدان مین روشن رہتی تھی۔ ورجنیا نے اپنی چاء کے لیے پانی گرم کرنے کو کئی ایک چھپٹیان سلگادین اور اسکے بعد میز پر چھوٹا سا دسترخوان بچھایا اور کفایت شعاری کا کھانا کھانے کو بیٹھ رہی۔ لیکن اگرچہ صبح کو بڑے تڑکے سے اُسنے کچھ کھایا نہ تھا۔ حالانکہ یہ غریب سینے والی صبح شام صرف روٹی اور چاء پر بسر کرتی تھی۔ تاہم اُسکو اِس وقت

کچھ کچھ معلوم نہین ہوتی تھی اور چا جس سے وہ ہمیشہ چاق اور تازہ دم رہتی تھی پیالے
مین رکھے رکھے ٹھنڈھی بھی ہو گئی لیکن وہ اپنے خیالات کی اُدھیڑ بُن مین مستغرق رہی سہپہر
کے واقعات اُسکے خیال مین بسے ہوے تھے۔ اُسنے اپنی ذات کو ملامت کی اور الزام
لگایا کہ کسواسطے شکیل و جمیل اجنبی شخص سے ملنے کا وعدہ کیا۔ کیونکہ یہ بات یاد رکھنی
چاہئیے کہ وہ اُسکے نزدیک اجنبی تو تھا ہی۔ اجنبی نہین تھا تو کون تھا۔ مگر اُسنے سوچا
کہ اقرار نہ کرتی تو کیا کرتی سوا اقرار کے اُسوقت اور کیا چارہ تھا۔ علاوہ اسکے اُسنے اُسکو
ایک خوفناک خطرے سے بچایا تھا۔ بلکہ کہنا چاہئیے کہ موت اور ہلاکت سے محفوظ
رکھا تھا۔ اور اپنی جان کو خطرے مین ڈالا تھا۔ پھر اُسکے بعد اُسنے کُشادہ دلی و رفیاضی
سے اپنا روپیہ صرف کیا تھا۔ یہ بات خاص اسی کے واسطے تھی یا کسی دوسرے کے لیے
اور اس لیے اُسکی حق شناسی اور احسانمندی پر اُسکا کچھ تو دعویٰ تھا۔ مگر اِسمین ایک
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اُسکے دعوے نے جب وہ اس درخواست سے قائم کیا گیا
کہ وہ اُس سے پھر ملے اُسکے کنوارپنے کی احتیاط اور بیش بہا پر بیجا مداخلت کی یا نہین کی
یہی ایک امر غور طلب تھا۔ تاہم اس سادہ مزاج اور بے ریا ورجینیا نے
عرصہ تک بہت شوق سے اس امر پر غور کر کے اپنے خیالات خاص اس بات پر
قایم کیے کہ اِس کارروائی مین سرے سے آخر تک اُسکے نوجوان پناہ دہندہ کے
اغراض معزز تھے۔ یہ خیالات قائم کر کے وہ خود بخود اپنے خاص کمرے مین جہان
وہ تن تنہا تھی شرما گئی۔ آہ جب اُسنے وہ شوق کے بھرے ہوے الفاظ یاد کیے
جو اُسکی نسبت اُسنے کہے تھے جب اُسنے اُن مشتاق اور سچی نگاہون کا خیال کیا
جو اُن الفاظ کے ساتھ ساتھ تھین تو وہ شرما گئی۔ اس کے بعد پھر اسکو شرم آئی
کہ تمام ان خیالات کو وہ اپنے دل مین کیون آنے دیتی ہے۔ جب اُنھین خیالات کا
سلسلہ رفتہ غیر محسوسیت کے ساتھ اُسکی روح مین جاگزین ہو کے پوشیدہ
خوشی کا جذبہ دل مین پیدا کرتا تھا تو وہ اپنے آپ سے تنگ آ کے بیزار ہو جاتی تھی
مگر باوجودیکہ وہ اپنے خیالات کو اور طرف لگانے کی کوشش کرتی تھی۔ مگر ا

ٹالتی تھی تاہم شکیل وجمیل نوجوان شخص کا چہرہ بار بار اُسکے دیدۂ دل کے سامنے جلا ہی
آتا تھا۔ اور بے اختیاری اور مجبوری سے سہ پہر کے مشرح واقعات پر نظر ثانی کرتے
ہوئے ایک ہی منٹ میں بارہ تیرہ مرتبہ اُسنے اپنی ذات کو شرماتے ہوئے پکڑا۔

پس جسقدر زیادہ عرصے تک اُسنے ایک ہی امر عظیم پر یعنی اس امر پر کہ آیا
اسکو ملاقات کا وعدہ وفا کرنا چاہیئے یا نہیں۔ غور کیا اُتنا ہی فیصلہ قطعی پر پہونچنا
دشوار ہوتا گیا جب اُسنے اپنے نوجوان محافظ کی ایک ایک بات کو میزان قیاس میں
تولا اور اُسکے ہر طرز وروش کو محک امتحان پر کسا تو سوا ے اسکے کہ وہ اُس کے
طریقوں کی ملائمت آواز کی راستی اور روش کی پسندیدگی تھی جو اُسنے اسکی جانب
اظہار اور اختیار کی تھی دب کے اُنکو تسلیم و منظور کرتی اور کچھ چارہ نہیں دیکھا۔ بس
وہ اپنی روح کی پاکیزگی اور جبلی نیک نہادی اور خداداد نیک نیتی سے نتیجہ نکلے ہوئے
خیالات کے سلسلہ میں محو و مصروف ہوئی۔

"اگر میں کوئی خاتون ہوتی کسی معقول مکان میں سکونت رکھتی اور میرے والدین
رشتہ مند یا ولی محافظ اور نگران حال ہوتے تو سوسائٹی کے رسم ورواج اُس شخص کو
اس بات کی تحریک کرتے۔ نہیں نہیں بلکہ عالی نسبی اور اخلاق کے معمولی قواعد جسکو
مجبور کرتے کہ وہ اس واقعہ کے وقوع کے بعد اُسی وقت مجھے گھر تک پہونچانے
آتا اور نہیں تو دوسرے دن میرے مکان پر آنے کی ضرور اجازت لیتا۔ اُس
استحقاق سے اُسکو میرے مزاج کی کیفیت دریافت کرنے اور مجکو اُسکے مزاج کی
کیفیت سے آگاہ ہونے کا موقع ملتا۔ کیا ایسی صورت میں ممکن تھا کہ اسکی محبت آمیز
درخواستوں کا نامنظور کرنا مجھپر واجب ولازم آتا نہیں۔ بلکہ نتیجہ یہ ہوتا بشرطیکہ
وہ صاف دل اور راست باز ہوتا اور میرے رجحان اور میلان بھی مغائر و مخالف
نہ ہوتے۔ کہ میں ایک نیک اور مخلص نوجوان شریف کی زوجہ بنجاتی۔ مگر میرا غمزدہ
درجہ اصلی سبب ہے جس سے واقعات کا بہاؤ دوسری سمت کو پھر جاتا ہے وہ بات
تھی کہ میں صرف ایک مظلوم و مفلس سینے والی ہوں۔ میرا کوئی مکان نہیں جہاں

مین اُس سے ملتی اور میری نیکنامی کو بٹہ نہ لگتا۔ اور نہ یہ ممکن تھا کہ مین خود اُس کے گھر جاتی۔ یہ سب باتین اُسکو معلوم تھین اس لیے انتہا کی باریک بینی اُس ملاقات کی جس کو مین نے قبول کیا ہی محرک ہوئی تھی۔ اگر درحقیقت اُسکے ارادے معزز ہین اور اُسکی نیت مین خلوص ہی تو انکی سچائی اور صداقت کا مجھے یقین دلانے کا اور کوئی طریقہ سوا اس طریقے کے نہین تھا جو اُسنے اختیار کیا۔ اور کیونکر ممکن ہی کہ وہ جھوٹ ہین سچے اور خالص نہین ہین۔ اسکی اُٹھتی جوانی۔ اُسکی حد درجہ کی فیاضی اور سیر چشمی اور اُسکی انتہا کی معزز دلی اس قابل ہی نہین کہ وہ بیکافری اور دغا باز ہو۔ اور علاوہ اسکے اگر وہ میرے مکان مین ایک لفظ کا جز و بھی ایسا کہتا جسکا سُننا مجھے واجب نہ تھا تو پھر مین اُسکے قریب سے ایسی بھاگتی جیسا کوئی وَبا سے بھاگتا ہی۔ لیکن پھر۔ ایک بات یہ اور پیدا ہوئی ہی مین اُسکو جانتی تک نہین ہون۔ اُسکا نام تک نہین جانتی ہون میرے نزدیک تو وہ بالکل اجنبی ہی ایک بیگانہ ہی۔ اخاہ۔ اب یاد آیا۔ اُس بدنصیب مہربان دل والے مسٹر نیوین ہیم نے اُسکو چارلس کہکے پکارا تھا۔ بس اُسکا اصطباغی نام چارلس ہی لیکن یہ بھی تو مجھے یاد ہی کہ مسٹر نیوین ہیم نے جب اُسکو ڈانٹا تھا یہ بھی تو کہا تھا کہ کوئی وجہ ایسی پائی نہین جاتی جس سے خواہ مخواہ وہ میری شناسائی پیدا کرنے کی کوشش کرے جبکہ ہزار ہا دلیلین موجود ہین کہ وہ ایسا نہ کرے نہین۔ بالتحقیق نہین مین اپنا وعدہ پورا نہ کرونگی۔ مین اب اُس سے نہ ملونگی۔"

اور زلزلہ پیدا کرنے والی طپش دل اور حوصلہ توڑنے والے تقلق جان سے بیتاب ہوکے مجنونانہ حالت مین اُسنے یہ شعر کئی بار پڑھے۔

"اب نہ توقع دھرنہ ملونگی" "اب نہ تمنا کر نہ ملونگی"
"اب نہ ملونگی یاد رہے یہ" "نام نہ لونگی یاد رہے یہ"
"خواب تمنا پاب نہ دیکھین" "ملنے کا میرے خواب نہ دیکھین"

جب وُرجینیا مارڈنٹ اس نتیجے پر پہونچی تو بے اختیار اُسنے ایک بڑی

لمبی آہ بھری اور ایسی جلد وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی جیسے کوئی اپنے خیالات کے سلسلہ سے جھنکے سبب سے وہ اپنی ذات کا بھی اعتبار نہین کرتا اپنا پیچھا چھڑاتا ہو اور چارلوٹی کا سامان علیحدہ رکھ کے اُسنے اپنا دم بھر اپنے ہاتھ مین لیا۔ اپنی جگہ پر پھر بیٹھ گئی۔ اور علتی محنت سے ممکن ہوا اپنی سوزن سے کام کرنے مین مصروف ہوئی۔

لیکن باوجودیکہ اُسنے اپنے خیالات کو دوسری طرف لگانے مین ہر طرح کوشش کی۔ مگر وہ مانتے کب تھے۔ وہ سُنتے کسکی تھے۔ پھر وہ بھٹکتے اور بہکتے ہوے اپنے اصلی مرکز اور دور کی جگہ غیر محسوسیت سے واپس پھسل پڑنے مین ضد کرتے تھے اور پھر ورجینیا واقعات سے ہٹکر اُدھیڑبن اور غور و فکر مین اپنی ذات کو پاتی تھی اور اُسکی پیش بینی اُسکی باریک وہم ناکی اُسکی عقل سلیم اُسکے رجحان و میلان اور ارادے جو جودسلین وعدۂ ملاقات کے پورا کرنے یا نہ کرنے کے بارے مین علیحدہ علیحدہ اور جدا جدا اسکے روبرو پیش کرتے تھے اور اِسکو سمجھاتے تھے اُنپر وہ بار بار غور کرتی تھی۔

ورجینیا۔ (آپ ہی آپ) " مسٹر لیوین ہیم کو کچھ نہ کچھ تو اندیشہ ضرور ہوگا کہ چارلس !!!

یہ اصطباغی نام لیتے ہی جو سب سے پیارے اور نزدیک ترین رشتہ مند لیتے ہین اُسنے پھر اپنی ذات کو شرماتے ہوے پکڑا۔ حالانکہ یہ نام اُس نے نہایت ہی آہستہ یعنی اُس خاموش آواز سے لیا تھا اسکی روح ہی جس سے وہ اپنے خیالات کا اندر ہی اندر اظہار کرتی تھی سُن سکتی تھی۔

" کہ چارلس جو مجھ سے شناسائی پیدا کیا چاہتا ہے ہمین اُسکی معزز نیت نہین پائی جاتی اور در اصل مسٹر لیوین ہیم کو اس امر کے خیال کرنے کا پورا حق تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ کیسا صریحی بے ادبانہ اور گستاخانہ طریقہ جو میری توہین کا باعث ہوتا چارلس نے اُسوقت اختیار کیا تھا۔ مگر مسٹر لیوین ہیم نے

جو راے اُس نوجوان شریف آدمی کی نسبت قائم کی ہے شاید اُسمین زیادہ سختی کو دخل دیا ہے - ہان بالضرور زیادہ سختی کو دخل دیا ہوگا - کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اسکو اپنی اُس روز کی طرز و روش کی کیفیت اور وجہ بیان کرنے کا کس قدر اصرار تھا - اور پھر کیا اسکے مودبانہ طرز و روش سے جو آج ہی سہ پہر کے وقت دیکھی گئی ہے - اسکی اس امر کے بیان کی رہتی کہ اُس روز اُسکا ہرگز ہرگز میری توہین و تضحیک کا ارادہ نہین تھا ثابت نہین ہوئی ہے - آہ - اُسنے ایسی صفائی سے اپنی بریت کا ثبوت دیا ہے - اس عہد کی سے اپنی صفائی حاصل کی ہے کہ ہم پھر ملینگے ملینگے اور پھر ملینگے - اُسکی گفتگو کی صداقت اُسکی نگاہ کی بے ریائی اُسکے طریقون کا خلوص مقتضی ہے کہ ہم پھر ملین - اور پھر کیا اُسنے اپنے جذبۂ صادق اور اشتیاق واثق سے مجھے متنبہ نہین کیا تھا کہ مین اُسکو مایوس نہ کرون - ہاے اگر درحقیقت وہ مجھے چاہتا ہی ہو تو - اور اگر کسی قسم کی سنگدلی اور رکھائی میری طرف سے - "

لیکن ورجینیا اس حد درجے کے استغراق اور غور کامل سے یکایک چونک اُٹھی اور فوراً اُسنے اپنے خیالات کی طغیانی کو روکا - مگر اُسی وقت اُسکو محسوس ہوا کہ اُسکے رخسارے اُس شرم سے جل رہے ہین جو پہلے ہی اُنپر موجود تھی اور اسی وقت اُسنے اس بات سے بھی آگاہی حاصل کی کہ اُسکی رگِ جان کو ایک غیر معلوم خوشی جو اسکے دلمین پیدا ہوگئی تھی مضراب خیالات سے چھیڑ رہی ہے - یہ غیر معلوم خوشی اس لیے پیدا ہوگئی تھی کہ زندگی بھر مین یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے سلسلہ خیالات کی روانی مین جو اُسکی لاعلمی کی حالت مین تدریجاً انھون نے اختیار کی تھی لفظ عشق اُسکے نام سے الحاق رکھتا ہوا واقع ہوا تھا - اور حالانکہ یہ نئی آواز اُسکے جس سے اس بات کی شہادت پیدا تھی کہ اُسکی روح کے عمیق ترین مقام مین کسی جگہ چھپا اور دبا ہوا عشق مقیم ہے وہ ایک ہی لمحہ کے لیے چونک گئی تھی اور اسکو تعجب سا پیدا ہوا تھا تاہم دوسرے ہی لمحہ مین اس خوش آیندہ ترانہ کی دل کو [illegible] اُسنے اس کے

دِل مین ایک شوخی اور تڑپ پیدا کی۔ کیونکہ عشق کے نام اور نیز خیال مین ایک جادو ہی جو اپنا اثر پاک طینت سے پاک طینت دِل پر پہونچاتا ہی اور پہلے ہی لحظہ مین جب کسی عورت کے دِل مین اُس شک کی ابتدا ہوتی ہی کہ وہ کسی کو پیار کرتی ہی یا اُسکو کوئی پیار کرتا ہی تو یہ دُنیا اور تمام اُسکے حالات متعلقہ اُسکو نئے طرز کے نظر آنے شروع ہوتے ہین۔ اُسوقت فی الواقع معلوم ہوتا ہی کہ دُنیا مین کوئی ایسی شئے بھی ہی جو زندگی کو واجب القدر کرتی ہی۔ کوئی ایسی شئے بھی ہی جو زیادہ سے زیادہ رنج والم اور سخت سے سخت کوشش اور محنت کا جو زمانے کی گردش سے سہنی اور کرنی پڑتی ہی نیک معاوضہ اور بہتر بدلا دینے کا اقرار کرتی ہی۔ کوئی ایسی شئے بھی ہی جو گذشتہ غموم وہموم کی راہ دشوار گزار کے مقابل مین اور غیر تحقیق و نامعلوم واقعات حال کے سامنے اِس دُنیا ہی مین بیٹھے بیٹھے خلد برین کی ایک جھلک سی دکھا دیتی ہی۔

ہان۔ اور یہ وہی سحر آمیز عشق کا نام تھا جسکو نادانستگی اور لاعلمی سے اپنے خیالات کی طغیانی مین ورجینیا نے اپنے دِل کو چپکے سے بتا دیا تھا۔ ہان اِس طور پر چپکے سے بتایا تھا جیسے وحی آسمانی اور الہام ربانی دِل مین آتا ہی اور چونکہ اُسکی ہمراہی مین عالم بالا کی کرنین اور شعاعین بھی تھین اِس لیے اُنسے اُسکا دل منور اور روشن ہوگیا اور اُسنے اُسکو اِس امر سے مطلع کیا کہ اب اُس انتہائی خوشی کا درجہ اور ناقابل مسرت کی حالت اُسکے روبرو ہی جسمین وہ داخل ہوا ہی چاہتی ہی۔

اِس ناکتخدا لڑکی کے بازوؤن مین سکت باقی نہین رہی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ مین اُس کام کو جسکے پورا کرنے مین وہ ابتک محنت سے مصروف تھی لیے ہوے رہتی۔ اور بدستور سابق وہ اپنے گھیرے اور ناقابل روک خیالات اور منصوبون کی محویت مین پھر غلطان وپیچان ہوگئی اور اُستے اپنے خیالات کو زمانہ آیندہ کی فریفتہ کرنے والی زمین پر دوڑنے دیا۔ اُسنے اپنے خیال کے پیدا

کئے ہوے سنہرے ریگستان پر شاہی محل بنالئے۔ اُسنے اپنی نسبت خیال کیا کہ اپنی غلامی کی کچل ڈالنے والی ایسی حالت سے وہ چھٹ گئی۔ اُسنے خیال کیا کہ ایک فیاض دل اور حسین نوجوان شریف اُس سے نکاح کے لیے عشق و محبت و اشتیاق کی باتین کر رہا ہے۔ اور مراد حاصل کرنے کے لیے خوشامد کرتا ہے۔ اور پھر اُسنے یہ خیال کیا کہ وہ ایک ایسے شخص کی جو اپنے دل و جان سے اسکو پیار کرتا ہو اور جسکو وہ بھی اپنی جگہ اچھی طرح سے چاہتی ہو خوش نصیب دُلھن بن گئی ہے۔ اور اسکے بعد یہ دونون اپنی خانہ داری کے لُطف اور آسایش مین امن چین سے زندگی بسر کر رہے ہین۔ ہاے ہاے درحقیقت وہ ایک بہشت کا نہایت فرح بخش اور دل پسند خواب تھا جسکی بھول بھلیون مین اس مسکین لڑکی کا خیال گھوم رہا تھا۔ ای کاش یہ خواب کی باتین اُسکو کبھی بیداری مین بھی نصیب ہوتین۔

اس طور پر وہ وہان بیٹھے بیٹھے نہ رُکنے والے خیالات کی طغیانی مین محو تھی بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ صدف کی کشتی مین جسکو اُسکے خیال نے چاندی کیطرح چمکتی ہوئی ندی پر چھوڑ دیا تھا اور جو موسیقار کی آواز کیطرح اُسکے خیالی پریون کے ملک مین بہ رہی تھی بیٹھ کے ادھر اُدھر بہی بہی پھرتی تھی۔ وہ اُسوقت تک وہان بیٹھی رہی جب تک آتشدان مین آگ جل بجھ کے خاکستر ہو گئی اور شمع جلتے جلتے شمعدان کے خانہ تک پہونچ گئی۔ وہ اُسوقت دُنیا کی سختیون اور سنگدلیون کو جنسے وہ محصور تھی بھولی ہوئی تھی اور اپنے دماغ کے پیدا کیے ہوے زمانہ آیندہ کے فرضی ملکون مین بھٹک رہی تھی۔

لیکن افسوس ہے کہ بڑے بیہودہ پن سے بڑی بیرحمی سے دروازہ کی ایک دستک اُسکو اپنے آپے مین پھر لائی۔ اور یہ آواز اگرچہ درحقیقت بہت آہستہ تھی تاہم اسکا جی دہل گیا اور گرج کے سے صدمے کی اُسکے دل پر چوٹ لگی۔ وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ایک چشم زدن مین تمام اسکے زرین خواب و خیال نیست و نابود ہو گئے اور اُسنے دیکھا کہ گویا اسکے سامنے ایک کریہ منظر سوکھ کے

نقاب بنے ہوے بوڑھے کے بھیس مین جریب لیے افلاس کھڑا ہے۔
دستک پھر دی گئی۔ اپنے خیالات یکجا کرنے کی غرض سے لحظہ بھر تک وہ
اپنا سر زور سے دبائے رہی اور پھر فوراً دروازہ کھولنے گئی۔
مس برنٹ۔ (کمرے مین جاکے) "مین سوچتی تھی کہ ورجینیا تم سو گئی ہو لیکن
پھر مین نے دروازے کی درارمین سے روشنی دیکھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تم سو گئی
ہو گی!"
یہ فقرہ اُسنے اس لیے کہا کہ آتشدان مین آگ بھی بجھی ہوئی تھی اور شمع مین
بہت بڑا گل ہو گیا تھا۔
ورجینیا۔ (شمع کا گل گلتراش سے کاٹتے ہوے) "کیا بجا ہو گا جولیا!"
مس برنٹ۔ "نو کے قریب!"
اور اب ورجینیا کو معلوم ہوا کہ اسکی سہیلی کی آواز مین تلخی اور آزردگی دونون
ملی ہوئی ہین۔
ورجینیا۔ "کیون خیر تو ہے کچھ تم ستائی ہوئی سی معلوم ہوتی ہو۔ جولیا!"
مس برنٹ کی رنج کشیدہ نگاہون سے اُسکے شکوک کی تصدیق ہو گئی
تھی جب اُسنے یہ سوال کیا تھا۔
مس برنٹ۔ (غصہ کے مارے آنکھون سے آگ لپکتی ہوئی) "سچ تو یہ ہے
کہ مجھے اسوقت شدت سے غصہ ہے۔ تم کو معلوم ہی ہے کہ مین مسٹر اوسمنڈ کے انتظار
مین تھی۔ اور یہ بھی تم جانتی ہو کہ اُس نے آنے کا خود اقرار کیا تھا۔ اور اُسی کی تحریر
کے بموجب جسمین اُسنے اپنے یہان آنے کی آرزو ظاہر کی تھی۔ مین اُسکی ابتک
منتظر رہی۔ خیر وہ آپ تو نہ آیا اور جلدی مین ایک عذر خواہی کا رقعہ بھیجدیا اور
کوئی سبب بھی نہ آنے کا نہین لکھا اور یہ بھی نہین لکھا کہ پھر کب آئیگا۔ اب تم ہی
سوچو کہ یہ بات میرے اشتعال طبع کے لیے کافی ہے کہ نہین!"
یہ سُنکے ورجینیا کے دل مین مس برنٹ کی نسبت حقارت آمیز خیال

پیدا ہوا۔ اِس خیال کا کیا سبب تھا۔ کیا یہ سبب تھا کہ نئے قیاس نے جو اس کی پاک روح مین پیدا ہوا تھا اسکی فہم کو اس خاص بارے مین تیز کر دیا تھا اور اُسکے تجربے کو اسقدر زیادہ وسعت دیدی تھی کہ وہ اِس جوان عورت کے خیالات کو جو بازاری عورتون کے سے بناؤ اور سنگار سے نکھری ہوئی اُس شخص کی منتظر تھی جو اسکو وظیفہ دیا کرتا تھا سمجھنے اور اندازہ کرنے کی قابلیت رکھتی تھی اور جان گئی تھی کہ انحراف کرنے بے لطفی پیدا کرنے اور رکھائی ظاہر کرنے کے کیا اسباب ہین۔ ہان فی الحقیقت یہی بات ہے اور ایسے ہی ایسے خیال ورجینیا کے دل مین پیدا ہوے تھے جب وہ مس برنٹ کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہی تھی۔

مس برنٹ "مین کیا پوچھتی ہون بتاؤ کہ یہ بات میرے اشتعال طبع کیلئے کافی ہے کہ نہین"

اِس جوان عورت نے ورجینیا سے جلد جواب نہ پاکے پھر اُسی فقرے کا اعادہ کیا۔

ورجینیا "مین سچ کہتی ہون۔ جولیا کہ جو بات تمھاری آزردگی اور ملال کا باعث ہوتی ہے اُس سے مجھے بھی رنج ہوتا ہے"

یہ جواب تو مس مارڈنٹ نے دیا مگر قوت تمیز نے اسکو دل ہی دل مین طعنے دیے کہ بڑی احسان فراموش ہے۔ ایسے شخص کے سوال کا جواب دینے مین دیر لگاتی ہے جسنے اسکی مدد کی اور وقت پر کام آئی۔

مس برنٹ "لیکن پھر بھی۔ ورجینیا۔ رکھائی سے بولتی ہو۔ کیا کوئی امر تم کو بھی ناگوار گذرا ہے۔

یہ کلمات مس برنٹ نے اپنی ہمجولی کا ایک طرح سے مجبوری کا ملا ہوا طریقہ دیکھ کے کہے۔

لحظہ بھر تک نوجوان سینے والی ہچکچاتی رہی کہ کیا جواب دے اُس نے اپنے دل مین ٹھان لیا تھا کہ سہ پہر کے سب واقعات سے جولیا کو مطلع کرے

ہنسکو اپنا ہمراز بنائے گی۔ مگر ایسی عورت کے روبرو جیسی وہ تھی اپنا راز افشا کرنے کی نسبت بعضے ایسے گومگو استکراہ کے وجود پیدا ہو گئے جن سے ورجینیا کے لبوں پہ مہرِ سکوت لگ گئی۔ اور درحقیقت پہلے پہل کی محبت کی مروت مانع ہوئی ایسے پاک اور دلی عشق کے اسرار کو یا اُس کے متعلق کسی بات کو اُن خیالات کی ناشایستگی کے ساتھ جو بالکل نفسانی ہوا و ہوس سے متعلق ہیں ملانا مناسب نہیں ہے ورجینیا کا حیادار باطن جولیا کے ناپاک جسم سے ہمدمی و ہمنفسی و یکدلی پیدا کرنے سے کوسوں دور بھاگتا تھا۔ اور اگرچہ یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اپنے دل میں اس نازک مخالفت طبائع کو سمجھ نہیں سکتی تھی تاہم وہ اُس کے مخفی اثروں سے مؤثر ہوئی۔

ہاں مس مارڈنٹ ہچکچاتی رہی اور اس پس و پیش کے بیچ دو لمحے تک وہ اصل سوال کا جواب جو اس نفاست سے کیا گیا تھا نہ دینے کی راہ سوچتی رہی اور جواب معقول کی تلاش میں تھی کہ یکایک اسکو یہ بات سوجھ گئی جو اُسنے اس طور پر کہی۔

مس مارڈنٹ "ایسا نہ کہو۔ جولیا۔ میں تم سے رکھائی سے بولتی ہوں میں اور تم سے رکھائی سے بولوں۔ کیا میں تمھارے لاانتہا احسانوں کے بار سے دبی ہوئی نہیں ہوں"

مس برنٹ "اب میں تم سے خوش ہوئی۔ ورجینیا۔ کہ تم مجھ سے ناراض نہیں ہو۔ اور اصلی سبب یہ ہے کہ خود میرا ہی مزاج اسوقت بگڑا ہوا ہے کہ میں سمجھی تم بھی مجھ سے رکھائی کی باتیں کرنے لگیں۔ لیکن ای کاش مجھے معلوم ہوتا کہ مسٹر اوسمنڈ کہاں رہتا ہے تو میں وہاں جاتی اور اُس سے نہ آنے کی وجہ دریافت کرتی۔ ہائے ورجینیا۔ (آہ سرد کھینچ کے) مجھے کبھی رشک نہیں ہوتا تھا اور ہوا تو آج ہی ہوا اور اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں بھی اُس خوش رو اور جوان رعنا کو پیار کرتی ہوں اور میرے دل میں طرح طرح کے خیالات باطلہ بھرے ہوئے ہیں۔ اس بے اعتنائی سے وہ مجھ سے پہلے کبھی پیش نہیں آتا تھا"

یہ کہہ کے مس برنٹ زار زار رونے لگی۔

ورجینیا مارڈنٹ کے مہربان دل کو اسوقت بڑا صدمہ ہوا اور جہان تک ہوسکا وہ اپنی ستم رسیدہ سہیلی کو تسلی اور دلاسا دیتی رہی لیکن تاہم اس خیال کو کہ وہ کسی قسم کا صاف اور صریحی اشارہ اُس ناجائز اتصال کی نسبت کرے جو مس برنٹ اور اُسکے مسٹر اوسمنڈ مین تھا وہ ایک طرح کی ناپسندیدگی سے جو اصلی نفرت کے قریب قریب تھی دیکھتی رہی اُسنے سوچا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہی جس سے اسکو ناواقف ہی بنا رہنا بھلا ہی۔ ایسا معاملہ جسکا اُسکے کان تک کبھی پہونچنا ہی نہ چاہیئے تھا۔ ایسا معاملہ کہ اگر وہ کوئی بات اُسکے خلاف نہ کہتی تو گویا وہ خود اُسکی تحریک اور ترغیب دینے والی بنجاتی۔

مس برنٹ۔ (آنکھوں سے آنسو پونچھ کے) "خیر اب اس معاملے مین میرا رنج کرنا عبث ہی۔ خیر دیکھا جائیگا۔ اور اگر کل سے پرسون تک اوسمنڈ نہ آیا اور اُسنے اطمینان کے قابل معذرت نہ کی تو دیکھنا مین ہون اور وہ ہی۔ خدا کا شکر ہی کہ جب پہلے میری اُس سے ملاقات ہوئی تھی اُسوقت سے اب مین زیادہ حسین ہون لیکن تاہم" (دوسری آہ سرد کھینچ کے) "سچ یہ ہی کہ مین اُسکو پیار کرتی ہون"

یہ کہہ کے چند منٹ تک وہ خاموش رہی۔ خوشی ملی ہوئی شیخی سے اُسنے ورجینیا کے ٹوٹے ہوے آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھا اور پھر اُسنے اپنے کالے کوے کے رنگ والے گھنیرے بال سنوارے۔

مس برنٹ۔ (آپ ہی آپ۔ ایک اور آہ بھر کے) "کیا اچھا ہوتا جو وہ آجاتا" (پھر نوجوان سینے والی کی طرف مخاطب ہو کے) "اسوقت میرا دل ٹھکانے نہین ہی۔ اور آدھے دام دیکے مین تھیٹر جاؤنگی۔ اگر تم بھی چلو تو تمھارے عوض مین دام دیدونگی"

ایسے مقام پر جانے کے خیال سے جہان اوباشون اور ہوس کارون کے جمگھٹے رہتے ہین اور پھر ایسی حالت مین کہ مس برنٹ سے بہتر کوئی اسکا محافظ

نہ تھا ورجینیا منزلوں بھاگتی تھی اسلیے اُسنے جواب دیا۔

ورجینیا "نہیں بی نہیں۔ کون جائے۔ جولیا۔ میں تمھارا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن وہاں جانے سے میرے کام میں حرج ہوگا"

مس برنٹ "خیر تو پھر میں ہی اکیلی جاؤنگی"

یہ کہکے اس سیاہ چشم عورت نے ورجینیا کو شب بخیر کہا اور وہ اُسکے کمرے سے چلی گئی۔

پندرھواں باب

(ملاقات)

اے حلیم وسلیم ناظرین براہ عنایت ذہن نشین رکھیے کہ ورجینیا ارڈنٹ بہت کمسن تھی اور اس دُنیا کی بدی اور خباثت دورنگی اور فریب کا بہت کم اسکو تجربہ تھا۔ اُسنے ہنوز دُنیا کو بہت نہیں دیکھا تھا جس سے تمام سرسبزی اعلے درجے کی اُمید کی جو دونوں جنس بشر کے نوجوانوں کی خصلت اور مزاج سے متعلق ہے برباد جاتی۔ وہ اپنے بچانے والے کے بڑے احسان کی قرضدار تھی جسکی خوبصورتی اور دلکش طریقے ایسے دل پر جو قدرتی ملائم اور نقش پذیر تھا اُسکے دلیرانہ فعل کا عمدہ نقش جمانے کو کافی ووافی تھے اور جنھوں نے اس کا نقش اُس دل پر جما بھی دیا تھا۔ اُس بچانے والے نے بڑی شدومد سے بڑی جدوجہد سے بڑی التجا اور استدعا سے الفاظ پر زور ڈال ڈال کے اپنے نہایت معزز ارادوں کا اظہار کرکے اُس آداب لحاظ کے تقدس اور صفائی سے جو ایک بھائی اپنی چہیتی بہن کا کرتا دوسری مرتبہ ملنے کے لیے اسکی رضا اور منظوری حاصل کی تھی۔ اے حلیم وسلیم ناظرین براہ مہربانی ان سب باتوں کو ذہن نشین رکھیے۔ اور براہ عنایت یہ بات بھی یاد رکھیے جو کسی نہایت دھیمی ہلکی آواز نے چُپ چاپ نہایت آہستگی سے عشق کا نام ورجینیا کی روح کے مخفی عمق کے

کان مین کہدیا تھا اور پھر اگر آپ ہمکو اس امر کا اظہار کرتے ہوے سنین گے کہ ایسے
نوجوان لڑکی نے بروز معہودہ و بوقت موعودہ سینٹ جمیس پارک کی طرف اپنے
قدم بڑھائے تو آپکو کچھہ تعجب نہ ہوگا۔

حالانکہ یہ بات ماہ جنوری کی ہے تاہم موسم تعریف کے قابل تھا۔ ہوا کی
تندی مین کہرے کی برودت پائی جاتی تھی اور زمین کھرنجے کی طرح سخت ہو گئی
تھی۔ اور ڈھلتے ہوے آفتاب کی روشنی سے کرۂ باد کافی طور پر چمکتا ہوا نظر آتا
تھا۔ ہمیشہ تر و تازہ اور سر سبز و شاداب سدا بہار کے درختون سے جو رمنے مین
تھے زیب و زینت کے لیے بناے ہوے جھیل اور تالابون سے جنھین تصویر نما
خوبصورت اور خوشنما جزیرے بنے ہوے تھے۔ گھانس کے قطعون کی جا بجا
سبزی سے اور سبزہ زار کے منظر عام سے جو باوجود سخت سردی کے ہرا بھرا
نظر آتا تھا۔ فضا ایسی خوشنما معلوم ہوتی تھی کہ اس نوجوان نا کتخدا لڑکی کی آنکھون
مین بالضرور وہ مفرح اور تازگی بخش دکھائی دیتی اگر اسکا دل اُن متغایر اور
مخالف خیالات مین مصروف نہ ہوتا جنمین تمام اسکے حواس خمسہ مستغرق تھے اور
تمام اسکی نگاہین اندر کیطرف پھری ہوئی تھین۔

اسکا کلیجہ دھڑکتا تھا۔ دل کبھی اُچھلتا تھا کبھی ڈوبتا تھا اور نبض مین
تپ کی سی تیزی تھی تذبذب سے لب کھُلے ہوے تھے اور مرجان تر کے مقابلے
مین دانتون کی موتیون کی سی دو لڑیون کو ظاہر کرتے تھے۔ عصابی تحریک کی قوت کا
وہ شکار بنی ہوئی تھی مختلف جذبون کے خیالات نے جو اسکے سینے مین باہمدگر
مناقشہ کر رہے تھے ہچکچانے کی وجہ سے ایک اپنا جدا گانہ بہاو پیدا کر لیا تھا
جس سے جو قدم پڑتا تھا وہ آہستہ اور ناہموار پڑتا تھا کیونکہ بعض جذبے اسکو
آگے بڑھنے کے لیے متقاضی ہوتے تھے اور بعض واپس جانے کی ترغیب دیتے
تھے۔ اگر ایک آواز اسکی روح کے کان مین بدی ہوئی ملاقات کا خوشامدانہ
اور خوش آیند مژدہ سناتی تھی۔ تو دوسری آواز بڑی سنجیدگی سے متنبہ او

نصیحت کے کلمات سے آگاہ کرتی تھی اِس طور پہ دِل پھڑکنے اور تیزی سے نبض چلنے کی حالت مین ہمت دینے والا چہرہ بنا کے آہستہ آہستہ یہ نوجوان نا کتخدا لڑکی سینٹ جیمس پارک کے احاطے مین داخل ہوئی۔

جون ہی اُسنے دروازے مین جو آہنی کٹہرے کے اندر جڑا ہوا تھا قدم رکھا اور نیچی نظرون سے جلد جلد ادھر اُدھر دیکھا تو اُسکی نگاہ اُسکے نوجوان بچانے والے کی خوشی اور محبّت کی بھری ہوئی نگاہ سے دوچار ہوئی اور ایک چشم زدن مین وہ اُسکے برابر پہلو بہ پہلو تھا۔ نوجوان مارکوئس نے فوراً جھپٹ کے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے بکمال اشتیاق دبایا اور ملائمت و احسانمندی کے ملے ہوے کچھ الفاظ اُسکے کان مین آہستہ سے کہے لیکن وہ اپنے قابو مین نہ تھی کہ اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑا لیتی اور نہ اِس قابل تھی کہ وہ الفاظ جو مارکوئس نے نہایت اشتیاق اور گرمی اخلاق سے ایفا و وعدے کے شکریے مین ادا کئے تھے سمجھ سکتی ایک قسم کی گھبراہٹ نے جو مسرت اور فرحت سے خالی نہ تھی اسیر غالب آ کے سحر کا کام کیا تھا اور جب اُسنے اُس عجیب و غریب گھبراہٹ سے سنبھلنا چاہا اور اِس قابل ہوئی کہ اپنے خیالات کو جمع کرے تو اُسنے اپنے جسم کو نوجوان ساتھی کے بازو پر جھکا ہوا پایا جو اسکو اُس وسیع رمنے کی کسی ایسی روش اور سیر گاہ کی طرف لیے جاتا تھا جہان آدمیون کی آمد و رفت کم تھی۔

نوجوان رئیس اعظم نے اپنا سر اُس نوجوان نا کتخدا لڑکی کی طرف کسی قدر جھکا کے اپنی سُریلی آواز سے بہ آہستہ کہا۔

چارلس " تم نے اِسقدر مسرّت سے مجھے مالا مال کیا ہی جسکی پہلے سے امید رکھنے کی مجھے جرأت نہین تھی۔ اور مین اقرار کرتا ہون کہ اِس اعتبار کو جو تم نے میرا کیا ہی مین ہی جانتا ہون کہ مین کیسا عزیز جانونگا "

ورجینیا۔ (ہچکچاتی ہوئی آواز سے) " اور یہ طرز و روش اختیار کرنے سے آپکو میری نسبت بُرائی کا تو خیال نہ ہوگا "

چارلس "تمھاری نسبت برائی کا خیال - آہ نہین - ہرگز نہین ہرگز نہین جو جو میرے دل پر گذرتی تھی اُسکے تم سے کہنے کا موقع ملنا کیونکر ممکن تھا - اگر تم اپنی خوشی سے یہ ملاقات منظور نہ کرتین"!

ورجینیا" تاہم - جناب - مین آپکو اس امر کا یقین دلاتی ہون کہ یہ امر بلا سخت کوشش کے وقوع مین نہین آیا ہے - جس طرح سے مین نے اپنے دل کو سمجھانے مین کہ اس طور پر عمل کرنا نازیبا نہین ہے کوشش کی وہ مجھی کو معلوم ہے - اس امر پر کہ آیا جاؤن یا نہ جاؤن بار بار مین نے غور کیا اور اپنے دل مین اسکی بحث کی کبھی تو ایک بات کا مصمم قصد کر لیا جاتا تھا اور کبھی دوسری بات کا - یہان تک ہوا کہ آخری وقت تک بھی مین ہچکچاتی ہی رہی"!

رئیس اعظم - (انتہائی اشتیاق اور اظہار احسانمندی کی آواز سے) "لیکن آخر کار تم نے میری مسرت کے حق مین فیصلہ کیا" (بڑی سنجیدگی سے) " اگر تم یہان نہ آتین تو مین بالکل مایوس ہو جاتا کیونکہ تم نے میرے دل پر اپنا ایسا نقشہ جمایا ہے جو اگر مین کئی زمانہ تک بھی زندہ رہون تو بھی ہرگز مٹنے والا نہین ہے - اب تم میری مراد اچھی طرح سے سمجھ لو کیونکہ جب مین اپنا حال تم سے مفصل بیان کرونگا تب تو تم میری راستی کی نسبت بخوبی انصاف کرنے کے قابل ہو گی - میری ایک ایسے طبقے مین بسر ہوتی ہے جہان خوبصورت عورتون کی افراط ہے اور میرا کہنا تم کو باور نہ ہوگا کہ عورت کے جامے مین اگر فرشتہ مین نے دیکھا ہے تو تمھین کو دیکھا ہے یقین مانو کہ ایسا تنہائی پسند حیادار شرمگین نہایت پاک ذات نیک نہاد اور نہایت مستقل دل مین محبت قائم کرنے والا محبوب مین نے نہین دیکھا ہے جیسی تم ہو - اسمین شک نہین کہ دُنیا مین ایسی ایسی عورتین ہین جنکے حُسن و جمال سے چکا چوند لگتی ہے اور انسان دیوانہ ہو جاتا ہے - اور ایسی بھی عورتین ہین جنکو دیکھتے ہی انسان مسحور و مبہوت ہو جاتا ہے - مگر یہ سب باتین اُسی وقت تک ہین جب تک ایسی عورتین پیش نظر رہتی ہین - جہان اوّل قسم کی عورتون کی شان و شوکت اور دوسری قسم کی

عورتوں کی دلربائی سے علیحدگی ہوئی وہ سب اثر اس طور پر کافور ہوجاتا ہے جیسے دھوپ کی گرمی جو اُسوقت تک محسوس ہوتی ہے جب اُسمین بیٹھے رہتے ہیں اور جہاں الگ ہوگئے پھر کچھ بھی نہیں لیکن یہاں قضیہ بالکل بالعکس ہے۔ یہاں تو شرم اور تنہائی پسند محبوبہ نے اپنے عاشق پر اپنا سا حرانہ شعبدہ الیسا ڈالدیا ہے کہ اُن کے معرفت کے دل پر اُسکا مجسم نقشہ جما ہوا ہے "

وُرجنیا - (شرم سے گردن جھکاکے اور اپنے ساتھی کے بازو پر جھکتے ہوئے) "آپ مجھ سے ایسی باتیں نہ کریں - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکی یہ باتیں سُن سُن کے مین خطاوار ہوتی جاتی ہون - علاوہ اسکے آپکو ایک ذرا بھی میرا حال معلوم نہین ہے - اور مجھے یقین نہین آتا کہ "

نوجوان مارکوئس " ہان تم کو یقین نہین آتا کہ جب تک قبل سے تمھاری نسبت سر طور پر کماحقہ تحقیقات نہ کرلیجائے تم کو پیار کرنا ممکن ہے "

اس طور پر اُسکے خیال کو اشتیاق آمیز طعن سے روک کر پھر کہا -

"ہاے - اگر تمھارے اوصاف خود تمھارے چہرے پر منقوش نہ ہوتے تو تم اُس سے کم قبول صورت نظر آتین جتنی کہ اب تم معلوم ہوتی ہو - اور اگر تمھارے مزاج کی کیفیت تمھارے چہرے کے سر خط و خال سے نہ پڑھی جاتی تو مین اسقدر بے تاب ہوکے تم پر فریفتہ نہ ہوجاتا - آہ اب مجھے یقین ہے کہ تمھاری حیثیت ایسی نہین ہے جس سے تم خوش و خرم ہو - اور وہ نہایت غرور اور نہایت مسرت کا وقت میری زندگی میں ہوگا جب مین تمھارے مدارج مین اسقدر ترقی دونگا کہ تم آزادانہ بسر کروگی اور جب مین تمکو اُس اعلے طبقے مین لیجاکے بٹھاؤنگا جسکی زیب و زینت کے لیے خداوند تعالے نے تمکو بنایا ہے - لیکن جب مین تم سے اس جوش و خروش مین آکے باتین کر رہا ہوں تو مین اتنا بھی نہین جانتا کہ تم کو کس نام سے پکارون "

نوجوان سینے والی "وُرجنیا مارڈکنٹ "

اپنا نام بتاتے ہوے نوجوان سینے والی کا خوف و رجا اور اُمید و بیم سے

جنکو اُسکے نوجوان معترف کے اشتیاق بھرے ہوے بیان نے اُسکے سینے مین پیدا کیا تھا۔ بند بند کانپا اور تمام بدن سنسنایا۔ اُسدین تو ایسی بھین جنکو ہر ایک سلیم و حلیم نا تجربہ کار لڑکی ایسی حالت مین کہہ سکتی ہے۔ اور خوف اس بات کا تھا کہ آیا وہ برانگیختگی بھی یا نہین۔

مارکوئس "وِر جینیا۔ پیاری وِر جینیا!!"

یہ جواب سنکے نوجوان مارکوئس بہت خوش ہوا کیونکہ اُسکی شیفتگی اور فریفتگی پیدا کرنیوالی کا نام جتنا پیارا پیارا تھا اُتنا ہی انوکھا تھا۔

"آہ۔ اب تم اتنا کہدو کہ مین تم کو صرف وِرجینیا کہا کرون مِس مارڈنٹ کہنے مین تو تکلف پایا جاتا ہے اور سراسر بناوٹ ہے۔ اور تم مجھے چارلس کہا کرو۔ جب کہا کرو مگر یہ تو بتاؤ کہ تم مجھے پیار کر سکتی ہو تم مجھے پیار کروگی۔"

پچھلے کلمات اُسنے اپنے کلام مین بیساختہ پن اور اشتیاق سے اسلیے اضافہ کیے کہ وہ خاطر اس بارے مین یقین حاصل کرلے۔

وِرجینیا۔ (آہستہ سے اور ہکلاتے ہوے) "آپ کے سلوک نے پہلے ہی سے میری احسانمندی پر اپنے بڑے بڑے دعوؤن کو ثابت کردیا ہے۔ اور مین ایسی ہٹ دھرم بیوقوف نہین ہون جو یہ کہون کہ ان سب باتون نے جو ابھی ابھی آپ مجھ سے کہتے تھے میرے دل پر کوئی نقش پیدا نہین کیا ہے!!"

نوجوان۔ (آہستگی اور نرمی سے) "جب تم خیال کرتی ہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو کیون۔ وِرجینیا۔ پیاری وِرجینیا!"

"پیاری وِرجینیا! آہ۔ یہ اُسکا نام ایسی نرم خوش لحانی اور ایسی لطافت اور شیرینی سے ہرگز ہرگز پہلے کبھی اُسکو سنائی نہین دیتا تھا جیسا اب سنائی دیا تھا کیونکہ وہ اُس آواز کے ساتھ نکلا تھا جو جنس تانیث کی خوش نوائی اور جنس تذکیر کے عین شباب کی خوش آہنگی کا مجموعہ تھی یعنی وہ آواز جو زندگی کے اُس حصے سے مخصوص و متعلق ہے جب نسوانی صدا سے مردانہ پیدا ہو جاتی ہے اور سن رسیدگی کی

آواز کی سختی نہین پائی جاتی اور اسلیے یہ سِن شباب کی ایسی آواز ہوتی ہے جو اپنی بھرپور آرزو کے کمال سے عورت کی روح کے عمیق ترین حصے مین خلل پاتی ہے

یہ آواز کا منتر ورجنیا پر بھی کارگر ہوا کیونکہ اُسکے نام کے اس نرمی سے لیے جانے نے ایک ایسا تار چھیڑا جسکی صدا عین اُسکے دل مین جاکے چبھی۔ اُسکو معلوم ہوا کہ یہی الفاظ یعنی۔ پیاری ورجنیا۔ عشق و محبت کے اظہار مین اُن ہزارہا الفاظ سے زیادہ موثر اور دلسوز ہین جو محبت خیالی کے لیے گڑھے اور تراشے اور بنائے جاتے ہین مگر جنکا کچھ بھی اثر نہین ہوتا نوجوان رئیس اعظم کی خوش آہنگی سے ان دو لفظون کے بولنے مین اُس نام کو ایک عجیب بیخود کردینے والا سحر عطا کر دیا تھا۔ اور اُس کے طریقون کی پیاری پیاری ادا اور نرمی جذبۂ اشتیاق کی فصاحت و بلاغت سے پُر تھی۔ اُسکی راستبازی۔ اُسکی ایمانداری۔ اُسکی دلی صفائی مین شک کرنا ممکن نہ تھا۔ یہ وہ جوش اور جذبہ اسکے الفاظ مین نہ تھا جو کسی چالاک اور ہوشیار ورغلانے اور اغوا کرنے والے کی منطقی اور دھوکہ بازی کی رو کھی تقریر مین ہوتا ہے۔ یہ وہ نگاہین اور آنکھین نہ تھین جو کوئی بد لحاظ خراباتی نفس پرست کسی عورت پر ڈالتا ہوا ور جو خود اُسنے دیگر مواقع پر عورتون پر ڈالی تھین۔ اِس جوش و جذبے کی گفتگو مین آداب تھا اِن نگاہون اور نظرون مین لحاظ اور وجد اور استعجاب تھا۔

پیاری ورجنیا۔ آہ اُسنے دیکھا کہ وہ محبوب و معشوق ہے۔ یون تو وہ کمسِن اور سیدھی سادی تھی مگر جنس تانیث کی عقل حیوانی سے اُسکو معلوم ہوا کہ درحقیقت وہ نوجوان شکیل آدمی اسکو پیار کرتا ہے۔ اور اچانک اسکو ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا وہ دونون برسون کے جان پہچان نکلے اور گویا برسون سے وہ باہمدگر مانوس و مالوف تھے۔

مارکوئس نے کہا تو۔ ای نہایت ہی پیاری ورجنیا۔ مجھ سے کہو کہ تم خیال کرتی ہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو۔ ذرا سر اُٹھاؤ۔ میری طرف دیکھو اور مجھ سے کہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو"

یہ سوال اُسنے پھر کیا مگر آواز مین پہلے سے زیادہ نرمی تھی اور نام کے ساتھ افعل التفضیل کا صیغہ ملا ہوا تھا۔

اور اس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے جسکی نبض کا پارہ اسوقت ایک سو نوے درجے پر تھا وہ لفظ یعنی ۔ نہایت پیاری۔ سن کے جو ابھی ابھی اسکو مخاطب کرکے کہا گیا تھا اپنا شرم آلود چہرہ اوپر اُٹھایا۔ اور جو لفظ وہ کہنا چاہتی تھی اُسکے لب تک آیا لیکن اُسے اور خوش دل نے اُسکو پیچھے کی طرف دبا دیا تاہم مارکوئس آف ارڈن نے اُن خوش بیان نیچی نیچی آنکھوں کی تحریر مین جنھون نے اپنی نگاہ اُسکی نگاہ سے ملائی تھی اپنا خاطر خواہ جواب پڑھ لیا۔ ہان صحیح تر جو کہنا تھا وہ اُن خوبصورت پتلیون نے چپکے سے کہہ دیا تھا۔ اور اُن آنکھون کی تحریر مین آپس کی محبت کا ایجاب و قبول تحریر کیا تھا اور اُسمین غلط فہمی کی گنجائش نہ تھی۔

ہان جسقدر جلد یہ تبدیلی ورجینیا کے دل مین واقع ہوئی جسقدر جلد اُسنے عشق کے سبق پڑھ کے یاد کر لیے۔ اُسیقدر اسکی سمجھ بوجھ کی ترقی اسکے سینے مین نیچے نیچے ہوتی اور زور پکڑتی گئی۔ جسقدر روز مین۔ بلکہ جتنے ہی گھنٹے مین یہ سب کچھ ہو گیا لیکن اس قلیل عرصے مین یہ سب کچھ کیونکر ہو گیا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ وہ ایسے حالات مین پھنس گئی تھی جنکے اثر کے مقابل مین کوئی نوجوان لڑکی بے عذاب ٹھہر نہین سکتی تھی پھر وہ خطرناک جرأت کا کام جس سے وہ نوجوان مارکوئس کے بڑے بھاری جہان سے دبی ہوئی تھی۔ پھر اُس دلیرانہ اور شجاعت کے کام کے بعد ہی جس سے خود اُس خوش رو جوان کی جان معرض خطر مین آگئی تھی اُسکا بذل اشفاق اور اظہار اخلاق۔ پھر خود اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کا غور اور تعمق جو اُسنے اُس امر مین کیا تھا کہ اسکو اُس خوش رو جوان سے ملنا چاہیئے یا نہین اور پھر اب اسکی وہ محبت کی نگاہین اور آواز کی وہ خوش الحانی اور وہ اشتیاق کی باتین جلتی تھین۔ آہ۔ فی الحقیقت۔ یہ سب اثر اُس نوجوان شرمیلی لڑکی کی نرم نرم محبتون کے پھیلنے کے لیے درجہ انتہا سے کہین زیادہ بڑھ گئے تھے جبکا وہ سن سال تھا

اور جس کے دل کے فردوس مین اب تک خود غرضی کی باتون اور نفس پرستی کے ارمانون کے سانپ نے دخل نہین پایا تھا۔

ہم نے لکھا ہے کہ چارلس اپنے گلرو ساتھی کو رمنے کی ایسی سیرگاہ کیطرف گلگشت کرتا ہوا لے گیا تھا جہان لوگون کی آمد و رفت بہت ہی کم تھی۔ اُسوقت اُس روش پر جس کے دونون طرف درختون کی قطار تھی بہت آدمی نہ تھے اور اس لیے یہ عاشق و معشوق (کیونکہ اب اُنکو یہی کہنا چاہیئے) اپنی دلچسپ گفتگو مین جو مفصلاً اوپر لکھی گئی ہے لوگون کی ناخوش آیندہ دیکھ بھال سے محفوظ رہے تھے۔ اب ورجلیا زیادہ اعتبار سے اُس خوش رو نوجوان کے بازو پر جھکی ہوئی تھی جسکو اُسنے اپنی محبت نذر کی تھی۔ یعنی اُسکا ہاتھ اُس بازو پر زیادہ تر محسوس ہونے والے دباؤ سے رکھا ہوا تھا بہ نسبت اسکے کہ موقع سابق پر جب وہ دونون یکجا ہوے تھے کبھی رکھا گیا ہو۔

اور وہ مسرور و محظوظ تھی۔ آہ نہایت باغ باغ تھی۔ حالانکہ اُس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اِس موقع پر عالمِ خواب مین چل رہی ہے۔ ابھی اُس روز کا ذکر ہے کہ اتنی بڑی لمبی چوڑی دُنیا مین ایک متنفس بھی اسکا یار و مددگار نہین تھا۔ اب تو دیکھو۔ اب تو یار و مددگار سے بھی بڑھ کے کوئی اسکے ساتھ ہے۔ اور اب وہی کوئی جسنے اُس سے اسکو اپنی زوجیت مین لینے کا اقرار کیا تھا اِسکے ساتھ پیار کی باتین کر رہا ہے۔ کیا یہ پرستانی خواب ہے جو ہمیشہ قائم رہ سکتا۔ کیا یہ خواب اُس عرصے تک قائم رہ سکے گا جب تک اُسکی تعبیر پوری نہ ہوگی۔ اور جو اُمیدین اُسنے دلائی ہین بر نہ آئینگی اور وہ سچ ہو جائیگا۔ یہ سب باتین اِس قصے کے نتیجے مین لکھی جائینگی اور اُسی کے پڑھنے سے معلوم ہونگی۔ لیکن اب تو نوجوان مارکوس اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے کانون مین اپنا اشتیاق اور محبت کے انجھر اور اپنے طلائی عہد و پیمان کے منتر پھونک رہا ہے جسکے دِل کو جو اپنے کنوارپنے کی پہلی محبت سے دھڑکتا ہے وہ بہت پسند اور خوش آیند معلوم ہوتے ہین۔

ادھر تو اُس جوان رعنا کی آنکھیں سیلاب محبت انڈیل رہی تھیں۔ اُدھر وہ نوجوان نا کتخدا لڑکی اپنی نادانی اور معصومانہ بھروسے اور اعتبار پر اپنا نورانی چہرہ اُسکی طرف اُٹھائے ہوئے تھی کہ نوجوان مارکوئس اس طور پر مترنم ہوا۔

نوجوان "میں ابھی ابھی تمکو اے میری سب سے پیاری یقین دلا چکا ہوں کہ عورت کی شکل میں کسی عورت نے کبھی ایسا نقش میرے دل پر نہیں جمایا ہے جیسی تمھاری حیادار محبوبی اور دلبری میرے منقوش خاطر ہو گئی ہے۔ اور اسی وجہ سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے بغیر میں خوش نہیں ہو سکتا۔ اور نیز اسی وجہ سے مجھے نہایت قوی مسرت اور نہایت مغرور کامیابی کی امید ہے جب میں تم کو ان فلاس اور دست نگری کی حیثیت سے اُٹھا کے فارغ البالی اور آسودہ حالی کے درجے پر پہونچاؤنگا۔ یہی اسباب اور وجوہ اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ میں تمکو اپنی دلھن بنا کے کسی کلیسا میں نماز عقد پڑھنے لیچلوں۔ یہ سب سچ ہے کہ مجکو ایک ایسے اعلے طبقے سے تعلق ہے جہاں یہ میری شادی کسی قدر تعجب کا باعث ہوگی لیکن جب میں اپنے احبا اور رفقا کے حلقے میں اپنی نوجوان اور پیاری بی بی کو لیجا کے ٹھاؤنگا اور اُنکو دکھاؤنگا تو وہ سب معقول ہو جائینگے اور اس بات کے مقر ہونگے کہ فی الحقیقت اس درجے کے حاصل کرنے کی وہ قابلیت رکھتی ہے۔ پس اے میری سب سے پیاری دوجنیا تم مجھ سے کہو کہ آیا تمھارا کوئی رشتہ مند کوئی شفیق ایسا ہے جس سے تم کو اس امر میں مشورہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی تم مجھسے کہو کہ کب وہ دن آئے جب تم اپنی رضامندی میرے ساتھ عقد کے لیے گرجا جانے کی خوشی دل ظاہر کرو گی میں تمھاری خدمت کیا کر سکتا ہوں جو تمھارے آرام و آسایش اور خوشی کا باعث ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو جو باتیں تم سے متعلق ہیں وہ سب مجھ سے کہدو"

لیکن یہ باتیں ختم بھی نہیں ہونے پائی تھیں کہ اس موقع تقریر پر کچھ حیرت و استعجاب ملے ہوئے غیظ و غضب کے کلمات ان دونوں عاشق و معشوق کے

گوش زد ہوئے اور جیسے ہی اُنھون نے اُس آواز کی طرف نظر اُٹھائی دیکھا کہ روش پر مس برنٹ موجود ہی۔

چلاتی جھنجلاتی۔ ہاتھ پاؤن بلکہ تمام جسم کو زور زور سے جنبش دیتی ہوئی اِس غضبناک عورت نے جسکے گال غصے سے لال ہو گئے تھے کہا۔

"مس برنٹ او سمندر۔ یہ آپ ہین۔ اور آہ تو دغا باز فریبی ورجنیا تو بھی ہی۔ جتنی چھوٹی ہی اُتنی ہی کھوٹی"

یہ نام سنتے ہی ورجنیا کے دماغ مین ایک خوفناک شبہہ پیدا ہوا اِسکے بعد اُسنے اپنے عاشق کی طرف پھر اور اِسکی جانب نگاہ رنج آلود سے دیکھ کے کہا۔

"ورجنیا او سمندر نہین۔ نہین۔ تم نہین ہوسکتے۔ تم نہین ہو"

لیکن غضبناک طریقے سے جس طور پر مس برنٹ نوجوان شخص کو نہایت سخت لعن وطعن کی باتین بیڈھب سنا رہی تھی سیلنے والی کی زخم خوردہ روح کو یہ بد نصیب یقین پیدا ہوا کہ فی الواقع اِسکی شفیق مس برنٹ کا آشنا سوا اُس کے عاشق کے دوسرا نہین ہی۔

یہ خیال کرکے بیچاری سیلنے والی نے اچانک نوجوان شخص کا بازو چھوڑ دیا اور سہارا ڈھونڈھنے کے لیے لڑکھڑانے لگی۔ کہ اتنے مین لوہے کے کٹہرے پر جو روش کے گرد آڑ کے طور پر لگا ہوا تھا اُسکا ہاتھ پڑ گیا اور اِسکی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا "یا الٰہی"

چارلس نے مس برنٹ کے بیڈھب طعنوں اور لعنتوں اور تلخ و ترش کلمات اور غیظ و غضب کے حرف و حکایات اور شکر و شکایات کی پروا نہ کرکے ورجنیا سے کہا۔

"ورجنیا سختی سے بے انصافی نہ کرو۔ میری بات سنو سنو تو"

"ورجنیا۔ نہین۔ نہین۔ اب کوئی بات کہنے سننے کو نہین ہی۔ اب ہم و تو مین گفت تمام شد"

جسوقت یہ کلمات کہے اُسوقت "ورجنیا کی آواز میں رنج وہ اور رنج آور مایوسی بھری ہوئی تھی اور یکایک اپنی خاطر پریشان کو جمع کرکے اور اپنے دل کی طاقتون کو یکجا کرکے وہ اُس مقام سے بے تحاشا ایسی بھاگی کہ یہ گئی وہ گئی۔

اس منظر کو دیکھ کے نوجوان مارکوئس دیوانہ ہوگیا اور قریب تھا کہ اُسکے پیچھے پیچھے بھاگے مگر مس برنٹ نے اُسکا بازو زور سے پکڑ لیا اور تمام اپنی طاقت سے اُسکو چمٹ گئی۔ اور سوائے استعمال جبر و سختی کے کسی طرح ممکن نہ تھا کہ وہ الگ کردیجاتی مگر چارلس نے ایک عورت سے سختی کرنا مناسب نہ سمجھا حالانکہ مایوسی و حرمان کی حالت سے وہ کمال رنج مین تھا۔

مارکوئس "چھوڑ دے مجھے۔ جولیا چھوڑ میرا ہاتھ۔ مین تیرے ہاتھ جوڑتا ہون مجھے جانے دے اور مین تیرے ساتھ بڑا بھاری سلوک کرونگا"

مس برنٹ۔ (شیرنی کی طرح چمٹی ہوئی) "دغاباز شریر۔ تجھکو اب موقع ہی نہ ملیگا کہ تو اب اُس جوفروش گندم نما بے شرم و بیحیا عورت کے ساتھ تعشق کی باتین کرے۔"

مارکوئس "جولیا سُن مین تجھ سے تحکماً کہتا ہون سُن مین تجھ سے عاجزی سے کہتا ہون سُن میری بات سُن"

مس برنٹ "خواہ دھمکی دو۔ خواہ عاجزی کرو۔ مین ایک نہ مانون گی۔ دیکھو لوگ آرہے ہین۔ ورجنیا غائب ہے۔ کچھ خبط ہوگیا ہے عقل کے ناخن لے مردوے"

مارکوئس "ہان۔ صرف ایک بات مجھے اُس نوجوان لڑکی سے کر لینے دو جسکو معلوم ہوتا ہے تم جانتی ہو۔ اور پھر جو تم کہوگی وہ مین کرونگا"

مس برنٹ (اب تک نوجوان مارکوئس کے بازو سے چمٹی ہوئی) "اب تم اُسکو پکڑ نہ سکوگے وہ نوک دم بھاگی ہے۔ وہ دور نکل گئی ہے۔ اگر تم کو مجھ سے ہاتھا پائی منظور ہے تو آؤ یہی سہی لیکن اسمین تمھاری ہی رسوائی ہوگی"

مارکوئس۔ (سمجھتے ہوے کہ جولیا سچ کہتی ہے رنج و تلخی کی آواز سے) "ہان

سب سچ ہے مگر اسوقت سے ہماری تمھاری دوستی اور سب باتون کا خاتمہ ہے"
یہ کہتے ہوے وہ اسکو ایک درمیانی روش پر لے گیا تاکہ جو لوگ قریب پہونچ گئے تھے وہ دیکھنے نہ پائین۔

مس برنٹ زار و قطار روتے ہوے گو اب تک اسکے بازو سے چمٹی ہوئی "دو مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہے۔ مین نے تمھارا کیا قصور کیا ہے ذرا ناراضی کی وجہ تو معلوم ہو۔ صرف یہی نا کہ مین نے تمکو اس دغا باز چھوکری کے ساتھ باتین کرتے ہوے پکڑ پایا ہے۔ یہ وہی ہے جسکی مین نے مدد کی ہے جسکو مین سمجھتی تھی کہ مجسم عصمت ہے۔ نیکی کا پورا پورا نمونہ ہے عفت اور معصومیت کی کامل تمثیل ہے کسی شخص سے اپنی آنکھین چار ہی نہین کرتی"

غریب سینے والی کی یہ تعریف جو خود بخود اس حیران عورت نے کی مارکوئس سنکے بہت خوش ہوا اور اسکا غصہ کسی قدر فرو ہوا آہستہ کہا۔

مارکوئس "ہان جو کچھ تم اسکی نسبت کہتی ہو فی الحقیقت وہ ایسی ہی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ شاید وہ تمھارے ہی قریب کہین رہتی ہے۔ یا شاید کسی مکان مین جسمین تم ہو"

مس برنٹ (تنک مزاجی سے) "مین نہین جانتی کہ وہ کہان رہتی ہے اور اگر مجھے معلوم بھی ہو تو مین ایسی احمق نہین ہون کہ تمکو بتا دون"

(مناتے ہوے) "آؤ آؤ۔ جان من خفا ہو تمھین سچ کس بات کا صدمہ خدانخواستہ ہوا گیا ہے۔ اقرار کرو کہ ورجینیا سے اب کبھی نہ ملو گے۔ آؤ تو پھر ہم تم دونون مل جائین پھر پہلے سے دوست بن جائین"

قریب تھا کہ نوجوان رئیس اعظم انکار ہی کر دے اور اسکے تیز و الحاح کو خاطر مین نہ لائے اور اسی وقت اسکا مس برنٹ سے قطع تعلق ہو جائے کہ اسکے دل مین یہ خیال گذرا کہ جلدی نہ کرنی چاہیے ممکن ہے کہ اسی عورت کے ذریعہ سے ورجینیا کی سکونت دریافت ہو جائے کیونکہ جولیا کے اطوار اور گفتگو سے صاف

ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ اُسکے مکان سے واقف ہو اس لیے اُسنے اپنی آشنا کے ساتھ خوشامد آمیز دغا کی چال چلنے کا ارادہ مصمم کرلیا اور دوبارہ دوستی کر لینے پر راضی ہو گیا اور یہ سوچا کہ جواہر دریافت کرنا ہو وہ چند ہی روز مین اسکی وجہ سے دریافت ہو جائیگا کیونکہ اور طرح پر اسکے دریافت ہونے کی کوئی اُمید اور توقع اُسکو نہین تھی۔

جب اس طور پر جولیا برنٹ نے اپنی رقیب ورجنیا مارڈنٹ پر بقول خود فتح پائی جسکی اسکو بڑی شیخی تھی اور اپنے الطاف و کرم سے اُسنے اپنے آشنا کی بیوفائی سے درگذر کرکے اُسکا بھی قصور معاف کیا اُسوقت اُس کو یہ ضد ہوئی کہ نوجوان مارکوئس اسکو کسی دلچسپ عشرتکدے مین لے چلے۔ لیکن مارکوئس نے یہ اندیشہ کرکے کہ مبادا اُسکے ہزارہا واقف کارون مین سے کوئی وہان ملجائے اور اُسکو پہچان لے اور اس اُسکے فرضی نام مسٹر او سمنڈ کی بھی قلعی کھلجائے اُسنے جوان لیڈی کی درخواست قبول نہین کی۔ اُدھر اُسنے اپنی ضد کی اور یہ ہٹ ہوئی کہ مارکوئس کا انکار قبول نہ کریگی۔ اور قریب تھا کہ وہی پہلے سے جھگڑے اور تنازعہ کی کیفیت رستے مین برپا ہو کہ اس اثنا مین ہچارڈسن نے یہ تجویز کی کہ کہین اور جانے پر جہان ہرش ناکس کا ہجوم رہتا ہی کیا موقوف ہو بہتر ہو کہ کسی ہوٹل مین چلین لطیف لطیف کھانے ہون عمدہ عمدہ شرابین ہون۔ عمدہ مکان ہو لطف سے بسر ہو اور اغیار کے دیکھنے کا بھی اندیشہ نہ رہے۔ مس برنٹ اس تجویز سے راضی ہو گئی اور یہان سے یہ دونون خرامان خرامان جا رہے کی شام کے وقت جب رفتہ رفتہ اندھیرا زیادہ ہوتا جاتا تھا روانہ ہوے۔

اس رئیس اعظم کو یہ اُمید تھی کہ جب نفائس و لطائف خورد و نوش اسکی آشنا کے روبرو چنے جائینگے اور خوشامد کا بدرقہ بھی اُنکے ساتھ ہوگا اور شرابین اور خوشامد کا نشہ اُسکے کاسۂ دماغ سے چھلکنے لگیگا اُسوقت اُس سے جو خاص باتین دریافت طلب ہین اور جنکے معلوم ہو جانے کی اسکو نہایت فکر اور آرزو تھی معلوم ہو جائینگی مگر اس اُمید مین وہ بالکل مایوس رہا اور بہت عرصے تک اسکی صحبت مین رہ کے

آخر کار دس اور گیارہ بجے کے مابین بلا حصول مطلب وہ اُس سے علیحدہ ہوا۔
ملول و حزین دل باختہ ہمت شکستہ مارکوئس آف آرڈن قصر بلمانٹ کو واپس
آیا۔ اور مس برنٹ شامپین کے نشہ مین مسرور ٹیوسٹاک اسٹریٹ کی جانب اس خیال سے
مین کہ وہان پہونچ کے مسکین و رجنیا کے اوپر اپنا غصہ چھانٹے راہی ہوئی۔
لیکن اس موقع پر اگر نوجوان رئیس اعظم اپنا مطلب حاصل کرنے مین ناکام رہا تو
اُسی طرح مس برنٹ کی قسمت مین بھی ویسی ہی ناکامی لکھی تھی۔ کیونکہ اپنے مکان مسکونہ پر
پہونچتے ہی پہلے خبر اسنے یہی سُنی کہ چند گھنٹے ہوے مس مارڈنٹ غصہ مین بھری ہوئی
گھر واپس آئی تھی اور آتے ہی اُسنے ایک دلال کو بلا بھیجا اور اُسکے ہاتھ چند ٹوٹی پھوٹی
چیزین فروخت کر ڈالین اور اپنا کرایہ ادا کر کے معلوم نہین کس طرف کو چلی گئی۔
جین۔ (خادمہ) "مجھ سے رخصت ہوتے ہوے وہ بہت ہی روئی۔ مسکین
بیکس مین نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ناگوار اور ناخوش آیند امر واقع ہوا ہے۔ لیکن وہ
ایسی آہین بھرتی تھی کہ مین نے جانا اسکا دل ٹوٹ جائیگا۔ اُس سے بولا ہی نہین
جاتا تھا کہ وہ میری بات کا جواب دیتی۔ یا اپنی طرف سے کچھ کہتی لیکن بڑے
اخلاق اور محبت سے اُسنے مجھ سے مصافحہ کیا اور چند ضروری چیزین ایک بقچہ
مین باندھ کے اور اُسکو ہاتھ مین لے کے یہان سے راہی ہوئی۔ افسوس افسوس
کیا مسکین اور بیکس لڑکی تھی۔ اُسنے میرے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ اُسکے لیے
خون روتا ہے"۔
آخری فقرہ کہتے ہوے خادمہ کے گالون پر مسلسل آنسو روان ہوے۔
یہ سُن کے مس برنٹ نے جو اپنے رشک و حسد اور تنگ دلی سے خادمہ کی
ہمدردی مین جو اُسنے اُس بدنصیب سینے والی کی نسبت ظاہر کی تھی شریک ہونا
عار سمجھتی تھی دریافت کیا۔
مس برنٹ "اور جو کام مین اُسکے واسطے لائی تھی وہ چھوڑ گئی ہے"۔
جین "ہان۔ ہان اُسنے پارسل مجھے دیا اور مین نے تمھارے کمرے مین

اُسکو رکھ دیا ہے آہ۔ وہ بڑی ایماندار اور نیک لڑکی ہے۔ مگر!"

یہ کہہ کے عطین نے آہ سرد بھری اور فقرہ بھی پورا نہ کر سکی۔ اور اس شبہہ سے کہ دیکھیے اُس بیچاری کی اس مفلسی میں عصمت وعفت قائم رہتی ہے یا ترغیب و تحریص دنیوی کے نذر ہوتی ہے۔ اپنا سر ہلاتی ہوئی یہ نیکذات عطین آہستہ آہستہ اُتر کے باورچی خانہ میں چلی گئی۔

اُدھر جُولیا اپنے کمرے میں گئی۔ اور یہاں اسکو سب چیزیں جو ور جِنیا کے سینے کے لئے بی بی رابنسن سے لائی تھی بجنسہٖ ملگئیں۔ پارسل کے اندر ایک سر بمہر رقعہ بنام مس برنٹ رکھا ہوا تھا جسکا مضمون یہ تھا۔

"چونکہ جو احسان تم نے مجھپر کیا ہے اُسکی فراموشی کا الزام میں اپنی نسبت آنے نہیں دیا چاہتی ہوں اور نہ یہ چاہتی ہوں کہ میرے چال چلن کی نسبت ناشایستگی کا قیاس کیا جائے اس لیے میں مستدعی ہوں کہ تم جملہ حالات جو مجھ سے متعلق ہیں مسٹر اوسمنڈ سے دریافت کرو۔ وہ تم کو پورا پورا جواب دینگے۔ اور عجب نہیں ہے کہ اُنھوں نے اپنی سیر چشمی اور صاف دلی سے خود ہی تمھارے دریافت کرنیکے بغیر کل حال تم سے بیان کر دیا ہے لیکن اگر ابھی تک بیان نہیں کیا ہے تو میں ملتمس ہوں کہ تم اُن سے اب مفصل دریافت کر لو۔ اور اگر وہ سب حال راست راست بیان کرینگے تو تمھارے نزدیک میری بالکل بریت ہو جائیگی میں تمھارے مقابلے کے خوف سے ٹوٹاک اسٹریٹ نہیں چھوڑتی ہوں بلکہ اور اور وجوہ ہیں جنسے یہ محلہ چھوڑنے کو میں مجبور رہوئی۔

تمھاری رنج کشیدہ مگر احسانمند شفیق!!

"ورجِنیا مارڈنٹ!!"

مس برنٹ نے یہ رقعہ چاک کرکے انگیٹھی میں پھینکدیا اور کہا۔ جتنا میں سمجھی تھی شاید اُسکا اتنا قصور نہیں ہے!!

اسکے بعد اُسنے اپنے بستر استراحت پہ جانے اور آرام کی تیاری کی۔

سولھوان باب

(فرانسیسی خواص)

اُس واقعہ کے دوسرے روز صبح کے نو بجے کے قریب جسکا ابھی اوپر بیان
ہوا ہو میڈمی موسلی کلیمنٹائن فرانسیسی خواص ڈچز آف بلمانٹ کے پلنگ کے قریب
بیٹھی ہوئی اُسکو دیکھ رہی تھی۔ بھاری بھاری پردے دریچون پر پڑے تھے۔
آتشدان مین آگ روشن تھی اور موم بتیان آتشدان کی کارنس پر جل رہی تھین۔
کیونکہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ سرما کے شباب کا وہ عین موسم تھا اور اس موسم مین سو وقت تک
چار طرف تاریکی چھائی رہتی ہو۔
کلیمنٹائن بڑا بھاری لمبا سرژی کا گرم گون پہنے تھی اور سرپر سن کی ٹوپی
اس خوبی سے سر پر رکھی تھی کہ اسکے سیاہ بال اور دلپسند چہرہ جس سے فرانسیسی لیڈیز کی
خواصون کی مخصوص عیاری اور شگفتگی ہویدا تھی خوشنما معلوم ہوتا تھا جب اکیلی
ہوتی اور آس پاس کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تھا تب بھی میڈمی موسلی کلیمنٹائن مین
ایک قسم کی عشوہ گری اور کرشمہ پردازی جو اسکی عادت مین داخل تھی پائی جاتی تھی
مریض کے کمرے کی حاضرباشی اسکی خدمتگذاری تیمارداری خبرگیری اور ہر طرح کے
تفکرات اور ترددات سے جو ایسے موقع پر لاحق حال ہوتے ہین کسی کو اپنے بناؤ سنگار
اپنی تن آرائی اور زیبائی کا خیال نہین ہوتا مگر اسکو اپنی جسمانی فریفتگی کے زیادہ
زیادہ کرنے کی ایک ایسی عادت ہوگئی تھی کہ وہ اس موقع پر بھی اپنی خوش مذاقی
خوش وضعی۔ خوش پوشاکی اور بناؤ سے باز نہین رہ سکتی تھی اور اپنی عادت کے خلاف
کاربند نہین ہو سکتی تھی۔
اُس خوفناک حادثے کو جسکی وجہ سے حسین وجمیل ڈچز آف بلمانٹ کو ایسا سخت
صدمہ ہوپہنچا تھا دس روز گذر گئے تھے اور اب تک وہ اپنے پلنگ پر پڑی تھی اور اُسکے
برابر بیٹھی کلیمنٹائن اسکو دیکھ رہی تھی۔ اسکی طبیعت اسقدر صحیح ہو چلی تھی کہ

گھبرا دینے والے خطرے کا اندیشہ باقی نہین رہا تھا۔ ہر طرح شفا کلی ہوجانے کی اُمید تھی اور طبیعت کا روبصحت لانا ایسا جلد جلد ہوا جسکی توقع معالجون کو بھی نہین تھی لیکن گو ہوش وحواس درست ہوگئے تھے تاہم صاف صاف سمجھ مین آنے کے لائق تلفظ کی طاقت اب تک ساقط اور معطل تھی۔

اُس خاص امر کی نسبت جو ڈیوک آف بلمانٹ نے اپنا تردد اور اضطراب ظاہر کیا تھا اُس سے میڈی مُوسلی کلیمنٹائن کی حیرت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ ڈیوک کئی کئی گھنٹے تک برابر اُسکی کوچ کے پاس بیٹھا ہوا مریض کے زرد چہرے کی طرف دیکھا کرتا تھا اور چونکہ مریضہ اسکو بخوبی پہچانتی تھی اس لیے ان دونون کی نگاہون مین جو وہ ایک دوسرے پر ڈالتے تھے تعجب ظاہر کرنے والے بھید اور معما کے سے چھپے ہوے معنی پائے جاتے تھے۔ کلیمنٹائن ان دونون کو بغور کنکھیون سے دیکھتی جاتی تھی اور اُن کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ نہین دیکھتی ہو اسکو بشرہ شناسی مین بڑا ملکہ تھا اور انسان کے دل کا حال چہرہ دیکھ کے بیان کردیتی تھی اس لیے اس موقع پر اُسکو دریافت ہوا کہ ڈچیز کی نگاہون سے رنجیدگی لجاجت اور دل سوزمنت وسماجت کی التجا اور استدعا پائی جاتی تھی اور ڈیوک کی نگاہ گو ایسے حزن وملال سے پُر تھی جو روکھا تھا تاہم خطا پوش عطا پاش معلوم ہوتی تھی۔

جس روز اور جسوقت پہلے پہل ڈچیز ہوش مین آئی تھی ڈیوک جو اُسکو دیکھنے گیا تھا موجود تھا اور کلیمنٹائن حاضر نہین تھی لیکن جو باتین آہستہ آہستہ ڈیوک اپنی زوجہ کے کان مین دیر تک کہہ رہا تھا اُنکو اُسنے دروازے پر کھڑے کھڑے سُن لیا تھا۔ چند بار کے کراہنے اور کبھی کبھی آہین بھرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ڈچیز کے سینے مین مضطرب اور منتشر خیالات بھرے ہوے ہین اور ان سب باتون سے کلیمنٹائن نے خیال کیا کہ ان دونون میان بی بی مین بالضرور بہت سے خوفناک بھیدون کے بھید پوشیدہ ہونگے

اس طرح پر مذکورہ بالا حالات کو چند منٹ کے لیے نگاہ سرسری سے دیکھ کے ہم بطرز مناسب اپنی حکایت کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین اور اپنے ناظرین کو اُس صبح کی طرف پھر متوجہ کرتے ہین جب ہم دیکھتے ہین کہ میڈی ٹوسلی کلیمنٹائن اپنی بیمار بیگم کی کوچ کے قریب بیٹھی ہوئی نگران حال ہو۔

اسوقت ڈچز آف بلمانٹ نیند مین تھی اور اس لیے ضرور نہ تھا کہ اسقدر جلد کلیمنٹائن سوفا پر سے جسپر وہ رات بھر اپنی زخمی لیڈی کی خدمت مین حاضر رہکے بسر کرتی تھی اُٹھ بیٹھتی لیکن خواب پریشان کے دیکھنے سے نیند مین خلل آنے اور اسی حالت مین چند الفاظ ڈچز کی زبان سے نکل جانے سے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اگرچہ فرانسیسی خواص اُن الفاظ کا مطلب ور اُنکے معنی سمجھنے نہ پائی تاہم اُسنے دیکھا کہ اُسکی بیگم مین طاقت گفتار نے عود کیا ہی۔ اسلیے وہ مشتاق تھی کہ پہلے اُن الفاظ کو وہی سُنے جو ڈچز کے منھ سے نکلین اور اُنکے معنی بھی سمجھ مین آئین چنانچہ نہایت آہستگی سے کلیمنٹائن بیگم کے قریب تر گئی لیکن جب معلوم ہوا کہ پھر وہ آرام سے سو گئی اور پھر خاموشی نے اُسکے لبون پر مہر لگا دی تو لیڈی کی خواص نے فراغت سے آہستہ آہستہ اپنا سنگار کیا اور اُسی طور پر بن ٹھن کے تیار ہو گئی جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہو۔

لیکن جون ہی کلیمنٹائن منھ ہاتھ دھو بالونکو سنوار نفیس ٹوپی سر پر رکھ اور وہی عمدہ دبیز چار سے کا لمبا گون پہن کے فراغت کر چکی تھی کہ ڈچز نے بے چینی سے کوچ پر کروٹ بدلی اور جو لیٹیا لیوین بیگم کا نام آہستہ سے اُسکے منھ سے نکلا۔ یہی پہلے الفاظ تھے جنکا تلفظ اُسنے اس طور پر کیا تھا کہ صاف صاف سمجھ مین آگئے اور کلیمنٹائن چپ چاپ ہمہ انکی سی آہستگی سے کوچ کے برابر جا کے بیٹھ گئی۔ اپنا دم سا دھ کے وہ اپنی بیگم کے اوپر اس قصد سے جھکی کہ اب اور کچھ اُسکی زبان سے جبکو گویائی کی طاقت اور اُن خیالات کے ظاہر کرنے کی قوت جو سوتی ہوئی لیڈی کے سینے کے اوپر ہی رکھے ہوئے تھے آگئی تھی نکلے تو اُسکو بھی سُنے۔

جون ہی ڈچز کے چہرے پر روشنی کا عکس پڑا ایسا معلوم ہوا کہ اُس کے

رخسار و نپر کچھ کچھ سُرخی نمودار ہے لیکن کلیمنٹائن نے پہلے خیال کیا کہ یہ صرف آگ کے
شعلوں کا عکس ہے جو اسکی بیگم کے خط و خال پر منعکس تھا مگر جب وہ دیر تک اُسکی طرف
غور سے دیکھتی رہی تب ثابت ہوا کہ فی الواقع وہ حیات بخش رنگ کی سُرخی ہے
جس سے اسکے رخسار سے جو ابھی تک زرد تھے رنگے جاتے تھے۔ اور اس عالیجاہ
بیگم کی حالت خواب میں جو ایک اضطراب اور بیقراری سی پائی جاتی تھی اُس سے
ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایسے ایسے بُرے خیالات و خواب کا شکار بنی ہوئی ہے جنکے
قریب خوشی پھٹکنے تک نہیں پاتی ہے۔
لیکن سُنو۔ وہ پھر بولتی ہے۔ اس غور سے متوجہ و مائل کلیمنٹائن کے کان
میں چند الفاظ جو ان ہونٹوں سے آہستہ آہستہ نکلے جو اُنکے تلفظ کے لیے خود آہستہ آہستہ
متحرک تھے سنائی دیے اسکے بعد کمرے میں عالم خاموشی طاری ہے۔ صرف ڈچز
کی گھبرائی ہوئی اور ناہموار سانس چلنے کی آواز تو سنائی دیتی ہے اور بالکل خاموشی
ہے۔ سُننے کے اشتیاق میں کلیمنٹائن خود اپنی سانس روکے ہوے ہے چند منٹ
کے بعد ڈچز پھر بولی۔ اور اب جو الفاظ اُسکی زبان سے نکلے اُنکا تلفظ اور بھی صاف ہے
اور زیادہ زور سے کہے گئے وہ بولے گئے ہیں۔ اسکے بعد پھر ایک عالم سکوت ہے لیکن یا خدا
یہ پچھلے الفاظ جو ڈچز بالکل صاف صاف اور زور سے بولی تھی اُسنے کیسی بڑی راز
کی بات کلیمنٹائن کو معلوم ہو گئی وہ متعجب اور حیرت اور خوف میں آکے وہ لڑکھڑاتی
ہوئی چند قدم پیچھے ہٹ گئی اور آرام چوکی پر جو کوچ کے برابر رکھی تھی بیٹھ گئی۔ اُسکے
کانوں میں خود بخود سن سن ہوتا ہے ایک دھیمی سی آواز سنائی دیتی ہے۔ اسکے دماغ میں
غیر معلوم جھنجھناہٹ سی پیدا ہے۔ اسکی تمام رگوں میں اینٹھن محسوس ہوتی ہے اور اسکے تمام
اعضا و اعصاب میں سنسناہٹ کا اثر پیدا ہے۔ کمرہ میں کے تمام منظر نا اقسام سلو
نیچے اوپر۔ اور کچھ کچھ بالکل ایسے عجیب ہیولے سے نظر آتے ہیں جنکے اس طور پر معلوم
ہو جانے کی ہرگز امید نہیں تھی۔ عقدہ لاینحل حل ہو گیا ہے۔ پہیلی بوجھ لی گئی ہے۔
آخر یہ کیا بات ہے معلوم نہیں ہوتی۔ اسکو انتہا کا تعجب ہے اور حالات کی اس توضیح

وتشریح کے سبب سے وہ سر تا سر متحیر و مسکوت ہی۔
ڈچیز پھر بولتی ہی۔ اور کلیمنٹائن پھر توجہ سے کان لگا کر سنتی ہی۔ جو الفاظ ڈچیز کے مُنھ سے نکلتے ہین وہ معدودے چند ہین علحدہ علحدہ ہین۔ اور تکلیف سے بولے جاتے ہین مگر وہ الفاظ کثیر المعنی ہین اور صاف صاف بخوبی سمجھ مین آتے ہین اور ایسے صاف ہین جنسے اُس نقش کی صحیح طور پر تصدیق ہوتی ہی جو پہلے لفظون نے جو آہستہ آہستہ بولے گئے تھے اور جنسے پوشیدہ باتون کا افشا ہوا تھا فرانسیسی خواص کے دل پر پیدا کیا تھا۔ گو وہ مختصر اور قلیل ہین مگر اُنکے معنون مین واقعات کی ایک پوری تاریخ ہی وہ اُس نشان اور پتہ کی تصدیق کرتے ہین جو کسی حکایت کی ابتدا مین پہلے سے اُسکے مطالب و مضامین کی نسبت دیا جاتا ہی لیکن یہ حکایت جسکا وہ پتہ و نشان دیتے ہین کلیمنٹائن کو ایسی دلچسپ معلوم ہوئی جیسے کوئی قصہ اور ایسی دہشتناک نظر آئی جیسے کابوس یا سکاجہ۔
آہ اِس خواص کو اِس راز جوئی سے ایک وہی اور عجیب و غریب خوشی حاصل ہوئی اور یکایک اِسکو ایک ایسا بھید معلوم ہو گیا جو ——
لیکن ہمکو پیش قدمی لازم نہین ہی اور اسلیے جو ہمارے قصہ کا ٹھیک ٹھیک سلسلہ ہی ہم اُسی کو بیان کرینگے۔ اور وہ یہ ہی کہ جون ہی اُس فرانسیسی خواص کو وہ بڑا بھاری بھید معلوم ہو گیا اور جون ہی اُس غیر مترقب انکشاف کے چونکا دینے اور تعجب مین لانیوالے اثر سے مؤثر ہو کے اُسنے اطمینان کر لیا۔ اُسنے اپنا بھاری اور دبیز گون اپنے بدن کے گرد لپیٹ لیا اور وہ جلد جلد ڈیوک کے کمرے کی طرف چلی ڈیوک ابھی ابھی بیدار ہوا تھا کیونکہ اسکو بھی اپنی پیاری زوجہ کی طرح شب کو بہت بیچینی سے نیند آئی تھی۔ اور کلیمنٹائن کی زبانی جلدی سے اِس بات کی اطلاع پا کے کہ ڈچیز نے صاف صاف الفاظ کا تلفظ کیا ڈیوک کا بدن کھُلم کھُلا لرزنے لگا لیکن فرانسیسی خواص اِس لرزے کی وجہ اب بخوبی سمجھ جانے کے قابل تھی اور اسلیے اسکو اپنا ظاہر مستقل بنانا اور مطمئن نظر آنا اور ایسا انجان بن جانا کہ کسی غیر معمولی حرکات

وسکنات کا وقوع ہی نہین ہوا ہی کچھ دشوار نہ تھا۔
تب کی سی بصیری اور مذبذب حالت سے ڈیوک نے چند سوال اُس سے جلد جلد کیے جنکا یہ خلاصہ تھا کہ کتنے منٹ ہوئے جب ڈچیز پہلے پہل بولی ہین۔ آیا اُن الفاظ کے معنی اور مطلب بھی کچھ سمجھ مین آئے تھے۔ آیا ڈچیز جاگتی تھین یا نیند مین بولتی تھین اور آیا صاف تلفظ سے الفاظ کے سُنتے ہی کلیمنٹائن وہان سے چلی آئی یا گیا۔
خواص نے نہایت راستگوئی اور صفائی باطنی کا طرز وروش اختیار کرکے جواب دیا کہ ڈچیز صرف چند ہی الفاظ بولین جنکے معنی کچھ وزن نہین رکھتے خواب کی سی باتون کا بے ٹھکانہ پن اُن الفاظ سے پایا جاتا تھا۔ اُن الفاظ کا سُنتے ہی اُسنے ایک لحہ بھر بھی توقف نہین کیا فوراً دوڑی آئی تاکہ ڈیوک کو اس حال سے مطلع کرے اور جب وہ ڈچیز کے کمرے سے چلی اُسوقت تک وہ سوتی ہی تھی۔ اس معاملے کو اس رنگ آمیزی سے کلیمنٹائن نے بیان کیا۔ کیونکہ ابھی موقع نہین آیا تھا کہ وہ اُس بھاری بھید کے ذریعہ سے جو اُسکو اس عجیب وغریب طور پر اتفاقیہ معلوم ہوگیا تھا اپنے مفید مطلب کوئی کام نکالے۔
لیکن واضح رہے کہ جب تک یہ عورت اس پیچیدہ اور رنگے ہوے بیان کی کیفیت ظاہر کر رہی تھی ڈیوک اُسکے چہرے ہی کی طرف اس طور پر برابر دیکھتا جاتا تھا کہ گویا وہ اُسکا امتحان لے رہا ہی اور اس تلاش مین ہی کہ آیا جو بات دل مین ہی وہی چہرے سے بھی پائی جاتی ہی یا نہین۔ لیکن واہ ری فرانسیسی عورت وہ اُسکی بھی اُستاد نکلی اُسنے اپنا چہرہ ایسا بنایا کہ ذرا بھی میل نہ آیا اور رئیس اعظم کا اطمینان ہوگیا۔ کہ جو کچھ اُسنے بیان کیا ہی وہ سب صحیح ہی۔ اس لئے خوش ہو کے اُسنے پانچ سو روپیہ کا ایک بنک نوٹ کلیمنٹائن کو عطا کیا اور فرمایا کہ یہ اُسکی خدمت اور نگرانی کا جو ڈچیز کی اُسنے کی تھی انعام ہی۔ اور پھر ارشاد کیا کہ اب وہ چند ساعت اپنے کمرے مین جا کے آرام کرے۔ کیونکہ بہت تھک گئی ہی اور مضمحل ہوگئی ہی یہ کہہ کے ڈیوک آف بلمانٹ خود اپنی بی بی کے کمرے مین چلا گیا۔

فرانسیسی عورت اُسکے ہمراہ نہ گئی بلکہ برخلاف اسکے اُسنے اُس صلاح کے مطابق جو اُسکو دی گئی تھی عمل کرنا مناسب سمجھا کیونکہ اسکو بخوبی معلوم تھا کہ اب جو باتین ان دونون میان بی بی مین ہونگی وہ کچھ ایسی نہ ہونگی جنسے خود اُسکی معلومات کے ذخیرے مین جسکے حاصل کرنے مین وہ ابھی ابھی کامیاب ہوئی تھی کسی امر اہم کی افزایش ہو۔ اس لیے وہ اپنے سونے کے کمرے مین جو قصر کے اوپر کے درجے مین تھا چلی گئی اور ڈیوک آف بلچانٹ ڈچیز کے کمرے کی طرف خراماں ہوا۔ اُسنے وہان جاکے دیکھا کہ ڈچیز ابھی ابھی اپنی بیچین نیند اور ناخوش آیند خوابون سے جنمین وہ مبتلا تھی بیدار ہوئی ہے۔ اور فی الحقیقت یہ بات سچ تھی کہ اسکو طاقت گفتار بہت کچھ حاصل ہو گئی تھی۔ اسوقت جو باتین ڈیوک اور اُسکی بیمار زوجہ مین ہوئین انکو بالتفصیل ہم بیان نہین کر سکتے صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ اُنکی گفتگو بہت طول طویل تھی جسمین اکثر جانبین سے آنسو اور آہین مخلل انداز ہوتی تھین اور جسکا سلسلہ ڈچیز کے جسمانی ضعف کے سبب سے چپ ہو جانے کی باعث اکثر ٹوٹ جاتا تھا۔

لیکن جب وہ طول طویل باتین ختم ہوئین اور کچھ عرصہ گذرا تو اُن دونون کے چہرے اور دل بہ اسباب ظاہر زیادہ ساکن پائے جاتے تھے اور عارضی اضطراب کی تحریک جو ڈچیز کو ہوئی تھی وہ اسوقت تک جب اُسکے معالجین کے آنے کی اطلاع ہوئی بالکل رفع ہو گئی تھی۔

اُس روز سے برابر اُسکی صحت اور تندرستی مین روز بروز ترقی ہوتی گئی اور سابق کی نسبت یوماً فیوماً ترقی کے آثار زیادہ نظر آنے لگے۔ زخم بہت جلد مندمل ہو گیا جسمانی طاقتون کا بھی زور بڑھتا گیا۔ اور آخرکار جیسی تھین ویسی ہو گئین۔ اور جو خطرہ عارضہ کے عود کا تھا وہ بالکل جاتا رہا اُسکا شوہر گھنٹون تک اُسکے بستر کے پاس بیٹھا رہا کرتا تھا۔ اور کلیمنٹائن بھی بھاپ گئی کہ ڈیوک کے اوضاع و اطوار سے اُسکی زوجہ کی اُلفت مترشح ہے۔ ادھر ڈچیز کی یہ کیفیت تھی کہ وہ سب کچھ کے بیٹھی تھی۔ اپنے شوہر کی اس محبت اور توجہات کو متوکل عورت کی طرح قبول کرتی تھی اُسکی اُلفت کا

ثبوت اور شہادت نہین خیال کرتی تھی۔ مگر اُسنے کبھی انکو رد نہین کیا نہ دکھائی ظاہر کی
لیکن اُنکے حاصل کرنے کے بھی کوئی آثار نہین ظاہر کئے۔ ایک دائمی اور پائدار ملالت
اور مستقل دلگیری کا سکون اُسپر قابض تھا۔ اور نیز جب معالجین نے اپنی راے دیدی
کہ اب بالکل توانا و تندرست ہو اور کسی قسم کی شکایت باقی نہین تب بھی ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ اُسنے تمام اپنی خوشی اور مسرت حاصل کرنے اور چہل پہل رکھنے اور وضعداری کی
دُنیا مین نگاہ کرنے کے خیالات یک قلم ترک کر دیے ہین اور یہ سب باتین چھوڑ دی ہین
حالات اور واقعات کا اُسپر اتنا بڑا اثر ہوا کہ اُسنے اپنا یہ ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ جہانتک
بحیثیت ایک اعلےٰ درجے اور عالی منصب خاتون کے ممکن ہوگا اور اُسکا اختیار چلیگا
وہ اِس دُنیا سے اب الگ تھلگ رہیگی اور اپنے عزم بالجزم کا نباہ کریگی۔

سترھوان باب

(سزا۔ ملازمت)

قصر بلمانٹ کے کنسرویٹری کے پُر راز اور بعید الفہم خطرناک واقعہ کو اب دو مہینے
سے زیادہ ہو گئے تھے اور سنٹرل عدالت فوجداری کے اجلاس سشن کا ماہ اپریل قریب
آچلا تھا۔ لیکن جون ہی اُس بدنصیب مسٹر لیوین ہیم نے جو اس عرصے تک برابر مقام
نیوگیٹ کی حوالات کا قیدی تھا یہ خبر پائی کہ ڈچیز بالکل صحیح اور تندرست ہو گئی ہو اُسنے
اپنے قانونی مشورہ دینے والے کو بلوا بھیجا اور اُس سے یہ بیان کیا۔

"مین خیال کرتا ہون کہ جب تک وہ دن آئے جس روز مین اُس جرم سے
جو میری نسبت عائد کیا گیا ہو اقبال کرون مجھے ہر طرح کا اختیار حاصل ہو کہ اپنی جائداد
کا جسطرح مناسب سمجھون انتظام کرون خیر جب یہ بات ہو تو میرا یہ ارادہ اور تجویز ہو کہ
تمام اپنی جائداد اور املاک اور تصرفات اور ہر شی کو جو دُنیا مین میری ہو اور جسپر مین قابض
و متصرف ہون ڈچیز آف بلمانٹ کے نام منتقل کر دون کیونکہ جو ظلم اور بدعت اور اندھیر اور
شدت سے زیادتی اور خطرناک فعل بغض وحشت انگیز اور مکروہ بدراہی کی وجہ سے

جسکا کوئی موجب اور باعث نہین تھا مین نے اس رئیس اور امیر خاتون کی نسبت کیا ہی اُسکا کوئی کفارہ یا معاوضہ سوا اسکے ممکن نہین ہی۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ تم ایک دستاویز انتقال کا مسودہ اس طور پر لکھو جس سے یہ جائداد تمام وکمال ڈچیز کے نام ہو جائے اور اُسکے شوہر کے قرضخواہ ہرگز اسکا تعلیقہ یا قرقی نہ کرا سکین۔ علاوہ اسکے چونکہ ڈیوک آف بلمانٹ کا بہت بڑا علاقہ میرے پاس بالعوض زرکثیر کے رہن ہی اسلیے میرا یہ بھی ارادہ ہی کہ اسکا بھی تمام حق ومرافق اور منافع جو اب مجکو ملتا ہی وہ بھی اسیطور پر ڈچیز کے نام منتقل کر دیا جائے لیکن ان تمام موہوبات اور اوقاف مین مین یہ قید لگاتا ہون یا یہ امر محفوظ رکھتا ہون کہ ڈچیز تاحین حیات اپنی اس جائداد سے متمتع ہون اور اس جائداد کو رہن کرنے یا بہ کفالت اسکے قرضہ لینے یا کسی دوسرے طور پر اسکے ساتھ عمل کرنے کا اُنکو اختیار نہ ہوگا۔ اور بعد اُنکی وفات کے یہ کل جائداد ڈیوک کے بیٹے مارکوئس آف آرڈن یا اُسکی اولاد کو ملے۔ میرا مطلب آپ سب سمجھ لیے۔ اور یہ سب قانوناً اور بہ آسانی ہو سکتا ہی کہ نہین"

قانونی نے جواب دیا کہ "ہو سکتا ہی"

اسکے بموجب دستاویزات مرتب کی گئین اور روبکاری کے چند روز پہلے مسٹر لیوین ہیم نے اپنی مُہر اور اپنا العبد اُنپر ثبت کیا۔

سشن کے اجلاس شروع ہوے اور چوتھی صبح کو یہ بدنصیب شریف مجرمون کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا کیا گیا۔ حسب ضابطہ اسکی نسبت الزام عائد کیا گیا اور فرد قرارداد جرم مرتب ہوئی۔ عدالت مین کثرت سے بھیڑ تھی مگر خاندان بلمانٹ کا کوئی شخص موجود نہ تھا۔ اور کسی شخص کی موجودگی کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ مسٹر لیوین ہیم نے جرم سے اقبال کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور نہ چارلس اور نہ اُسکے باپ کا کسی قسم کا قصد ہوا کہ وہ ایسی روبکاری کو جس سے اُنکو رنج پہونچتا دیکھنے آتے اور ڈچیز کا تو کچھ ذکر ہی نہین۔ تاہم مسٹر کالنس ڈیوک کی طرف سے حاضر ہوا تھا مگر اسکی حاضری کی بھی صرف یہ غرض تھی کہ جو بیانات اُسنے قبل ازین پولیس کے دفتر مین کیے تھے

اُنپر عدالت کو متوجہ کرے۔

اس دس ہفتہ کے عرصے میں جولیس لیوین ہیم کے ذاتی ظہور میں بڑا فرق آگیا تھا
رُخسارے پچک گئے تھے اور زرد ہوگئے تھے۔ آنکھوں کی وہ رونق ہی باقی نہیں رہی تھی
بالوں میں جابجا چاندی کے تاروں کا سا لہریا پایا جاتا تھا۔ وہ تن و توش جس سے وہ
لحیم و شحیم اور خوبصورت نظر آتا تھا اب نہیں تھا۔ بہت دُبلا ہوگیا تھا اور بہت پچیج گیا تھا۔
اسکے کندھے آگے کو کسی قدر جھک آئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ تمام اسکی جسمانی اور دماغی
طاقتیں بارِ مصیبت کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ جوں ہی وہ مجرموں کے کھڑے رہنے کی جگہ میں
آیا عدالت کے ہجوم میں ایک غلغلہ پیدا ہوا۔ لیکن اس غلغلہ میں سب نے علی العموم ہمدردی
کے کلمات ایسے شخص کی نسبت زبان سے نکالے جسکے اقران و امثال اُسکا لحاظ و پاس
کرتے تھے اور اسکو ایک فیاض دوست اور اپنا خاص رفیق سمجھتے تھے اور جسکو غربا
اور محتاجین بوجہ اسکی بیحد و حساب خیراتوں کے عزیز رکھتے اور دُعائیں دیتے تھے۔

اس ہمدردی اور مہربانی سے جو کہ اُسکی نسبت اس موقع پر اظہار ہوا تھا۔
مسٹر لیوین ہیم کا دِل بھر آیا اور فوراً ہی اُسنے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر جلدی سے پھیرا
جسکی پلکوں پر آنسوؤں کی نمی آگئی تھی۔ اِسکے بعد جہاں تک اُس سے بنا حواس کو جمع
کرکے وہ مجرم کی جگہ تن کے کھڑا ہوگیا اسکی آنکھیں جج کی طرف تھیں اور اُس کے
خیالات ظاہراً اُس سنجیدہ روبکاری کا مرکز تھے جسکا وہ خود ہی مطمح نظر تھا۔

اُس ساکت کام بخود مجمع عام میں جولیس لیوین ہیم سے ارتکاب جرم اور اُسکی
بریّت اور صفائی کی نسبت جواب طلب ہوا۔ اور اُسنے سخت آواز سے جواب دیا کہ "مجرم"
کسی قدر وقفہ ہوا۔ اور خاموشی جو طاری تھی وہ سنجیدگی سے بڑھی ہوئی تھی وہ
عبرتی تھی۔ وہ ملال آمود تھی۔ وہ ناگوار و نامرغوب تھی۔ کُل حاضرین پر بدشگونی
چھائی ہوئی تھی۔ اور ہر متنفس سمجھتا تھا کہ میں ہی مجرم ہوں اور قیدی کی جگہ کھڑا ہوں
لیکن اُس خاموشی میں جو مثل شہر خموشان کے منحوس تھی خود مسٹر لیوین ہیم گویا ہوا۔
اور ایسی آواز سے جو باوجود آہستگی کے ایسی صاف تھی کہ ایک ایک لفظ سُنا جاتا تھا

اُسنے جج کے روبرو وہی کیفیت بیان کی جو اُسنے عدالت پولیس کے سامنے بیان
کی تھی۔ اُسکی تقریر کا لب لباب اور اُسکا خلاصہ مافی الباب یہ تھا کہ ڈچز آف بلمانٹ
کی نسبت کوئی بھی مضرت رسان خیالات اور کم سے کم بھی شکوک و شبہات کسی قسم کے
عائد نہ کیے جائیں۔ اور جب وہ واقعات کا بیان مسلسل طور پر کرتا تھا اُسکے الفاظ اور
نگاہوں میں بہادرانہ اور دلیرانہ جوش کی خداداد قوت پیدا ہوگئی تھی اور روبکاری میں
اُسکی آمادگی اور مستعدی پائی جاتی تھی۔

اُسنے اپنا جواب ختم کیا۔ اور ایوان دادگستری میں غلغلۂ تحسین و آفرین بلند ہوا
اگرچہ یہ غلغلہ نہ اتنا بلند تھا کہ بلند کہا جائے اور نہ اسقدر آہستہ تھا جو سماعت میں نہ آئے
تاہم حاکم مجوز صدر نشین صدارت و کارفرمائے عدالت نے بھی مناسب نہ سمجھا کہ اُسکو
فرو کرے۔ جب پھر سب خاموش ہوگئے ایک بیرسٹر جسکو مسٹر کالنس نے حالات
مقدمہ سمجھا دیے تھے کھڑا ہوا اور جج کے روبرو اُسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مسٹر لیوین ہیم
ایک ایسا شریف و نجیب شخص ہے جسکو اُسکی بے پایان مردم دوستی اور وسیع و نمایان
کار خیر اور حاجت روائی کے سبب سے ایک عالم بخوبی جانتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ وہ
ایک ایسے عارضۂ دماغی میں مبتلا ہے جسکا وقتاً فوقتاً دورہ ہوتا ہے اور صرف دورے
کی وجہ سے وہ اُس جرم کا مرتکب ہوا ہے جسکا وہ ملزم اور مجرم قرار پایا ہے اور اس
مجمع میں کثرت سے رئیس و امیر اور نجیب و شریف موجود ہیں جو اُسکے طرز و روش و اُسکے
آداب و اخلاق کے معترف اور مصدق ہیں۔ فاضل بیرسٹر نے یہ بھی بیان کیا کہ ڈیوک
اور ڈچز آف بلمانٹ کو کسی قسم کا بغض و عناد اس بدنصیب قیدی سے نہیں ہے اور
اُنھوں نے قومی سفارش اور اپنی دلی آرزو ظاہر کی ہے کہ عدالت براہِ ترحم اُسکے مقدمے
پر غور کرے۔ اور بیرسٹر نے اپنی تقریر کا خاتمہ اِس فقرے پر کیا کہ مسٹر لیوین ہیم نے
اپنے جرم کا کفارہ نہ صرف بذریعۂ اقبال جرم اور مفصل بیان کردینے کل حالات متعلقہ
و اظہار وجوہ جنسے وہ مرتکب جرم کا ہوا تھا کیا ہے بلکہ اُسنے تمام اپنی جائداد و املاک
اُس عالیخاندان بیگم کے استعمال فوری کے لیے جسکو اُسنے ضرر پہونچایا تھا اور اُسکے

شدہ ہر کے بیٹھے کے استعمال کے لیے جسکو اُس فعل سے رنج پہونچا تھا منتقل کردی ہو۔

فاضل بیرسٹر اِس تقریر کے بعد بیٹھ گیا اور ہر چہار طرف سے اُسکی تعریفین ہین لوگ رطب اللسان اور عذب البیان ہوے اِسکے بعد جج نے اپنا فیصلہ سنایا۔ پہلے اُسنے انتہا کا افسوس کیا کہ ایسے معززا ور نیک نہاد شخص کی بوجہ انحطاط عقل وفقدان قواے ممیزہ جس سے انسان اپنی ذات پر قابو اور اپنے نفس پر قادر رہتا ہو یہ حالت اور نوبت ہو جائے۔ اور پھر اُسنے اُس کفارے کی نسبت غور کیا جو قیدی نے کیا تھا اور جسکے سبب سے ہر نوع جرم مین خفت پیدا ہوگئی تھی لیکن امر آخری کی طرف قانونا چندان لحاظ نہین ہو سکتا تھا اسلیے جج نے مجبوری حکم دیا کہ جولیس لیوین ہیم اُس وقت تک حراست مین رکھا جائے جب تک شاہی مرضی اُسکے اِس طور پر رہنے کی مقتضی ہو۔ لیکن جج نے یہ بھی فرمایا کہ یہ میعاد قید بہت ہی قلیل ہوگی اور اِسکے بعد مسٹر لیوین ہیم اپنے احبا کے سپرد کردیا جائے گا۔

قیدی آداب بجا لایا۔ اِسنے جلدی سے احسانمندی ظاہر کرنیوالی نگاہ سامعین اور حاضرین کی طرف جنھون نے اپنی ہمدردی اِسکی نسبت ظاہر کی تھی ڈالی اور پھر اُس مقام سے جہان قیدی کھڑے کیے جاتے تھے نیچے اُترا۔ اسقدر تو سب نے دیکھا۔ لیکن پھر نہ معلوم ہوا کہ وہ نیوگیٹ جیل کے کنجی بردارون کی حراست مین کہان غائب ہوگیا۔ اور اِس طور پر یہ ناگوار امتحان مجبوری اُسنے پاس کیا۔

جس زمانے مین روبکاری سے پہلے مسٹر لیوین ہیم نیوگیٹ کے جیل مین قید تھا داروغہ جیل جو گورنر کہلاتا تھا اُسپر بہت مہربانی کرتا تھا مثلاً مخصوص ان باتون مین کہ وہ اور قیدیون سے علٰحدہ رکھا گیا تھا۔ اور یہ رعایت اس وجہ سے اس کے ساتھ کی گئی تھی کہ وہ ایک ایسا قیدی تھا جو صرف خلل دماغ کے سبب سے مرتکب جُرم ہوا تھا اور یہ رعایت روبکاری کے بعد بھی برابر قائم رہی۔ اس لئے اس کو ایک چھوٹا سا کمرہ جو مریضون کے مکانات سے متعلق تھا دیا گیا تھا اور پادری نے

چہرے کی حرکات و سکنات سے ثابت تھا کہ کس انتہا کا درد و رنج یکایک پیدا ہو گیا ہے۔

وُرجنیا۔ (ٹوٹی آواز سے اور رخسار و پر آنسو بہتے ہوئے) "مسٹر لیوین ہیم آپ میری گستاخی معاف کیجئے گا آپ شاید میری اس نامعقول و ناشایستہ حرکت کو سمجھ گئے ہونگے مگر میں کیا کرون میرے دل نے نہیں مانا اور یہان آنے پر اور آپکی ملازمت کے لئے مجبور کیا۔ مین اُس جوش ہی کو نہین سمجھتی جسنے مجھے آمادہ کیا کہ مسٹر لیوین ہیم "کیا خوبیون کی لڑکی ہے"

قیدی نے اس قدر کہہ کے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور بہت گرمجوشی سے دبایا۔ اسکے بعد اچانک اُسنے اپنا منھ پھیر لیا اور اپنا رومال اپنے چہرے کی طرف اُٹھایا۔ اُسوقت ایک آہ نوجوان ناکتخدا لڑکی کے کانون تک پہونچی۔

وُرجنیا۔ (ایک کرسی کی طرف لڑکھڑا کے جاتے ہوئے) "ہائے۔ ہائے۔ جناب پھر تو آپ سچ مچ ایسے ہی ناشاد و حسرت زدہ ہین جسکا مجھے اندیشہ تھا۔ لیکن معاف کیجئے گا کہ مین اس طور پر آپکی مخل ہوئی"

مسٹر لیوین ہیم۔ (پھر اُسکی طرف پھر کے) "مین تم کو معاف کرون میری پیاری لڑکی اسواسطے کہ مین تم سے باپ کی طرح مخاطب ہون۔ تم ایک ایسے فعل کی نسبت جو سراپا دردانگیز مہربانی کا بھرا ہوا ہے کیونکر مجھ سے معافی کی خواستگار ہوتی ہو اے ورجنیا۔ مین تمھارا ..... مزاجی کو تمھاری سچی عیسائی خصلت کو سمجھتا ہون۔ اور مین خوش ہون۔ ہان بناوٹ نہین ہے کہ مین تمھارے یہان آنے سے بہت محظوظ ہون۔ کیونکہ اس کے سبب سے اس دُنیا کے معاملات پر جسکو مین نے ناپسند اور جس سے مین نے خوف کرنا شروع کیا ہے۔ مجھے غور کرنیکا بہتر موقع ملا ہے"

وُرجنیا "مین خوش ہوئی کہ آپ میرے مخل ہونے سے رنجیدہ نہین ہے مین اپنے اس فعل سے ترسان و لرزان تھی لیکن تاہم جیسا کہ مین ابھی ابھی آپسے

اپنے لوازم منصبی کے اختیارات سے یہ بھی حکم دیا تھا کہ اسکو پڑھنے کے لئے کتابین اور لکھنے کے لئے سامان تحریر بھی دیا جائے۔

مسٹر لیوین ہیم کی روبکاری کے دوسرے دن جو اولڈبیلی مین ہوئی تھی دوپہر کے وقت ایک کنجی بردار قید خانے کے کمرے مین آیا اور اسنے اسکو اطلاع کی کہ ایک جوان عورت اسکے دیکھنے کو آئی ہے مسٹر لیوین ہیم نے درخواست کی کہ اسکو اندر آنے کی اجازت دیجائے اور جب یہ ملاقاتی عورت قید خانے مین اسکے سامنے آئی تو اسنے پہچان لیا کہ یہ وہی سینے والی عورت ہے جسکو اسنے اس موقع پر محفوظ رکھا تھا۔ جب گروس وِنر اسکوئر مین مارکوئس آف آرڈن نے اسکو ٹوکا اور روکا تھا۔

ورجینیا مارڈنٹ باچشم پرآب کانپتی ہوئی اس کمرے مین داخل ہوئی جسمین مسٹر لیوین ہیم مقید تھا اور جسوقت اسنے اپنی نگاہ اسپر ڈالی تو اسنے دیکھا کہ کیا وہ بدل گیا تھا۔ اسکو دیکھتے ہی ایک ایسا سخت اور عظیم صدمہ ہوا جیسا کسی نزدیکترین اور عزیز ترین قرابتمند یا رشتہ دار کے دیکھنے سے ہوتا ہو جو ایسی سخت مصیبت مین گرفتار ہو اور جسکی ایسی بدنصیب حالت دیکھ کے بے اختیار رونا آئے۔ یہ احسان شناس کشادہ دِل غریب نوجوان ناکتخدا لڑکی ایسے شخص کی مصیبت دیکھ کے جسنے مہربانی کے کلمات اسکے کان مین کہے تھے اور عمدہ عمدہ نصیحتین اسکو دی تھین بہت کڑھی اور ترددات و تفکرات نے جو حالت زار اسکی بنادی تھی اور انواع انواع کے مصائب نازل کرکے اسکو انکا شکار بنادیا تھا اسکو مشاہدہ کرکے سچی مسیحی ہمدردی اسکے دلمین پیدا ہوئی۔

مسٹر لیوین ہیم نے ورجینیا مِس مارڈنٹ۔ کیا تم ہو!!

مسٹر لیوین ہیم کو نہ صرف وہ پیارا پیارا بھولا بھولا چہرہ بلکہ نام بھی اس نوجوان سینے والی کا یاد تھا کہ اسنے یہ کلمات کہہ کے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے قریب تھا کہ وہ اسکے آنے کا شکریہ ادا کرے جسکے مہربان مطلب کو وہ فوراً سمجھ گیا تھا۔ مگر اس کے جوش اور جذبہ نے اسکو مغلوب کردیا۔ اسکی آواز ان خیالات سے گھٹنے لگی جو گویا اسکے گلے ہی مین پیدا ہوگئے تھے۔ اور اس کے

کہہ چکی ہوں کہ کسی غیر ممکن التحقق جوش نے مجھے آپکی ملازمت کے لیے خواہ وہ ایک ہی
لمحہ کے لئے ہوتی آمادہ کیا تھا کس لئے کہ مجھے آپ سے اس بات کے کہنے کی کمال آرزو
تھی کہ اول ہی سے میں نے آپکو کبھی مجرم نہیں سمجھا۔"

رونے کے سبب سے سینے والی کے چہرے پر کسی قدر چمک آگئی تھی جب اُسنے
مذکورہ بالا سلسلہ گفتگو کا پھر شروع کیا۔

مسٹر لیوین ہیم "تم کو تو کیا ہے ورجینیا تمھاری مراد کیا ہے"

یہ سوال مسٹر لیوین ہیم نے یکایک چونک کے کیا گویا اِس نادان نوجوان لڑکی
کے الفاظ نے اُسکے دل کی نازک ترین یا نہایت دور و رنج دِہ رگ کو چھو لیا تھا۔ اور
اب جو اُسنے اس لڑکی کی طرف دیکھا تو اُسکی نگاہ ایسی دِل سوز ایسی مشتاق تاہم
ایسی عجیب البیان تھی کہ وہ گھبرا گئی اور حجاب میں آگئی۔

ورجینیا "کیا آپ بُرا مان گئے۔ میں نے تو جناب کوئی بُرا ماننے کی بات نہیں کہی"

یہ سوال اُسنے ایسی نگاہ ڈال کے کیا جس سے دِل میں درد پیدا کرنے والی
معذرت پائی جاتی تھی اور جسکو سُنتے ہی ایک مرتبہ اور مسٹر لیوین ہیم کا دِل ایسا
گداز ہو گیا کہ قریب تھا وہ رو دے۔

مسٹر لیوین ہیم "نہیں نہیں میری پیاری لڑکی تم نے میرے بُرا ماننے کی کوئی
بات نہیں کہی۔ اور یہ ممکن کیونکر ہے کہ تم تو میری بے جرمی کا یقین کرو اور میں سمجھوں
کہ تم نے مجھے خفا کر دیا۔ ہائے۔ ہائے۔ اگر میں اِس یقین کو جو تمھارے صاف اور
سادہ اور ننھے سے دِل میں پیدا ہوا ہے مٹا دوں تو میری روح کو صدمہ عظیم پہونچیگا
کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فرشتہ تمھاری آنکھوں کی راہ سے میری طرف
دیکھ رہا ہے اور تمھاری آواز کے پردے میں مجھ سے گفتگو کر رہا ہے۔ تاہم۔ اے ورجینیا
(انتہا کی سنجیدہ آواز سے) میں مجبور ہوں۔ بجا آوری شرط خدمت کے جابرانہ امتیاز
کی وجہ سے مجبور ہوں کہ"

ورجینیا (طفلانہ بے تابی کی تحریک سے بات کاٹ کے) "نہیں جناب نہیں"

میرے اس یقین اور ایمان کو جو آپکی راستبازی۔ آپکی انسانیت اور آپکی بیجرمی کی نسبت ہے آپ ہرگز نہ ہٹائیے۔ آپ بے گناہ ہین مین جانتی ہون کہ آپ بے گناہ ہین میرے دل مین کوئی کہتا ہے کہ آپ بے گناہ ہین۔ ہزار کوئی میرا اطمینان کرے۔ ہزار کوئی مجھے ترغیب دے۔ ہزار کوئی میری راے کو اس یقین سے برگشتہ کرے۔ مجھے اعتبار ہی نہ آئیگا اور مین اس کے برخلاف کبھی یقین نہ لاؤنگی۔ کسی خوفناک حالات کی بندش اور سازش سے آپکی نسبت افترا پردازی کی گئی اور آپ اسکے شکار بنا لیے گئے ہین۔ حالانکہ مین اس بھید کی تہ کو نہین پہونچی اور نہ اس کے دریافت کرنے کی کوشش کر سکتی ہون۔ تاہم مجھے یقین کامل ہے مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ آپ بے گناہ ہین (اوہ) ہان۔ ہان۔ آپ بے گناہ ہین۔ اور چونکہ مین نے سوچا کہ آپ بے گناہ ہین اس لیے مین نے خیال کیا کہ اگر ایک ہی انسان کی آواز ایسے وقت آپکے کان تک پہونچے۔ اگر ایک ہی شخص تسلی اور دلاسا دینے والا پیدا ہو جائے تو بالضرور آپکی روح کی تسکین اور اسکو فرحت حاصل ہو گی"

مسٹر لیوین ہیم۔ (نہایت دردناک اور اندوہگین ہو کے) "اب ورجنیا کچھ اور باتین کرو اس ذکر ہی کو جانے دو۔ اب ہم خاص تمھارے بارے مین گفتگو کرینگے بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم خوش و خرم رہتی ہو آرام سے بسر کرتی ہو"

ورجنیا۔ (جلدی سے پھر بات کاٹ کے) "جی ہان۔ جی ہان۔ کیون نہین۔ لیکن ہم کوئی ایسی گفتگو نہ کرینگے جسمین میرا کچھ بھی تذکرہ ہو کیونکہ یہان آنے کا میرا اصلی مدعا یہ تھا جس سے ثابت ہو کہ مین آپ کے فیاضانہ سلوک سے غافل نہین ہون مجھے خوب یاد ہے۔ مجھے ذرہ ذرہ یاد ہے"

مسٹر لیوین ہیم "فیاضانہ سلوک مین نے تمھارے ساتھ کوئی سلوک نہین کیا کیسی بیچاری سادہ لڑکی ہے۔ مین نے تم کو صرف توہین سے بچایا تھا"

ورجنیا (بڑے شد و مد سے اور الفاظ پر زور ڈال کے) "اور آپ نے مجھے نصیحت بھی کی تھی جو مجھے کبھی نہین بھولے گی۔ آہ۔ آپ کی اس موقع کی مہربانی

میرے دِل مین کھُبی ہوئی ہو۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ مین سخت احسان فراموش ہوتی اگر اُس جذبے اور جوش کے مطابق کاربند نہ ہوتی جو میرے اِس طور پر اِس ہیبت ناک مقام کے اندر داخل ہونے کا باعث ہوا جہان آپ مقید ہین۔ اور اَب مجھ سے آپ فرمائیے جناب (عجز و الحاح سے) ”کہ اسوقت مین آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہون۔ میرے نزدیک تو وہ صرف ایک ہی خدمت ہو جسکی بجا آوری مجھ سے ممکن ہو۔ اور وہ شاید یہ ہو کہ مین آپ کے احبّا اور رفقا کے پاس جاؤن اُنسے التجا کرون کہ وہ آپکی مدد کے لئے موجود ہون۔ تمام ہولناک حالات کی تحقیقات اور تفتیش کرین۔“

مسٹر لیوین ہیم ”اے میری لڑکی تم ایسی باتین نہ کرو۔“

یہ کلمات مسٹر لیوین ہیم نے ایسی آواز سے کہے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اِس نوجوان لڑکی کی گفتگو نے اُسکے دِلمین درد پیدا کیا ہو۔

وِرجنیا ”آہ۔ معاف کیجیے۔ ایک مرتبہ اور معاف کیجیے۔ میری ہرگز یہ مراد نہین تھی کہ آپکا کسی طور سے دِل دُکھے۔“

مسٹر لیوین ہیم۔ (آہستہ سے) ”اے عزیز یہ تمیز مین جانتا ہون۔ میرا دِل جانتا ہو۔ میرے نصیب مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا ہو۔ میری قسمت مین جو بدا ہو وہ ہوگا۔ تاہم مجھے بھلا معلوم ہوتا ہو کہ ایسی سینہ صاف معصوم لڑکی جیسی تم ہو میرے ساتھ ہمدردی کرتی ہو۔ وِرجنیا۔ ایک لفظ۔ صرف ایک ہی لفظ اور مین کہا چاہتا ہون جو تمھاری ذات خاص سے متعلق ہو۔“ (یہ کہہ کے اُسنے وِرجنیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور اُسکی جانب مربیانہ نگاہ سے دیکھ کے کہا) ”تم اتنی سی میری بات مان لو کہ اِس دُنیا مین تمھارے آرام و آسایش سے بسر کرنے کا مین کچھ بندوبست کر دون اور اِس طور پر تمھاری کسی قدر مدد کرون اگرچہ مین خود بدنصیب ہون اِس حجرے مین بند جہان کوئی اُمید سوسائٹی مین ملنے کی نہین ہو۔ پھر بھی مین ایسا نہین ہون کہ میرا کوئی دوست نہ ہو اور میرے پاس روپیہ نہ ہو۔ میرے مختار کے

پاس میرا روپیہ ہے اور وہ روپیہ تمھارے انتفاع کے لئے صرف میں آئیگا۔"

ورجینیا۔ (ایسے طیش اور جوش سے جسکا پہلے کبھی اظہار نہیں ہوا تھا) "اگر ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں طمع کے خیال سے یہاں آئی ہوں آہ۔ مسٹر لیوین ہیم۔ آپ نے میرا دل دکھا دیا۔ آپ نے میرے سینہ میں تیر مار دیا۔"

یہ کہہ کے وہ زار و قطار رونے لگی۔

قیدی "پیاری ورجینیا۔ ورجینیا پیاری۔ اے جانِ عزیز۔ اے عزیزہ۔ تم اپنے دل کو تسکین دو۔ اتنا اضطراب نہ کرو۔ اب یہ میری باری ہے کہ میں تم سے معافی کا خواستگار ہوتا ہوں۔ حالانکہ میری نیت تمھارے دل دکھانے کی نہیں تھی لیکن جب ہم اول ہی اول ملے تھے تو میں نے کہہ دیا تھا کہ میں تم کو نہ بھولونگا۔ مجھے تمھارا خیال رہے گا۔ اور میرا قصد تھا کہ خود تمھارے مسکن کی تلاش اور تمھاری حالت اور حیثیت کی تحقیقات کرتا۔"

"ورجینیا۔ (آنسو پونچھ کے) "لیکن اب اس بارے میں جس قدر آپ نے فرمایا ہے وہی کافی ہے۔"

اس کے بعد ورجینیا کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی نادان نگاہوں اور خوش الحانی سے کہا۔

"بس میں صرف اس بات کی خواستگار ہوں کہ جو اصلی سبب میری حاضری کا یہاں ہوا ہے اسکا آپ لحاظ فرمائیں اور کسی بات کا خیال اپنے دل میں نہ لائیں۔"

مسٹر لیوین ہیم "یا اللہ تجھے تو اس اصلی سبب کی نسبت کسی طرح کا ہرگز شک بھی نہیں ہوا لیکن تم ابھی نہ جاؤ۔ اس طور پر ہم ایک دوسرے سے رخصت نہیں ہو سکتے اُسی لحظہ سے جب میں نے تم کو پہلے دیکھا تھا مجھے تمھاری بہتری کا لحاظ اور خیال تھا۔ اور وہ خیال ایسا مستحکم ہو گیا ہے کہ تم اگر ناخوش بھی ہو جاؤ تب بھی میں اپنے اصلی ارادے پر قائم رہونگا اور وہ ارادہ یہ ہے کہ میں تم کو ایسی حالت پر پہونچا دوں

جہاں تک افلاس اور ترغیب دہ امور کی رسائی نہ ہو۔"

ورجینیا۔ (دروازے کی طرف تیزی سے جاتے ہوئے) "اب رخصت ہوتی ہوں۔ جناب اب رخصت ہوتی ہوں۔ خدا حافظ ہو۔ خدا حافظ ہو"

مسٹر لیویئن سیم۔ (کود کے روکتے ہوئے) "نہیں نہیں۔ ابھی نہ جاؤ۔ ابھی نہ جاؤ۔ تم مجھے اپنا باپ سمجھو۔"

اس موقع پر دروازہ کھلا اور کنجی بردار قیدی کا کھانا اندر لایا۔

ورجینیا۔ (مکرر) "رخصت ہوتی ہوں جناب خدا حافظ ہو۔ اور خداوند تعالے آپکو خیر و برکت عطا کرے۔"

مسٹر لیویئن "ایک بات صرف ایک ہی بات۔"

مگر اسوقت سینے والی دوڑ کے سنگی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی اور قیدی کو اجازت نہ تھی کہ وہ اپنے حجرے کے باہر قدم رکھے۔

ایک منٹ گذرا ہوگا کہ ورجینیا مارڈنٹ نیوگیٹ کے منحوس جیلخانے سے جا رہی تھی کہ وہ اپنا نام کسی کو پکارتے ہوئے سنکے یکایک چونک پڑی۔ اور جس آواز سے نام پکارا گیا تھا وہ پہچانی ہوئی آواز تھی۔ اور ایک لحظہ بھی گذرنے نہیں پایا تھا کہ اسکا ہاتھ مارکوئس آف آرڈن نے اپنے ہاتھ میں لے کے کمال اشتیاق سے دبایا۔

اٹھارھواں باب

(ایک اور ملاقات)

ورجینیا کو اس مقابلے سے ایسا تعجب ہوا کہ چند لحظہ تک جہاں تھی وہیں گڑ گئی۔ بات تک منھ سے نہ نکلی۔ اور جو ہاتھ نوجوان رئیس اعظم نے بڑے اشتیاق سے پکڑا تھا وہ بھی بلا مزاحمت اسی کے قبضہ میں رہا۔ اسنے اسکے چہرے کی طرف ایسی خفگی اور حیرانی سے دیکھا کہ وہ جانتی ہی نہ تھی کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور پھر جب

اُسنے دیکھا کہ اُسکی آنکھین کمال شوق سے اُسکی طرف نگران ہین تو یکایک اُس کے رُخسارون پر شرم وحجاب کی سوزش پیدا ہو گئی اور اُسی وقت اُسنے اپنا ہاتھ اُس سے چھُڑا کے نہایت مضبوطی اور استحکام اور اطمینان سے کہا کہ "اُسوقت سے جناب ہم آپ نا آشنا ہین" اور یہ کہہ کے وہ اولڈ بیلی کی طرف راہی ہوئی۔

لیکن مارکوئس آف آرڈن فوراً اُسکے برابر پہونچ گیا اور گڑگڑا کے اس بات کا ملتجی ہوا کہ جو کچھ اُسکو کہنا ہی وہ مہربانی سے سن لے۔

ورجینیا ٹھہر گئی اور اُسکے چہرے کی طرف بنظر غور دیکھ کے کہا۔

ورجینیا "مسٹر اوسمنڈ۔ ایک غیر محفوظ اور بیکس لڑکی تم سے التجا کرتی ہی کہ تم اُسکو اب زیادہ دق نہ کرو یقین ہی کہ تم اس درخواست پر بے التفاتی نہ کروگے"

مارکوئس آف آرڈن۔ (ایسے جوش سے کہ ورجینیا گھبرا گئی) "ہاے۔ ہاے ورجینیا انکار نہ کرو جو مجھے کہنا ہی سن تو لو۔ یہی موقع ہی۔ تم جانتی ہو کہ مین تمھین پیار کرتا ہون اور تمکو ایسا سنگدل نہ ہونا چاہیئے کہ میرا عذر بھی نہ سُنو۔ اور اب اُسی عاجزی نے جو تم نے مجھ سے کی میرے دل مین درد پیدا کیا ہی۔ کیونکہ تم کہتی ہو کہ تم بے یار و مددگار ہو اور اسوقت کوئی تمھارا حامی و حافظ نہین۔ ورجینیا۔ کیا تم ایسے شخص کی محبت قبول نہ کروگی۔ تم ایسے شخص کا ہاتھ"

ورجینیا "مجھے چھوڑ دو۔ مین تمھارے ہاتھ جوڑتی ہون مجھے چھوڑ دو"

اس لڑکی کا دل نہ صرف اُس جوان رعنا کے اظہار اشتیاق مالا یطاق سے نرم ہو گیا تھا بلکہ اُسنے اسوقت ایسی طرز روش اختیار کی تھی جس سے اسکو یہ خوف دامنگیر ہو گیا تھا کہ مبادا آنے جانے والے دیکھ پائین اور بدظن ہو جائین۔

چارلس "ورجینیا۔ قسم ہی مین اس طور پر تم کو نہ جانے دونگا کئی ہفتون سے مین تمھارے مکان کی تلاش مین تھا۔ ایک لمحہ بھر بھی یہ تمھارا پیارا چہرہ میری یاد سے علحدہ نہین رہا ہی۔ اور اب جو اتفاق سے تم مل گئی ہو تو مین نے یہ ارادہ مصمم کر لیا ہی کہ جب تک مین تمھاری زبان سے نہ سن لونگا کہ آیا مین اپنی دلی آرزو اور امید پر

قائم ہوں یا مایوسی کے تاریک ترین غار میں ڈوب مریں۔ ہم ہرگز جدا نہ ہونگے۔ پس تم میرے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دو پہلو بہ پہلو ساتھ ساتھ چلیں۔ ورنہ اس طور پر چلنے میں دیکھنے والوں کو طرح طرح کے شک گذرینگے۔

ورجینیا۔ (سرد مہری سے) "بہتر ہے۔ مجھے آپکی درخواست کی منظوری میں کچھ عذر نہیں ہے مگر صرف بخیال اُس خاص وجہ کے جو آپ نے بیان کی"

چنانچہ ورجینیا نے اُسکا بازو لیا اور وہ آہستہ آہستہ سڑک پر چلے۔ چلتے چلتے راہ میں چارلس کو یکایک یاد آیا کہ وہ اُسکو نیو گیٹ کے پھاٹک پر ملی تھی اس لئے اُسنے پوچھا۔

چارلس "تم تو اُس ہیبت ناک مقام سے آتی تھیں جہاں بیچارہ منسٹر قید ہے ایسی تمکو ضرورت ہی کیا تھی کہ تم وہاں گئیں"

ورجینیا۔ (سخت آواز سے) "میں اُسی شریف آدمی سے ملنے گئی تھی جسکا آپنے نام لیا ہے کیونکہ ایک روز وہ مجھ سے بہ عنایت پیش آیا تھا۔ آپکو خوب یاد ہوگا کہ کہاں اور کب۔ اور اسلیے بھی گئی تھی کہ میں اُسکو بیجرم و بیگناہ سمجھتی ہوں"

چارلس۔ (تعجب آمیز لہجہ سے متعجب ہوکر) "بیجرم و بیگناہ۔ ہاں بیشک وہ بیگناہ ہے جب تک اُسکا عارضی عارضہ جس سے وہ اپنی ذات پر قابو رکھنے کے ناقابل ہو جاتا ہے اُسکو بیگناہ رکھے۔ اور اس امر میں نسبتہً تمہاری رائے سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں لیکن اس امر میں کہ اُسی کے ہاتھ سے وہ ضرر پہونچا یا کوئی اور شک و شبہ نہیں ہے۔ کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا"

ورجینیا۔ (بات کاٹ کے) "خیر مسٹر اوسمنڈ اس بارے میں ہم بحث نکرینگے۔ مہربانی سے خیال کیجئے کہ میرے اوقات میرے نزدیک بہت گراں بہا ہیں اور اگر آپ صرف اپنی دریا دلی کو کام فرما سکے مجھے اجازت دیجئے تو میں تنہا اپنی راہ لیتی"

پارکوئس آف آرڈن "نہیں نہیں میں تمکو نہیں جانے دونگا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ نہ جانے دونگا۔ اے ورجینیا جس طرح بنے تم میری سنو۔ دیکھو یا تم

وہ حادثہ واقع ہوا جس سے تمھاری ہلاکت میں کوئی بات باقی نہ رہی تھی اسوقت
میں اسی کے گھر جاتا تھا۔ اسوقت تمام میرے خیالات تمام میرے قیاسات اور
تمام میرے توہمات تمھاری ملاقات میں جذب ہو گئے تھے اور پھر جب تم نے مجھ سے
ملاقات کا وعدہ کیا اسی وقت سے میرا دل اس بد خصلت سے نفرت کرنے لگا تھا اور
مجھے یہ معلوم ہوا کہ میں اپنے اقرار کے سبب سے اس کا پابند ہوں۔ میری محبت تو تم سے
ہو گئی تھی اور سچائی اور دیانت سے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا
کہ جس طور پر پہلے میں نے اپنا دل تمھاری نذر کیا تھا اسی طور پر رسم ازدواج کے
ادا ہونے کے وقت اپنا ہاتھ بھی تم کو دونگا۔ اور اے ورجینیا یقین لاؤ اور میری
اس بات کو باور کرو کہ میں سوچتا تھا کہ اگر میں نے اپنا وعدہ ایک آشنا کے ساتھ
پورا کیا تو تمھارے نزدیک میں صریح دغابازی اور بڑی فریب اور شدت سے
نازیبائی کا مجرم قرار پاؤنگا۔ اس لیے میں سیدھا اپنے گھر واپس چلا گیا اور تمھارا
خیال مجھے ستا رہا اور جو جو واقعات اس مہر کے پردے کا راز تھے انھیں کو میں
سوچتا رہا اور اپنی کامیابی آیندہ کی دھن میں میں خوش تھا جب باقی گھنٹے گذر گئے
اسوقت مجھے خیال آیا کہ ایک مختصر سا خط مسٹر برنٹ کو لکھ بھیجوں کہ میرا انتظار
نہ کرے قصہ مختصر یہ ہے کہ میں نے اپنا مصمم قصد کر لیا تھا کہ اب میری اور اس کی
ملاقات کا خاتمہ ہو۔ بس اب میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ آیا میری طرز روش
اس بات کی مستحق ہے کہ نہیں کہ میرے جرم کو خفیف کر کے دکھائے اور شاید خفیف
سمجھا بھی جائے"

ورجینیا۔ (خوشی سے دل دھڑکتے ہوئے) "ہاں۔ یہ سب باتیں سچ ہیں
یہ سب باتیں سچ ہیں"

چارلس۔ (خوشی سے آنکھیں کھلی ہوئی) "اوہ تب تو تم جان گئی ہو کہ میں
تم سے سچ کہتا ہوں۔ الحمد للہ کہ ابھی امید باقی ہے۔ اور تم مجھ سے متنفر نہیں ہو۔
کیوں ورجینیا۔ پیاری ورجینیا"

ورجینیا "محبت اور نفرت - آہ! نہین ہرگز نہین"
اسوقت اس شکیل و جمیل جوان رعنا کی محبت نے جسکے الفاظ سننے کی اور
جسکی آنکھہ کے ساتھہ آنکھین دوچار کرنے کی اسکو اب تاب و طاقت نہ تھی ورجینیا
کے دل مین پھر جوش کیا -
رئیس اعظم ڈیلین "اگر تم کو مجھسے نفرت نہین تو شاید تم مجھے پیار کر سکتی ہو"
یہ سوال کرکے بلا انتظار جواب اسنے سنجیدگی سے کہا -
"اب ورجینیا ہم دونون پھر مل گئے ہین اور مین زیادہ تر اس بات سے
خوش ہون کہ اس ناخوش آیند اور نازک خیال کی وجہ سے جو تم کو اس روز کے
واقعہ سے پیدا ہوا ہوگا ہمارا تمھارا چندروز کے لیے جدا رہنا ہی بہتر ہوا - ہان جب
تم کو میرا تعلق مس برنٹ کے ساتھہ دریافت ہوگیا تھا اسوقت جو طریقہ تم نے اختیار کیے
اُن سے ایک اور سب جو زیادہ تر تعجب انگیز ہی تمھاری انجان خصلت تمھاری را
کی صفائی اندیشی اور تمھارے چال چلن کی حیاداری راستی کا پایا جاتا ہے - اور مین تم کو
اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ جب تم نیند راستہ اس موقع پہ سے چلی گئی یقین
جب ہمارا خوشی کا خواب اس طور پر بدنصیبی سے درہم و برہم ہوگیا تھا مس برنٹ
تمھاری بڑی تعریف کرتی تھی - اور کافی و وافی طور پر اُسنے مجھے یقین دلایا کہ تم مین
وہ سب باتین موجود تھین جنکا مجھے یقین واثق تھا کہ تم مین ہین یعنی مجسم نکوئی"
ورجینیا "اوہ - اگر یہ کہا تو خیر میرے حق مین کچھہ نا انصافی نہین کی"
ورجینیا کے خیال مین یہ ایک نیک خصلتی اُسکے شفیق سابق کی پائی گئی کہ یہ
فقرہ کہتے ہوے وہ نرم ہوگئی -
مارکوئس آف آرڈن "بیشک تمھارے حق مین اُسنے پورا پورا انصاف کیا ہے
ورجینیا - اور مجھے تم پر اور زیادہ گھمنڈ کا موقع ہوا جیسا مین تمپر دل وجان سے
فدا ہون مین ہی جانتا ہون - اگر تم کوئی امیرزادی یا خطاب یافتہ ہوتین اور سوسائٹی
کے چہلپہلے بھرے طبقہ مین چمک دمک کے اپنا جلوہ دکھاتین تب بھی مین تم پر

اتنا نہ ڈرتا جتنا اب ڈرتا ہون"

ورجینیا نے اپنے اشتیاق اور احسانمندی کی نگاہ اپنے شکیل وجمیل ساتھی پر ڈالی اور اسکی آنکھون مین اُسنے اُس دلی اشتیاق اور محبت کی سچائی کو پڑھا جو اُسنے اسکی نذر کی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "اے جان جان۔ اے سب سے عزیز اور پیاری اب مجھے معلوم ہوا کہ تم نے میرا قصور معاف کیا ہے تم مجھپر اعتبار کرتی ہو اور تم مجھسے متنفر نہین ہو۔ لیکن کب تم میری ہو جاؤگی۔ کب مین تمھین عقد ازدواج کی غرض سے گرجا لیجاؤنگا۔ کب مجھے تمھارے شوہر ہونے کی برکت نصیب ہوگی۔ اور کب مجھے جوازاً اور قانوناً عرفاً اور شرعاً تم کو اپنے پاس رکھنے کا استحقاق حاصل ہوگا"

ورجینیا کی گھبراہٹ کا حد و پایان نہین تھا۔ اسکو کوئی جواب نہین سوجھتا تھا ایک طرف سے تو اسکی آرزوؤن نے اسکو آمادہ کیا کہ کل امور اپنے عاشق کی رغبت اور خوشی اور امتیاز پر چھوڑدے مگر دوسری طرف سے اُسنے خیال کیا کہ جلدی سے بے سمجھے بوجھے ایک ایسے نوجوان آدمی کے ولولۂ شوق اور جذبۂ ذوق کی مطیع ہو جانا جسکی طرز وروش جسکے مرتبہ اور منصب سے وہ بالکل ناواقف تھی اگر نامناسب نہین تو سراسر غفلت اور نادانی ہے اس لئے اُسنے کسی قدر توقف اور پس وپیش کیا۔ اُسوقت اسکا دل اس طور پر دھڑک رہا تھا جیسے کوئی خوف زدہ پرند قفس مین پھڑپھڑاتا ہو۔

مارکوئس "ورجینیا تم کچھ جواب نہین دیتی ہو"

یہ کلمات ایسی آہستگی اور محبت آمیز آواز سے نوجوان مارکوئس نے کہے جنسے ایک عورت کے دل مین جسکو پہلے پہل عشق ہوا ہے اور پھر بھی نہین جانتی کہ عشق کیا شے ہے نفیس و نادر معلومات اُمنڈ اُمنڈ کے آگئے۔ اور پھر اُسنے کہا۔

"اے جان جان مین تمھارا مطلب سمجھ گیا۔ جو تمھارے دل مین ہے وہ مین پڑھ سکتا ہون تم مجھے نہین جانتی ہو۔ اور جانتی بھی ہو تو اسقدر کم کہ"

مین ملاقات ہو یہان تو مارکولس آف آرٹون کو ایک لمحہ بھر کی بھی جدائی شاق تھی یہ چوبیس گھنٹے کیونکر کاٹے جاتے بہرحال اُسنے بیدلی سے منظور کرلیا اور مجبوری اپنی تسلی اس طور پر کی کہ مس مارڈنٹ سے اس بات کا پکا قول و اقرار کرالیا کہ چاہے جو ہو جائے وہ ضرور بالضرور کل آئیگی اور اسکو محروم نہ رکھے گی۔ جب یہ بات پکّی ہوگئی اُسوقت یہ دونون عاشق و معشوق ایک دوسرے سے رخصت ہوے۔

لیکن ریجنٹ پارک رمنے کو جو ورجینیا مارڈنٹ نے ملاقات کا مقام قرار دیا اسکی کیا وجہ تھی سبب یہ تھا کہ جب اُس حیرانی و پریشانی اور اضطراب مین اُسنے ٹوسٹاک اسٹریٹ کا قیام چھوڑ دیا تھا جسکا ذکر کیا گیا ہو وہ کیمڈن ٹون مین جو ریجنٹ پارک کے قریب ہو ایک غریب مگر معزز شخص کے مکان مین آرہی تھی اور جب سے اب تک وہین مقیم تھی۔ اس عرصے مین اُسکی سوئی نے بہت ہی کم گذارہ اسکے لئے بہم پہونچایا تھا۔ لیکن تاہم وہ شاکر و صابر تھی کیونکہ اُسکو کام برابر ملے گیا۔ اور کبھی ایسا نہ ہوا کہ وہ بیکار رہتی۔ شکر ہو کہ اسکو مالک مکان بھی ایسی ملی تھی جسکی سفارش سے کام ملتا گیا۔ لیکن تاہم کتنی مرتبہ۔ آہ کتنی مرتبہ۔ ایسا ہوا کہ کام اُسکے ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ پڑا۔ اور ایسے خیالات رنج آور اور ملال انگیز مین وہ غلطان و پیچان رہی جو جلوس میت کی طرح اُسکے دماغ مین آہستہ آہستہ دخل پاتے تھے۔ آہ کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ کام جو اُسکے سامنے پھیلا ہوا تھا اُس کے آنسوؤن سے تر ہو ہو گیا۔

لیکن اب اس نوجوان نا کتخدا لڑکی کے سامنے روشن تر اُمیدین جلوہ گر تھیں اور جب وہ اسوقت اُس شخص سے اتفاقیہ ملاقات ہو جانے کے بعد جسکو وہ صرف چارلس اوسمنڈ کے نام سے جانتی تھی اپنے گھر واقع کیمڈن ٹون کی طرف دور و دراز راستے طے کرتی ہوئی آہستہ آہستہ چلی جاتی تھی تو وہ اُن شائق اُمیدون اور دلچسپ و دلپذیر خوابون کے بس مین ہو جانے سے جنہین ایک نوجوان لڑکی کا دل پہلے پہل پیار کرنے سے ہمیشہ متوالا رہتا ہو اپنی ذات کو نہین روک سکتی تھی۔

اُنیسواں باب
(ایفائے وعدہ)

مطلع صاف تھا۔ دن روشن اور خوشی کا بھرا ہوا تھا کسی قدر گرمی بھی تھی اور موسم کا تبسم ویسا ہی اچھا نظر آتا تھا۔ جیسے انگلستان میں اپریل کی آب ہوا مشہور ہے۔ قدرت نے اُس دلفریب بیوہ کے مانند جو رفتہ رفتہ اپنی ماتمی اور سوگواری کی علامتیں ترک کرتی جاتی اور رفتہ رفتہ کبھی کوئی کبھی کوئی زیور جو اسکو بھاتا ہے زیب تن کرتی ہے جاڑے کا سیاہ جامہ اُتارنا شروع کیا تھا اور بہار کا بھڑکیلا لباس پہنتی جاتی تھی۔ درختوں میں سبز سبز کونپلیں نکلی آتی تھیں اور سب سے پہلے پھول پھولنے والے اپنی رنگا رنگ کی خوبصورتی کو ظاہر کرتے جاتے تھے۔ دشتوں اور سبزہ زاروں میں سبزہ سبز تر اور چمکدار ہوتا جاتا تھا اور ندیاں اور جھیلیں مصفا اور پاکیزہ نظر آتی جاتی تھیں۔ نادان پرند خوشی سے ایک شاخ سے دوسری شاخ پر پھدک پھدک کے بیٹھتے تھے اور شفاف آب رواں پر ہنس بڑی شان سے اکڑتا ہوا تیرتا تھا

صبح کو باران رحمت الٰہی نے اپنے مطہر موتیوں سے زمین پر چھڑکاؤ کیا تھا۔ آفتاب کی کرنوں کا عکس اُن آنسوؤں میں نظر آتا تھا جو قدرت نے ہنسی کی شدت سے نہ کہ ملال کی حدت سے بہائے تھے۔ باغات کی دیواریں میوہ جات کے درختوں کی ہزار در ہزار کلیوں سے لہلہاتی تھیں شفتالو اور نیکٹارائن کے شگوفوں سے انکے خوشنما پھولوں کی رنگت ہویدا تھی۔ ہوائیں تازگی تحلیلائیں اور طاقت اس قدر ملو تھی کہ اُسمیں دم لینے سے بیمار شفا پاتے تھے۔ بوڑھے جانتے تھے کہ پھر سے جوان ہو گئے اور جو نوجوان قوی ہیکل تھے اُنکو ایسی طاقت اور توانائی معلوم ہوتی تھی کہ وہ اپنی ذات کو لازوال سمجھتے تھے۔

یہ غریب سینے والی اپنے تنگ و تاریک حجرے سے اپنا پیچھا چھڑا کے ریجنٹ پارک کے رستے میں داخل ہوئی۔ فی الحقیقت یہ خوش آیند ماہ اپریل کا دن اُسکے لئے نہایت ہی مسرت بخش تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا سینہ پھیلتا اور دل

کھلتا جاتا ہی۔ قدم پہلے سے زیادہ لچکدار ہوگئے تھے۔ امید اور محبت نے رخساروںکو گلاب کی سرخی سے رنگا تھا۔ آنکھیں گو شرم آلود اور دردآلود تھیں تاہم چمکتی تھیں اور معلوم ہوتا تھا کہ اسکے سرخ وتر لب دو کواڑ ہیں جنمیں سے ایسی خوشبودار سانس باہر نکلتی تھی جیسی ہوا جسمیں وہ ملجاتی تھی معطر ومعنبر تھی۔

جیسا لطف آج ورجینیا مارڈنٹ کو حاصل ہوا اور جیسی آج وہ ہشاش بشاش تھی ویسا اس زمانے مین حاصل ہوتا تھا اور ویسی اسوقت وہ خوش تھی جب اسکی پیاری ماں زندہ تھی جسکو وہ بہت پیار کرتی تھی اور جو خود اسپر دل وجان سے فدا تھی اسکی وفات کے بعد پھر تو کبھی ایسا سرور اسکو نصیب نہ ہوا تھا۔ اور ہوا تو آج ہی ہوا موسم مین مساعدت اور فصل مین موافقت پائی جاتی تھی ہنسوڑ قدرت کے خندہ دندان نما اور تبسم محبت افزا کی جھلکتی ہوئی نمود جتنی اسکے لیے تھی اتنی ہی اور سب چیزون کے لیے بھی تھی جنکو خداوند جل شانہ نے پیدا کیا ہی۔ اور پھر جوانی ہاے جوانی۔ جوانی ہی امیدون کا زمانہ اور ارمانون کا خزانہ ہی۔ اور ہمارے ملک کے اپریل کا مہینا ہماری زندگی کے موسم بہار کا ہمجنس وہمرنگ ہی۔ پاکیزہ اور پاکدامنی کے خیالات جو ورجینیا کی بڑھتی ہوئی محبت سے پیدا ہوتے تھے ایسے تھے جیسے جلد جلد کھولنے اور کھلنے والے پھول جو اپنی ماں زمین کے سینے سے باہر کیطرف جھانکتے تھے۔ بھولے پن اور نادانی کا ہالہ جو اُس ماہ مبین کے گرد تھا ایسا بے داغ تھا جیسے دھوپ جو اسوقت رمنے مین پھیلی ہوئی تھی کیا ہوا۔ اگر اسکا دل پھڑکتا تھا کیونکہ وہ مثل ایک طائر کے تھا جو سامنے درختون پر تفریحا کھیلتا تھا۔ کیا ہوا۔ اگر جلد جلد اسکا سینہ اٹھتا اور بیٹھتا تھا کیونکہ وہ مثل آفتاب کی کرنون کی لہر اور ترنگ کے تھا جبکہ ہنس جھیل کی سطح کو ہلورتا تھا۔

اے پیاری نوجوان ناکتخدا لڑکی تجکو خوشی نصیب ہو۔ اور تیرے عشق پر خوشی سایہ رہے تو بہت مصیبتین جھیل چکی ہی۔ اس دنیا مین اپنی کمسنی اپنے حلیم اور مہربان دل کی بدولت تو بہت ہی بہت مصیبتین جھیل چکی ہی۔ اے خوبصورت نیک سیرت ناکتخدا لڑکی خدا کرے کہ اب تو زیادہ خوش رکھنے والی راہ پر آجائے لیکن ایسا کبھی

ہوگا بھی۔ کیا جو جو برا بیان تیرے نصیب میں لکھی ہیں وہ سب تونے برداشت کرلی ہیں۔ کیا جو جو نامبارک اثر تیرے نامسعود اور منحوس ستاروں کے تھے وہ اب تو باقی نہیں رہے ہیں۔ یا اب تو کوئی بری فالیں تیرے حق میں نہیں نکلتی ہیں۔ ہائے اب یہ وہ وقت ہے جب ہم تیرے پیچھے پیچھے اس مقام کی طرف چل رہے ہیں جو نبش عشق کے امتحان کا مقام ہے۔ اور وہ ایسا مقام ہے جسکی نسبت پیشین گوئی نہیں ہوسکتی۔ ہم امید تو رکھتے ہیں۔ کیونکہ دنیا امید پر قائم ہے مگر پیشین گوئی کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ اب ہمارے اختیار میں اور کوئی بات سوا اس دعا کے نہیں ہے کہ اے پیاری ناکتخدا لڑکی خداوند تعالیٰ تجکو تیرے مطالب میں کامیاب کرے اور تیری مرادیں برلائے اور ساتھ ہی اس دلی دعا کے جو ہم تیرے حق میں دیتے ہیں۔ چل تو آگے چل ہم بھی پیچھے پیچھے تیرے ساتھ ہیں۔

وہ ملے۔ یعنی وہ دلفریب و دلربا لڑکی اور وہ شکیل و جمیل جوان رعنا دونوں ملے۔ وہ دونوں مسرت بخش آفتاب کی روشنی میں ملے۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں اس زبان کو پڑھا جو دنیا میں بولی جانے والی زبانوں سے زیادہ فصیح و لسان تھی درحقیقت ڈرجنیا پہلے کبھی ایسی حسین نظر نہیں آئی تھی۔ اور جوں ہی مارکوئس آف آرڈن نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا وہ انہاک کے جوش مسرت سے چند منٹ تک اسی کی طرف دیکھتا رہا۔ اسکے بعد اسنے اس ہاتھ کو بہت نرمی سے اپنے بازو کے نیچے دبایا اور پھر کسی روش کی طرف جہاں آمد و رفت کم تھی اسکو لے چلا۔ وہاں پہونچ کے یہ دونوں ادھر ادھر ٹہلنے لگے اور دونوں نے اپنی آنکھیں اور کان اور خیالات ایک دوسرے کو حوالہ کردیے۔

نہایت آہستہ اور دل کی نرم کرنیوالی آواز سے جو نوجوان ناکتخدا لڑکی کو ارگن باجے کی سی نواسے خوش معلوم ہوئی امیر اعظم نے کہا۔

مارکوئس آف آرڈن ہے اے سب سے پیاری ڈرجنیا۔ اب مجھے یقین کامل ہوا کہ تم بھی مجھے چاہتی ہو۔ اور میں خوش ہوں۔ بادی النظر ہی میں مجھے یقین کامل۔ ادہ

یقین واثق ہوگیا ہے کہ تم کو بھی میری محبت ہے۔ اور اس یقین واثق سے بھی زیادہ
مین دیکھتا ہون اور مین یقین کرتا ہون کہ جب دو آدمی جنکو خداوند تعالے نے
ایک دوسرے کے واسطے خلق کیا ہے ایک جگہ ملتے ہین تو اسوقت اگر دونون کا نہین
تو ایک کا دل بالضرور خوشی سے پھولا نہین سماتا اور ایک معمولی تاہم کھلا ہوا صاف
صاف عملی حالات کے جوش کا انتشار تجربہ کرتا ہے۔ اسوقت میری خاص یہی حالت ہے
تمھاری ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ مین نے جب پہلے پہل تم کو دیکھا ہے اسی دم سے مین تمھارا
والہ و شیدا ہوگیا ہون اور مین نے تم کو جن نگاہون جن جوشون اور جن الفاظ کو زبان
سے نکال کے ٹوکا تھا اس طور پر پہلے کبھی کسی عورت کو مین نے نہ ٹوکا تھا۔ اور جب
ہم تم دونون دوسری مرتبہ ملے تھے یعنی اس موقع پر جب تمھاری جان کا خطرہ تھا
اور تمھاری زندگی جوکھم مین تھی۔ ایک آواز غیب میرے کان مین آہستہ سے آئی تھی
کہ مین ایک ایسے شخص کو خطرے اور ہلاکت سے بچاتا ہون جسکا میری زوجہ ہونا
میری تقدیر مین لکھا ہے۔ پھر ہم تم تیسری مرتبہ ملے تھے۔ اسوقت اس وجہ سے مجھے
زیادہ خوشی ہوئی تھی کہ مین تمھارے روبرو اپنی محبت کا اظہار کرنے اور اپنا شوق جتانے
کے قابل ہوا تھا اور یہ امید رکھتا تھا کہ تم بھی اپنی باری پر مجھے پیار کرتی ہو لیکن اچانک
سنگ تفرقہ پڑا اور ہم تم دونون ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔

اسکے بعد کئی ہفتہ گذر گئے ہم تم کل ملے تھے۔ اس جدائی کے ہفتون مین ہر دم
مین تمھارے خیال مین غلطان و پیچان رہتا تھا اور رات کو بھی تمھین خواب مین
دیکھتا تھا۔ تمھاری محبت تو پہلے ہی سے مجھے بہت تھی لیکن تاہم زیادہ پرستش کے ساتھ
تمھین پیار کرنا مین نے دل کو سکھایا جس جس بات کا مجھے شوق تھا سب مین
نے چھوڑ دیا۔ اپنے دوستون سے ملاقات ترک کر دی۔ اور گھنٹون اس امید مین ادھر
ادھر مارا مارا پھرتا تھا کہ شاید تم کہین مل جاؤ۔ ہر روز برابر اور ہر ہفتہ برابر یہی میرا کام تھا
اور یہی میرا شغل تھا۔ مین بالکل مایوس ہوگیا تھا۔ ناامیدی نے میرا دل توڑ دیا
تھا۔ یاس نے مجھے بیمار بنا دیا تھا کہ کل اتفاقاً خدا کے فضل و کرم سے ہم تم دفعۃً مل گئے

اور اب اے دوست پیاری ورجینیا تم مجھ سے کہو کہ تم اس ملاقات سے خوش ہوئی ہو"
حسن کی نا کتخدا لڑکی نے اپنی آنکھیں جو دلگداز ملامت سے مملو تھیں اپنے
عاشق زار کی طرف اٹھا کے کہا۔
ورجینیا "تمھارا ہی دل میرا جواب دیسکتا ہے"
ایسے لہجہ اور ایسی نگاہ سے جس سے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ وہ وہی جواب
دیگی جسکی توقع اور امید تھی۔ امیر اعظم نے یہ سوال کیا۔
چارلس "اور اسقدر لمبی جدائی کی مدت میں کیا تم کو میرا کبھی خیال بھی نہیں آیا"
ورجینیا۔ (شرم سے سر جھکا کے) "ہاں۔ مجھے اکثر تمھارا خیال آیا تھا۔
بار بار تمھارا خیال آتا تھا۔ چارلس لیکن میں سوچتی تھی کہ آپ بھولنا چاہیے اور"
چارلس "اس خیال سے تمھارے دل کو رنج پہونچا ہوگا۔ آہ۔ کہہ ڈالو
کیا تمھارا اس خیال سے دل دکھتا تھا"
ورجینیا۔ (سادگی سے) "ہاں ضرور رنج ہوتا تھا" ہاں ضرور رنج ہوتا تھا
اور میں روئی بھی تھی۔ ہاں میں اکثر اور بار بار روتی تھی"
چارلس۔ (حظ وافر سے) "اے جان جان۔ اے میری سب سے پیاری محبوبہ
اے میری سب سے پیاری دلبر"
یہ کہہ کے اسنے جلدی سے اپنی نگاہ ادھر ادھر دوڑا کے اطمینان کر لیا کہ
کوئی انکی طرف دیکھتا نہیں ہے اور نہ کوئی اس طرف آتا ہے۔ اور پھر اس کو اپنے
گلے سے لگا لیا۔
اسکے بعد اسنے اسکے کنوارے لبوں پر جو انسان کے پیار سے اب تک محفوظ تھے
دیر تک شوق سے بھرے ہوئے بوسہ کا نقش جما یا۔ بار بار اس شکیل و جمیل
نورسیدہ کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنی بیخودی اور بے اختیاری نہایت گرمی
اخلاق سے اس پیاری خوبصورت لڑکی میں پیدا کی۔
کلیجہ ٹھنڈا کرنے والا پانی کا گھونٹ جو عرب کی جلتی ہوئی ریت پر جانکندنی کی

حالت والے مسافر کی پیاس کو بجھاتا ہی۔ پہلے پہل نظر آتا ہین کا بجر ناپید اکنار کے سفر کرنے والے کو۔ پہلے پہل کا تبسم جو شیر خوار بچہ اپنی مان کو اُسکی محنتون کے صلے مین بطور انعام کے دیتا ہی۔ حکم سزاے موت کی تردید کا حکم جو کسی پھانسی پانیوالے کو اُسوقت سُنایا جاتا ہی جب وہ سولی کی سیڑھیون پر چڑھایا جاتا ہو۔ فتح کا نعرہ جو فوج کے جرنیل کے کان مین پہونچتا ہی جو جانتا ہی کہ ایک قوم کا فلاح رفاہ جنگ کے نتیجہ پر منحصر و موقوف ہی۔ وہ بادبان کا شور جو ایک ڈوبتے یا جلتے ہوے جہاز سے اُٹھتا ہی۔ انہین سے کسی مین ایسے انتہا درجہ کی فرحت بخش اور راحت و مسرت نہین ہی جیسی اُس پہلے بوسہ مین ہی جسکو صرف پاک اور مقدس عشق ہی حاصل کرتا ہی۔

اُس مسرور اور مخمور کے تجربے مین جو بالکل نیا اور بیخودی اور وجد سے بھرا ہوا تھا ایک منٹ تک وہ گویا اپنے آپ مین نہین تھی اور اُسنے اپنے جسم کو نوجوان امیر اعظم کے معانقہ مین جو عبادت کے اشتیاق سے اسکی پرستش کرتا تھا چھوڑ دیا تھا۔ اسکے بعد یہ ہوا کہ وہ اسکے پہلو سے علٰحدہ ہوگئی اور گھبراہٹ اور حجاب سے نہایت متاثر ہوکے وہ ایک مقام پر بیٹھ گئی چارلس آکے اُس کے برابر بیٹھ گیا۔ اسکا ہاتھ آہستہ اپنے ہاتھ مین لیا اور آہستہ سے کان مین کہا۔

چارلس۔ وزجینیا۔ اے پیاری ورجینیا۔ کب یہ خوبصورت ہاتھ تو مجھے دیگی۔ کب تو میرے ساتھ نکاح کریگی؟

اس سوال نے یکایک اس نوجوان لڑکی کے دل مین وہ سب خیالات دوبارہ پیدا کیے جو اُسوقت سے اُسوقت تک اسکے ہمراہ مونس خاطر رہے تھے کہ جب وہ شب گذشتہ کو چارلس سے جدا ہوکے آن اس موقع پر بیٹھ رہی تھی۔ یہ خیالات کسی قدر اس قسم کے تھے جنسے حیران رہنا تھا۔ کیونکہ اُسکو اسقدر استطاعت نہ تھی کہ وہ دلھن کے جامہ کا سامان بہم پہونچا سکتی اور نہ اسکی لیاقت تھی

حمیت اور غیرت اس امر کی مقتضی نہ ہوئی کہ تاوقتیکہ وہ ازدواجی دعاؤں کے ذریعہ
سے اُسکے مال و منال کی بطور جائز شریک قرار نہ دیجائے اُس سے کوئی بدرجہ
زر کی قسم سے ہو طلب یا قبول کرے۔ پھر یہ تکلیف دہ خیال اُسکے دل مین آتا تھا کہ اگر
خوش قسمتی سے کام بھی کافی ملتا گیا۔ اور اگر اُسنے اپنی بطور طاقت اور اختیار بھر دن کو
دن اور نہ رات کو رات سمجھ کے جانفشانی اور جانکاہی سے سخت محنت بھی کی اور صرف جسم و
جان کے قائم رکھنے کی غرض پیش نظر رکھکے بُرے سے بُرا اور تھوڑے سے تھوڑا کھایا
تاہم بہت سے کھٹکانے والے مہینوں تک وہ اس قدر پس انداز نہ کرسکے گی جو ادنیٰ
سے سادہ دُلھن کا جامہ خریدنے کے لیے کافی ہو۔ اور اگر اس طور پر عمل کرنے سے
وہ کامیاب بھی ہوئی تو بھی ایک بڑی مدت چاہیئے۔

یہی درہمی اور برہمی پیدا کرنے والے خیال تھے جو اسوقت اُسکے دل مین
آتے تھے اور جنکو وہ اُسوقت بالکل بھول گئی تھی جب اُسنے اپنے عاشق کے ملنے کو
رمنے مین قدم رکھا تھا وہ رنج کا بادل جو یکایک اُسکے زیبا خط و خال پر اُٹھا تھا
اور وہ ملالت انگیز ادا جو اُسپر اُسوقت حاوی ہو گئی تھی جب نوجوان امیر اعظم نے
اُس سے مذکورہ بالا سوال کیا تھا اور پریشان کر دینے والے خیال اسکو پھر یاد آ گئے
تھے اُسکے عاشق زار کی علم و آگاہی سے مخفی نہین رہ سکتے تھے اور جیسے کسی عاشق
اور چاہنے والے کی آنکھ اُسکے معشوق کے طریقوں اور بشرے اور چہرے کے حالات
اور حرکات و سکنات کا دم بدم رنگ بدلنا دیکھنے مین تیز ہوتی ہے اُسی طور پر اسکی
قوت مدرکہ اُس رنگ بدلنے کے اصلی اسباب اور وجوہ معلوم کر لینے مین کمال رسا ہوتی
ہے۔ پس جو سچ اور اصل بات تھی وہ مارکوئس آف آرڈن کے ذہن مین آ گئی۔ اور
اندر ہی اندر وہ خوش ہوا کیونکہ اس خاص نازک معاملے مین دُر یتیا کے کھلاو
کنوارپنے کے غرور اور باریک احتیاط مین اُسنے ایک اور قابل اور قابل تعریف
نمایش کا وصف دیکھا۔

مارکوئس آف آرڈن (اسکا ہاتھ اپنے دونون ہاتھون مین گرمجوشی سے لیکے

"اے سب سے پیاری ورجینیا۔ کیا تم میرے ساتھ دوستانہ برتاؤ نہیں رکھنا چاہتی ہو یا یوں کہو کہ جو اعتبار ایک بہن اپنے بھائی کا کرتی ہے وہ اعتبار تم میرا نہ کرو گی۔ بیشک اُسوقت تک جب تم مجھے اجازت دو گی کہ میں تم کو۔ اے میری دُلھن کے لاڈلے خطاب سے پکاروں"

ورجینیا "تمھاری مراد کیا ہے۔ چارلس"

اس سوال کے وقت نوجوان ناکتخدا لڑکی نے اپنے عاشق جانباز پر ایک نگاہ جلدی سے ڈالی اور پھر آنکھیں نیچی کر لیں کیونکہ اسکو فوراً معلوم ہو گیا تھا کہ جو خیالات اسکو اندر ہی اندر مضطرب کر رہے تھے وہ سب مارکوئس سمجھ گیا ہے اور اس سبب سے انتہا کا حجاب اُسکے رخ انور سے نمودار تھا۔

مارکوئس آف آرڈن "اے میری فرشتہ خصلت محبوب میری یہ مراد ہے کہ تم مجھے اُن چھوٹے چھوٹے حقوق اور رعایتوں کے حاصل کرنے کی اجازت دو جنکا حاصل کرنا ایک بیاہ کے لیے قبول کیے ہوئے عاشق جان نثار کا حق ہے۔ یہ چاہتا ہوں کہ اُس خوش آیند وقت کے آنے تک جب ہم تم دونوں ایک ساتھ مل کے رہینگے۔ ہر روز تم مجھ سے ملا کرو۔ یہ آرزو ہے کہ جو چند ناچیز اور حقیر تحفے میں یہ ثبوت اپنی پکی محبت کے تمھارے پیشکش کروں تم اُنکے قبول کرنے کا اقرار کرو۔ یہ تمنا ہے کہ دُلھن کا جامہ اور زیور اور دیگر ضروریات کے لیے تم ایک سوداگر کو جسکو میں بتا دونگا اپنا مورد الطاف کرنے کیلیے اپنی رضامندی ظاہر کرو تاکہ وہ اپنا فخر سمجھے کہ لیڈی ... کی۔ ہونیوالی زوجہ کی خدمت کی"

قریب تھا کہ مارکوئس اپنا درجہ ظاہر کر دے مگر وہ رُک گیا اور اکثر وجوہ سے اسکی زبان میں زنجیر لگ گئی۔ اوّل تو اسکو اس بات کا اندیشہ تھا کہ مبادا یہ بزدل اور حلیم غریب لڑکی ایسے شخص کے ساتھ ازدواج کا خیال کرنے سے جسکو اتفاق نے اُسکی عالی خاندانی کے سبب سے اُسکے بالاتر درجہ پر رکھا تھا باز رہے اور اس لیے وہ یہ سوچا کہ اس راز کے کھولنے کو ابھی بہت وقت باقی ہے جب شادی کا سامان ہو جائیگا اور تیاریوں میں تھوڑی سی کسر رہ جائے گی اور محبت اس قدر بڑھ جائے گی کہ پھر گریز کی جگہ باقی نہ رہیگی

اُسوقت دیکھ لیا جائیگا۔ دوسرے اس بات کی اسکو بڑی فکر اور احتیاط تھی کہ ایک سلائی کا کام کرنے والی عورت سے اُسکے ازدواج کی خبر اُسکے اہل خاندان کو اُسوقت تک نہ ہونے پائے جب تک گرہ ایسی مضبوط نہ بندھ جائے کہ پھر کھل نہ سکے۔ اور تیسرے اسکے شباب و اشتیاق نے یہ خیال تمام پختہ کیا تھا کہ اسکی عالی منصبی اور عالی مرتبی کا انکشاف جس منصب اور مرتبہ پر اس غریب گمنام ورجنیا مارڈنٹ کو اُسنے اپنی پاکدامنی اور سچائی سے پہونچانا تجویز کیا تھا اُسی روز کی صبح کو ہو جس دن انکا عقد ہوتا۔

اس لیے خاص اُس موقع پر جب وہ اپنے کو ظاہر کیا چاہتا تھا کہ درحقیقت وہ کون ہے وہ رُک گیا۔ اور اسوقت اُسکی تشکیل و تکمیل بہم اپنے مشوش خیالات کی وجہ سے اور اس سبب سے کہ جو کچھ اسکے دل کی بات تھی وہ اُسکے بشرے سے چارلس جان گیا ایسی گھبرائی ہوئی اور از خود رفتگی کی حالت مین تھی کہ اسکو چارلس کی باتین کرتے کرتے یکایک چپ ہو جانے سے کچھ تعجب معلوم نہ ہوا۔ چند لحظہ تک وہ اُن خیالات سے جو اسکے سینہ مین جوش زن تھے ستپٹائی رہی مگر فوقیت اُنھین کو حاصل ہوئی۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

نوجوان امیر اعظم۔ (ایک مرتبہ اور اسکو سینے سے لگاتے ہوئے) "تم روتی کیون ہو ورجنیا اوہ۔ تم روتی کس واسطے ہو۔ کیا مجھسے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا ہے کیا میرے مُنھ سے کوئی ایسی بات نکل گئی ہے جو تمھاری ناراضی کا باعث ہوئی ہے"

ورجنیا۔ (مسکراتے ہوئے) نہین۔ اوہ نہین۔ تمھارا کدھر خیال ہے۔ مگر اب ایسے وقت مین جبکہ اور نوجوان عورتون کے صلاح مشورہ دینے کو ماں باپ زندہ ہین بھائی ہین۔ بہنین ہین۔ میرا کوئی بھی نہین ہے"

چارلس "وہ تمھین۔ تمھارے سب کوئی ہین۔ ورجنیا۔ کیا مین تمھارا شفیق نہین ہون۔ کیا جب تک مین تمھارا شوہر ہونگا تم مجکو اپنا بھائی نہین سمجھتی ہو"

ورجنیا۔ (روتے روتے ہنس کے) ہان تمھین تو ہو جو کچھ ہو۔ تمھین مہربان ہو تمھین شفیق ہو"

مارکوئس ۔ اے میری فرشتہ خصلت میری معبود میری مرغوب لعنت اُس
کمبخت پر جو تمھارا بُرا چاہے جو تم کو رنج پہنچائے گا
یہ کلمات چارلس نے نہایت مسرت سے اسکے چہرے کی طرف دیکھ کے کہے
جو نہایت ہی پیارا پیارا اور نہایت ہی خوبصورت تھا۔
اپنی احسانمندی ظاہر کرنے کے واسطے نوجوان نازک اندام لڑکی نے بڑی خوشی سے
اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے دبایا۔ اور نوجوان مارکوئس نے ازدیاد اعتبار کا
جو باہم گر دونوں کے آپس میں استحکام قائم ہوا تھا نعرہ اٹھا کے فقرات مندرجہ
ذیل میں اپنا مدعا بیان کیا۔
مارکوئس آف آرڈن ۔ اے سب سے پیاری ورجینیا تم نے میری بی بی بننے
اپنی رضامندی ظاہر کی ہے اور اس اقرار سے مجھے اسقدر خوشی حاصل ہوئی ہے جو
حیطۂ بیان سے خارج ہے۔ جو کچھ میرا مال و دولت ہے چند روز میں تم اُسکی حصہ دار
ہوگی۔ اگر خدانخواستہ کوئی مصیبت مجھپر نازل ہوئی تو تمہیں میرا دلاسا دینے والی اور
تسلّی دینے والی تم ہی ہوگی۔ اور قسمت سے تم ہر چیز کی جو میری ہے شریکدار ہو۔ اور تمام
میرے دکھ درد کی جو میری تقدیر میں لکھا ہوگا۔ اور میرے منصب سے متعلق ہوگا
تم شریک ہو۔ اے میری سب سے پیاری جو چیز میں تجکو دوں یعنی وہ جو کچھ تیرے
والدین اگر زندہ ہوتے تو تجکو دیتے اُسکو قبول کرنے میں تو کسی وجہ سے تامل نہ کر قسمت
ہمیشہ سے اپنی مہربانیاں اٹھائیگا اور طرفداری کے بغیر ہر ایک کو برابر تقسیم نہیں
کرتی۔ اور اگر دنیا میں تم کوئی سب سے امیر اور مالدار عورت ہو تو میرا ایک [illegible]
امر ہے۔ مجھے اس سے زیادہ صاف صاف کہنا نہیں آتا کیونکہ میں تمہارا قابل [illegible]
لحاظ تمہاری کمتری تمہاری [illegible] اور [illegible] کو [illegible] سمجھ کے عزیز رکھو جو تمھاری
عادت اور سیرت میں داخل ہو چکی ہے سمجھتا ہوں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ جو چیز تم کو
میں بخوشی دل سے دوں اُسی دل سے تم بھی اسکو قبول اور منظور کرو اور یہ جان لو
کہ میں تمھارا ہونے والا شوہر ہوں تم میری صلاح اور مشورے پر چلا کرو تم مجھے

کل پھر ملوگی اور اس ملاقات کے بعد اُس خط کے مضمون کے مطابق کاربند ہوگی
جو میں تم کو دونگا۔ کیوں (ہاں)؟"

ورجینیا۔ (نرمی اور آہستگی سے) "اے پیارے میرا تمام و کمال اعتبار تم پر ہے!"

اسکے بعد دونوں چاہنے والے جدا ہوئے۔ ورجینیا اپنے مسکینوں کے
مکان کیطرف راہی ہوئی۔ مارکوئس نے نہ تو اسکے ہمراہ جانے اور نہ اسکا پتہ و نشان
دریافت کرنے کا ارادہ کیا کیونکہ اس امر کو وہ ایک نازک معاملہ سمجھتا تھا۔

دوسرے دن وہ پھر ملے۔ دو گھنٹے سے زیادہ دیر تک رمنے میں پھرتے رہے
ایک دوسرے سے محبت کے عہد و پیمان اور قول و قرار لیتے اور دیتے اور ایسی میٹھی میٹھی
پیار کی باتوں میں مصروف رہے جو اُن لوگوں کے کانوں کو جو درحقیقت پیار کرتے ہیں
نہایت ہی بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اس موقع پر علیحدہ ہونے کے وقت امیر اعظم نے
ورجینیا کو ایک خط دیا۔ گھر واپس آکے اُس نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُس خط کو کھولا
مگر جو باعث اسکے ڈر اور کانپنے کا تھا اس سے وہ خود ناواقف تھی۔ اس میں ایک ہزار
روپیہ کا ایک بنک نوٹ تھا اور ساتھ ہی بہت سی وہ باتیں درج تھیں کہ
ورجینیا اپنے چاہنے والے کی اس تجویز سے جو اُس نے اس غرض سے کی تھی کہ شادی
کی تیاری میں جلدی کیجائے ناراض نہ ہو۔ اس خط میں سراسر اشتیاق کا مضمون
تھا اور لازوال پذیر محبت کے قول و قرار اور عہد و پیمان درج تھے اور اس کا کل رو
سے ہر طرح کا لحاظ و پاس دور اندیشی اور عاقبت بینی ظاہر تھی جسنے اس نوجوان
نا کتخدا لڑکی کے نرم دل پر اپنا نقش جمایا اور جس سے کسی طرح کا ملال نہ اسکو ہوا

دوسرے دن دونوں چاہنے والے پھر ملے۔ ورجینیا نے الفاظ کے ذریعہ
کسی قسم کا شکریہ یا اشارہ اپنی بخشش کے بارے سے شوہر فیاض اور دریا دلی کی
نہیں کیا لیکن تاہم آسانی سے اپنے طور طریق اور ڈھنگ سے اس بات کو ثابت
کیا کہ کس قدر پوری پوری اُسنے اسکی فیاضی کی قدر کی۔ پندرہ روز تک برابر
ہر روز وہ آپس میں ملتے رہے اور ہر ملاقات میں ایک دوسرے سے

جدید ہی لطف حاصل ہوتا رہا جس سے وہ روز بروز زیادہ خوش ہوتے تھے۔ اور
انکی محبت کو استحکام ہوتا جاتا تھا۔ آخرکار ایک روز نکولس نے ورجینیا کو ویسٹ اینڈ
کے ایک نہایت عالیشان اور عمدہ بازار چلنے کی جہاں امراء و روساء کا گذر ہوتا ہے
ترغیب دی اور وہاں پہنچ کے اُسنے کمال لحاظ سے اپنی اِس آرزو کا اظہار کیا کہ
وہ کسی جوہری کی دوکان میں چل کے جو جو زیور اسکو پسند آئے اور جو شادی کے لیے
ضرور اور مطلوب ہو لے لے۔ لیکن اِس تجویز سے نوجوان ناکتخدا لڑکی نے قطعاً انکار کیا
اور اس بات کا اپنے چاہنے والے کو یقین دلایا کہ اس بارہ میں زیادہ اصرار سے
اُسکو ملال ہوگا کیونکہ جو احسان اُسنے اُسکے ساتھ کیا تھا وہی کافی و بس تھا زیادہ
گران بار احسان ہونا اسکو گوارا نہ تھا۔ پھر نکولس نے بھی ضد کرنا مناسب نہ جانا۔
اُس روز جدا ہونے سے پہلے ورجینیا نے اپنی رضامندی اس امر کی نسبت ظاہر کی کہ
وہ ہفتہ بعد نکاح ہوگا چنانچہ اس رضامندی کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو کے
نکولس خوش خوش رخصت ہوا۔

وہ چھوٹا سا واقعہ ویسٹ اینڈ کی طرف سیر کو جانے کا ناظرین کے نزدیک
گو ابھی بہت ہی خفیف ہو مگر چند روز بعد ہی ایک بہت بڑا معلوم ہوگا۔ کیونکہ جس وقت
نکولس آف آرڈان اور ورجینیا مارڈنٹ اُس بازار میں چلے جاتے تھے انکو میڈم موسلی
کلیمنٹائن ڈچز آف بلمانٹ کی فرانسیسی خواص نے دیکھ لیا تھا۔ اِس کھوج لگانے اور
بھید لینے والی خواص کو نوجوان سینے والی کا پہچان لینا جسکو اُسنے ایک مرتبہ ایک دفع
گروس ونر اسکوئر میں دیکھا تھا کچھ مشکل نہیں تھا۔ اِس کینہ ور کمبخت کلیمنٹائن کے سینے
میں رشک و حسد کی آگ بھڑکی کیونکہ باوجودیکہ وہ غریب تھی تاہم وہ اس نوجوان نبیل
رئیس اعظم کا عشق اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھی بلکہ بڑی بڑی امیدوں کے حاصل
کرنے میں اور بڑی بڑی بلند پروازیوں کے خیال میں اُسنے اپنی محبت کو پوشیدہ
رکھا تھا۔

القصہ کسی قدر فاصلے سے میڈم موسلی کلیمنٹائن جہاں سے اُسکو ان دونوں

نوجوان چاہنے والوں کی حرکات و سکنات نظر آئین وہ انکے پیچھے پیچھے ہولی اور انکو اسکی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ اور اسکی تیز نگاہ نے فوراً اسکو اس بات کا یقین دلایا کہ بجائے کی تیری ہوئی توجہ اور با ادب تعریف اور گفتگو جو مارکوئس کی طرف سے ہو رہی تھی وہ ایسی ہی تھی جیسے کوئی آدمی اپنی بیوی وار آشنا کے ساتھ کرتا ہو۔ اس لیے کلیمنٹائن نے یہ نتیجہ نکالا کہ صرف معمولی تعشق سے کوئی زیادہ بات اس معاملے مین پائی جاتی ہے اور وہ اس نوجوان زوج کے پیچھے پیچھے جو اپنی باتون مین محو و مستغرق تھے اور جن کے خواب و خیال مین کبھی نہ تھا کہ انکو کوئی دیکھتا ہے یا انکا کوئی پیچھا کئے آتا ہے چلی گئی۔

اُسنے اُن دونون کو ایک دوسرے سے رخصت ہوتے دیکھا اور جب وہ علٰحدہ ہو گئے کلیمنٹائن اُسوقت تک سایہ بنا کے پیچھے پیچھے لگی رہی جب تک اُسکو اس نوجوان نازنین لڑکی کا مسکن معلوم نہ ہو گیا۔

تیسوان باب

(ڈیوک کی تپشان)

ناظرین براہ مہربانی یاد کرین کہ اس عظیم الشان دعوت کو جسکا الیارپج آدر اور ہولناک طور پر قصر بلیانٹ مین خاتمہ ہوا تھا تین ہفتے کے قریب گذر گئے تھے۔ اس عرصہ مین نوجوان اور شکیل ذی جوہر اور صاحب لیاقت ارل آف کانسٹنڈیل کی آمد و رفت دولت خانہ فیض کاشانہ ڈیوک مین بہت کثرت سے بڑھ گئی تھی اور لیڈی میری میلکومب سے درخواست شادی کی کوششون مین بڑا تپاک پیدا ہو گیا تھا۔ یہ خوشرو اور خوش خو لیڈی اپنے قبول کیے ہوئے بیاہ کے لیے عشق بازی کی کثرت سے خوبیون اور نیک صفتون کو بے پروائی او بے اعتنائی سے نہین دیکھتی تھی۔ اور جب اُسنے ایک گران بہا موقع پا کے اپنی محبت و عشق کی داستان چپکے سے اسکے کان مین کہی اُسکے شرم و حجاب نے اُن اُمیدون کو جنکے رکھنے کی اُسنے جرأت کی تھی منظور کیا۔ ہان اسمین شک نہین کہ وہ بھی اُسکو پیار کرتی تھی۔ اور چونکہ اُنکی مسرت کی سدّ راہ کوئی روک نہین تھی اسلیے

لارڈ ماسٹنڈیل نے لیڈی کی اجازت حاصل کی کہ وہ اس کے باپ سے اس بارے میں گفتگو کرے۔

بہتر ہوتا کہ اس امر کا بھی تذکرہ کرنے کے لیے ہم یہاں کسی قدر توقف کرتے کہ صرف ارل آف ماسٹنڈیل ہی چند ہفتوں سے قصر ہمانٹیڈ مین اکثر نہین آتا تھا بلکہ مسٹر کالنسن نے بھی یکایک ڈیوک سے وہ ارتباط اور اختلاط پیدا کیا تھا کہ جب جی چاہتا فوراً یہان دوڑا آتا اور جب تک چاہتا رہتا۔ جب چاہتا چلا جاتا۔ اور دعوت بغیر اکثر کھانے کے وقت تک ٹھہرا رہتا تھا۔ ڈیوک کا اس طور پر اسکے ساتھ بے تکلف دوستانہ برتاؤ تھا کہ خاندان کی بیگمات مین سے کسی کو اس قدر زہرہ اور یارا نہ تھا کہ وہ بھی اس طور پر ہر وقت کی حاضر باشی اور موجودگی کی نسبت اپنی رائے ظاہر کر سکتین۔ تاہم لارڈ ماسٹنڈیل اس مختار سے ہمیشہ چین بچین اور علحدہ ہی رہتا تھا اور اسکو منھ نہین لگاتا تھا کیونکہ اسکو باوجودیکہ وہ فخفتی فیاضانہ عزاز کا بڑا اعزاز کرتا تھا ایسے شخص کی صحبت سے بدرجہا نفرت تھی جسکی نسبت ہر کہ وسہ جانتا تھا کہ اسنے ہر ناجائز اور نامعقول طریقے سے بہت سا روپیہ جمع کیا ہی اور جو اکثر اپنی گفتگو مین انتہا کی طمع اپنی خاصیت اور اصل کی ظاہر کرتا تھا۔

لیکن کالنسن کو کچھ پروا نہ تھی کہ وہ ارل آف ماسٹنڈیل کے بیرخی سے پیش آنے اور ناآشنا مزاجی سے ظاہر مین رنجیدہ معلوم ہوتا۔ وہ اسی مین خوش تھا کہ اُسنے ایک ایسے اونچے گھرانے مین بے محابائی اور بے تکلفی سے جگہ پائی ہی جہان سے اسکو یقین کامل تھا کہ نہ تو ارل اور نہ کوئی دوسرا شخص نکال سکتا تھا۔ اگر کبھی ایسے وقت آپہونچا جب دونون بہنین اور لارڈ ماسٹنڈیل دیوان عام مین اکٹھا ہوتے تو اسکے چہرے سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ اُنکو اسکی موجودگی کی ضرورت نہین تھی بلکہ وہ اس طور کا برتاؤ اختیار کرتا کہ گویا وہ سمجھتا تھا کہ سب لوگ اُسکے مشتاق و منتظر تھے اور وہ ایک خواندہ مہمان ہی۔ وہ آتے ہی یا تو لیڈی کلیرا یا لیڈی میری کے قریب جیسا اسکے دلمین آتا کرسی گھسیٹ کے بیٹھ جاتا اور خانہ بے تکلف سمجھ کے

دُنیاوی معاملات یا اخبارات و یا دوسرے امور کا تذکرہ شروع کرتا۔ بعض اوقات
جب وہ دیکھتا کہ لارڈ ماسٹنڈل بخصوص چھوٹی بہن سے ملتفت ہے اسوقت
وہ اُنکے کھانے کو دونون کے بیچون بیچ مین جا کھڑا ہوتا اور نوجوان لیڈی کو بیچ ہی
سُنانے کو مجبور کرتا۔ اور یہ کام وہ ایسی حکمت عملی ایسی کارسازی اور خوبی سے کرتا
ایسا روغن قاز ملتا کہ اُسکا فعل خفگی کی نگاہ سے نہین دیکھا جاسکتا تھا اور نہ اسکو
الھڑپن کہہ سکتے تھے۔ بعض اوقات اسکو اسی مین خوشی حاصل ہوتی کہ وہ لیڈی کلیرسا
کو اپنی جانب مخاطب اور متوجہ کرتا اور لیڈی میری کیطرف کوئی خاص توجہ نہ کرتا اور اسطور
پر وہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ سمجھتا ہے گویا اُسنے اس بات کا اجارہ لے لیا ہے اور تہیہ
کرلیا ہے کہ اپنی خوشی اور مرضی سے دونون بہنون مین سے جسکو پسند کرے اُس کے
ساتھ باتین کرے اور اُسکی صحبت مین رہے۔

جب یہ چھوٹے چھوٹے تماشے دیوان عام مین ہوا کرتے تھے ڈچز آف بلیانٹ
شاذ و نادر وہان ہوتی تھی۔ جب سے اُسنے صحت پائی تھی اسکو تنہا نشینی ہی پسند
تھی اس لیے وہ اپنے ہی خاص کمرون مین ہر روز دیر دیر تک رہا کرتی تھی حتی کہ
کھانے کے وقت بھی اکثر علالت کا عذر کہلا بھیجتی تھی۔ باقی رہا مارکوئس آف
آرڈن اسکی عادت ہی نہ تھی کہ وہ بہنون کے پاس بیٹھتا یا اُنسے زیادہ ربط ضبط رکھتا
جب وہ اپنی معشوقہ ورجینیا کے ساتھ ساتھ سیر و گلگشت ریجنٹ پارک مین مصروف
نہ ہوتا تو تنہا اِدھر اُدھر گھوما کرتا یا اپنے کمرے مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہتا اور اپنے
تعشق کے خیالات مین دن اور اُسی کے خواب مین رات بسر کرتا۔

ہمنے پہلے لکھا ہے کہ لیڈی کلیرسا مغرور خودغرض اور حاسد تھی اور لیڈی
میری بامروت دِل کی اچھی اور نیک بخت تھی۔ بڑی بہن نے جہان کسی کو چھوٹی
بہن کیطرف متوجہ پایا اسکو رشک سے بخار ہوتا تھا اور بہت بُرا معلوم ہوتا تھا اور
اِسلیے جب اُسنے دیکھا کہ ارل آف ماسٹنڈل کا اشتیاق لیڈی میری کی طرف زیادہ
سچا اور زیادہ غور طلب اور زیادہ بڑھتی روز بروز ہوتا جاتا ہے اسکے غم و غصہ کا

پایان نہین تھا لیکن سوا اسکے وہ کیا کرسکتی تھی کہ اپنی معاندانہ کینہ وری کے جوش کو حتی الامکان چھپائے رہتی۔ اور دل کا بخار ایک دفعہ ہی نکل نہ جانے کے سبب سے اُسکا جوش روز بروز بغض و حسد بڑھتا ہی جاتا تھا۔ آخرالامر جب اسکو ثابت اور متحقق ہوگیا کہ ارل آف اسٹینڈیل درحقیقت اُسکی بہن پر دل و جان سے مرتا ہی اور اسکو بجد سے چاہتا ہی اور اسکے ساتھ ازدواج کا عزم بالجزم رکھتا ہی تو وہ اُس رئیس اعظم کو نہایت ہی بُرا سمجھنے لگی اُس سے بغایت متنفر ہوگئی اور اُسکی شکل دیکھنے کی کبھی روادار نہ تھی۔ اب اسکو بدلا لینے کی فکر ہوئی مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی تھی جس سے بدلا لیتی۔ آخرکار رفتہ رفتہ اُسکے ذہن مین یہ بات آگئی کہ چونکہ لارڈ ماسٹنڈیل کھلم کھلا کالنسن سے نفرت کرتا ہی اسلیے بہتر ہو کہ کالنسن کی آمد و رفت اور زیادہ بڑھے تا کہ اسکی بہن کا بیاہ کے لیے قبول کیا ہوا عشقباز رئیس اعظم دق ہو اور کڑھے۔ جب کلیرسا کے اطوار دیکھے کہ بخشا ارتا لگیا کہ اسکی توجہ اب اُسکی طرف پہلے سے زیادہ ہی اور زیادہ ہوتی جاتی ہی اور جو اصل بات تھی اُسکا ایسے مکار دغاباز فطرتی اور بات کی تہ کو پہونچنے والے شخص کے نزدیک جیسا وہ تھا سمجھ جانا کچھ بات نہ تھا۔ پھر اب کیا تھا ایک سے دو ہوگئے یعنی کالنسن لیڈی کلیرسا کے حسد اور رشک و بغض اور کینہ کا شریک ہوگیا۔ اور جو بدزبانی اور رکھائی لارڈ ماسٹنڈیل کے اطوار سے اُسنے اپنی نسبت پائی تھی اُسکا عوض لینے کے اب ہزار موقع پیدا ہوگئے اور بغیر اسکے کہ اُسکو کوئی خاص یا ذاتی مطلب ہوتا اُسنے لیڈی کلیرسا کی کارسازی کے ذریعہ سے چھوٹی چھوٹی باتون مین اُس رئیس اعظم کو بیحد و حساب ستانا اور دق کرنا شروع کیا۔

بعض اوقات ایسا ہوتا کہ جب لیڈی میری اور لارڈ ماسٹنڈیل کسی دریچہ کے پیش طاق مین بیٹھ کے پیار کرنے والون کی زبان اور نگاہ سے باتون مین مصروف ہوتے تو مسٹر کالنسن لیڈی کلیرسا کو سکھاتا کہ کسی تصویر یا کسی شعر کی نسبت جو ہر شے مین لگی ہوتا اور سے لینے کے حیلے سے وہ اُس رئیس اعظم کو اپنے پاس

میز کے قریب جہاں وہ بیٹھی ہوتی بلائے اور اس طور پر انکی مخل ہو۔ اور جب اپنی
شرارت سے لیڈی کلیرسا ارل کو باتوں میں لگالیتی تو کالنسن لیڈی میری کے
پاس چلا جاتا اور جو کرسی اسکے پاس رکھی ہوتی اُس پر بے محابا جاکے بیٹھ جاتا اور
اس طور پر اسکے چاہنے والے کی جگہ روک لیتا کہ پھر وہ وہاں واپس نہ جا کے
کبھی ایسا ہوتا کہ کالنسن لیڈی کلیرسا کو کسی شاعر کے کسی شعر کی طرف متوجہ کرتا
اور جب کلیرسا کہتی کہ اسکو باواز بلند پڑھو تو یہ مکار قانونی اپنی بدلیاقتی اور کم استعدادی
ظاہر کرکے یہ کام ماسٹنڈیل کی گردن پر ڈال دیتا اور یہ کہتا کہ وہ اس عمدہ شعر کو اچھی طرح
سے پڑھینگے اور اسکے معنی بخوبی سمجھا دینگے۔ اس طور پر اور ایسے سیکڑوں حیلوں اور
فریبوں سے ارل اور لیڈی میری کی قیل و قال اور دلپذیر بات چیت میں یہ دونوں ہمیشہ
خلل انداز ہوا کرتے تھے۔ اور جب یہ رئیس اعظم اپنے فرط اخلاق اور عالی منصبی کے
کبر وغرور سے چاہتا تھا کہ اسکا اس طور پر دق ہونا اور ستایا جانا اسکے بشرے سے
ثابت نہ ہونے پائے تو وہ روباہ باز قانونی کبھی اپنی بد تختیابی اور غلبہ کو جو اسکو ان
سلسلہ وار بدبوں میں لیڈی کلیرسا کی ساکت سازش سے حاصل ہوتا لیڈی میری
کے قبول کئے ہوئے بیاہ کے لیے عشقباز رئیس اعظم سے پوشیدہ کرتا تھا۔

کالنسن کی حرکات ناشائستہ اور ناپائستہ سے بدمزہ ہوکے اور خفیف خفیف
تصدیعات سے تنگ آکے جنکا علیحدہ علیحدہ اور یکے بعد دیگرے اظہار بھی ایک
خفیف بات میں داخل تھا اور اس لائق نہ تھا کہ انپر ظاہری طور پر لحاظ کیا جاتا
اور لیڈی کلیرسا کی معاندانہ کینہ توزی کی خصلت کا حال دریافت کرکے
ارل ڈی ماسٹنڈیل کی طبیعت اس بات پر راغب ہوئی کہ جس قدر جلد لیڈی میری کے
ساتھ عقد ہو جائے تو انسب ہو اور یہی وجہ ہوئی کہ اُسنے اپنے نکاح کا پیام ڈیوک
کو دینے اور اُنسے اسکے عقد کی درخواست کرنے کا مصمم قصد کرلیا تا لانکہ بیاہ کیلئے
عشقبازی کو بہت ہی کم زمانہ ہوا تھا۔

اس لیے اس ارادے کے مطابق اس بارے میں نوجوان لیڈی کی اجازت

حاصل کر کے ارل آف ماسٹنڈیل ایک روز صبح کو ڈیوک آف بلمانٹ سے تنہائی مین ملاقات کرنے گیا اور ڈیوک اُس سے کتب خانہ مین ملا۔ اس نوجوان رئیس اعظم شادی کے مستدعی نے اپنی اُمیدین اور اپنی اُمنگین آزادانہ اپنے دل کی صفائی سے جو اُسکی جبلی خاصیت تھی ظاہر کین۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر اُسکی خوش نصیبی سے ڈیوک نے اپنی رضامندی نکاح کی نسبت ظاہر کی تو نہایت مسرت اور فخر سے وہ بڑا ابھاری مہر نوجوان لیڈی کو جسکے ساتھ وہ شادی کی اُمیدین محبت کرتا ہے دیگا۔

لیکن جب ارل آف ماسٹنڈیل گفتگو کر ہی رہا تھا کہ اُسنے ڈیوک آف بلمانٹ کے چہرے پر عجب انگیز آثار پائے جو رفتہ رفتہ نمایان ہوتے جاتے تھے اور دفعۃً ایک ہی مرتبہ نمایان نہین ہو گئے تھے۔ یہ آثار ایسے تعجب خیز اور غیر قابل البیان تھے کہ نوجوان رئیس اعظم کی سمجھ مین نہ آیا کہ آیا وہ خوشی یا ملال کے آثار ہین اور آیا وہ انکو اپنی امید یا نا اُمیدی کی علامت سمجھے۔ تاہم ڈیوک کمال توجہ سے سُنتا جاتا تھا اور جب تک ارل گفتگو کرتا رہا اُسنے ایک مرتبہ بھی ایک لفظ تک اپنی زبان سے نہین نکالا۔

لیکن جب ارل نے اپنی گفتگو ختم کی تو ڈیوک اپنی کُرسی پر آہستہ سے پھرا اور اپنا سر اپنے ہاتھ پر اُسنے جھکایا اور فوراً خیالات کے مراقبہ مین مستغرق ہو گیا۔

آخر کار آہستہ آہستہ اپنی آنکھین اُٹھا کے اُسنے نوجوان رئیس اعظم کی طرف دیکھا اور اس تقریر سے ابتدا کی۔

ڈیوک "میرے پیارے لارڈ ماسٹنڈیل۔ مجھے ایسے درد اور جوش نے بیتاب کر دیا ہے۔ جو مجھ سے بیان نہین ہو سکتا۔ آپ نے میری چھوٹی بیٹی کو ترجیح دینے سے افتخار بخشا ہے۔ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ بھی آپ کو پیار کرتی ہے۔ مگر اس امر کا یقین مین آپ کی زبان سے نہین چاہتا تھا۔ بحیثیت باپ کے جو اپنی اولاد کی بڑی فکر و تردد سے نگرانی کرتا ہے مین نے بھی اُس محبت کا نقش جو آپ نے اُسکے دل پر ثبت کیا ہے دیکھا ہے۔ اور اسمین کوئی تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ آپ مین ہر طرح کے صفات حسنہ اور عمدہ عمدہ خوبیان موجود ہین جو ایسی ہی سچی اور معزز محبت کے

قابل لڑکی کے مہر و الفت جیت لینے کی سزاوار ہین۔

ارل ماسٹینڈیل "لیکن باوجودیکہ حضور نے میری نسبت اس طور پر براہ نوازش ارشاد فرمایا تاہم حضور کو کچھ پس و پیش سا معلوم ہوتا ہے"

لارڈ ماسٹنڈیل کی یہ تقریر آزردگی اور استعجاب کی وجہ سے ہوئی اور یہ استعجاب ڈیوک کی گول گول باتون سے پیدا ہوا تھا جنمین لطائف الحیل پائے جاتے تھے

ڈیوک آف بلمانٹ (رنج کشیدہ آواز سے) "ای میرے لارڈ مجھے ضرور پس و پیش ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مین ایک سخت حیرانی اور پریشانی کی حالت مین ہون"

ماسٹنڈیل۔ (جلدی سے) "اور وہ حیرانی اور پریشانی کیا ہے"

ڈیوک "مجھے اُسکا بیان کرنا نہین آتا۔ اور تاہم آپ کے روبرو مجھے اپنے دل کا بوجھ اُتار دینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اگر کل نہین تو کسی قدر حضور کے روبرو بیان کرنا ضرور ہے۔ لیکن مین مطمئن ہونا چاہتا ہون کہ جو کچھ میرے اور آپکے درمیان اسوقت گفتگو ہوگی اُسکا افشا نہ ہونے پائیگا اور وہ ایک مخفی راز متصور ہوگا"

ارل "اس امر مین مین اپنا قول ہارتا ہون اور اپنی عزت کو مکفول کرتا ہون"

یہ جواب دیتے ہوے اور تقریر کا عجب رنگ ڈھنگ سے پلٹا کھاتا دیکھ کے ارل کا استعجاب بڑھتا گیا۔

اسکے بعد ڈیوک کسی قدر متوقف ہوا اور ایسے اضطراب اور گھبراہٹ کی حالت مین اُسنے الفاظ مندرجہ ذیل زبان سے نکالے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُنکے تلفظ مین وہ بہت کوشش کرتا ہے۔

ڈیوک "اس یقین دلانے سے مین حضور کا بہت شکرگزار ہون۔ آپ میری بیٹی میری کو پیار کرتے ہین۔ اور بے شائبہ ریب اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لینے کے لئے آپکو کچھ نقصان اُٹھانا پڑیگا"

ماسٹنڈیل۔ (تکلیف دہ حیرانی سے) "نقصان۔ نقصان کیسا۔ برائے خدا حضور فرمائین توکہ اس سے مراد کیا ہے۔ میرے قیاس مین بھی یہ بات نہین آئی"

ڈیوک (عجب طرح کی گھبراہٹ کے بس مین آکے) "مثلاً فرض کیجئے میرے لارڈ کہ آپ کا دل کسی شے پر آگیا ہو اور بغیر زر کثیر صرف کرنے کے وہ نہین مل سکتی اور نہ مطلب حاصل ہو سکتا ہو تو کیا ایسے موقع پر آپ کو نقصان اُٹھانے مین کچھ لیس وپیش ہوگا"

اَرل - (ایسی آواز سے جسپر کسی قدر زور ڈالا گیا تھا اور جس سے استکراہ جسکو وہ تمام وکمال روک نہین سکتا تھا پایا جاتا تھا) "اگر میرا دل کسی خاص گھوڑے یا کُتے پر آگیا تو مجھے اپنا شوق پورا کرنے کے لیے ایک رقم معقول کے دے ڈالنے مین لیس وپیش نہ ہوگا - حالانکہ اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا نازیبا ہو تاہم مین گذارش کرتا ہون کہ مین اس قسم کا آدمی ہی نہین ہون کہ میرے دل مین ایسی حماقت کے شوق یا توہمات پیدا ہوتے ہون - لیکن جب مین ایک نیک بخت صاحب ہنر ذی جوہر حسین اور نوجوان خاتون کی نسبت خیال یا گفتگو کرتا ہون جسکو زوجہ بنانے کی میری آرزو ہو تو مین اُن شرائط پر خالص تاجرانہ یا آمدنی کی شکل پیدا کرنے کی غرض سے غور کرنے کی توقع نہین رکھتا ہون"

ڈیوک "لیکن اگر مین بحیثیت تمھارے خسر کے تم سے روپیہ کی مدد چاہون"

آخر کار ڈیوک نے مطلب کی بات کہہ ہی ڈالی کیونکہ اصل بات پر جلد آجانے کے لیے اسکو ایک طرح کی مایوسی اندر ہی اندر مجبور کرتی تھی -

اَرل "جو بات مین بکشادہ پیشانی اپنی خوشی سے دوستانہ کر سکتا ہون اُسکو شرائط نکاح کے پیرایہ مین کرنا مین تضحیک سے ناپسند کرتا ہون اور ذلت سمجھتا ہون - اور صاف صاف التماس یہ ہو کہ اگر حضور یہ چاہتے ہون کہ مین آپکی بیٹی کو خرید لون تو مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مین اپنی اُمیدون کا بر نہ آنا اور اُنکی بربادی دیکھکے اور اپنی پہلی پہلی محبت کے گل مُراد کو مرجھایا ہوا پاکے ہمدوش رنج والم ہو جاؤنگا - بہرحال شرط خدمت جسکا مجھے خاص اپنی ذات کی اور اُس نوجوان خاتون کی نسبت لحاظ ہو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہو کہ مین اس معاملے سے یکقلم قطع تعلق کرون"

اور یہ کہہ کے لارڈ ماسٹنڈیل اپنی چوکی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنی ٹوپی اٹھالی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ڈیوک کے فیصلۂ قطعی کا منتظر ہے۔

ڈیوک آف بلمانٹ۔ (آہستہ اور کانپتی ہوئی آواز سے اور عجز والحاح کے طریقے سے) "آپ نہین جانتے ہین۔ آپ خیال ہی نہین کر سکتے کہ کسقدر رنج آمود۔ کسقدر ذلیل کرنے والی۔ کسقدر دل خراش۔ اسوقت میری کیفیت ہے۔ لیکن مین کیا کرون مجھپر ایک اشد ضرورت غالب ہے"

لارڈ ماسٹنڈیل "تو پھر اُس تجویز کے جواب مین جسکے پیش کرنے مین بندہ نے جرأت کی ہے حضور کو کوئی خوش آیند اور دل پسند بات کہنا منظور نہین ہے"

ڈیوک۔ (ناامیدی سے اسکا ہاتھ دے کے) "ای میرے پیارے جوان دوست تم میری غریب بیٹی کو غم کے غار مین ڈال دوگے۔ اوہ۔ کیونکہ وہ تمھین پیار کرتی ہے وہ تمھین پیار کرتی ہے"

لارڈ ماسٹنڈیل۔ (نصف اٹھی ہوئی جوش کی آواز سے) "اور خدا آگاہ ہے کہ اسکے بدل مین مین کتنے شوق سے اُسکو پیار کرتا ہون تاہم مجھے جرأت نہین ہوتی کہ مین ہونیوالی کونٹس آف ماسٹنڈیل کو ایک حقیر اور ذلیل اور خفیف تجارت کی جنس بنانے مین اپنی حمیت اور اُسکی غیرت کا خون کرون۔ مین نے خود اپنی رضا و رغبت سے تجویز کیا تھا کہ ایک بڑی خود مختاری کی ریاست حضور کی بیٹی کے نامزد کردونگا لیکن اس سے زیادہ"

ڈیوک۔ (دل خراش آواز اور مایوس نگاہ سے) "میرے لارڈ اس سے زیادہ کچھ اور بھی چاہیے۔ کسی کو تلاش کرلاؤ کہ وہ مجکو بارہ لاکھ روپیہ قرض دے۔ اور میری ایک بیٹی تمھارا مال ہے۔۔۔۔۔"

لارڈ ماسٹنڈیل "اوہ۔ بہتر ہوتا کہ حضور اُس متمول اور لائق شخص سے جسکا مسٹر کالنسن نام ہے اور جسکا اِس خاندان مین بہت بے تکلفانہ خلا ملا ہے ایسی درخواست کرتے"

اِس جواب کے دیتے وقت ممکن نہ تھا کہ لارڈ ماسٹنڈیل اپنے اشتکراہ اور غضب کو جو اسکو ڈیوک کے تجارتی فیصلۂ قطعی سے پیدا ہوا تھا اخفا کر سکتا۔

ڈیوک "آہ۔ کالنسن۔ وہ کمبخت۔ میرے پیارے ماسٹنڈیل تم مجھپر رحم کرو۔ مجکو یہ سمجھو کہ تمھارے سامنے ایک دل شکستہ آدمی کھڑا ہے"

یہ کہتے ہوے نواب نامدار اسی کرسی پر جسپر سے وہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا پھر بیٹھ گیا۔

ارل۔ (بات کاٹ کے آواز کی رکھائی اور طریقہ بدل کے) "لیکن مین اس بات کو تو بھول ہی نہین سکتا ہون کہ حضور اپنی نیکبخت اور نادان بیٹی کو ایک رائج الباذار جنس قرار دیتے ہین۔ اور اس تجارتی خیال سے جو جناب کو ہے میری ہمدردی جو مین کسی موقع پر دوسرے طور پر حضور کے ساتھ کرتا بالکل نیست و نابود ہو گئی ہے۔ مین اب آداب عرض کرتا ہون"

کشیدہ اور ناملائم صاحب سلامت کے بعد ارل آف ماسٹنڈیل کتب خانے سے چلا گیا۔

چند منٹ کے بعد لیڈی میری میلکومب کو معلوم ہوا کہ اُسکے باپ کی ملاقات کے بعد ہی فوراً اُسکا چاہنے والا دولتخانے سے چلا گیا اور بدشگونی اُسکے پیرا مون خاطر ہوئی۔ لیڈی میری کی مسرت کے اُس بدشگون موقع پر لیڈی کلیرا اپنی خوشی مشکل سے چھپا سکتی تھی۔ یہانتک اسکو تاب نہ آئی کہ وہ کتب خانہ جانے اور اپنے باپ ڈیوک کو ٹٹولنے اور ملاقات ارل کی نسبت حالات دریافت کرنے کے لیے مستعد ہو گئی۔ لیکن باوجودیکہ طرح طرح کے عذاب و عقوبت دینے والے شبہات اسکو شدت سے تکلیف دے رہے تھے تاہم یہ کمبخت بہن اپنے قصد سے باز آئی اور سوچ گئی کہ یہ فعل بالکل نامناسب اور خارج از محل ہے اور یہ ایک نازک معاملہ ہے۔ اس طور پر دو گھنٹے گذر گئے۔ اور وہ بھید جو نیکبخت اور نرم دل لیڈی میری کا سوہان روح ہو رہا تھا نہ کھلا اور نہ اسکا کچھ پتہ نشان معلوم ہوا۔

آخر کار ایک خط لیڈی میری کے نام اسکو دیا گیا۔ اُسنے اُسیوقت لفافہ کھولا اور اسکی آنکھین اُسکے مضمون پر بجلی کی سی سُرعت سے دوڑین مضمون مختصر تھا مگر محبت اور ملال سے مملو تھا۔ اَرل نے اسکو اس بات کی اطلاع دی تھی کہ اُسنے اپنا مطلب ڈیوک سے ظاہر کیا تھا اور جو اسباب اچانک پیدا ہو گئے اور اُنکی یکجائی کے سدراہ اور دشمن بن گئے اور جو حالات یکایک اُنکی مسرت کے مخالف واقع ہوے اُنکو وہ خود اپنے باپ سے دریافت کرے۔ لیکن لارڈ ماسٹنڈل نے یہ بھی لکھا تھا کہ یہ اپنی دلی محبت اور کامل پرستش نو اور لگن کے ثبوت مین جو اُسکو لیڈی میری کے ساتھ ہے وہ ہرگز ہرگز اپنا نکاح اُسوقت تک نہ کریگا جب تک وہ خود نا کتخدا رہے گی۔

اسلیئے نوجوان لیڈی کے غم کا پیالہ بالکل تلخی سے ملا ہوا نہین تھا اسمین شہد کا مزہ ضرور تھا مگر زہر کی بھی تہہ دی گئی تھی۔ اور پنڈورا کی بلاؤن اور مصیبتون اور بدیون کے بھرے ہوے صندوق کے نیچے پھر بھی اُمید باقی تھی۔ اس میرزادی کو یقین کامل تھا کہ ماسٹنڈل اُسپر دل وجان سے فدا ہے اور یہی ایک یقین تھا جو اُس زخم کے لیے جسکو بیرحم ناامیدی نے لگایا تھا مرہم کا کام دیتا تھا۔ علاوہ اسکے اُسکی اُتنی ابھی عمر بھی نہین تھی کہ جس عمر مین پیار کرنے والا دل بالکل مایوس ہو کے بیٹھ رہتا ہے۔ جب صدمہ کا پہلا اثر باقی نہین رہا تو اُسنے اَرل کے محبت نامہ کے اُس حصّہ سے جسمین اُسکی غیر متبدل پذیر محبت کا ثبوت درج تھا اپنے دل کو تسلی دی اور اسمین اُسکو آرام ملا۔

سہ پہر کے وقت لیڈی میری کے پاس اُسکے باپ کی طرف سے پیغام آیا کہ کتب خانہ مین بُلایا ہے اور جو ملازم یہ پیغام لایا تھا اُسنے یہ بھی کہدیا تھا کہ تنہا ہی جائین کوئی دوسرا ساتھ نہ ہو۔ اس مشورے سے خارج کر دیے جانے سے کلیرسا کو کمال رنج ہوا جب یہ نرم دل میری اپنے باپ کے روبرو گئی اُسوقت وہ بالکل بے قابو تھی اور کسی طرح سے اپنے جوش کو روک نہین سکتی تھی۔ چنانچہ روتے روتے وہ اپنے باپ سے

چمٹ گئی۔ ڈیوک بھی رو دیا لیکن اُسنے نہایت مہربانی اور نہایت دلجوئی اور دلداری کی باتون سے اپنی رنج کشیدہ بیٹی کی دلجمعی اور تسلی کی اور جب اُن دونون کی کسی قدر تسکین ہوئی تو باپ نے بیٹی سے پوچھا کہ آیا اسکے پاس اَرل آف ماسٹنڈیل کا کوئی خط تو نہین آیا ہی؟"

نوجوان لیڈی نے بلا پس و پیش اپنے سینے سے خط نکال کے ڈیوک کے روبرو پیش کیا۔ اُسنے کانپتی ہوئی اُنگلیون سے اُسکو کھولا اور تکلیف رسیدہ اندیشہ ناک نگاہون سے پڑھا اور اسکے مضمون کو میزان عقل مین تولنا اور مقیاس فہم مین انداز کرنا شروع کیا۔ لیکن جون ہی وہ اُس فقرے پر پہونچا جسمین وہ اقرار صالح درج تھا جسکی راے سے لارڈ ماسٹنڈیل لیڈی میری سیلکومب کا پابند ہوتا تھا اور اپنے تعلق کو اُسوقت تک قائم رکھتا تھا جب تک خود وہ نوجوان خاتون اُس تعلق کو قطع نہ کرے۔ اُسوقت ڈیوک آف بلمانٹ کا چہرہ یکایک خوشی سے چمکتا ہوا معلوم ہوا اور اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگا کے اُسنے گرما گرم شکرگذاری سے کلمات ذیل کہے۔

"اے میری پیاری میری مایوس نہ ہو۔ مایوس نہ ہو۔ کیونکہ پھر بھی تو ہی کونٹس آف ماسٹنڈیل ہوگی۔ کیا پروا ہی اگر کمبخت کا لینن موجود ہی"

لیکن نوجوان لیڈی نے آخری الفاظ اپنے باپ کے نہین سُنے کیونکہ شروع ہی کے الفاظ سُنکے اُسپر مسرت اِسقدر غالب آئی تھی کہ اُسکو اپنے باپ کی گود مین غش آگیا تھا۔

اکیسوان باب

(رئیس اعظم اور خواص محل)

اُسی روز جب واقعات متذکرۂ بالا وقوع مین آلئے تھے رات کے نو بجے بعد ہم پھر دیکھتے ہین کہ ڈیوک آف بلمانٹ کتب خانہ مین تنہا بیٹھا ہی۔ ایک کتاب سامنے کھلی ہوئی ہی اور آنکھین گو کتاب کی طرف ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ پڑھ رہا ہی

مگر اُسکے خیالات اُس جلد کے مطالب اور مضامین سے بہت دور ہین۔ اُسیوقت اُسکے کان مین دروازے پر دستک کی آواز آئی اور تعجیل ارشاد حاضری میڈموئسلی کلیمنٹائن کمرے مین تھرکتی ہوئی خرامان ہوئی۔

ڈیوک اِسکو دیکھتے ہی چونک پڑا اور اسکے بدن مین لرزہ پیدا ہوگیا کیونکہ فوراً ہی اِسکو یہ خیال گذرا تھا کہ اس ملاقات کا کچھ نہ کچھ تعلق ڈچیز کی ذات خاص سے ہوگا حالانکہ یہ بات بالکل خلاف معمول تھی کہ ڈچیز کی کوئی خواص ڈیوک کے پاس کسی قسم کا پیغام لیجاتی کیونکہ یہ خدمت خاص امرو خواصون سے متعلق تھی۔ اِس لیے جب فرانسیسی عورت حاضر ہوئی ڈیوک نے معمولی طور پر خیال کیا کہ اُسکا کوئی خاص اور خفیہ مطلب ہے۔

کلیمنٹائن نے جسکی ادا اور اطوار بھید اور حکمت سے پُر تھے حسب ذیل عرض کی

کلیمنٹائن "حضور میری اس آزادی کو معاف فرمائین کیونکہ نہایت ہی ضروری بات عرض کرنی ہے اور اس لیے حضور چند منٹ میری طرف متوجہ ہوتے تو کمال خاوندی تھی"

ڈیوک "کہو کیا کہنا ہے کلیمنٹائن۔ کیا کوئی بات ڈچیز صاحبہ سے متعلق ہے"

کلیمنٹائن۔ (فوراً) "نہین میرے لارڈ۔ لیکن میرا مطلب حضور کے صاحبزادہ مارکوئس آف آرڈن سے متعلق ہے"

ڈیوک۔ (بے صبری سے) "اُنکا کیا ذکر ہے۔ کہو"

کلیمنٹائن "اگر معاملے پر اطمینان اور صبر سے غور کیا جائیگا تو کوئی قباحت کی بات نہین ہے اور نہ کوئی بات ایسی ہے جو لاعلاج ہو یا جسکا انسداد نہ ہوسکے اس لیے مین بکمال انکسار حضور سے التجا کرتی ہون کہ حضور غیر ضروری جوش مین نہ آئین اور جو مین بیان کرون اُسکو صبر سے سماعت فرمائین"

ڈیوک آف بلمانٹ "ایسا ہی ہوگا۔ کلیمنٹائن۔ چلو اب کہو"

کلیمنٹائن "ای میرے لارڈ۔ کچھ عرصہ ہوا ہے۔ ماہ جنوری کے وسط کا ذکر ہے۔

ہاں بیشک - آپ مجھے یاد آیا کہ اسی دن سہ پہر کو جس روز وہ غمناک حادثہ گنسرو یئر میں ہوا تھا۔

ڈیوک (بے چینی سے) خیر خیر - تم اُسکا حوالہ دو۔

کلیمنٹائن: زیادہ حوالہ دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے میرے لارڈ لیکن چونکہ میں ایک خاص طرح متفکر تھی ہوئی - آپ فوراً حضور کو مطلع کرتی ہوں کہ اُسی دوپہر کے قبل ایک نوجوان حسینہ وان اُس لڑکی نے میں آئی تھی صفات سے درگذر نہ چاہیئے وہ بہت ہی حسین تھی اور بڑی عفیفہ پرہیزگار اور معصوم معلوم ہوتی تھی خیر میرے لارڈ - آج میں نے مارکوئس آف آرڈن اور اُس لڑکی کو ایک ساتھ جاتے دیکھا تھا۔

ڈیوک (ناخوشی سے اچانک چہرہ نیچے کرکے) بس یہی کہنا تھا کلیمنٹائن - میں خوب جانتا ہوں کہ جوان جوان ہی ہیں یعنی یہ اُمید اُن سے نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ بے عیب اور پاک بنے رہیں اور جب تک میں دیکھتا ہوں کہ اُسکے افعال و کردار سے اس قدیم خاندان کی حقارت نہیں ہوتی جس سے اُسکو تعلق ہے اور خود اُس کے ممتاز و معزز نام کو بٹہ نہیں لگتا تب تک میں اپنے بیٹے کی حرکات و افعال میں خلل انداز ہونا پسند نہیں کرتا۔

اِس قسم کی جھڑکی سے بھی خوف میں نہ آکے اُسنے پھر کہا۔

کلیمنٹائن: لیکن ختم تک تو حضور نے بات ہی نہیں سُنی - اگر یہ فعل ایک معمولی معاملے کا ہوتا تو میں ہرگز ہرگز مارکوئس آف آرڈن کی جاسوس نہ بنتی اور بھلا چغلخوری تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتی تھی - لیکن چونکہ مجکو یقین کلی ہے کہ یہ معاملہ عارضی عیش و عشرت سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے"

تقریر ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ڈیوک کے زرد زرد رخسارے غصہ سے سرخ ہوگئے - اور آپ نے کہا۔

ڈیوک: میڈی موسلی! اِن جملات کے معنی کیا ہیں کچھ مطلب بھی - کوئی مدعا بھی

کیا تمہارا ارادہ مجھے یہ بات سمجھانے کا ہے کہ ڈیوک آف ہیلانٹ کا نور نظر اور لخت جگر وارث کسی ایسی سینے والی سے نکاح کا خیال رکھتا ہے؟"

کلیمنٹائن ۔ (بے شرمی اور ڈھٹائی سے) "میرا تو ایسا ہی خیال ہے میرے لارڈ!"

ڈیوک ۔ "نہیں ۔ یہ بالکل غیر ممکن ہے!"

یہ کہتے ہوئے ڈیوک اعظم نے ایک گھونسا کتاب کے اوپر جو میز پر کھلی ہوئی رکھی تھی مارا۔

کلیمنٹائن ۔ (اسی ناتبدیل پذیر بردباری کی آواز اور اطوار سے) "پس اگر حضور کا اس بارے میں اطمینان کامل ہے تو مجھے اب زیادہ عرض کرنیکی ضرورت نہیں ہے!"

یہ کہکے اس نے کمرے کے باہر جانے کو اپنا منھ پھیرا۔

ڈیوک ۔ "ٹھہرو ۔ یہ بھی مناسب ہوگا کہ اس معاملے کو امعان نظر سے دیکھا جائے"

کلیمنٹائن ۔ (اپنے آقا کی طرف پھر کے) "یہی تو میری بھی التماس ہے ۔ یہی تو وجہ تھی ناچیز موجود ہونے کی باعث سے ہے!"

ڈیوک ۔ "تو پھر مہربانی سے ۔ میڈی موسلی مفصل حال بیان کرو!"

کلیمنٹائن ۔ "میں اسی اطلاع حضور عرض کرنے کو تھی کہ آج صبح جناب ڈیوک صاحب کے کسی کام کے لئے جوں ہی میں ریجنٹ اسٹریٹ میں پہونچی کہ میں نے مارکوئس آف آرڈن کو دیکھا کہ ایک نوجوان عورت کے ساتھ ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ ہے میں نے اس عورت کو فوراً پہچان لیا کہ وہی سینے والی تھی جسکو میں نے اس مکان میں بھی ایک مرتبہ دیکھا تھا!"

ڈیوک ۔ "ارے ۔ (اس معاملے میں غور کر کے) "ہاتھ میں ہاتھ ۔ ایک سینے والی کے ساتھ ۔ ریجنٹ اسٹریٹ میں ۔ اور دن دہاڑے!"

کلیمنٹائن ۔ "یہی کیفیت تھی میرے لارڈ ۔ نوجوان عورت جو پوشاک پہنے تھی وہ نہایت صاف اور پاکیزہ تھی ۔ ایسی صفائی تھی جسمیں درحقیقت زیبائش اور نفاست پائی جاتی تھی ۔ صاف بات یہ ہے کہ وہ ایک خاتون بنی ہوئی نظر آتی تھی اور کوئی شخص

جو اُسکو نہ جانتا ہو یہ کبھی نہ کہہ سکیگا بلکہ شک بھی نہ کریگا کہ یہ سلائی کا کام کرنیوالی عورت ہے"

ڈیوک۔ (آزردگی کی آواز سے) "خیر یہ جو کچھ ہوا ہوا۔ مگر میرے بیٹے نے یہ بڑی بدلحاظی اور بدعقلی کا کام کیا کہ وہ اپنی آشنا کو اِس طور پر عوام میں لیے دکھاتا پھرتا تھا"

کلیمنٹائن "مجھے تو سرکار ایک ذرا بھی ہرگز یقین نہیں ہے کہ وہ عورت حضور لارڈ صاحب کی آشنا ہے۔ حضور خود واقف ہیں کہ بعض معاملات میں عورت کا دخل اور اُسکی فراست بہ نسبت مرد کے بہت زیادہ تیز ہوتی ہے اور حضور کو اسبات سے مطلع کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ یہ صفت فراست اور دخل کی میری قوم اور میرے فرقے کی عورتوں کے لئے مخصوص ہے"

یہ پچھلا فقرہ کلیمنٹائن نے مسکرا کے کہا جس سے اُسکی بتیسی کھل گئی تھی۔

"خیر میرے لارڈ۔ اِس صفت کا بھلا ہو۔ میں نے جو یہ نتیجہ نکالا کہ نوجوان لباس تیار کرنیوالی مارکوئس آف آرڈن کی آشنا نہیں ہے اُسکی یہ وجہ ہے کہ میں ایک عرصہ تک اُنکی چال ڈھال اور اُنکے رنگ ڈھنگ کی نگران رہی تھی۔ گو میں نے بڑی بخوبی اُنکی دیکھا بھالی کی تھی اور جسقدر زیادہ غور سے میں نے دیکھا اُسی قدر زیادہ میری فراست اور دخل کی قوتیں بھی تیز ہوتی اور بڑھتی گئیں۔ اے میرے لارڈ ہزار چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن سے یومیہ دار آشنا پہچان لیجاتی ہے۔ ہزار طرز و انداز ہیں جنکی وضع اور طریق کو خوب جاننے والا جان لیتا ہے ایک شوہر کا طرز گفتگو اور برتاؤ اُسکی زوجہ کے ساتھ اور ایک چاہنے والے کی روش اور طریقہ اُس عورت کی نسبت جسکو وہ چاہتا ہے بالکل صاف اور علیحدہ ہے جیسا ممکن ہے جو نوجوان شخص کسی نوجوان عورت کو اپنی منکوحہ بنانا چاہتا ہے اسکا رویہ ہی جدا ہوتا ہے"

ہرچند ڈیوک آف بلکانٹ یہ سب حال کلیمنٹائن سے سنکر متعجب ہوا تھا تاہم اُسنے دریافت کیا۔

ڈیوک:- لیکن اگر معشوق ہی خلقی حیادار اور کھنچا ہوا رہتا ہو تب۔ اور اگر وہ اپنے عاشق سے سچائی اور دل سے لگاوٹ کرتی ہو تب؟

کلیمنٹائن:- (الفاظ پر زور ڈال کے) تو تاہم یہ دریافت ہو جانا کہ وہ معشوق ہی ہے بہت آسان ہے۔ اے میرے لارڈ میں نے اُس نوجوان جوڑی کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دونوں ایک جوہری کی دوکان کے دریچہ تک گئے اور صریحاً معلوم ہوتا تھا کہ مارکوئس اپنی حسین ساتھی کو دوکان کے اندر جانے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ دیکھنا چاہیے کہ جب کوئی امیر یا شریف کسی عورت کو اس قسم کی دوکان میں اپنے ہمراہ چلنے کو کہے تو ہمیں صرف ایک ہی مطلب ہوتا ہے یعنی یہ کہ وہ وہاں جا کے جو چیزیں پسند کرے اسکو خرید کے اسکی نذر کرے اور ایسی حالت میں کوئی معشوق یا آشنا ایسے تحفے تحائف لینے سے انکار نہیں کرتی گو کیسا ہی وہ پیار سچا اور صدق دل سے ہو۔ مگر وہ لباس پہننے والی انکار ہی کرتی رہی اس کو اصرار ہی رہا اور آخر کار اُسی کی باتور رہی۔ اور باوجودیکہ میں فاصلے پر تھی تاہم بخوبی دیکھی جاتی تھی کہ یہ انکار نہایت متانت اور مستقل مزاجی سے ہوتا رہا۔ اس ہماری فسق و فجور کی دنیا میں کسی آشنا یا معشوقہ دار کے لیے اسقدر انکار نہیں کیا ہے اور نہ کر سکتی ہے

ڈیوک ان باتوں کو سن کے اسقدر خواص سے ناخوش تھا کہ وہ اپنے دلیوں کو خواص کے دلائل قاطع اور براہین ساطع کو تسلیم کرنا نہیں چاہتا تھا اُسنے کہا۔

ڈیوک:- تم تو کلیمنٹائن بات کا بتنگڑ بنائے دیتی ہو اور رائی جیسی چھوٹی اور خفیف خفیف باتوں کو ایک غیر واجب قدر دیتی ہو؟

خواص:- نہیں میرے لارڈ میں ایک عورت ہوں اور عورت ہی کے تجربے کے مطابق ہر بات کی جانچ کرتی ہوں۔ علاوہ اسکے کیا حضور کا یہ خیال ہے کہ میں نے ان ایک اور پر ہزار علامتوں کو دیکھا ہی نہیں ہے جنکو غور سے نظر کرنے والا ایسی صورت میں دیکھ کے بات بات سمجھ لیتا ہے اور ہر بات سے ایک ایک نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ سنیئے میرے سرکار۔ وہ طریقہ ہی اور تھا جس طرح پر وہ نوجوان عورت لارڈ صاحب کے

بازو پکڑی ہوئی تھی۔ وہ برتاؤ ہی اور تھا جسکا متانت ملائمت اور ادب سے وہ
عالیجناب لحاظ کرتا تھا۔ وہ طرز جس سے وہ نوجوان عورت اُن توجہات کو جو ایک
چاہنے والا اپنی مرغوب و مطلوب پر جسکو وہ زوجہ بنانا چاہتا ہو نثار کرتا ہو تسلیم
کرتی تھی اور ہی طرز تھا۔ وہ نگاہیں جنمیں بدی مخلوط ہوتی ہو بالکل نہین تھین
قصہ کوتاہ اُن دونوں کا رُخ - طریقہ - وطیرہ - اور چلن دیکھ کے مجھے یقین واثق ہوگیا
تھا کہ اُنکا تعلق نہ تو ناجائز ہے اور نہ خلاف شرع - اور سوا اسکے یہ بھی ہے کہ مین اُن
دونوں کے پیچھے پیچھے ریجنٹ پارک تک گئی تھی اور وہ اُس پھاٹک کے پاس سے
جہان سے کیمڈن ٹون کی راہ ہے رخصت ہوے تھے - یہانتک نہ ہوا کہ مارکوئس
آسکے ہمراہ اُسکے مکان کے دروازے تک تو اُسکو پہونچانے جاتے حالانکہ جس مقام
سے وہ علٰحدہ ہوے تھے وہان سے وہ زیادہ فاصلے پر نہین رہتی ہے"

ڈیوک - "تو پھر کیا تم اُسکے گھر تک پیچھے پیچھے گئی تھین"

خواص - "ہان - میرے لارڈ - اور وہ ایک چھوٹے سے غریبانہ مگر معزز نظر آنیوالے
مکان مین رہتی ہے - آپ بھی اے میرے حضور - آپ خیال کرتے ہین کہ وہ مارکوئس آف
آرڈن کی آشنا ہے - اگر وہ آشنا ہوتی تو کیا کوئی اچھا مکان اُسکے واسطے نہ ہوتا اور
اگر زیادہ نہین تو کم سے کم اُسکے دروازے تک تو وہ اُسکو پہونچانے جاتے لیکن نہین
اُنکی تمام کارروائیون مین بیحد درجے کی معقولیت اور شائستگی اور متانت اور احتیاط
پائی جاتی تھی - اُس پڑوس مین حال دریافت کرنے کو مین ایک دوکان پر چند
منٹ تک ٹھہر بھی گئی تھی ... اور مجھے دریافت ہوا کہ اُس مکان کے رہنے والے
قمیص پوشاک سینے والی رہتی ہین نہایت ہی ممتاز اور معزز لوگ ہین مگر غریب ہین
اور تحقیقات سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اُس نوجوان عورت کا چال چلن نہایت ہی
اچھا ہے اور اُسپر کوئی اعتراض نہین کرسکتا"

ڈیوک آف بیلانٹ - "اُسکا نام کیا ہے"

کلیمنٹائن - "مِس جولیا مارڈنٹ"

ڈیوک (غرور آمیز آواز سے) وہ کیا پیارا اور اچھا نام ہے لیکن تم کو درحقیقت اور صحیح صحیح یقین ہے کہ میرے بیٹے کا ایسا مجنونانہ ارادہ ہے کہ وہ اُس گمنام چھوکری کے ساتھ نکاح کریگا؟"

خواص "مجھے خوب یقین ہے کہ لارڈ آرڈن کا ایسا ہی ارادہ ہے اور یہی نیت ہے وہ اُسکے حسن دلفریب پر شیفتہ۔ دلدادہ۔ فریفتہ۔ اور دیوانہ ہو رہے ہیں۔ اور جبکہ حضور جانتے ہیں کہ اکثر رؤسائے عظام نے رقاصہ عورتوں کے ساتھ نکاح کر لیا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ مارکوئس آف آرڈن نے بھی ایک لباس تیار کرنے والی کے ساتھ اپنے عقد کی ٹھہرائی ہو"

ڈیوک آف بلمانٹ "کیا کچھ سڑی ہو گیا ہے۔ اور ہاں میں بھی جو چند روز سے اپنے بیٹے کے اوضاع واطوار دیکھتا ہوں تو میں خیال کرتا ہوں اور مجھے یاد آتا ہے کہ اُنمیں تبدل عظیم واقع ہوا ہے لیکن اس تبدیلی کا سبب میں نے کچھ اور ہی خیال کیا تھا۔ میں سمجھا تھا کہ خاندان کے بعض اہم اور سنجیدہ معاملات کی وجہ سے وہ کبیدہ اور رنجیدہ رہتا ہے۔ بیشک اُسکے طریقے بدل گئے ہیں اور اب وہ بہت قائم المزاج اور مستقل الطبیعت ہو گیا ہے۔ کئی ہفتہ سے وہ گھر میں بہ اوقات معینہ اور مناسب آتا ہے۔ اکثر اپنے کمرے میں تنہا ہی رہتا ہے۔ پڑھتا بھی زیادہ ہے۔ اور اُسکو دعوتوں رقص کی ضیافتوں۔ اور تفریح کی صحبتوں سے برابر انکار ہی رہا ہے۔ بدنصیب لڑکا کیا وہ بلمانٹ کا معزز نام ڈبویا چاہتا ہے۔ کیا وہ خاندانی اعزاز واکرام خاک میں ملایا چاہتا ہے؟"

کلیپنٹائن "مجھے کیا معلوم ہے۔ میرے لارڈ۔ کہ آیا کوئی نوجوان رئیس اعظم کسی غیر خطاب یافتہ عورت سے شادی کرلے تو بیعزتی ہوتی ہے اور حقارت سمجھی جاتی ہے مگر میں درحقیقت حضور کو یہی صلاح دونگی کہ اس تعلق کے قطع کرنے کے لئے جو مارکوئس آف آرڈن نے پیدا کیا ہے ضروری تدبیریں حضور مجھی کو کرنے دیں"

ڈیوک۔ (تکبر سے) "وہ تدبیریں کرنا میرا کام ہے۔ لیڈی ٹوسلی میں فوراً اُس کے گماشتہ کو

یہان بلاؤنگا۔ اور اُسکی اس حماقت پر اُس سے بحث کرونگا۔"

کلیمنٹائن۔ (مختصراً) "اس صورت مین آپ مارکوس کو ضدی بنا دینگے اور وہ اپنا ارادہ پورا کرنے مین زیادہ مستقل ہوجائینگے۔ قصور معاف ہو تو عرض کرون کہ مارکوس اب سن بلوغ کو پہونچ گئے ہین۔ پس جس طور پر اُنکی مرضی ہوگی اُسی مطابق کرینگے۔"

رئیس اعظم۔ "یہ تو سچ ہے۔"

تھوڑی دیر تامل کرکے۔

"کلیمنٹائن تم کیا تدبیر بتاتی ہو۔"

خواص "حضور اس معاملے کو میرے ہی سپرد کیجیے۔"

ڈیوک "بہتر ہے۔ تم نے اپنی سریع الفہمی کی تیزی۔ اپنی پرفن کاروائی اور انسان کی خصلت پہچان جانے کی اپنی عجیب واقفیت کے ابھی ابھی اس کثرت سے ثبوت دیے ہین کہ مجکو اس معاملۂ عظیم کا تمام وکمال اہتمام اور انتظام تمھارے سپرد کر دینے مین کسی طرح کا پس وپیش نہین ہے مین قیاس کرتا ہون کہ شاید تمھاری یہ غرض ہے کہ مین اپنا ظاہر ایسا بنائے رہون کہ گویا مجکو اس معاملے کا بالکل علم ہی نہین ہے۔"

کلیمنٹائن "درحقیقت مین ایسا ہی چاہتی ہون۔ یہ بھی ضرور نہین کہ بیگم صاحب کو بھی ان حالات کی خبر ہو۔"

ڈیوک "کسی طرح ایسا نہ ہوگا۔ وہ ابھی اچھی طرح سے تندرست نہین ہین۔ اور یہ عقل کی بات نہین کہ انکو کسی قسم کا صدمہ یا رنج پہونچایا جائے۔ تمھین کچھ اور کہنا ہے۔"

کلیمنٹائن "جی حضور صرف ایک بات اور عرض کرنی ہے۔ جو تدبیر مین کرنیوالی ہون وہ تو ابھی سے میرے دل مین آگئی ہے لیکن ایک امر مین حضور کی مدد کی بھی ضرورت ہے۔"

ڈیوک "وہ بھی کہو۔ مین بہت خوشی سے تمھاری تدبیر مین تمھاری

مدد دونگا چاہے جو ہو"

خواص۔ "ایسا ہو سکتا ہے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیرا کو منظور آمادہ کریں کہ کل چار اور پانچ بجے کے اندر ہی وہ مسٹر ... کے ساتھ فیٹن پر سوار ہو کے ریجنٹ پارک سے گذریں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیرا پاس پاس بیٹھیں اور گفتگو میں بھی حصہ لیتی ہو اور قہقہہ بھی ہو"

ڈیوک۔ "میں ان سب باتوں کے انتظام کا ذمہ لیتا ہوں مسٹر کلیمنٹائن"

خواص۔ "پھر تو حضور میری تدبیر کے چل جانے اور کامیابی میں کسی طرح کا شبہہ نہ فرمائیں بشرطیکہ روز جینا مارڈنٹ دراصل ویسی ہی سادہ دل اور معصوم صفت لڑکی ہو جیسا کہ میرا اسکی نسبت خیال ہے۔ لیکن کاش میں اس تدبیر میں ناکامیاب ہوئی۔ حالانکہ ناکامی کی کوئی وجہ نہیں ہے تو میں دوسری تدبیر کرونگی"

ڈیوک۔ "میں نے اب اس معاملے کو تمھارے اوپر چھوڑ دیا ہے میڈم مونسلی اب تم جانو اور تمھارا کام"

اسکے بعد فرانسیسی عورت کتب خانہ سے چلی گئی اور ڈیوک تن تنہا ان باتوں پر غور کرنے لگا جن پر غور کرتا خواص کے آنے سے چھوٹ گیا تھا۔

بائیسواں باب

تغافل

دوسرے دن صبح کو مارکوئس آف آرڈن اور روز جینا مارڈنٹ حسب معمول ریجنٹ پارک میں ملے۔ اور چونکہ دن بہت اچھا اور مطلع صاف تھا اس لئے دو گھنٹہ کے قریب تک وہ سیر و گلگشت میں مصروف رہے اور ان گھنٹوں کے منٹ ایسے جلد جلد گذر گئے گویا معلوم ہوتا تھا کہ کسی تیز پرواز طائر کے پر تھے جن پر وہ اڑے جاتے تھے۔

آہ۔ نوجوان سینے والی کے لیے وہ دن کیسی خوشی کے تھے کیونکہ اب سے

بڑھ گئے اور کیا خوشی ہو سکتی تھی کہ وہ ایسے شخص کے ساتھ جسکو اُسنے اپنے دل و جان سے
پیار کرنا سیکھا تھا اور جو خود اُسکا والہ و شیدا تھا پھرتی ہوئی سیر کرتی ہوئی بہشت کی سی
تازہ اور تر ہواؤن میں دم لیتی تھی۔ اُسکے رخسارون پر لالی آگئی تھی۔ ہان وہ صحت کی گلابی
رنگت اُسکے پیارے پیارے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی اور اُسکی بڑی بڑی کنجی کنجی شرمگین
آنکھون میں چمک سا کن و تحیرت پائی جاتی تھی۔ لبون کی سرخی بہت جھلکتا ہوا
تھا۔ اور گھڑی گھڑی مسکرانے سے وہ دانتون کی موتی کی سی لڑیان بار بار نظر آتی
تھین۔ یا خدا غضب ہے ایسی حسین جمیل لڑکی کی ہمسرتون کو جسکا ہر ایک سا حسن
و جمال ہو زیان پہونچانے کے لئے وہ فریب اور دغل [illegible] ہو۔

مگر ہونا یہی تھا۔ اور جیسے وہ اپنے چاہنے والے سے جدا ہو کے اور دوسرے
روز ملنے کا حسب معمول وعدہ کرکے سہ پہر کو ایک بجے کے قریب اپنے گھر کی طرف الٹی
آتی تھی راہ مین مسٹر [illegible] کلیمنٹائن سے ملی۔ ورجینیا نے ڈچز آف بلمانٹ
کی خواص کو فوراً پہچان لیا لیکن اُس عورت نے فوراً عمداً اپنے حافظہ کی شکایت کی
اور کہا کہ جیسا نوجوان سینے والی کا حافظہ تیز ہے ویسا اُسکا نہین ہے۔

ورجینیا نے چلتے چلتے معمولی صاحب سلامت کے بعد اپنی راہ لی لیکن
کلیمنٹائن نے یہ کہہ کے اسکو ٹھہرالیا۔

"بالتحقیق مس مین نے پہلے تم کو کہین دیکھا ہے مگر یاد نہین کہ کہان"
ورجینیا۔ "مین جانتی ہون کہ تم ڈچز آف بلمانٹ کے دولتخانہ سے تعلق رکھتی ہو"
جب جواب ہان کا دیا گیا تو پھر اُسنے کہا۔

"شاید تم کو یاد ہوگا کہ ایک روز بی بی ڈبلیسی کی طرف سے مین جناب بیگم صاحبہ
کے لئے مخملی لباس لے گئی تھی"

کلیمنٹائن۔ "ہان سچ کہا۔ اب مجھے بھی یاد آیا۔ تم نے جناب ڈالیسہ کو اپنا نام
مارڈونٹ بتایا تھا۔ خیر مس مارڈونٹ اب دنیا کا برتاؤ تمھارے ساتھ کیسا ہے۔ مجھے
تمھارے اتفاقیہ ملجانے سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ اُسی وقت سے جبکہ تم سے

تو الہ دیا ہی مجھے تمھارا بہت خیال ہوگیا تھا۔ مگر مجھے قسم ہو کہ تم پہلے سے بہت توانا اور تندرست معلوم ہوتی ہو اور بہت ہی خوبصورت ہو گئی ہو۔"

فرانسیسی عورت کی تعریف سے ورجینیا کے رخسار و نیز اور زیادہ گاڑھی گلابی رنگت پھیل گئی اور اُسنے کہا۔

ورجینیا۔ میں بہت اچھی ہوں۔ شکر ہی۔ کیا جناب عالیہ کو اُس خوفناک زخم سے جو انکو ایسے ہولناک طور پر لگا تھا اب بالکل صحت ہی؟"

کلیمنٹائن۔ "زخم سے تو بالکل صحت ہو گئی ہو لیکن جناب بیگم صاحب کی ہمت بالکل ٹوٹ گئی۔ بالکل باقی ہی نہیں رہی ہی۔"

پچھلا فقرہ فرانسیسی عورت نے اس طور پر گردن ہلا کے کہا جس سے اُسکا یہ ارادہ تھا کہ ورجینیا کے دل میں زیادہ حال دریافت کرنے کا خیال گذرے اور گفتگو کے جاری رکھنے کا ایک حیلہ ملجائے۔

مگر ورجینیا کو گپ شپ کی عادت نہیں تھی۔ علاوہ اسکے اُسکو گھر واپس جانے اور تیاری کی مہمات میں مصروف ہونے کی جلدی تھی یعنی وہ شادی کا جامہ ابھی تیار ہونا باقی تھا۔

یہ ظاہر ہے کہ اب نوجوان عورت چلنے کو تیار ہی اور کوئی بات نہیں کرتی جس سے اسکے باتوں میں لگانے کی اسکو جرأت ہو اور کوئی مشرح حال ذکر آفت یا مصیبت کا بھی نہیں پوچھتی۔ فرانسیسی عورت اس طور پر گویا ہوئی۔

کلیمنٹائن۔ "تم شاید کہیں اسی طرف رہتی ہو؟"

ورجینیا۔ "ہاں میرا مسکن یہاں سے بہت ہی قریب ہی۔ اگر تکلیف نہ ہو تو چلیے اور تھوڑی دیر آرام کرو۔ کچھ لیمونیڈ ناشتا تناول کرو۔"

کلیمنٹائن نے جسکی نیت میں فساد اور طینت میں دغابازی تھی اس موقع کو بہت غنیمت سمجھا اور یہ کہا۔

کلیمنٹائن۔ "بہت خوشی سے۔ اتفاق حسنہ سے ملاقات ہوگئی ہی میں ایسا

موقع کو بہت غنیمت سمجھتی ہوں چلو تھوڑی دیر تمہارے پاس بیٹھوں گی در پردہ ...
آخر کار ورجینیا رہنما ہوئی اور اپنے مسکن پر پہنچی اور کلیمنٹائن کو ایک چھوٹے
مگر نفاست سے آراستہ کمرے میں لیجا کے بٹھایا۔ اگرچہ مارکوئیس آف آرڈن کی
فیاضانہ مسلوکات کی وجہ سے وہ بہرحال آرام سے رہتی تھی۔ ورجینیا کی ...
تاہم اُسنے اُن نیک ذات نیک نہاد آدمیوں کا کہ جو اُسپر بہت مہربان تھے چھوڑ دینا
اور دوسرے مکان میں جاکے رہنا پسند نہیں کیا تھا اور نہ کسی بہتر کمرے کی اُسکو
تلاش تھی۔ اس لئے اُسنے اپنے اسی کمرے کو حتی الامکان اپنے آرام و آسائش کے
لائق بنانے پر قناعت کی تھی۔ اور یہی حالت تھی جسمیں اب کلیمنٹائن نے اُسکو پایا۔
پلنگ پر ادھ بنا شادی کا جامہ رکھا ہوا تھا اور اُسمیں ورجینیا نے اپنی
خوش مذاقی سادگی اور خوش قطعی کے ساتھ ملایا تھا جسوقت فرانسیسی عورت کی
متلاشی آنکھ اُسپر پڑی اُسکے شبہ کو یقین کا درجہ حاصل ہوگیا کہ مارکوئیس آف آرڈن
نے درحقیقت اس غریب سینے والی کو اپنی زوجہ بنانے کا ارادہ کیا ہے۔
لیکن جوں ہی اُسکی پہلے سے رائے قائم کی ہوئی کی اس امر میں تصدیق ہوئی
اُسکے دل میں یہ خیال آیا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ مارکوئیس نے ورجینیا کا ایسے مکان
میں رہنا گوارا کیا جو بالکل اُس منصب اور درجہ کے موافق نہیں ہے جس منصب پر اُسکے
اُسکا پہونچانا ٹھان لیا ہے اور اس خیال سے فوراً ایک دوسرا یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید
نوجوان سینے والی نہیں جانتی ہے کہ درحقیقت اُس سے نکاح کی درخواست کرنیوالا
کس درجے کا آدمی اور کون ہے۔ چنانچہ اس پچھلے خیال کی تصدیق ایک سابق
واقعہ سے بھی ہوتی تھی۔ اور وہ واقعہ یہ تھا کہ جب پہلے خاندان بلمانٹ کا تذکرہ
آیا تھا تو اُسوقت ورجینیا کے بشرے سے ذرا بھی حیرانی یا گھبراہٹ پائی نہیں گئی تھی۔
کلیمنٹائن (دل ہی دل میں) اگر اس نوجوان عورت کو معلوم ہوتا کہ اُسکا
چاہنے والا اور خواستگار ڈیوک آف بلمانٹ کا بیٹا اور وارث ہے تو وہ ضرور یہ
نتیجہ نکالتی کہ یہ شادی کتنا بڑا مرتبہ اور رضامندی اُسکے ہونے والے شوہر ...

رشتہ مندوں اور یگانوں کے ہے اور اس لئے جو کوئی خاندان بلمانٹ کا متوسل ملجاتا
تو بالضرور اُسکے سامنے وہ مشوش ہوجاتی تھی۔
یہ سب خیالات کلیمنٹائن کے چست وچالاک دل میں ایک ہی لحظہ میں گذرے
اور ابھی تک اُسکی نگاہ دلھن کے جامہ ہی کی طرف تھی کہ اُسنے یہ کہا۔
کلیمنٹائن "ڈیر مس مارڈنٹ۔ وہ ریزہ کام کا تو تمھارے پاس بہت خاصہ ہے"
ورجینیا۔ (مسکراتے ہوئے) "کیا تم اسکو اچھا خیال کرتی ہو"
یہ کہتے ہوئے ناکتخدا لڑکی کے رخسار و نیز انتہا کی شرم چھا گئی۔ گو اس خیال سے
کہ شادی کا لباس خود اُسکا اپنا ہی جامہ ہے اُسکی آنکھیں ایک قسم کی حیادار غرور
اور مسرت سے مسرور اور ملیف تھیں۔
کلیمنٹائن "مجھے بھی تو دیکھنے دو۔ تم جانتی ہوگی کہ ایسی پوشاک دیکھنے کا
ہر ایک کو شوق ہوتا ہے اور مجھ سے پوچھو تو جب تک میرے منھ سے آہ نہ نکلجائے
اور مجکو تعجب نہ ہوے کہ دیکھوں میری کب نوبت آتی ہے میں دلھن کے جامہ کیطرف
دیکھتی ہی نہیں ہوں"
یہ فقرہ لیڈی ہوبلی نے شکرتے ہوئے کہا اور پھر کہا۔
"اوہو کیا ہی خوبصورت ہے"
اور یہ فقرہ اُسنے اُسوقت کہا جب شرمیلی ورجینیا نے لباس پلنگ پر سے
اُٹھا کے خواص کو دکھایا۔ پھر اُسنے کہا۔
"لیکن میری پیاری مس مارڈنٹ اگر تم خود اسکو پہنو تو کیسی دلکش و دلفریب
نظر آنے لگو"
حیادار لڑکی حیرانی سے مغلوب ہوکے۔ شدت سے شرماتی لجاتی۔ اور اب کھلم کھلا
کانپتی ہوئی مگر نہ تو رنج سے اور نہ کسی ہونے والے رنج یا برائی کے خیال سے ورجینیا
نے لباس کو پلنگ پر ڈالدیا اور ناشتے کے واسطے کچھ چیزیں لائے گئی۔ یہ ایک ایسا
کام تھا کہ اپنی حیرانی اور شرم چھپانے کو ورجینیا نے اچانک اختیار کرلیا اور نقل لا کے

میز پر رکھنے لگی۔

کلیمنٹائن:۔ میری پیاری مس نارڈوٹ میرے واسطے تم اتنی تکلیف نہ کرو کیونکہ یقین جانو میں کچھ بھی کھا نہیں سکتی۔ افسوس ہی کہ آج جس مطلب کے لئے میں اس نواح میں آئی تھی وہ کوئی خوشی کا کام نہ تھا!!

پچھلا فقرہ کہتے ہوئے اسنے رنج کی اشکل بنالی اور بڑی لمبی سانس لی۔ اس کسیقدر کامیابی سے اپنا کام شروع کرنے سے جسکو مکار دغاباز فرانسیسی عورت نے اپنی تدبیر کی انتہا قرار دیا تھا اس غریب سینے والی کا موم کاسادل پہلے ہی پگھل چکا تھا اور دردمند ہوگیا تھا کہ اسنے یہ سوال کیا۔

ورجینیا:۔ خیریت تو ہی۔ میڈم موسلی۔ کیا کسی ناخوش آیند واقعہ کا وقوع ہوا ہی جس سے تم رنجیدہ ہو!!

کلیمنٹائن۔ (پھر وہی رونی صورت بناکے) تم ہی انصاف کروگی کہ آیا میری رنجیدگی کے اسباب جب میں انکا خیال کرتی ہوں مجھے رنج دینے کو کافی ہیں یا نہیں میری ایک بہن مجھ سے ایک سال چھوٹی ہی اور کسی وقت میں اسکا ایسا حسن تھا جیسا فرشتہ حسین ہوتا ہی۔ اسکی ایک شریف آدمی سے شناسائی پیدا ہوئی۔ جوان رعنا شباب کا عالم حیثیت ایسا جیسے زہرہ۔ اور روباہ بازی ایسا جیسا شیطان۔ اسنے اپنے نکاح کی عرض کی پر یہیں اسکے روبرو پیش کیں۔ نکاح کا دن بھی مقرر ہوگیا۔ اور سب شروع شروع کی تیاریاں ہوگئیں۔ اسکی محبت اور ضعیف العقلی کی حالت دیکھ کے وہ اسکی عصمت پر غالب آیا اور پھر وہ کھلانے والا تمام اپنے تحریری قول وقرار اور عہد وپیمان سے منکر ہوا اور پورا پورا بیوفا بن کے اپنے مقتول سے کنارہ کش ہوگیا اور اسکو چھوڑ کے اسنے کسی دوسری سے عقد کرلیا۔ چند مہینے ہوے ہونگے کہ میری غریب بہن کے اولاد ہوئی۔ اور اسنے کبھی بات تک نہ پوچھی اور ذرا بھی تعلق اپنے معصوم بچے کے ساتھ نہیں رکھا شکستہ دل۔ تندرستی میں خلل مبتلاے رنج ومحن۔ بیدل۔ وناتوان۔ زندگی برباد۔ وہ خانہ خراب سے۔

نہ وہ حسن ہے نہ وہ شکل و صورت شبانہ روز زدہ ہے اور مضطرب ہے۔ اور اب وہ زمانہ قریب ہے کہ میری بہن جسکی وہ بیوفا شوہر کبھی خبر نہیں لیتا اور جسنے اسکی فرشتہ صفتی اور دلکشی کو غارت اور خراب کیا ہے اپنی حیات میں لقمہ گور ہوگی‘‘

یکے بعد دیگرے آنسو رواں تھے۔ رخسار و سینہ پر رواں تھے کہ ورجینیا نے کہا۔

ورجینیا ’’ہائے ہائے۔ فی الحقیقت یہ سب باتیں وحشت انگیز ہیں‘‘

اس دغاباز اور فریبی کلیمنٹائن نے انتہا کا رنج والم اپنی آواز اور نگاہوں میں پیدا کر کے پھر کہا۔

کلیمنٹائن ’’اگر تم باتیں ہی سن کے اور غم کا خیال ہی کر کے جسکو تم نے دیکھا نہیں ہے روتی ہو۔ اے میری پیاری بہن مارگریٹ تو اسکے رنج والم کی شدت کو خیال کرو جسکے نصیب میں انکا ہمیشہ کے لیے دیکھنا بدا ہے اور جو اس بربادی اور تباہی کو کبھی اپنی آنکھوں دیکھتی ہے جو اس رنج والم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ بس یہی میرے نصیبوں کا لکھا ہے یہی میرا ماجرا ہے۔ اور اب تم ہی انصاف کرو کہ میرا رنج و اضمحلال بے سبب تو نہیں ہے‘‘

ورجینیا ’’کیونکر بے سبب ہے۔ کیونکر بے سبب ہے‘‘

نہایت پیاری اور ہمدردی کی آواز اور نہایت غمخواری اور ترحم کی نگاہ سے یہ کلمات ورجینیا نے کہے۔

خواص ’’کئی مہینے گذر گئے ہیں کہ جب میں نے اپنی بہن کے پھسلانے والے کو دیکھا تھا اور پھر نہیں دیکھا۔ یا پھر دیکھا تو آج صبح پورٹ لینڈ اسٹریٹ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ ریجنٹ پارک کی طرف وہ بڑھا جاتا تھا۔ میرا ارادہ ہوا کہ میں بھی اسکے پیچھے پیچھے جاؤں اور اسکو لعنت ملامت کروں۔ جو مصیبتیں وہ اپنی مقتول پر لانے کا باعث ہوا ہے انکو بیان کروں جن مصیبتوں کا رنج اور تمام شرمساریوں کا انبار اسنے اسکے سر پر رکھا ہے انکی شرح دوں۔ مگر میں اسکو پہنچنے نہ پائی [illegible] چلی آئی پھر اتنا تو دیکھا کہ وہ رستے میں گیا پھر نہیں دیکھا کہ کس طرف گیا کہاں‘‘

غائب ہوگیا ہین وہان اس امید مین پڑی رہی کہ شاید وہ آجائے کیونکہ مجھے معلوم نہین
کہ وہ کہان اور کس مقام پر رہتا ہی "

ورجینیا "آخر کار تم سے وہ پھر ملا کبھی "

کلیمنٹائن "کہان ملا۔ دو تین گھنٹے تک اسکی تلاش مین ادھر ادھر خراب
رہ کے مین نے پھر اسکا پیچھا چھوڑ دیا کہ پھر تمسے ملاقات ہوگئی۔ اے مس مارڈنٹ۔ بس
تمھین خیال کرو کہ بدقسمتی سے مین نے اس تمھاری تجویز کو کہ مین تمھارے گھر چلون
اور تمھاری دوستی سے کام لون منظور کیا "

ورجینیا نے جبھی پاولٹ پر اپنی نگاہ ڈالی ان کی تیز چمک ہی تھی کلیمنٹائن
سے کہا "

ورجینیا "تمھارے اس بیان سے میرے دل مین درد پیدا ہوا ہی۔ ہائے
تمھاری بہن کی کیا حالت ہوجاتی ہوگی جب وہ اس شخص کی دغابازی اور
فریب کو جسنے اسپر ستم ڈھایا ہی یاد کرتی ہوگی "

کلیمنٹائن نے یہان دوسرا رنگ بدلا اور اپنی آواز مین جوش پیدا کرکے
پھر تقریر شروع کی۔

کلیمنٹائن "ہائے مس مارڈنٹ اگر تم اسکو دیکھو تو تمکو ہرگز یقین نہ آئے
کہ اسکے یہ گن ہین اور وہ ایسے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہی۔ اب بھی وہ کبھرو جوان ہی
برس بائیس ایک کا ہوگا نہ ہوگا اور ایسا خوبصورت ایسا حسین ہی ایسا اچھا چہرہ
پایا ہی کہ اسکی مردانہ سختی کو زنانہ ملائمت نے دبا لیا ہی شکل تو فرشتہ کی سی ہی مگر دل
شیطان کا سا ہی۔ طریقون کی دلکش نرمی مین دغابازی چھپانے کی قدرت ہی کو ہم
نگاہون مین جادو اور محبت ہی مگر جیسے دل مین وہ گھستی ہین انہین اپنے ساتھ
زہر بھی لیجاتی ہین "

ورجینیا "کیسا خوفناک معاملہ ہی کہ کوئی شخص ظاہر آباد ہو اور باطن خراب "

کلیمنٹائن "ہاے میری ورجینیا مین تمکو دوستانہ سمجھاتی ہون کہ کسی کے ظاہر پر

نہ بھولنا۔ اور اپنی رائے اُسکی نسبت اچھی نہ قرار دینا۔ تم جوان ہو حسین ہو شرمگین ہو
اور ممکن نہیں کہ وہ اشرار زیان کار جو ہمیشہ گربہ مسکین بنے ہوئے اپنی فکرون مین
لگے رہا کرتے ہین کہ کوئی سیدھی سادی خوبصورت عورت پھنس جائے۔ تمکو دیکھ پائین
اور تمھین نقصان نہ پہونچائین۔ ورجینیا مجھے معاف کرو کہ مین تم کو یہ صلاح دیتی ہون
مگر یہ صلاح مین سچی خیر خواہی سے دیتی ہون کہ تم اُن ہزارہا کلبیون سے جن کو
دغا بازی ہی خوب بہلنا جانتی ہے خبردار رہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جن لبون مین
زیادہ شہد بھرا رہتا ہے وہی زہریلے ہوتے ہین۔ اور جو لوگ ظاہر مین دل صاف
اور فیاض معلوم ہوتے ہین اُنھین کے باطن مین زہر چھپا رہتا ہے خبردار رہیو کہ
جہان کوئی بھید کی بات پاؤ اور دیکھو کہ راز نہین کھلتا وہان خبردار رہنا اور سوچ
سمجھ کے اعتبار لانا۔"

ورجینیا۔ "اس تمھاری عمدہ نصیحت کا بڑی دلی سے شکریہ ادا کرتی ہون
لیکن تم سے مجھے پردہ کیا ہے مجھے دغا بازی اور گناہ کا خطرہ نہین ہے اور اُن دونو کی
قربانی بنجانا تو بہت دشوار ہے مجھے تو یہی اُمید ہے (ضرور ہے) کہ میرا نیک چلن مجھے
پچھلی بات سے محفوظ رکھیگا۔ اور پہلی بات کی بابت مجھے فکر نہین ہے کیونکہ بہت ہی جلد مین
ایک جوان صالح اور شریف کی زوجہ بنی جاتی ہون۔"

اس پچھلے فقرے پر سینے والی کے رُخسارون پر ایک مرتبہ اور شرم نمودار ہوئی۔
اس بات کو سُنکے کلیمنٹائن بالکل انجان بن گئی اور اُسنے ایسی ناواقفی کی
صورت بنائی کہ گویا یہ خیال پہلی ہی مرتبہ اُسکو آیا تھا اور اُسنے کہا۔

کلیمنٹائن۔ "آہا۔ کیا وہ تمھاری ہی شادی کا جامہ ہے جسکو تم تیار کر رہی ہو
اب مجھے یاد آیا کہ میرا قیاس صحیح تھا۔ او میری پیاری شفیق۔ وہ جھلک جو تمھارے
چہرے ہی کی سے کہے دیتی تھی اور میرے شک کو رفع کرتی ہے لیکن اب مین مبارکباد دیتی ہون
تم کو مس مارڈنٹ۔ تہ دل سے مبارکباد دیتی ہون۔ تمھارا شوہر تم سے خوش ہوگا
اور قوی امید ہے کہ وہ اس خزانہ کی جو خدا اسکو دیگا نہایت ہی قدر کریگا۔"

اِس طور پر یہ دونوں جوان عورتیں باہم گفتگو کرتی رہیں۔ اور چونکہ کلیمنٹائن نے اپنے طرز و روش کو ایسا دلچسپ بنایا تھا اور وَرجینیا کو شادی کے لباس کی تراش و قطع فیشن اور وضع کی بابت مشورہ دیا تھا اس سبب سے جو مسرت اُس ناتجربہ کار نوجوان لڑکی کو اپنی نئی ساتھی کی صحبت میں حاصل ہوئی وہ کچھ کم نہیں تھی۔ آخرکار میڈمی مُوسلی کلیمنٹائن نے یکایک یہ یاد کرکے کہ بہت دیر ہوگئی ہے اور زیادہ غیر حاضری سے مبادا ڈچز صاحبہ ناراض ہو جائیں ایک اور رنگت لا۔ ایک نفیس طلائی گھڑی اس نامحرم کے سامنے اپنی محرم سے نکال کے دیکھی اور یہ معلوم کرکے کہ اب چار بج گئے ہیں اُسنے بناوٹ سے اضطراب کے سے آثار ظاہر کیے۔ اور اس مکار فرانسیسی عورت نے کرسی سے کھڑے ہو کے کہا۔

کلیمنٹائن "اور میں تو اس نواح سے ایسی ناواقف ہوں کہ مجھے اپنے گھر کی راہ بھی معلوم نہیں ہے"

وَرجینیا نے جسکی سرشت ہی میں اخلاق مِلا ہوا تھا جلد جلد اُٹھ کے اپنی ٹوپی پہنی اور شال اوڑھی۔ اور کہا۔

وَرجینیا "میں نہایت خوشی سے تمھاری رہنما بنونگی اور اُس مقام تک تمکو پہونچا دونگی جہاں سے تم اپنے مکان کا راستہ جانتی ہوگی"

کلیمنٹائن "پہلے مجھے پورٹ لینڈ میں ایک دوست سے ملنا ہے پھر کہیں گروسوِنر اسکوئر کو واپس جاؤنگی"

مس مارڈنٹ "پھر سب سے نزدیک راہ تو ریجنٹ پارک ہوتے ہوئے جانے کی ہے"

اس جواب کی یہ دغاباز فرانسیسی عورت اپنی ساتھی کے مُنھ سے نکلنے کی جسکو کسی طرح کا شک و شبہہ بھی نہیں تھا منتظر تھی۔ پس وہ دونوں ساتھ ساتھ چلیں اور اس غرض سے کہ مارکوئیس آف آرڈن اور لیڈی کلیرا سا جنگلے رمنے میں ملنے کی اُمید تھی پہچان نہلیں کلیمنٹائن نے نقاب اور نیچا کرکے مُنھ پر ڈال لیا۔ جب وہ وَرجینیا کے ساتھ وسیع احاطہ کے اندر داخل ہوئی اُسنے اِس بات کے دریافت کرنے کو کہ آیا ڈیوک کی

گاڑی آتی ہی یا نہین سڑک کیطرف دیکھا تین چار گاڑیان اور لوگونکی مختلف فاصلے پر نظر آئین کہ اسی طرف چلی آتی ہین اور چند منٹ مین کلیمنٹائن نے بلمانٹ کے ملازمون کی وردی پہچانی۔

اب کلیمنٹائن نے ورجنیا کو ادھر اُدھر کی باتون مین لگایا اور ڈیوک آف بلمانٹ کی گاڑی کیطرف بھی دیکھتی رہی کہ اس عرصے مین گاڑی پہونچ گئی اور پھر جون ہی وہ برابر سے گذری اُسنے زور سے ورجنیا کا بازو پکڑا اور سخت آواز سے کہا کہ "وہ دیکھو۔ وہ دیکھو"!

نوجوان ناکتخدا لڑکی چونک کے خوف مین آگئی اور اُسنے اپنی نگاہ کھُلی ہوئی بروس گاڑی پر ڈالی جسکو گھوڑے اُڑائے ہوے لیے جاتے تھے۔ ایک جانب ایک بوڑھا شریف آدمی بیٹھا تھا اور دوسری جانب اُسکا عاشق ژار مسٹر اوسمنڈ ایک حسین وجمیل خاتون کو ساتھ لیے ہوے بیٹھا تھا۔ اُسوقت وہ تینون بہت خوشی سے قہقہہ لگا رہے تھے مگر چارلس نے اپنی ورجنیا کو نہین دیکھا کیونکہ گھوڑے بہت تیز جا رہے تھے۔

اُسوقت خرابی کا ایک ہیبت ناک ظہور اچانک پیدا ہو جانیوالی شدت کی پژمردگی سے ورجنیا کو محسوس ہوا کہ یکایک وہ کلیمنٹائن کی طرف پھری جو خود لڑکھڑاتی ہوئی احاطہ کے کٹہرے کا سہارا ڈھونڈھتی ہوئی کنارے تک پہونچی تھی اور اُسنے کہا "یا خدا۔ یہ کیا معاملہ ہی"!

خواص۔ (بناوٹ سے ہولناک جوش مین آکے) "کیا تم نے اسکو نہین دیکھا وہ نوجوان شریف جو اس گاڑی مین تھا۔ جو ابھی ابھی اِدھر سے گذری تھی"!

ورجنیا کی حالت سر سے پانٔون تک ایسی ہوگئی تھی جیسی بجان کندنی کی ہوتی اور اُسکا دل پاش پاش ہوگیا تھا کہ اُسنے کہا۔

ورجنیا "ہان۔ یا میرے خدا۔ ہان اُسکا کیا ذکر ہی"!

کلیمنٹائن (بناوٹ کے غصہ سے مجنونانہ) "وہی بدذات ہی۔ اُسی نے میری

بہن کو پھسلایا ہی جو اسوقت اپنی دُلھن کے ساتھ ہی"
ورجینیا (غم سے آہستہ آہستہ) "یا اللہ کیا یہ سچ ہی"
یہ کہتے ہوئے کمبخت ورجینیا بیہوش ہو کے فرانسیسی عورت کے پانوٴن کے پاس گر پڑی اور اُسکو غش آگیا۔

تئیسواں باب

(انعام کا دعویٰ)

اِس واقعہ کو جو ابھی تحریر ہوا ہی تین مہینے گذر گئے۔ اور اب جولائی کا مہینہ اخیر تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اِن تین مہینوں مین رنج و ملال نے اپنا عیاری اور قابو پرستی کا کام کر کے بعض بڑے بڑے قصر بلمانٹ کے مکینون کے دِل مین راہ پائی تھی نوجوان و شکیل لیڈی میری میلکومب پژمردہ اُمید اور بیرحم مایوسی کے اثر سے نالان و گریان تھی کیونکہ ماسٹنڈریل نے ڈیوک کے دولتخانہ مین اپنی آمد و رفت بالکل ترک کر دی تھی دوسرے معلوم ہوتا تھا کہ مارکوئس آف آرڈن کو ایسے غم نے کھا لیا تھا جو اُسکی صحت کی جڑ کھود رہا تھا اور اُسکے شباب کے زور و طاقت کو اندر ہی اندر گھلائے ڈالتا تھا جس سے اُسکی زندگی بھاری ہو گئی تھی اور وہ عذاب مین گرفتار تھا۔ تیسرے ڈیوک آف بلمانٹ اپنے دونون پیارون یعنی اپنے اکلوتے بیٹے اور اپنی پیاری بیٹی کو اُس رنج و الم کے بوجھ سے دبا ہوا دیکھ کے جسکے اصلی بھید سے وہ خود بخوبی واقف تھا حد درجہ کے غم اور افسوس سے پست ہو گیا تھا۔ اور سب سے آخر خود ڈچز کو تنہا نشینی اور گوشہ گیری ایسی مرکوز خاطر ہو گئی تھی کہ وہ اپنے ہی کمرون کو جنکی چوکھٹ کے باہر وہ قدم نہین رکھتی تھی یا چھوٹی سی دُنیا سمجھتی تھی جسکو اُسنے اپنے غمگین خیالات سے بسایا تھا اور جسکے باہر نکلنے کی اُسکو صلا اور مطلقاً پروا نہین تھی۔

خاندان بلمانٹ مین صرف ایک لیڈی کلیرا بچی تھی جسپر غموم و ہموم کا سحر کارگر نہ ہوا تھا وہ ایسی سخت سنگدل اور طبقۂ اُمرا کی عورتون مین ایسی کامل مثال تھی

کہ اُسکو کسی بات کا رنج اور ملال نہ تھا اور اگر اپنے رشتہ مندون اور یگانون کی حالت
دیکھکے رنج و ملال تھا بھی تو اس بات کا تھا کہ اُنکے ہجوم افکار کی وجہ سے اب
قصر بلمانٹ مین کوئی تقریب یا دعوت یا رقص و نوا کی نہین ہوتی تھی۔

اس تین مہینے مین جنکا ہمنے حوالہ دیا ہی مسٹر کالنس اپنے معمول سے دولتخانہ
مین آتا تھا اور اسکو اسکی کیا پڑی تھی کہ وہ اس مکان کے اتنے مکینون کی پوشیدہ اندوہ
حسرت کی جو اُنپر غالب تھی خبر لیتا۔ وہ انھین دونون بہنون کی طرف متوجہ رہتا اور
خاص اس معاملے مین اُسکے طرز و روش کے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ اُنمین سے
ایک کا یہ بھی خریدار تھا دونومین سے ایک کے ساتھ اس کی بھی عقد کی آرزو تھی۔
لیکن ہنوز اُسنے اپنے دل سے مشورہ نہین لیا تھا کہ دونومین سے کس کو پسند کرسکے۔
کبھی لیڈی کلیمنٹا سے نہ شادان و فرحان گفتگو کرتا تھا اور بعض وقت لیڈی میری سے
دل کا غبار دور کرنے کی کوشش کرتا تھا اول الذکر کی تو عادت پڑگئی تھی کہ جب وہ آتا
اُسکی آؤبھگت کیا کرتی کیونکہ اور کوئی صحبت تو تھی نہین جسمین دل بہلتا اس لیے اکثر وہ بشاشت
رہا کرتی تھی اور اسی وجہ سے اس مشغلین کہنے والے تا نونی سے بات چیت مین خوش
رہتی تھی مگر چھوٹی بہن اس سے ناخوش اور کشیدہ ہی رہا کرتی تھی اور جو جو اُسکا اپنا ذاتی
ملال اُسکے ناتے اور زیادہ حس کرتا جاتا تھا یہ ناخوشنودی بھی اور زیادہ ہوتی جاتی تھی۔

لیکن اب ہم اپنی حکایت کا سلسلہ شروع کرتے ہین۔ ماہ جولائی کا اخیر تھا جیسا
ہمنے اوپر لکھا ہی اور ایک شام کے وقت پھر ہم ڈیوک آف بلمانٹ کو کتب خانہ مین
یکہ و تنہا بیٹھا دیکھتے ہین مگر اسوقت وہ میز پر کتاب کھولے اپنے سامنے رکھے ہوے
نہین بیٹھا ہی اسوقت وہ اپنے جوش و خروش باطنی مین کمرے کے طول مین ادھر سے
اُدھر اور اُدھر سے ادھر ٹہل رہا ہی۔ اور اکثر کبھی کبھی اسکے لبون سے مایوسی کے کلمات
نکلجاتے ہین۔ لیمپ کی روشنی مین اُسکا چہرہ جو گذشتہ مہینے سے زیادہ دبلا اور
زیادہ زرد ہوگیا تھا ہیبت ناک معلوم ہوتا ہی اور اُسکی پیشانی کے موٹے موٹے خطوط سے
تفکرات و ترددات کے غیر غلط پذیر علامات ہویدا ہین۔

اِسوقت کسی نے دروازے پر دستک دی لیکن اُسنے نہین سُنی پہلے سے زیادہ زور سے دستک پھر دی گئی اور اُبپ اُسنے دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی آہستہ سے دروازہ کھلا اور کلیمنٹائن کتب خانہ مین داخل ہوئی۔

ڈیوک ”تمھارا کیا کام ہے“

ایسی سخت اور کریہ آواز سے کہا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ اپنی تنہائی مین خلل پڑنے سے ناراض ہوا۔

کلیمنٹائن۔ (تحمل سے) ”مین حضور سے کچھ باتین کیا چاہتی ہون“

ڈیوک (سختی سے) ”مجھے اسوقت کسی سے بات چیت کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا میرا اسوقت مزاج درست نہین ہے۔ میرا بیٹا غم سے سوکھتا اور گھلتا جاتا ہے۔ میری چھوٹی بیٹی میری آنکھون کے سامنے جان دے رہی ہے۔ ہر طرح کے تفکرات اور تردد ات مجھے نگلے جاتے ہین اور میری بی بی“

لیکن اتنا کہہ کے وہ اچانک یہ یاد کرکے رُک گیا کہ زیادہ کہنا نامناسب اور خلاف عقل ہوگا یا سوا اسکے شاید کوئی اور قوی ترو جہ ہو جس سے وہ اپنی بی بی کا ذکر کرتے ہی کٹ رہ گیا۔

کلیمنٹائن ”لیڈی میری اور جناب بیگم صاحبہ کے رنج والم سے سوا اسکے کہ مین انکی ہمدردی کرون میرا کچھ تعلق نہین ہے۔ لیکن اِن مارکوئیس آف آرڈن کے غم و درد کی نسبت مین تسلیم کرتی ہون کہ مین میرا قدم ضرور ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ حضور اس بارے مین مجھے مورد الزام نہ سمجھتے ہونگے“

ڈیوک ”مین ہر شخص کو مورد الزام سمجھتا ہون اور ہر چیز سے میرا دل بھرا ہوا ہے اور ہر چیز کو مین مکروہ جانتا ہون۔ میری نگاہ اور خیال مین تمام دُنیا عارضۂ یرقان مین مبتلا ہے اور مجھے ذرا بھی رنج نہین جتنا جلد مین دُنیا سے اُٹھ جاؤن مصائب اور غم میرے گھر مین فوج کی طرح داخل ہو گئے ہین اور جو جو بربادیان اور تباہیان انھون نے کی ہین وہ سخت بیرحمی سے کی ہین“

کلیمنٹائن "حضور اس سے بھی زیادہ اپنی تقدیر کو کوستے اگر مارکوئس آف آرڈن اُس گمنام سینے والی سے اپنا عقد کر لیتے"

رئیس اعظم "شاید اس بارے مین تم سچ کہتی ہو۔ بہرحال مین نے اپنا فرض ادا کیا کہ تمکو ضروری تدبیرین عمل مین لانے کی اجازت دی جس سے اس معیوب اور رسوا کرنیوالے تعلق کا انسداد ہوا تمکو معلوم ہو کہ اُس لڑکی کا کیا حال ہوا"

کلیمنٹائن "نہین میرے لارڈ مجھے کچھ معلوم نہین ہو۔ لیکن مین یقین کرتی ہون کہ مارکوئس آف آرڈن ہر جگہ اُسکو تلاش کرتے ہین"

ڈیوک "اور ہمکو اُمید ہو کہ اُسکی تمام کوششین ناکام رہینگی لیکن اسوقت تم میرے پاس کیون آئی ہو اور مجھ سے کیا چاہتی ہو"

کلیمنٹائن "شاید حضور کو یہ اشتباہ ہو کہ جس معاملے کا ابھی تذکرہ تھا اُسمین جو خدمات مین بجالائی ہون اُنکے صلہ کی مین طالب ہون"

ڈیوک "میرے قیاس مین تو یہی بات آتی ہو۔ اُسوقت تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمکو معاوضہ کی کچھ جلدی نہین ہو کیونکہ تمھارا ارادہ تھا کہ تم کسی وقت آیندہ شاید کسی بات کی درخواست کروگی۔ اس لیے مین سمجھتا ہون کہ اب وہ وقت آگیا ہو کہ تم اپنا انعام مانگنے آئی ہو۔ اچھا کہو کیا چاہتی ہو۔ جلدی کرو"

کلیمنٹائن "میرے مطالبہ سے حضور چونک اُٹھینگے۔ بلکہ زیادہ اس سے سراسیمہ ہوجائینگے بدحواس ہوجائینگے۔ اور مغلوب الغضب ہوجائینگے"

خواص کے اس تقدم بالحفظ اور پہلے سے متنبہ کردینے کو پسند نہ کرکے ڈیوک نے کہا

ڈیوک "کیا تمھارا ارادہ ہو کہ تم اپنے مطالبہ مین زیادہ نامعقولیت کو دخل دوگی۔ لیکن دیر بیکار ہو۔ اور مین اسوقت اکیلا ہی رہنا چاہتا ہون۔ مانگو کیا چاہتی ہو"

کلیمنٹائن "مارکوئس آف آرڈن کی بی بی بنکے مارشنس آف آرڈن کہلانا"

مغرور و متکبر ڈیوک آف بلمانٹ یہ سُنکے اس طور پر چونکا گویا اُسکو سانپ نے ڈسا تھا اور اُسکے بعد لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہی پیچھے ہٹتا گیا۔ گویا کسی سخت صدمہ سے

لگمگاتا ہی۔ مگر فوراً ہی اُسنے ہوش و حواس بجا کر کے کہا۔
ڈیوک "سُن ای جوان عورت مجھے تاب نہیں کہ مین تجھ سے مزاح کی باتین کرون
اور بے تکلفی جو تم نے اختیار کی تمھارے مذاق اور معمول کے بالکل خلاف ہی"
کلیمنٹائن۔ (ثابت قدمی اور مستقل ارادے سے) "مین حضور کو یقین دلاتی ہون
کہ مین مزاح نہیں کرتی مین سچ عرض کرتی ہون۔ اور گو میرا یہ مطالبہ ناگوار خاطر عالی
مگر کسی قسم کی چشم نمائی سے مین اپنی حجت سے باز نہ رہونگی"
ڈیوک۔ (خفگی سے) "لیکن کلیمنٹائن تو سٹرن ہوگئی ہی"
کلیمنٹائن۔ (تحمل سے) "میرے انعام کے انکار سے حضور سٹری ہوگئے ہونگے"
ڈیوک آف بلمانٹ۔ (طنز سے ہنستے ہوے) "ای جوان عورت اگر تم واقعی سچ
کہتی ہو تو درصل تم یہ سوچتی ہوگی کہ تم کو اس دھمکی سے کہ ورجینیا مارڈنٹ کے بارے
مین کل معاملہ ظاہر کر دیا جائیگا مجھپر ہر طرح سے زور ڈالنے کا اختیار حاصل ہوگیا ہی
خیر۔ میرے بیٹے کے پاس جاؤ اور اُس سے سب کچا چٹھا کہدو اور یہ بھی کہدینا کہ اُسکے
باپ نے اُسکی حماقت زدہ محبت کے انسداد کے لیے جو اُسکو اُس محتاج لڑکی کے ساتھ تھی
تمکو مقرر کیا تھا۔ اور اگر وہ مجھ سے سبب دریافت کرنے آئیگا تو مین جو جا ہونگا جواب
دے لونگا۔ اب جلد یہان سے نکلو ورنہ میرے خواص بیعزتی سے تم کو اس گھر کے
باہر نکال دینگے"
لیکن کلیمنٹائن اپنی جگہ سے نہ ٹلی۔ اور بجاے اسکے کہ وہ ڈیوک کی ایسی
سخت اور خشمناک نگاہیں دیکھ کے دب جاتی اُلٹا مسکرانے لگی۔ اور اُسکے چہرے سے
معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ایسا خوفناک اور ہولناک بھید اُسکو معلوم ہی جو اُس بھید سے
جسکا ڈیوک نے ابھی حوالہ دیا تھا بدرجہا بڑا بھاری ہی جسکے سبب سے وہ ڈیوک کو
اپنی مٹھی مین سمجھتی تھی ڈیوک نے وہ کامل اطمینان کا تبسم اُسکے لبون پر دیکھا اور
بیچینی کی سی کیفیت اُسکو محسوس ہونے لگی کیونکہ اُسکا ایمان ایسا نچا اور پاک نہ تھا
جسکے زور پر وہ اِس عورت کو جواب زیادہ ستقلال سے اُسکے روبرو ڈٹی کھڑی تھی

زیادہ تضحیک و توہین کے کلمات کہنے کے قابل ہوتا۔

ڈیوک (تھرتھراتی آواز سے) "اب صرف ایک مرتبہ اور مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ آیا اس غیر معمولی مطالبہ مین تم سنجیدہ ہو!!"

خواص "اور صرف ایک ہی مرتبہ اور مین حضور کو یقین دلاتی ہون کہ مین نہ صرف سنجیدہ ہی ہون بلکہ اپنا مطلب حاصل کرنے مین کی نیت باندھے ہوے ہون"

ڈیوک "لیکن تم اس بات کو نہین سوچتی ہو کہ میرا بیٹا ایسی خلاف سرشت تجویز کو منظور کریگا تمھاری تجویز بالکل بیمعنی اور خلاف عقل ہے!!"

کلیمنٹائن "مین ان سخت کلامون اور عذرات کے سننے کو پہلے ہی سے تیار ہو کے آئی تھی میرے لارڈ سخت کلامون کی تو مجھے پروا نہین ہو باقی رہے عذرات مجھے کلی بھروسا ہو کہ انپر مین فتح حاصل کرونگی!!"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ ایک خوفناک خیال ڈیوک کے دل مین پیدا ہوا اور ایک سخت جکڑ سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا۔ اسکو یاد آیا کہ ممکن بلکہ اغلب ہو کہ یہ فرانسیسی عورت کسی ایسے بھید سے واقف ہو گئی ہو جسکے علم سے ڈیوک بالکل اسکے بس مین آجائے کیونکہ ایک خاص موقع پر بمقتضائے حالات وقت وہ ایسے ایک مقام پر رہتی تھی جس سے اسکو اس بھید کا معلوم ہو جانا آسان تھا اور اگرچہ اب تک اسکو بالکل یقین تھا کہ اس بلا کو بیچ کا اسوقت جبکہ اتفاق سے اسکا کھلجانا ممکن تھا انکشاف نہین ہوا ہو تاہم اسنے یہ خیال کرکے کہ یہ امیدین جنکو وہ قائم کرتا تھا سب جھوٹی ہین اسنے مضطرب اور خوف زدہ ہو کے اس خوفناک خیال کو اپنے دل سے نکال ڈالا جب ڈیوک آف بلمانٹ کی نگاہون اور اطوار مین فرانسیسی عورت کو اس اچانک تبدیلی کا پیدا ہو جانا معلوم ہوا تو وہ اس طور پر گویا ہوئی!!

کلیمنٹائن "جو جو باتین اسوقت حضور کے دل مین ہین اور جو جو خیالات حضور کو گذرتے ہین انکو مین سمجھتی ہون اور مین صرف اس قدر کہنا کافی سمجھتی ہون

کہ مجھے سب حال معلوم ہی"
یہ سُن کے بدنصیب امیر اعظم ڈگمگاتا ہوا ایک آرام چوکی کی طرف چلا اور اُسپر بیٹھ کے کہنے لگا۔
ڈیوک "وہ سب۔سب"
لفظ سب کا اعادہ اُسنے غم آلود آواز سے کیا اور خواص کے حیرانی سے بردبار اور متحمل مگر مستقل چہرے کی طرف دیکھا۔
کلیمنٹائن "ہان سب"
یہ کلمات اِس عورت نے بہ آہستگی باوزن آواز سے کہے۔اور معلوم ہوتا تھا کہ جو نگاہ اُسنے بدنصیب بلمانٹ کے اوپر ڈالی اُسنے اُسکے دماغ کے ساتھ آتش فشان تیر کا کام کیا اور اُسکے دلکو وہ لوہے کی گرم کی ہوئی سُرخ سلاخ کیطرح لگی انتہا درجہ کے اندرونی عذاب وعقوبت کی تلخی مین کانپتے کانپتے رئیس اعظم اس طرح بڑبڑایا۔
ڈیوک آف بلمانٹ "یا میرے خدا۔یا میرے خدا۔اب اور کیا کیا نئی مصیبتین میری بُری تقدیر۔مری بُری تقدیر نے میرے واسطے اپنے ذخیرے مین رکھی ہین لیکن نہین یہ بات نا ممکن ہی"
کلمات آخری مُنھ سے نکالتے ہوے ڈیوک اپنی کُرسی سے یکایک اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑھکے اُسنے اچانک فرانسیسی عورت کا ہاتھ اس زور سے پکڑا کہ کچھ عرصہ تک اسکو اندیشہ رہا کہ کوئی ضرر پہونچایا چاہتا ہی اور پھر دیوانہ پن کے جذبے مین آکر بولا۔
"صاف کہہ ڈال۔صاف کہہ ڈال۔اب چھپی چھپی دھمکیون کا کام نہین ہی۔اب مُندی مُندی تخویفون کا مقام نہین ہی۔ایسے ایسے شگوفے تو اب چھوڑ سکتے ہین۔بے عیب سے بے عیب شخص کو بہتان لگاتے ہین۔کہہ ڈال صاف صاف کہہ ڈال۔اے جوان عورت۔کہہ ڈال جو جو تجھے معلوم ہو اور جس سے تو مجھے اپنے بس مین سمجھتی ہی کہہ ڈال"

یہ کہہ کے اُسنے مجنونون کی سی وحشت اور نو تخوار ہستی سے جسکو دیکھ کے وہ گھبرا گئی اسکی طرف دیکھا۔

لیکن فوراً سنبھل گئے اور اتنا بھی قصد نہ کرکے کہ وہ اپنا ہاتھ اُسکی آہنی گرفت سے چھڑا لیتی اُسنے اُسکی وحشیانہ چمکتی ہوئی آنکھون کی طرف پرمعنی و پُر راز نگاہ سے دیکھا اور صاف صاف آہستہ آواز سے کہا۔

کلیمنٹائن "۔ وہ بھید جو آپکی زوجہ نے نیند مین سوتے سوتے بیخبری کی حالت مین ظاہر کر دیا تھا!"

ڈیوک آف بلمانٹ "ہائے۔ ہائے۔ جسکا مجھے خوف تھا وہی ہوا!"

ڈیوک کے چہرے پر جو مُردے کے چہرے کی طرح زرد تھا ہولناک حالت طاری ہوئی اور وہ اپنی کُرسی پر جا گرا۔ اور ادھر کلیمنٹائن کے خط و خال اس فتح نمایان سے تابان نظر آنے لگے اُسوقت ثابت ہوگیا کہ اب اُسکی فتح و نصرت مین کوئی دقیقہ باقی نہین ہے کلیمنٹائن کی مندرجۂ ذیل تقریر گو بہت آہستہ اور تُلی ہوئی آواز سے تھی مگر بدنصیب ڈیوک کے کانون کو وہ بہرا کر دینے والے گھنٹون کی آواز سے بھی تیز تر لگی۔ اور اُسکی جھنکار اُسکے دماغ تک پہونچی۔

کلیمنٹائن "اے میرے لارڈ۔ مین نے آپ کے صاحبزادے کو پیار کرنے کی جرأت کی ہے۔ ہان پیار کرنے۔ پرستش کرنے۔ اور عبادت کرنے مین جرأت کی ہے۔ اور اب مجھے یہ ہمت ہوئی ہے کہ مین اُسکی زوجہ بننے کی عزت اور مسرت حاصل کرکے اپنا ارمان نکالون۔ اے میرے لارڈ۔ کیا آپ اس خیال مین ہونگے کہ مین نے جو یہ تکلیفین کو جان سینے والی سے اُنکی محبت چھڑانے کے لیے اُٹھائین وہ خاندان بلمانٹ کی ہمدردی یا اُسکے لحاظ و پاس کی وجہ سے تھین۔ نہین۔ میرے لارڈ وہ اسباب جو اُنکی اور اُسکی اُمیدون پر پانی پھیرنے کے باعث ہوے تھے وہ سب خود غرضی اور خود بینی کے اسباب تھے۔ بیوجہ تو اُنکو چاہتی تھی اس لیے مین نے چاہا کہ وہ اور کسی کو نہ چاہین اور اپنی زوجیت مین نہ لائین۔

"اب تک مین نے صبر کیا اور جب چاپ اسی محبوب توقع مین بیٹھی رہی کہ جو نقش ورجنیا نے اپنا جمایا ہے وہ رفتہ رفتہ مٹ جائیگا۔ لیکن اس امید مین میری غلطی تھی۔ وہ اب بھی اسکو ویسی جوش سے چاہتے ہین جیسا ہمیشہ سے تھا۔ اور کوئی دن خالی نہین جاتا کہ وہ اپنی ورجنیا کی تلاش مین لندن کے ایک ایک کوچہ مین نہ جاتے ہون۔ اس حماقت کا انسداد ضروریات سے تھا۔ اور ہوا اور میری محبت اور میری بلند نظری کی مراد خاطر خواہ پوری ہونی چاہیئے۔ حضور نے میرے مطالبہ کو سماعت فرمالیا ہے۔ اب اسکا جلد ادا کرنا آپ کے اختیار مین ہے۔ اور جن تدبیرون سے مارکوئس آف آرڈن کو میری خواہشون سے مطلع کرنا اور انکو انکے مطابق کاربند ہونے کی ترغیب دینا چاہیئے ان تدبیرون کا بتانا میرا کام نہین ہے۔ مین خوب جانتی ہون کہ جب وہ وقت آئیگا اور آپ سمجھائینگے اسوقت کی کیفیت حضور کو نہایت رنج دیگی۔ اور غالبًا۔ بلکہ بالتحقیق بھی ضرور ہے کہ آپ اپنے بیٹے کے روبرو ہر امر کے اقبال اور تسلیم کر لینے مین مجبور ہو جائینگے اور پھر سوا اسکے اور کچھ چارہ کار نہ ہوگا کہ آپ پر وہ رحم کرین۔ مگر یہ سب خیالات گو مجکو آپکی ذات کے لحاظ سے انکا افسوس ہے۔ مجھے میرے ارادے سے جواب پکّا ہو گیا ہے کسی طور سے باز نہین رکھ سکتے۔ اسلیے مین ملتمس ہون کہ حضور براہ مہربانی اس معاملے مین تاخیر نہ فرمائین اور بہت جلد اس سے مارکوئس آف آرڈن کو مطلع کرینگے"

جسوقت سے کلیمنٹائن اپنی طول طویل اسپیچ سنا رہی تھی ڈیوک آف بلمانٹ آرام چوکی پر بیحس و حرکت پڑا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ تعجب سے اسکا منھ ہی دیکھا کیا اسکی حالت اس شخص کی سی ہو گئی تھی جسکی نیند مین آنکھین کھلی رہتی ہون اور دہشتناک خواب دیکھکے ڈرتا ہو اور صلیت ایسی معلوم ہوتی ہو گویا اسکا ممکن الوقوع ہونا ہی نہایت ہیبتناک ہے۔ اور تاہم وہ بدنصیب آدمی اپنے دل کو سمجھا نہین سکتا تھا کہ وہ سب خواب و خیال ہی تھا۔

لیکن جب کلیمنٹائن نے اپنی تقریر ختم کی اسوقت جو ناقابل بیان دردمندی اور جگر سوزی کی اذیت اسنے پیدا کی وہ ڈیوک آف بلمانٹ کے ستانے والے خیالات مین

کراہنے سے ظاہر تھی اور ایسا پایا جاتا تھا کہ وہ درد و اذیت کسی بڑے ہی سنگین جرم کی پاداش مین کافی سزا تھی جسکا اُسکے ایمان و یقین کے گرد ہجوم آور ہونا ممکن تھا۔

اِس انتہائی تکلیف دہ اور درد انگیز کیفیت کو دیکھ کے کلیمنٹائن کے دل پر کچھ بھی اثر نہین ہوا بلکہ اُسنے کمبخت رئیس اعظم پر ایک آخری پُر راز اور ہیبتناک نظر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

چوبیسوان باب

(خانہ برباد قمار باز)

چند منٹ تک بدنصیب ڈیوک آف بلمانٹ اُسی خوف اور حیرانی کی حالت مین رہا جسمین اسکو فرانسیسی عورت چھوڑ گئی تھی لیکن یکایک کرسی پر سے چونک پڑا اور دو مرتبہ اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا اور انتہائی مایوسی و حرمان مین کہا۔

"یا خدا میرا کیا انجام ہونا ہے۔ مین کیا کرون"!

انتہائی ماندگی اور سستی اسکو محسوس ہوئی۔ دماغ پر بوجھ سا معلوم ہونے اور دل کے ڈوبتے جانے کے سبب سے اُسنے خیال کیا کہ اب گرا۔ اب گرا۔ غشی کی سی کیفیت پائی گئی۔ کمرہ کی ہوا اسقدر گرم اور بھاری معلوم ہونے لگی کہ برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ مگر یہ سب اُسی کو محسوس ہوتا تھا۔ اصل کیفیت کمرے مین جیسی تھی ویسی ہی تھی۔ اِس کمرے کی ہوا سے اسکا دم گھٹا جاتا تھا اور اسکو معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایسے صندوق مین بند ہے جسمین مرنے کے بعد اسکو رکھ کے دفن کرتے۔

گھبراہٹ مین اُسنے اپنی ٹوپی اُٹھالی اور گھر سے نکل ہائیڈ پارک کی طرف راہی ہوا۔ شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے اُسکے تپ زدہ رخسارون پر پسینے جھلے اور اسکو تازگی سی محسوس ہوئی اور پانی کے قریب پہونچ کے ایک شیبانی بر منحیم بہت سی تیائیون کے جو سرپنٹائن کے کنارے درختون کے سایے مین پڑی تھین بیٹھ گیا۔ یہان پھر اپنے خیالات مین وہ غلطان و پیچان ہوگیا۔ مگر جو جو مشکلات۔ آزار دہ مشکلات اُس کے

خیالات کا اُسوقت موضوع تھین وہ اُلجھی ہوئی پیچیک کی طرح جسکا سُلجھنا ناممکن تھا معلوم ہوتی تھین۔ اپنے بیٹے کو ایک فرانسیسی عورت کی بلند نظری کا شکار بنانا ایک ایسا فعل تھا جسکے ارتکاب یا اقدام مین ڈیوک کو جرات نہین ہوتی تھی اور اس عورت کو دھمکانا ڈرانا یا اُسکے ساتھ توہین وحقارت سے پیش آنا ایک ایسی تدبیر تھی جو اُس سے کسیطرح بہ آسانی نہین کیجا سکتی تھی۔

اپنا عقدہ حل کرنے کے لیے ڈیوک آف بلمانٹ ان خیالات باطل سے بیفائدہ اپنے دماغ کو تکلیف دیتا تھا کہ اسی اثنا مین اُسنے کسی کے پانون کی آہٹ سُنی اور ستارون کی روشنی کا پانی مین عکس پڑنے سے اُسنے دیکھا کہ کوئی آدمی کنارے کے برابر چلا آتا ہے۔ چند منٹ مین وہ شخص آتے آتے ٹھہر گیا۔ اپنے بازو اُس نے سرپن ٹائن کی طرف پھیلائے اور ایک مایوسانہ آواز نکالی۔

دفعتًا ڈیوک پر اسقدر خوف غالب آیا کہ وہ اپنا رنج بھول گیا اور اُس رنج کی یاد اس خوف مین جذب ہوگئی کہ شاید کوئی شخص خودکشی کرنا چاہتا ہے۔ مگر جون ہی اُسنے چاہا کہ دوڑکے اجنبی شخص کا بازو پکڑے کہ وہ شخص خودبخود گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ "نہین نہین۔ یہ مجھ سے نہ ہوسکیگا" اور سیدھا وہ اُس تپائی کی طرف آیا جہان ڈیوک بیٹھا تھا۔

ڈیوک "اے ناشاد شخص! تو کون ہے اور کیا بے احتیاطی کا کام کیا چاہتا تھا" اسوقت ڈیوک کے بدن مین تکلیف دہ رعشہ پیدا ہوگیا تھا کیونکہ یہ موقع ہی ایسا تھا کہ ایک شخص ڈوب کے اپنی جان دینا چاہتا تھا۔

ڈیوک کی آواز سُنکے وہ شخص پیچھے ہٹا اور درختون کے سایے مین ایک شخص کو بیٹھا ہوا دیکھ کے اُسنے کہا۔

اجنبی شخص "اوہ۔ کیا یہان کوئی موجود ہے"

اسکے بعد وہ فورًا سنبھلا اور سنبھلتے ہی اُسنے اگر بالکل بھیانک آواز نہین تو ایک درشت آواز سے کہا۔

"اگر درحقیقت تم کو میرے ساتھ اصلی ہمدردی ہی۔ کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ جو میرا ارادہ تھا وہ تم جان گئے ہو تو تم میری رفع ضروریات اور حاجت روائی کرنے سے اپنی نیکی ظاہر کرسکتے ہو"

جسوقت یہ اجنبی شخص جلدی سے ادھر آپہونچا تھا اُسوقت ڈیوک اپنی تپائی سے اُٹھ بیٹھا تھا اور جب مذکورہ بالا گفتگو اجنبی شخص کررہا تھا اُن دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا جہان تک مقام کی تاریکی مین یہ دونون ایک دوسرے کو دیکھ سکے اُس سے ڈیوک نے تو دیکھا کہ اسکے سامنے ایک گرانڈیل جوان کھڑا ہی لباس اچھا ہی۔ چہرہ بھی قدرت نے اچھا بنایا ہی لیکن عیاشی کے سبب سے زرد ہوگیا ہی۔ اور اُس شخص کی آنکھین جنمین ایک قسم کی وحشیانہ چمک پائی جاتی تھی اُس رئیس اعظم کے تمام جسم کا جائزہ لیتی ہوئی الماس کی گھنڈی دار سوئی پر جو ستارے کیطرح ڈیوک کے سینے پر اُسکی قمیص مین لگی تھی ٹھہر گئی تھین۔

جوان آدمی کے گفتگو کے حصۂ اخیر کے جواب مین ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک "تم چاہتے ہو کہ مین تمھاری ضروریات رفع کرون پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو"

جوان آدمی "میری کل تاریخ کا خلاصہ پانچ لفظون مین ہوسکتا ہی۔ میری تعلیم بطور ایک شریف زادے کے ہوئی تھی جسکے یہ معنی ہین کہ میرے والدین نے مجھے کوئی پیشہ یا کام نہین سکھایا جو اُنپر فرض تھا۔ اور مجھے کاہلی اور عیش و عشرت مین بسر کرنے دیا جو اُنپر فرض نہ تھا۔ مگر وہ خوش و خرم تھے اور مین ہی اُنکا اکلوتا بیٹا تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ یہی وجہ ہوئی جو اُنھون نے مجھے اس طور پر رکھا۔ قریباً بیس برس کا میرا سن تھا جب اُنکا انتقال ہوا اور سال بھر بعد جب مین سن بلوغ کو پہونچا تو مجھے تین لاکھ روپیہ نقد ترکہ مین ملا۔ اب میرا ستائیس برس کا سن ہی اور چونکہ سب جمع جتھا قمارخانہ کی بھیڑ کی نذر ہوئی ایک ادھی بھی پاس نہین ہی تو بیشک اب مین تباہ ہوگیا ہون۔ کہتے ہین کہ افعال کے اقبال سارواح کی

بہتری ہوتی ہے۔ اگر یہ مثل سچ ہے تو مجکو اپنی حماقتون کا صاف صاف حال بیان کرنے سے فائدہ حاصل ہونا چاہیئے!!

ڈیوک:- پس ای جوان تم بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہو!!

کسی غیر معلوم جذبے کی بلا مزاحمت ترغیب سے ڈیوک آف بلمانٹ نے اجنبی شخص کی تاریخ دریافت اور اسپر غور کرنیکی غرض سے یہ سوال کیا تھا۔

اجنبی شخص (اکھڑپن سے) "بالکل۔ ای مہربان جناب۔ یا جو آپ ہون۔ ایسا کہ اب نہ رہنے کو مکان ہے۔ اور نہ شام کا کھانا میسر ہے۔ اور مین اس رستے مین یہ قصد مصمم کرکے آیا تھا کہ جو شریف پہلے ملیگا اسکی کملی کٹھری کرونگا یا ڈوب مرونگا پس ایسا تو کوئی نہین ملا جو لوٹنے کے لائق ہوتا اسلیے قریب تھا کہ مین دوسرا کام کرتا۔ جون ہی وہ نازک موقع آیا کہ خودکشی کے خیال سے میری انسانی سرشت سرکش ہوگئی۔ مین خوش ہون کہ ایسا نہین ہونے پایا اور اب آپ بھی مل گئے ہین"!!

ڈیوک:- تو کیا اب تم مجھے لوٹ لوگے!!

اسکی آواز کانپنے لگی۔ مگر ایسا ہرگز نہین تھا کہ بالکل خوف ہی سے کانپتی ہو بلکہ اسکو معلوم ہو گیا تھا۔ اسکی روح کے عمق مین کسی پوشیدہ آواز نے چپکے سے کہدیا تھا کہ شیطان نے اسکو ایک ایسے شخص سے ملا دیا ہے جو ٹھیک ٹھیک اس آلہ کا کام دیگا جسکی بمقتضاے حالات وقت اسکو حد سے زیادہ ضرورت تھی۔ اور اس وجہ سے آواز کانپتی تھی۔

طنز کی آواز سے جسمین وحشیانہ بیفکری اور بے احتیاطی ملی ہوئی تھی اجنبی شخص نے کہا۔

اجنبی شخص:- کیا مین پھر تم کو لوٹ لون۔ تمھاری قمیص کی چنٹون مین ایک ہیرے کا بروچ لگا ہے۔ تمھاری انگلی مین انگوٹھی چمک رہی ہے۔ تمھاری گھڑی مین سونے کی زنجیر لگی ہے۔ یہ سب چھوٹی چیزین منھ تک بھری ہوئی تھیلی کی دلیل ہین۔ علاوہ اسکے تم مسن ہو۔ اور تمھارے ہاتھ پانؤن بھی مضبوط نہین ہین

اور مین قوی ہیکل جوان ہون۔ ادھر مین ہرکیولیز کے برابر طاقت مین ہون تو ادھر تم ڈیوس کے برابر دولت مین ہو۔ اور مین لازرس کا سا محتاج ہون بس اگر تم اپنی تھیلی میری نذر کردو تو کبھی نہ کبھی وہ تمھارے کام آرہے گی۔ اور مجھ پانیوالے کو تو وہ اسوقت تعجبات کے کام کرکے دکھائیگی یعلوم ہوتا ہے کہ جسقدر تم بہادر ہو اسیقدر دولتمند بھی ہو اس لیے تم فوراً میری درخواست کی تعمیل کرو۔

جب تک یہ طولانی مکالمہ ہوتا رہا ڈیوک کو اپنے نئے شناسا کے چال چلن کے اندازہ کرنے کی فرصت ملی۔ زیادہ گوئی۔ شوخ چشمی۔ بے امتیازی قصد مصمم کی درشتی اور وحشیانہ بفکری۔ یہ سب صفتین اُسمین موجود تھین۔ اور اُسکی آوازا وار اطوار سے پایا جاتا تھا کہ یہ تباہی زدہ قمارباز مایوسی اور ناامیدی کی حالت مین جو چاہتا کر بیٹھتا۔ قصّہ کوتاہ وہ اُن لوگون مین تھا جنکو قمارخانے کی ہوا اور آوارہ لوگون کی صحبت نے خراب کرڈالا تھا۔ اُسکا جسم اور اُسکی جان دونون نجس اور ناپاک ہو گئے تھے۔ اور چونکہ وہ اپنے بدذات، ہمصحبتون کی بدسلوکی سے جنھون نے اُسکو لوٹ لیا تھا جلا بھُنا تھا اس لئے اپنی باری پر وہ خود ہر طرح کی بدذاتی اور شرارت کا کام کرنے کو مستعد اور تیار تھا۔

جسقدر ڈیوک آف بلیمانٹ جوان آدمی کی چال ڈھال سے جو اس طور پر وہ دریافت کرتا تھا زیادہ واقف ہوتا گیا اُسیقدر وہ جذبہ بھی جو اُسکو مجبور کرتا تھا کہ اس شخص سے جسکو عین موقع اور وقت پر شیطان نے اُس سے ملایا تھا کچھ کام لے مضبوط ہوتا گیا تھا۔ اُسوقت تک جب اتفاقیہ یہ ملاقات ہوگئی تھی ڈیوک نے ارتکاب جرم کا بھی خیال نہین کیا تھا۔ اُسوقت بھی جب ڈیوک اُن مشکلات پر غور کرتا تھا جنمین کلیمنٹائن کے حد سے زیادہ غیر واجب مطالبہ کے سبب سے وہ واجب طور پر غلطان وپیچان تھا ایسا خیال اُسکے گوشۂ دماغ مین نہ سمایا تھا لیکن مجسّم بدی نے یہ موقع ضرور پایا تھا کہ برخلاف سابق کے خاص اسوقت پر وہ ڈیوک کو اس بارے مین کامل تک و دو کرنے کے لئے

شدنی خون کی رنگت کی جھلک معلوم ہوتی ہے"

ڈیوک۔ خون"

جون ہی یہ بدمین لفظ اُسکے گوش زد ہوا اُسنے چونک کے پھر اُسی کا اعادہ کیا۔ لیکن پھر جلدی سنبھل کے یہ کہا۔

"اور اگر تمھارا قیاس صحیح بھی ہو تو کیا تمکو کچھ پس وپیش ہوگا"

جوان شخص "نہین پس وپیش کی کیا بات ہے۔ آیئے اب مین اپنی لیاقتون کو ایک مختصر جنگی کے نرخنامہ کے طور پہ بیان کرتا ہون یہ ایک قسم کی قیمتون کی شرح کی درجہ بندی ہے جنکے بدل مین اپنی ذات اپنا جسم اور اپنی جان بیچنے کو تیار ہون خیر سُنیئے پہلے شاہراہ عام پر سرقۂ بالجبر کی جرأت۔ ایک ہزار روپیہ۔ نقب زنی جہان مکان کی حفاظت پولیس کرتی ہو۔ دو ہزار پانچسو روپیہ گھر جلا دینے والی آتش زنی۔ چار ہزار روپیہ کیونکہ تاوقتیکہ کوئی پولیٹکل مطلب مدنظر نہ ہو یہ ایک بزدلی کا کام ہے۔ قتل طفل چھ ہزار روپیہ۔ جوان آدمی کا قتل۔ آٹھ ہزار روپیہ۔ اور عورت کا قتل۔ دس ہزار روپیہ یہ میری شرح اور شرائط ہین۔ نقد کا معاملہ ہے اُدھار نہین پہلے لیلونگا پیچھے کام کرونگا کیونکہ مین نہایت ادب سے عرض کرتا ہون کہ اُدھار کام کرنے سے مجھے انکار ہے"

اس تمام ہولناک خون آلود تفصیل کو سُن کے جو اُسکے نئے شناسا نے بلا تکلف دل کھول کے بیان کی تھی ڈیوک کانپ گیا اور سرد اور سُن ہوگیا۔ اور پھر مستفسر ہوا۔

ڈیوک "لیکن یہ سب جو تم بیان کر گئے ہو سچ بھی ہے یا بالکل ژٹل ور مزاح ہے"

پکا بدذات "کیا مین تم سے نہ دریافت کرون کہ آیا جو تم نے کہا ہے وہ سب سچ ہے یا کیا ہے"

ڈیوک آف بلمانٹ "تمھارے پاس تو ضمانت اور ثبوت دونون موجود ہین کہ مین سچ کہتا ہون یا نہین۔ اگر سچ نہ کہتا تو مین تمکو اسقدر روپیہ کی تھیلی حوالہ نہ کردیتا"

جوان آدمی "مین اس عطیہ کو جو بطور ضمانت ہے قبول کرتا ہون۔ اور اب مطلب کی بات بھی کہیے گا یا نہین یا ابھی آدھ گھنٹہ تک اور یہ بکواس لگی رہیگی"

ڈیوک۔ "آج کی شب اس سے زیادہ معاملے کی بات مین نہین کہہ سکتا۔ اور آج ہی معاملہ طے نہین ہو سکتا۔ ایک ہی ہفتہ کے بعد آج ہی کے دن ہم تم پھر ملینگے اسی جگہ اسی وقت"

جواری۔ (اکھڑ پن سے) "یعنی جب تم ایک درجن بھر پولیس والون کو اپنے پیچھے پیچھے لاؤ گے۔ مین ایسی آسانی سے گرفتار نہین ہو سکتا ہون"

ڈیوک۔ (حقارت سے) "تیری گرفتاری سے میرا کیا فائدہ ہو گا احمق"

جوان بد ذات۔ "اور جو لوگ اپنے ہمجنس کو گرفتار کراتے ہین اُس سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہین۔ جب دیکھو جب گرفتاریان۔ جہان دیکھو وہان گرفتاریان ہوتی ہی رہتی ہین"

رئیس اعظم۔ "سچ ہے۔ مگر اس پہلی بات چیت مین تم نے گھوڑون کی ٹاپ کا خیال نہین کیا وہ اسی طرف آ رہے ہین اور آ پہونچے ہین سنو سنو۔ بیشک وہ پولیس کے سوار ہین جو آ رہے ہین اور اگر اب مین شور کرون تو تم بالضرور گرفتار ہو جاؤ گے۔ مگر مین چپ رہونگا اور تب تمکو یقین آئیگا کہ میرا ارادہ تم سے بدی کا نہین ہے"

جسوقت خدائی خوار تباہی زدہ جواری نے ڈیوک کی طرف اُسوقت جب وہ آخری فقرہ اپنے کلام کا کہہ رہا تھا اس نظر سے دیکھا کہ اُسکے بشرے سے اُسکے خیالات دریافت کرے تو اُسکی آنکھین ایک عجیب چمک سے چمک رہی تھین۔ رئیس اعظم جان گیا کہ اُسکا نیا شناسا اُن خیالات کے تجسس مین ساعی و سرگرم ہے جو اُس کے دل کے عمیق ترین حصہ مین جاگزین تھے اس لیے وہ سائے سے علٰحدہ ہو کے اُجالے مین آ کے کھڑا ہو گیا اور اس طور پر گویا ہوا۔

ڈیوک۔ "مین تمھاری تحقیقات اور جستجو سے مُنھ نہین چھپاتا ہون کیونکہ میرے ذہن مین بھی وہ بات نہین ہے جسکو تم دغا کہتے ہو۔ جب یہ سب باتین ہمارے تمھارے درمیان مین ہو چلی ہین پھر اندیشہ کس بات کا ہے"

قمار باز۔ "میرا اطمینان ہے۔ اور میرا تمپر بھروسہ ہے"

گمر داشنیع رہے کہ یہ بات جواری نے کہنے کو تو کہی لیکن جب تک وہ ڈیوک کے

پاس رہا اور سوار برابر سے جا رہے تھے تب تک وہ بےچین ہی رہا کیونکہ اُسکے دلمین تو چور تھا۔

جیسا کہ ڈیوک نے قیاس کیا تھا وہ دونون پولس ہی کے سوار تھے اور آہستہ آہستہ زمنے مین ہوتے ہوے کننگٹن گارڈنز کو جا رہے تھے۔ اور جب تک وہ سوار بہت دور تک نہ نکل گئے تب تک ڈیوک آف بلمانٹ خاموش ہی رہا اور یہ خاموشی اُسنے اُسوقت سے اختیار کی تھی جب سے سوار قریب سے جا رہے تھے۔

ڈیوک "اب تمکو میرا یقین آیا؟"

اجنبی آدمی "اب سوائے یقین لانے کے مین کیا کہہ سکتا ہون۔ آپنے مجھے نہایت قابل اطمینان کے ثبوت دیا ہی جسکا ایسی صورتون مین دینا ممکن ہی لیکن تاہم مین اس بات کی آپکو اطلاع دینا مناسب سمجھتا ہون کہ جب ہم پھر ملینگے اُسوقت مین دو بھرے ہوے پستول اپنے ساتھ لاؤنگا اور اگر کوئی بات دغا یا فریب کی آپکی نسبت پاؤنگا تو فوراً مین آپکا دماغ گولی سے اُڑا دونگا۔ ایک پستول سے تو مین یہ کام لونگا اور دوسرے پستول سے ایسا ہی دلچسپ کام اگر مین گرفتار ہو جانے کو ہوا تو خاص اپنے واسطے لونگا۔ سچ سچ یہ بات ہی کہ میری حالت مجھے تامل کرنے کی اجازت نہین دیتی اور اس لیے یہ سب ارادہ ہی کہ آپ کے واسطے مین اپنا جسم اور اپنی جان بیچنے کو حاضر ہون۔ علاوہ اسکے مجھے سب سے زیادہ دہشت یہ ہی کہ پولس کے ناپاک ہاتھ میرے جسم سے مس نہ کرین۔ اور نیوگیٹ کے قید خانہ کی آب و ہوا تو میرے مزاج کے بالکل ناموافق ہی۔ لیکن آپ سمجھ لیجئے کہ ایسی چھوٹی چھوٹی ضعیف الاعتقادی کی باتین کافی طور پر معافی کے لائق ہین۔"

اس قزاقے کی تقریر کو سُن کے ڈیوک اپنی نفرت کو جو اس شخص کی لچپنے کی باتون اور طراریون سے اور اُسکی آواز اور الفاظ اور طرز و روش سے پیدا ہوئی تھی چھپا نہ سکا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک "تم اپنے پستول لیتے آنا۔ تمھاری خوشی۔ آج ہی کے دن ہفتہ بعد

رات کے دس بجے ہم یہان پھر ملینگے ؟

قمار باز - منظور ہی - سخی داتا !!

اسکے بعد ڈیوک اور قمار باز رخصت ہوے - اول الذکر اپنے دولتخانہ واقع گروس ونر اسکوئر کی طرف راہی ہوا اور آخر الذکر بہت سی دوزخوں مین سے ایک دوزخ کیطرف چلا جیمین سینٹ جیمیس کے زری طرہ و بادلہ پوش کثرت سے نظر آتے ہین -

پچیسوان باب

(ڈیوک کی تدبیرین)

ڈیوک آف بلمانٹ اور خانہ برباد قمار باز کی حسب وعدہ پھر ملاقات ہوئی - لیکن ڈیوک نے اپنا ارادہ اور جو کچھ مدنظر تھا تمام و کمال ظاہر نہین کیا تھا - اس مرتبہ پہلی دفعہ سے زیادہ ڈیوک نے اپنے نئے شناسا کے دل کی تھاہ لی اور خاطر خواہ نتیجہ نکلا اس مرتبہ ڈیوک نے پانچ سو روپیہ کی ایک اور تھیلی جوان شخص کو دی اور ایک ہفتہ کے بعد پھر ملاقات کا دن مقرر کیا - اسکے بعد وہ ایک دوسرے سے جُدا ہوے - یہ ملاقات کا دوسرا وعدہ بھی وقت مقرری پر ایفا کیا گیا اور رئیس اعظم نے قمار باز کے چال چلن کا اور زیادہ امتحان لیا اب واقعی اسکو یقین کلی ہو گیا کہ اتفاق یا شیطان کے ذریعہ سے ایسا پکا بد ذات اور چھٹا ہوا شریر اسکو ملگیا ہی جو صرف موقع ہی دیکھتا ہی اور ارتکاب جرم کے لیے تیار ہی - اس دوسرے وعدے کے جلدو مین تباہی زدہ قمار باز کو پانچ سو روپیہ اور انعام مین ملا اور تیسری ملاقات دو ہفتہ گذر جانے کے بعد قرار پائی -

اس آخری موقع پر جو بات ڈیوک آف بلمانٹ کے دل مین تھی وہ اُسنے جوان آدمی کے سامنے صاف صاف بیان کردی کوئی پردہ نہ رکھا - اور جیسی اُسکو اُمید تھی ویسا ہی اُسنے مجوزہ کام کے انجام دینے کے لیے اُسکو تیار و مستعد پایا - زر انعام دونون کی رضامندی سے قرار پایا اور ایک حصہ پیشگی بھی دیدیا گیا -

مابقی انعام کے لیے کچھ اور بندوبست کیا گیا۔ اور اُس ناانصافی کی بابت جسپر کامل غور کرلیا گیا تھا ڈیوک نے اپنے کارپرداز کو پوری پوری ہدایتین دین۔ اس طور پر سب امر طی پا کے وہ دونون پھر ایک دوسرے سے علیحدہ ہوے۔

جب کلیمنٹائن نے پہلے پہل اپنی گستاخانہ امیدون کا اظہار جو وہ مارکوئس آف آرڈن کی نسبت رکھتی تھی ڈیوک آف بلمانٹ کے روبرو کیا تھا اُسکو ایک مہینا گذر گیا تھا اس عرصے مین اکثر ڈیوک نے وقتاً فوقتاً جہانتک ممکن ہوا کلیمنٹائن کو ہر طور پر سمجھایا کہ وہ بلند پروازی کے ارادے سے جس سے نوجوان لارڈ اسکا شوہر بننے کے لیے مجبور کیا جاتا باز آئے مگر کوئی فہمائش کارگر نہ ہوئی ڈیوک اپنی استطاعت کے موافق ایک نہایت کثیر رقم روپیہ کی دیتا رہا گر خواص اس رشوت سے انکار کرنے مین مستقل اور دوسری شرط کے پورا کرانے کے لیے مصر اور بجد رہی۔ آخر کار جب ڈیوک نے دیکھا کہ خوشامد، عاجزی۔ دباغت کسی سے کام نہین نکلتا اور نہ روپیہ کام دیتا ہے کہ اُسکا ارادہ بدل جائے اس لیے اُسنے اپنے دلمین ٹھان لیا کہ وہی آخری درجے کی تدبیر مناسب ہے جسپر اُسنے ایک مہینے تک برابر تکیہ کیا تھا اور سوچ لیا تھا کہ اگر کوئی اور تدبیر کام نہ آئیگی تو مجبوری بجز اسکے سوا اور کیا چارہ ہوگا پس جو آخری ملاقات ڈیوک کی قمار باز سے ہوئی تھی جسکا اوپر حوالہ بھی دیا گیا ہے اُسمین سب تجویزین قرار پا گئی تھین۔

اس ملاقات کی صبح کو ڈیوک آف بلمانٹ نے موقع پا کے کلیمنٹائن کو اشارے سے کتب خانے مین بلایا اور جب یہ دونون یکجا ہوے اور کوئی تیسرا شخص وہان موجود نہین تھا تو ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک ''یہ اب آخری مرتبہ ہے کہ مین تمھاری خوشامد کرتا ہون ورنہ عاجزی سے کہتا ہون کہ تم مان جاؤ اور اپنی تجویزیت جو میرے بیٹے کو تمام عمر گرفتار رنج و محن رکھیگی اور مجھے دل شکستہ قبر تک پہنچے گی باز آؤ۔''

فرانسیسی عورت۔ (خفگی سے) ''او میرے لارڈ۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہین

بچون کا کھیل کھیلتے ہین - مین حضور کو مہینا بھر سے برابر بار بار یقین دلاتی جاتی ہون کہ جو مین نے اپنے دلمین ٹھان لیا ہو وہ ٹھان لیا ہو"

ڈیوک "لیکن کلیمنٹائن تم جانتی ہو کہ میرا کم نصیب بیٹا کسی اور کو پیار کرتا ہو صبح سے شام تک وہ نوجوان سینے والی کی تلاش مین رہتا ہو - یہ تم بخوبی جانتی ہو"

کلیمنٹائن "اے میرے لارڈ یہ بات میرے اختیار کی نہین ہو - اس دنیا مین ہمکو سب باتون کے ایک ہی ساتھ حاصل ہو جانے کی توقع نہ رکھنا چاہیے اگر ہماری دلی اور عمدہ ترین امیدون کا ایک ہی حصہ حاصل ہو جائے وہی کافی ہو - میری تو دلی خواہش یہ ہو کہ میری محبت اور میری بلند نظری ایک ہی وقت اور ایک ساتھ ہی سے کامیاب ہو جاتی - لیکن اگر مین آپ کے بیٹے کی محبت حاصل نہ کر سکونگی تاہم مین اسکے خطاب اور منصب کی شریک تو ہونگی"

ڈیوک "کلیمنٹائن تمھاری شادی کے ساتھ غم توام ہوگا اور چونکہ یہ شادی مارکوئس کی مسرت کو برباد کریگی اسلیے وہ تم سے نفرت کریگا اور تمکو پسند نہ کریگا - وہ تمکو ایک بیدرد قاتل جسنے اسکی امیدون کو موت کا صدمہ پہونچایا ہو سمجھے گا"

فرانسیسی عورت "اسکا مجھے افسوس ہو - مگر مارکوئس کی بیگم بننا اور اپنے شوہر کے ناپسند ہونا بہ نسبت اسکے کہ لیڈی کی خواص بنی رہون بہتر ہو تلون مزاج آقا یا بی بی کی خفگیان آدمی کہانتک برداشت کرے - آئے دن کا جھگڑا"

ڈیوک "اے لیڈی موسلی تمھارا ایسا مالک اور ایسی بی بی نہین ہو جو تم پر جبر و قہر کی نظر سے دیکھتی ہو"

کلیمنٹائن "[illegible] (اسی غریبی کی حالت مین مین پڑی رہونگی اور یہی کار خدمت میرے تعلق رہیگی تو مجھے کبھی نہ کبھی ایسے آقا اور بی بی کبھی ملجائینگے"

یہ فقرہ جوان عورت نے آواز اور طریقے کے استقلال اور ثابت قدمی سے کہا -

ڈیوک (افسوسناک ملامت سے) "میرے بیٹے نے کبھی تم سے کلیمنٹائن کوئی برائی نہین کی ہو اور تم اسکو دائمی مصیبت مین محبوس رکھوگی"

کلیمنٹائن نے وہ اپنے فعل کے مختار رہینگے۔ اگر انکو انکی ورجینیا ملجائے تو اُس سے آشنائی کریں جب تو اُنکی تسکین ہوگی"!

ڈیوک نے مگر ایسی حجتوں اور دلیلوں سے ایک طرح کی ہیبت ناک سنگدلی پائی جاتی ہے علاوہ اسکے تم یہ کچھ کو کے سکیوگی کہ خطاب اور دولت حاصل ہونے سے اصلی خوشی حاصل نہیں ہوتی مجھی کو دیکھو کلیمنٹائن میں بہا دیت خوش ہوں"!

آخری فقرہ اُسنے رنج و ملال سے کہا اور فرانسیسی عورت کے خوبصورت مگر مستقل چہرے کی طرف دیکھا۔

کلیمنٹائن۔ (بیتابی اور بے صبری کا طریقہ اور آواز اختیار کرکے) "یہ سب باتیں تو مجھ سے متعلق ہیں۔ حضور یہ سب کچھ ارشاد فرما چکے ہیں۔ ہم بار بار اسی راستہ پر چلتے ہیں جس پر چل چکے ہیں پہلے بھی ایکمرتبہ قدم بقدم حضور کسی قسم کی دلیلیں کی تھیں اور میں نے بھی اسی قسم کے جواب دیے تھے۔ دنیا بھر کی کچھ حقیقتیں تھیں التجائیں شکایتیں۔ میرے عزم بالجزم کو جنبش نہیں دیسکتی ہیں۔ میں اپنے ارادے پر ثابت قدم ہوں اور میرے لیے یہی کافی ہے۔ لیکن اب زیادہ توقف کی میں روادار نہیں ہوسکتی۔ جب میں نے پہلے اپنی آرزو کا اظہار حضور سے کیا تھا۔ اسکو پورا پورا ایک مہینا گذر گیا ہے اور اب تک مارکوئیس آف آرڈن ان سب باتوں سے بیخبر ہیں۔ اس بارے میں اُنسے گفتگو کرنے کا حضور کا کب تک ارادہ ہے؟"!

ڈیوک۔ (نہایت غضبناک ہوکر) "تم سنتو میں کیا کہتا ہوں۔ ادھر دیکھو کلیمنٹائن میں بھی اس توقف سے اُتنا ہی تنگ آگیا ہوں جتنی تم دق ہوگئی ہو۔ لیکن میرے تنگ آنے کی اور وجہ ہے اور تمھاری وقت کی دوسری وجہ ہے۔ تم اس سلسلہ میں داخل ہونے کی آرزومند ہو جسکو تم سمجھتی ہو کہ تمھاری مسرت کا باعث ہے گا حالانکہ میں اس کمبخت وقت کے آنے میں دیر لگاتے انکاتے ہیں ہر گیا ہوں جو خوفناک بھتنے کی طرح دور سے بڑا اور دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ اگر میرے لیے کچھ برا ہونا بدا ہے تو مجھے کچھ تردد نہیں ہے۔ میں اپنے مصائب کے مقابل سینہ سپر رہونگا صاف صاف

بات یہ ہی کہ اب مین ان اذیت دہ اور مذبذب باتون کی برداشت نہین کرسکتا اور صرف اس نظر سے کہ مین تمھارا قطعی ارادہ سُن لون مین نے تم کو ابھی یہان آنے کا ارشاد کیا تھا"

کلیمنٹائن "اور اُس قطعی ارادے سے حضور پہلے ہی واقف ہین بلکہ سچ تو یہ ہی کہ وہ آپ کو عرصے سے معلوم ہی - باقی رہین مذبذب باتین سو یہ باتین بھی آپ ہی کی ایجاد ہین - اور توقف کو جو کہا جاتا ہی کہ حضور کو ایذارسان ہی سو یہ بھی آپ ہی کے اختیار مین ہی اگر آپ چاہین توقف نہ ہونے دین - چوبیس ہی گھنٹے مین تو کل کاربرآری ہو سکتی ہی"

ڈیوک "ایسا ہی ہو گا میڈی مُوسلی - ایسا ہی ہو گا - تم سنگدل اور بیرحم ہو مین ہی ہار مانونگا تمھاری ہی جیت سہی - تم اِس عظیم قربانی کے جبراً حاصل کرنے کو ثابت قدم ہو جبکو پلانٹ کا گھرانا تمھاری بلند نظری کو حوالہ کرنے کے قریب ہی - مین اُس قربانی کے انجام کی اجازت دینے کو دلیر ہون"

کلیمنٹائن "مین خوش ہون کہ اب حضور نے معقول بات فرمائی - آخر کار معلوم ہوتا ہی کہ اب تصفیۂ معاملے کے قریب قریب ہم آچلے ہین - مارکوئس آف آرڈن کو حضور اس خبر سے کب مطلع فرمائینگے"

اس کلام سے کلیمنٹائن کی آواز مین بھدّے پن کی فتحیابی معلوم ہوتی تھی -

ڈیوک "آج ہی صبح کو"

کلیمنٹائن "اور عقد"

ڈیوک "چوبیس گھنٹے کے اندر ہو جائیگا - اب یہان سے تم جاؤ اور جب تم کو معلوم ہو جائے کہ میری اور مارکوئس آف آرڈن کی ملاقات ختم ہو چکی ہے اُسوقت تم ذرا آنا کسی آدمی سے کہدو کہ مین مارکوئس آف آرڈن سے کچھ کہنا چاہتا ہون جلد آئین"

کلیمنٹائن "بہت خوب میرے لارڈ"

یہ کہہ کے فرانسیسی عورت ہنستی اور مسکراتی ہوئی کتب خانہ سے باہر نکلی۔
چند لحظہ کے بعد مارکوئیس آف آرڈن آیا اور ڈیوک نے بیٹھنے کو کہہ کے
حسب ذیل کلام کیا۔
ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے چند مہینے سے تمھارا بدلا ہوا حال دیکھ کے
میرا دل نہایت مغموم و ملول رہتا ہے۔ ابتک اس بارے میں مین نے تم سے کوئی بات
نہین کہی ورگذر کرتا رہا لیکن اب مجھے زیادہ غم برداشت کرنے کی تاب وطاقت
نہین ہے۔ کیا کوئی پوشیدہ راز ہے جسکے سبب سے تمھارا یہ حزن وملال ہے۔ کیا وجہ ہے
کہ تم اپنے باپ سے اپنا حال نہین کہتے کیا تمکو اسکا اعتبار نہین ہے"
یہ سُن کے مارکوئیس کرسی پر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیوک کا ہاتھ اپنے ہاتھون مین لیکے
لبون کے پاس لیگیا اور اُسکو بوسہ دیا اور کہا۔
چارلس "اے میرے پیارے باپ مین کمال انکسار اور عبودیت سے
گزارش کرتا ہون کہ اگرمین نے آپ سے اپنے ایک راز کو چھپایا اُسکی وجہ سے آپ
مجھے سرزنش نہ کیجیے لیکن مین جانتا ہون کہ اُسکے افشا سے صرف ناراضی"
ڈیوک "بس اے چارلس اگر مین اپنے قیاس کو ظاہر کرون تو مین کہہ سکتا ہون
کہ تم نے کوئی گرویدگی۔ شاید کوئی تعلق۔ پیدا کیا ہے جسکے بیان کرنے سے تمکو شرم
اور حیا آتی ہے اور تم نادم ہو"
چارلس۔ ہان گرویدگی ضرور ہے مگر تعلق کچھ نہین ہے"
نوجوان رئیس اعظم نے یہ کہا اور اُسکے بعد ہی زیادہ محبت آمود اور خوشی
کی آواز سے یہ بھی کہا۔
"لیکن مین یہ نہین کہہ سکتا کہ ایک نیک بخت۔ نیک ذات۔ پارسا۔ پاکدامن۔
دلربا۔ نوجوان لیڈی کے چاہنے سے مین شرمندہ اور نادم کیونکر ہو سکتا ہون
صرف اس وجہ سے کہ وہ غریب ہے اور عالیشان ذی منصب امرا اور رؤسا کے
بھڑکیلے جلسون اور محفلون مین اُسکو بار نہین ہے"

ڈیوک اس مقام پر پشیمان بن گیا اور اس محبت کے معاملے سے ایسی کامل اور پوری لاعلمی ظاہر کی جسکی روز بہ ترقی کے انسداد میں وہ خود ساعی ہوا تھا یا یون کہو کہ جن میں اسکی کارپرداز عورت بیرحمی اور سنگدلی سے خلل انداز ہوئی تھی۔ ہان ایسی کامل طور پر نادانستگی ظاہر کی کہ بناوٹ ثابت نہ ہونے پائی اور یہ دریافت کیا۔

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے وہ کون ہے؟"

چارلس (غمناک آواز سے) "اے باپ اس شخص کی نسبت جسکو مین پیار کرتا ہون آپکو کسی قسم کی اطلاع دینے سے کوئی فائدہ مقصود نہین ہے مجھے فکر یہ ہے کہ وہ میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ مین نے جو کوشش مین اسکے مکان و سکونت کی تلاش مین کین وہ سب برباد گئین۔ اور کئی ہفتے سے تو مجھے معلوم ہی نہین کہ آیا وہ اس بیہودہ دنیا کے ساکنون مین ہے بھی یا نہین ہے"

اس گفتگو کے وقت نوجوان رئیس اعظم کی آنکھون سے جوسنے اشک جاری تھے۔

ڈیوک۔ "تم کو اس جذبہ کے دبانے اور اس حمیت کے فرو کرنے مین جو تم کو ایسے شخص سے پیدا ہوئی ہے جسکی نسبت تمھارا خود اقبال ہے کہ وہ نہ تو مالدار ہے اور نہ خاندانی ہے کوشش کرنی چاہیئے"

یہ کہکے مغرور و متکبر ڈیوک آف بلکانٹ نے جیسا باپ کو ایسی حالت مین واجب و لازم ہے اس بارے مین بطور مناسب اپنے بیٹے کو نصیحتین کین لیکن چارلس نے نہین سنین نوجوان رئیس اعظم اپنے رنج آور خیالات مین گرفتار تھا اور قریب گھنٹہ بھر تک وہ رہا اور قریب تھا کہ اب اپنے باپ کے سامنے سے چلا جائے۔ مگر باپ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے تمھارا یہ رنج و غم جو تم کو گھلائے ڈالتا ہے مجھ سے دیکھا نہین جاتا"

مارکوئس آف آرڈن ۔ اے باپ مین آپکی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہون لیکن جب تک مین اپنی ورجینیا کو نہ ڈھونڈھ لونگا۔ کیونکہ یہی اُسکا نام ہے مجھے چین نہ آئیگا اب مجھے کبھی خوشی حاصل نہ ہوگی۔ دُنیا مین جو بہتری کی اُمیدین مجھے ہین اُنکی بیخ و بُن مین زہر پہنچا دیگا۔ اور مجھے کچھ پروا نہین ہے کہ کسقدر جلد مین تیرہ و تار قبر مین جاؤن ۔

ڈیوک ۔ چارلس اگر ایسی باتین کروگے تو مین بڈھا ہوجاؤنگا اور میرا کلیجہ پھٹ جائیگا۔ مہربانی سے ایک بات میری مانو گے۔

نوجوان رئیس اعظم کے دل پر اسکے باپ کی اس محبت نما ہمدردی کا بہت بڑا اثر ہوا اور اُسنے جواب دیا۔

چارلس ۔ بالضرور ۔ میرے پیارے باپ جو ارشاد ہوگا بجالاؤنگا ۔ وہ کون بات ہے جس سے مین آپکو خوش کرسکتا ہون ۔

ڈیوک ۔ وہ یہ بات ہے کہ تفریح حاصل کرو تاکہ تمھارا دل جو آٹھون پہر اس بدبخت محبت کے خیال مین رہتا ہے کچھ تو بہلے اور اس خیال کو چھوڑے ۔ آج میرے پرانے دوست لارڈ مرٹن نے میری دعوت کی ہے شام کو کھانا وہین ہوگا پس تمکو میرے ساتھ چلنا ہوگا ۔ مین تمھارا منتظر رہونگا ۔

چارلس ۔ بہتر ہے ۔ میرے پیارے باپ مین حاضر ہون جب آپ اپنے دل سے فرماتے ہین تو مجھے کب انکار ہوسکتا ہے ۔ مین جانتا ہون کہ آپکو خوش کرنے کا میرا کوئی حق نہین ہے گو مین خود مصیبت زدہ رنج و آلام کشیدہ ہون ۔

ڈیوک ۔ تسکین دے کے ۔ بھلے دن آنے کی امید رکھو چارلس ۔ بہرحال تم نے آج شب کو تفریح حاصل کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ لیڈی مرٹن نے بعد جلسہ طعام تقریب سوری کا انتظام کیا ہے ۔ اس لیے ہم لوگون کو شام کی پوری پوشاک پہن کے چلنا چاہیے سات بجے میرے ساتھ چلنے کو تم تیار رہنا ۔

چارلس ۔ مین ٹھیک وقت پہ تیار رہونگا ۔

اسکے بعد مارکوئیس آف آرڈن کتب خانہ سے چلا گیا اور پاؤ گھنٹہ کے بعد کلیمنٹائن ڈیوک کے سامنے پھر آموجود ہوئی۔

ڈیوک (انتہا کی سنجیدگی اظہار اور تحمل سے) "میڈی موسلی سب باتین طے ہو گئی ہین۔ میرے بیٹے نے اپنے باپ کی عزت بچانے کو اپنی ذات کو قربانی کرنیکی رضامندی ظاہر کی ہے"

کلیمنٹائن (غیر معمولی شوق کی آواز سے) "کیا بات ہے۔ آخر امیر ہین۔ شریف ہین اور اس خاص وجہ سے مین انکو اور زیادہ چاہنے لگی ہون لیکن عقد کب ہونیوالا ہے اور حضور نے کیا انتظام فرمایا ہے"

ڈیوک نے ایسی روکھی اور افسردہ دلی کی آواز بنائی گویا وہ کسی ایسے مضمون پر گفتگو کرنے کو ہے جسکو وہ کبر و نخوت سے بیان کرتا تاہم اس مضمون سے اسکے دل مین انتہا کا درد پیدا تھا جب اسنے یہ کہا۔

ڈیوک "دیکھو کچھ دیر ادھر توجہ ہو کے" تو ایسا خیال کسی کو نہ ہونا چاہیے کہ مین جو خاندان عظیم بلیجانٹ کا سردار ہون کسی طرح اس تعلق کا محرک ہوا ہون اور رضامندی ظاہر کرتا تو بہت بعید سمجھنا چاہیئے۔ کل الزام میرے بیٹے ہی کو دینا ضرور ہے۔ اور اس لیے یہ معاملہ اس طور پر مقصود ہونا چاہیئے جیسا کوئی بیٹا گھر سے بھاگ جاتا ہے اور اپنی مرضی سے جہان چاہتا ہے شادی کر لیتا ہے۔ چند مہینے تک تو مین تم کو اور اسکو دونون کو مکان مین نہ آنے دونگا لیکن انجام کار مین دونون کا قصور معاف کر دونگا"

کلیمنٹائن نے یہ خیال کر کے کہ نظر بمقتضائے وقت ایسا ہی ہونا مناسب تھا اس انتظام کو معقول اور صحیح سمجھا اور یہ کہا۔

کلیمنٹائن "یہ انتظام حضور نے دنیا کے دستور کا لحاظ فرما کے نہایت دور اندیشی سے مدبرانہ فرمایا ہے"

ڈیوک "آج شام تو میری اور مارکوئیس آف آرڈن کی لارڈ مرٹن کے ہان

دعوت ہی میرا بیٹا یہ دعوت ہرگز قبول نہ کرتا تھا کیونکہ تم جانتی ہو چند روز سے وہ کسی دعوت یا جلسہ مین نہین جاتا ہو۔ مگر لارڈ مرٹن کے ہان آج شام کو وہ جائیگا تا کہ اُسکو اُس کام کے انجام کا مناسب موقع ملے جسکو مجھے دنیا خواہ مخواہ یہی خیال کریگی کہ تمھارے اور اُسکے درمیان اسکا پہلے سے مشورہ ہوگیا ہوگا"

کلیمنٹائن ۔ "مین سمجھ گئی۔ میرے لارڈ۔ ہان آگے فرمائیے"

ڈیوک ۔ "ٹھیک دس بجے رات کو میرا بیٹا جلسہ سے کچھ بہانا کرکے یا یون ہی ٹلجائیگا تم شاید جانتی ہو گی کہ لارڈ مرٹن کی دولتسرا پارک لین مین گروس ونر پھاٹک کے قریب ہو پس دس بجے کے بعد سے چند منٹ کے لیے تم کو اُس مقام پر موجود رہنا چاہیے۔ اور چونکہ رات اندھیری ہو چاند دیر مین نکلے گا وہ اپنا نام اُس عورت کو جو اُسکو لوٹکے کی چارلس بتائیگا اور تم سے جو وہ پوچھے تو تم اپنا نام کلیمنٹائن بتانا۔ پھر وہ تم کو وہان سے جلد جلد اُس مقام پر لیجائیگا جہان ڈاک گاڑی تیار رہیگی کہ وہ تم دونون کو سوار کرکے کسی قصبہ مین جہان عبادت خانہ ہو لیجائیگی۔ وہان پہونچ کے کل صبح نکاح کے لیے خاص لیسنس ملسکتا ہو۔ اس انتظام سے تم راضی ہو"

کلیمنٹائن ۔ "بالکل۔ میرے لارڈ"

اسکے بعد فرانسیسی عورت نے تھوڑی دیر توقف کیا اور اس عرصہ مین اُس کے ناز و کرشمہ نے یہ سمجھایا کہ اسنے ڈیوک کیطرف مخاطب ہوکے کہا۔

"باوجود اس سب انتظام کے مجھے زیادہ تر مسرت ہوتی اگر یہ راز اس قدر مخفی نہ رکھا جاتا کیونکہ اس انتظام سے میرے پاس دلھن کا جامہ تو نہ ہوگا۔ اور نہ جواہرات کا زیور ہوگا۔ جبکہ عالیجناب مارکوئس آف آرڈن اپنی پوری پوشاک پہنے ہونگے کیونکہ وہ لارڈ مرٹن کی دعوت مین وہی لباس پہن کے جائینگے"

ڈیوک ۔ "کیا تم میری بیٹیون مین سے ایک کی پوشاک جو تقریب دعوت بال پہنی جاتی ہو نہین پہن سکتی ہو۔ باقی رہا جواہرات کا زیور۔ اگر اس موقع کیلئے تم کو درحقیقت ایسے زیورون کی ضرورت ہو تو کیا تم بیگم صاحبہ کا زیور بطور مستعار

نہین ہے سکتی ہو۔ مین سمجھتا ہون کہ اُنکے توشک خانہ اور صندوقچون تک تمھارا دخل اور رسائی ہے"

کلیمنٹائن۔ (رُک کے) "ہان حضور ہے تو مگر کیا یہ کارروائیان میری نسبت مثل سرقہ ہاے خفیہ کے تو تخیل نہ ہونگی"

ڈیوک "ہم کیا اُس عورت پر مقدمہ قائم کرینگے اور اُسکو سزا دلائینگے جبکہ میرا بیٹا اپنی بی بی بنائیگا۔ اور کیا ہم دُنیا بھر مین کوئی ایسی بات کہتے پھرین گے جس سے اُسکی بیعزتی اور توہین ہو۔ خواہ کتنا ہی ہم اس غیر واجب اور نامناسب تعلق کا رنج و افسوس کرین مگر کوئی اور بات نہ ہونے پائیگی۔ علاوہ اسکے سب باتون قطع نظر کرو۔ کیا مین پھر بھی تمھارے اعتبار اور بھروسے کے قابل نہین ہون"

فرانسیسی عورت "ہان یہ تو صحیح ہے مگر آپ کو بھی تو میری طرف سے مجھے سمجھانا چاہیئے۔ خیر میرے لارڈ مین آپ کے ایما کے بموجب سب کام کرونگی اور مین پھر خدا کو گواہ دیتی ہون اور قسم کھاتی ہون کہ جب حضور میرے ساتھ صدق دل اور خلوص عنایت سے پیش آئے ہین تو آپ کا راز بھی میرے سینے مین ہمیشہ کیلیے مقفل رہیگا"

ڈیوک "ممکن ہی نہین ہے کہ تمھارا کچھ بھی فائدہ اُس شخص کے باپ کی بیعزتی ہو جو جلد تمھارا شوہر ہونے والا ہے۔ اور اب ہم دونون نے سب باتین بخوبی سمجھ بوجھ لی ہین سب ہمارا انتظام پختہ ہو گیا۔ اور تم آج رات کو دس بجے کے چند منٹ بعد گرد سن وڈ پھاٹک کے قریب ہی موجود رہنا"

کلیمنٹائن "مین عین وقت پر وہان موجود ہونگی میرے لارڈ"

یہ جواب دے کے فرانسیسی عورت کا خوشی سے دل دھڑکنے لگا اور وہ شادان و فرحان ڈیوک کے پاس سے چلی گئی۔

چھبیسوان باب

(ہائیڈ پارک)

رات بہت اندھیری تھی۔ اور حالانکہ سال کا بہت زیادہ حصہ نہین گذر گیا تھا

صرف ستمبر کا مہینا شروع ہوا تھا تاہم آسمان پر ابر کے سیاہ ٹکڑے ایسے محیط
تھے اور ہوا ایسی سرد اور ناگوار چلتی تھی گویا بہار کا نفیس موسم جاڑے کے سخت موسم
سے مغلوب ہو گیا تھا۔ چاند ابھی نہیں چڑھا تھا۔ اور کالے کالے بڑے بڑے
کگاروں کے مانند ابر غلیظ کے لکوں سے جو آسمان کی عالیشان محراب کے نیچے کا
پیڑ بنے ہوئے تھے۔ ستارے اندھیرے میں ہو گئے تھے۔ درختوں کی شاخیں زور
زور سے جھومتی تھیں اور پتے کھڑکھڑاتے تھے لمپوں کی لوئیں ایسی لرزتی تھیں کہ
بجھنے کے قریب ہو جاتی تھیں۔ غرضکہ وہ رات طوفان عظیم کی رات تھی اور طبیعت
کے نہایت ناموافق تھی۔

جوں ہی لیڈی موسلی کلیمنٹائن سب سے نزدیک بازار سے نکل کے
گروس ونرہیاٹک کے قریب جو ہائیڈ پارک میں جانے کی راہ پر ٹھہری سنٹ این
کے گھنٹوں سے دس بجنے کی آواز آئی۔ جو لباس وہ پہنے تھی وہ اس رات کے
موسم کے خلاف تھا لیکن اسکی خود پسندی سردی اور گٹھیا کے خوف پر بھی
غالب تھی اور بارش اور پاؤں بھیگ جانے کی دہشت سے اسکی عشوہ گری
بالاتر تھی۔ ڈیوک آف بلمانٹ کے مشورے کے بموجب اسنے لیڈی میری میلکم
کے لباسوں میں سے ایک شام کا لباس چرا لیا تھا اور اسی طور پر موقع پا کے
اسنے ڈچز آف بلمانٹ کے جواہرات کا صندوقچہ بھی اپنے استعمال کے لیے لے لیا
تھا۔ یہ صندوقچہ وہ اپنی شال کے نیچے دبائے ایسی تدبیر سے قصر ڈیوک کے
باہر نکل گئی کہ کسی نے اسکو نہ دیکھا اور بوقت معینہ گروس ونرہیاٹک پر پہونچ گئی

انتظار بھی اسکو زیادہ دیر تک نہ کرنا پڑا کیونکہ پانچ منٹ بھی گذرنے نہ پائے
تھے کہ ایک آدمی سر سے پاؤں تک بڑا بھاری لبادہ لپیٹے چاروں طرف کی
تاریکی میں سے نکلتا ہوا اسکو نظر آیا۔ جسوقت اس شخص نے ایک عورت کو آہستہ آہستہ
اس مقام پر ٹہلتے ہوئے دیکھا وہ ٹھٹک گیا لیکن فرانسیسی عورت کو اسکا قد و قامت
اور طریقہ و انداز دیکھ کے فوراً یقین ہو گیا کہ وہ سوائے مارکوئس آف آرڈنٹ کے

گھوڑی اور نہین ہے اور وہ سیدھی اُسی طرف کو چلی جہان وہ ٹھہر گیا تھا۔

ایک نے کہا "چارلس !"

دوسرے نے جواب دیا "کلیمنٹائن !"

اسکے بعد لبادہ پوش جوان نے فرانسیسی عورت کا ہاتھ لے کے اپنے بازو کے نیچے دبالیا اور رمنے کی سڑک کو کاٹ کے احاطہ کے مرغزار مین سے اسکو لیچلا۔

چند منٹ تک وہ برابر بڑھی چلی گئی اور ایک بات بھی اس عرصے مین نہین کی کلیمنٹائن نے خیال کیا کہ مارکوئس بڑا مغرور ہے اور ناراضی سے غصّے مین اور اُسکو اس لائق نہین سمجھتا کہ اُس سے دوستانہ بے تکلفی کی باتین کرے۔ بالعکس اسکے خود اسکا ذاتی گھمنڈ مانع ہوا کہ وہی اپنی طرف سے کلام شروع کرتی لیکین آخرکار یہ طول طویل خاموشی رات کا اندھیرا۔ اور ایسا مقام جہان کسی کی آمد ورفت تک نہین تھی ایذا رسان اور گھبراہٹ پیدا کرنے والا معلوم ہوا۔ آہستہ آہستہ جوان عورت کے دل مین ہونے والی بُرائی کا خیال گذرا اور یہ خیال اس ٹھنڈک سے اُسکی ہڈیون کے گودے تک پہونچا جو ٹھنڈک رات کی ہوا سے بھی زیادہ تر سنسناتی تھی۔

ڈاک گاڑی کہان ہے۔ اور ہم کدھر جا رہے ہین " یہ سوال پوچھنے کا اُسکا ارادہ ہوا۔ مگر اس شدت کی سرد مہری۔ اُس سنجیدگی اور اس انتہا کی چپ نے جو اُسکے ساتھی نے اختیار کی تھی اُسکو سہما دیا اور وہ رعب مین آگئی۔ اب یہ اُسکا نخوت خوردہ گھمنڈ نہین تھا جسنے پہلے اسکے لبون پر مہر سکوت لگا دی تھی۔ یہ ایک بے چینی اضطراب اور ہول دل کی حالت تھی جو لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جاتی تھی اور برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ آخرکار اس اُمید مین کہ جو کچھ اُسکے دل مین گذرتا ہوگا وہ اسکے بشرے سے اس اندھیری رات ہی مین پا جائیگی اُسنے آہستگی اور پوشیدگی سے اپنی آنکھین اُسکے چہرے کی طرف اُٹھائین لیکن لبادے کا گریبان گلے کے پاس بہت اونچا تھا اور اُسکی اُلٹی ہوئی ٹوپی اسقدر پیچھے کی طرف پھیلی ہوئی تھی کہ

اُسکے چہرے کے خط و خال تک اسکو نظر نہ آئے بشرہ کی کیفیت تو ایسے وقت دریافت کر لینا محال تھا۔ البتہ ٹوپی کے کنارے کے نیچے سے اسکی آنکھین پٹکونو کی چمک اِس عورت کے چہرے پر ڈالتی ہوئی جھلکتی نظر آتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی رینگتا ہوا کیڑا جھاڑی کے اندھیرے مین آنکھین نکال نکال کے دیکھ رہا ہے یا یہ کہ کوئی شیر اپنی تیرو تار ماند کے کناس پر بیٹھا ہوا اپنی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا ہو۔

اَب ایک ایسا خوف اسپر طاری ہوا جسکی ماہیت ایسی نہین تھی جو معلوم نہ ہو سکے۔ بلکہ بخوبی اسکی تشخیص ہو سکتی تھی اور اگرچہ وہ بڑی دلیر بڑی دل کی مضبوط بڑی جانباز تھی لیکن تنہائی کے سبب اور اُسوقت کی خطرناک حالت دیکھ کے اُسکو سوا کانپنے کے چارہ نہ تھا۔ اِس اندھیری کالی ڈرانے والی رات کو اور اُس جوان آدمی کے ساتھ جسکو (اپنی دانست مین) اُسنے بڑی کوشش سے مجبور کیا تھا کہ اسکو اپنی زوجیت مین قبول کرے اور جو اگر چاہتا اُسیوقت اسکا بدلا لیتا اور اُس سے چھٹی پاتا۔ اِسوقت وہ رمنے مین چل رہی تھی۔ کیونکر ممکن تھا کہ چوری کا لباس پہنے ہوے اور مسروقہ جواہرات کا صندوقچہ ہاتھ مین لیے ہوے ایسے ایسے خیالات کے اثر سے اُسکی قوت تمیز آسودہ رہتی۔ کیونکر ممکن تھا کہ وہ اِس خوف مین جو بمنزلہ وہمی دھوکے اور مغالطے کے جسکو اسکی خیالی تیزی اسنے پیدا کیا تھا بڑھتا جاتا تھا اپنے ساتھی کی بدبین خاموشی سے زشت سیاہ ترین اور نہایت پُردغا و فریب فعل کے اپنی نسبت کیے جانے کا اندیشہ نہ کرتی۔ تاہم اسکو واپس چلے جانے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ یہ طاقت تھی کہ آگے بڑھے اور نہ یہ خیال تھا کہ ایک لفظ۔ ایک کلمہ سوال یا شکایت یا خوشامد کا زبان سے نکالتی۔ وہ اسطور پر چل رہی تھی جیسا کوئی خواب مین چلتا ہو۔

اُسوقت سے جب وہ گروس ونر پھاٹک کے پاس ملی تھی اب تک دس منٹ گذر گئے تھے کہ اِس عرصے مین جلد جلد رمنے مین قدم بڑھائے ہوے

وہ چلی جاتی تھی اور جس سرعت سے وہ چل رہی تھی اُسی سرعت سے مختلف
خیالات اور محسوسات اُس جوان فرانسیسی عورت پر حاوی ہوتے جاتے تھے
اُسنے سوچا کہ جس شادی کی ابتدا ایسی ملال انگیز فالون سے ہوئی ہو اُس کے
ہو جانے کے بعد کی زندگی کس حسرت اور مصیبت سے کٹے گی اور کس درد والم سے
ختم ہوگی۔ مگر آہ۔ کیا ہوا اگر عقد ہی ہونے نہ پائے۔ اور کیا ہوا گر وہی شخص جسکے
بازو پر وہ اب جھکی ہوئی تھی شیطانی اطوار اور شرارت سے اپنے دل مین اُسکے قتل کا
ارادہ یہان۔ وہان کہین رکھتا ہو۔ آہ جب یہ خیال اُسکے دماغ مین ایک ایک
منٹ مین دس دس بار آنے لگے اُسوقت کیسی مہلک اور بدن ٹھنڈا کر دینے
والی تھرتھراہٹ اور کپکپاہٹ اُسکے تمام بدن مین پیدا ہو گئی تھی۔
پھر اُسنے چوری سے اپنے ساتھی کے مُنھ کی طرف نگاہ کی مگر پھر بھی وہ تاریکی
مین لپٹا ہوا تھا اور آنکھین ایسی چمک رہی تھین جیسے آسمان پر جب ابر چھایا
رہتا ہو اور بجلی کڑکتی ہو نحس ستارے نظر آتے ہین۔ دائین طرف نگاہ کرنے سے
رمنے کے شمالی جانب سڑک پر کے مکانات مین روشنی معلوم ہوتی تھی۔
بائین طرف دیکھنے سے نائٹ کے پل پر لیمپ دُھندلے جلتے دکھائی دیتے تھے
سامنے نگاہ اُٹھانے سے کسی قدر فاصلے پر اونچے اونچے درخت اُس تیرگی مین
ایسے نظر آتے تھے گویا قدآور اور گرانڈیل آسیب اور بھوت کھڑے ہین۔ ہوا کے
زناٹے اور جھونکون کے سوا جو بڑے بڑے تناور درختون کے تنون اور ٹھنون
سے ٹکراتا اور پتون کو کھڑکھڑاتا ہوا آتا تھا اور کوئی آواز اسکے کان مین نہ پڑتی
تھی۔ ہان۔ اسکے ساتھی کی قدم کی آواز بھی جو جلد جلد اس پگڈنڈی پر پڑتے
تھے جسپر وہ چلی جاتی تھی سُنائی دیتی تھی۔ خود اسکے نازنین پائون ہوا کیطرح
ہلکے زمین پر پڑتے تھے۔
ہم کہتے ہین کہ دس منٹ اس طور پر گذر گئے تھے اور سوا اسکے کہ ایک نے
چارلس اور دوسرے نے کلیمنٹائن نام لیے تھے ایک کلمہ یا جزو کلمہ ایک لفظ

یا جو لفظ بھی نہین بولا گیا تھا کس قدر عرصے تک اور اب یہ چپ لگی ہوگی فرانسیسی عورت کو اب برداشت نہین ہو- اب لحظہ بھر بھی اسکو گوارا نہین کرسکتی آخرکار مجبور ہو کے کلیمنٹائن نے اُس شخص سے جو اسکو بہت ہی حقیر و ناچیز سمجھتا تھا اور نہایت ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اس طرح پر گفتگو کی-

کلیمنٹائن "میرے لارڈ- کہان چلے جاتے ہو- گاڑی کہان ہو جو ہماری منتظر ہو اور جسپر ہم سوار ہونگے- مین تو اب بہت تھک گئی ہون اور علاوہ اسکے سنسان جنگل مین چلنے کی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی- بالضرور حضور نے حکم دیا ہوگا کہ کسی نزدیک تر مقام پر گاڑی حاضر رہے"!

لیکن اسکے ساتھی نے جواب نہ دیا اور جلد جلد اسکو ساتھ ہی لیے گیا-

کلیمنٹائن "ہاے میرے قیاس مین یہ آتا ہو کہ حضور نے مجھپر یہ الزام لگا کے کہ مین نے آپ کے چاہنے کی جرأت کی ہو مجھے سزا دینے کا عزم بالجزم کر لیا ہو اور جہان تک آپکا اختیار چلیگا مجھے سزا ہی دیجئے گا- اور اُس سے زیادہ تر مستلزم سزا مین نے اس آرزو کے رکھنے مین جرأت کی ہو کہ مین آپکی زوجہ منکوحہ ہو جاؤن"!

(اب خوف کی جگہ غصہ آتا گیا) "لیکن وجہ کیا ہو کہ آپ نے اسقدر جلد قبل سے ہی میری روح کو ستانا اور مجھے مبتلاے مایوسی و حرمان کرنا شروع کیا ہو- مجھے اب بھی تمھارا ایسا ہی عشق ہو یقین مین پیار کرتی ہون- تمھاری پرستش کرتی ہون- تاہم میری خصلت ایسی ہو جس سے تلخکام نفرت اور توہین کا اور لوگ سبق لین- مین خوب جانتی ہون کہ تم مجھے ہرگز ہرگز پیار نہ کروگے- مگر مین بھی ایسی ہیٹی نہین ہون کہ بزدلی سے تمھارا بدلا لینے کا وار کھا بدون- اگر منظور ہو تو سہتی سہتی بے لطفی مجھ سے اختیار کرو لیکن کھلم کھلا جنگ کا اشتہار نہ دو- اگر تم ایسا کروگے تو مین بھی وہی طرز و روش اختیار کرونگی جس سے تمھارے افعال کا مین بھی تو بدلا لون- سنتے ہو کہ نہین- بولوگے کہ نہین- کیا مین اُن طریقون اور

شرائط سے جنکی پابندی ہم دونوں کو ایک دوسرے کی نسبت ضرور ہی ناواقف
بنی رہون - کیا ماجرا کیا ہی - اب کبھی نہین - میرے لارڈ - میرے لارڈ - بولو - بولو
مین تمکو قسم دیتی ہون کہ بولو نہین تو مجھے مجبوری یقین کرنا پڑے گا کہ کوئی شیطان
مجھے اپنے ساتھ یہان گھسیٹ لایا ہی "!

یہ لگاتار چپ اور برابر خاموشی دیکھکے کلیمنٹائن کی آواز جو پہلے سنجیدہ
اور رعب دار اور پر اثر تھی اب تھرتھرانے لگی اور آسیب زدہ سی ہو گئی کیونکہ
اسکے سینے مین طرح طرح کے خیالات اور خوف جنکو تھوڑی دیر کے لیے اسکا غصہ اور
زخم خوردہ گھمنڈ دبائے رہا تھا ہجوم کر آئے اور بڑھتے چلے جاتے تھے۔

لیکن پھر بھی اُس خاموشی مین استقلال نہ ہارا اور پھر بھی اُسکا لبادہ پوش
ساتھی سکو آگے ہی آگے بڑھے چلا جانے مین مجبور اور مُصر تھا۔

یہ حال دیکھکے کلیمنٹائن یکایک ٹھہر گئی اپنا ہاتھ لبادہ پوش شخص کے
بازو کے نیچے سے گھسیٹ لیا اور اُسنے کہا انتہا ذیل کہے -

کلیمنٹائن "تب تو قسم ہی خدا کی کہ اس بیرحم اور غیر تحقیق حالت مین مین
اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھون گی تمھارے ساتھ اپنی زوجیت کا تعلق پیدا
کرنے مین خواہ کتنی ہی بدبختیان مین نے کی ہون خواہ کتنے ہی نہ وسائل مین نے
پیدا کیے ہون تاہم یہ نہ ہوگا کہ میرے ساتھ اس طور پر دل چور چور کر دینے والی حقارت
سے برتاؤ کیا جائے "! (اسوقت اسکا غصہ دیوانگی کے انتہائی درجے تک
پہونچ گیا تھا) "ایسا نہ ہوگا کہ انھین دو چار گھنٹون مین تم میرا جگر پاش پاش اور
میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور میری ہمت بالکل توڑ دو - علاوہ اسکے اے میرے
لارڈ مین لجاجت سے منت سماجت سے کہتی ہون کہ تم یاد کرو کہ اس طور پر عورت
کے ساتھ عمل کرنا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی بُری اور کتنی ہی خطاوار کیون نہ ہو
بزدلی اور نامردی کا کام ہی - اب تو بولو گے کہ نہین - میرے لارڈ - چارلس -
مارکوئس - بولو - بولو - آخر مین پوچھتی ہون کہ اس ہیبتناک خاموشی کے معنی کیا ہین

یا خدا۔ یا میرے خدا!!!

اور ہزارہا ناقص خیالات آئے جس سے جوان عورت بیقرار اور کوفت میں ہو کے تلخکام حسرت وپیچ سے ہاتھ ملتی رہی اور ایسی دھمکیاں دیتی اور التجائیں ظاہر کرتی رہی جس سے اسکے خیالات منتشر اور ہوش باختہ گھبرائی ہوئی اور بے ترتیب حالت کا علانیہ اظہار تھا۔

لیکن اب بھی لبادہ پوش شکل نے جواب نہ دیا اور اسکے سامنے ہی کھڑا رہا۔ اسی حالت اور اسی طور پر کھڑا رہا جس طرح سے وہ اچانک ٹھہر گیا تھا جب وہ چلتے چلتے ٹھہر گئی تھی اور اسنے اپنا ہاتھ اسکے بازو کے نیچے سے یکایک نکال لیا تھا۔ وہ ساکت و غیر متحرک بُت کے مانند تنہا ہوا کھڑا رہا۔ وہ شخص ایسا نظر آتا تھا کہ گویا لبادے میں ایک لاش لپیٹ کے کھڑی کردی گئی ہے ایسا نظر آتا تھا گویا شرارت یا خوشی یا صنعت فلسفہ نے اپنا کوئی خوفناک نشان یا علمی عمل یا مجربات کا نتیجہ اس طور پر سیدھا کھڑا کر دیا ہے۔ اور لحظہ ہی بھر میں اس جوان فرانسیسی عورت کے دل میں۔ وہ دل جو کبھی کا کمزور اور ضعیف اور جسکا حال پریشان اشتعال عرصہ کا تپلا ہو گیا تھا۔ ہزارہا ہولناک اور دہشت انگیز واقعات اور حادثات جو اسنے قصوں اور افسانوں میں پڑھے تھے آکر ٹوٹ پڑے اور ریل پیل ہو گئے اور ان خیالات میں اس کو قبر میں نظر آئیں جو اپنے مردے اگل ام گل کے باہر پھینک رہی تھیں تاکہ وہ غیر محفوظ کنواریوں اور بے پناہ اور بے حفاظت عورتوں کو ڈرائیں۔ ان خیالات سے بدنصیب کلیمنٹائن دوئم ایسی دہشت جو ٹلنے والی نہیں تھی غالب ہی اور اسکے حواس اسکو چھوڑنے لگے۔

ہانپتی اور کانپتی ہوئی کلیمنٹائن نے ہکلا کے کہا۔

کلیمنٹائن وہ ایک مرتبہ اور۔ ایک مرتبہ اور۔ اور یہ آخری مرتبہ ہے۔ میں حضور کو قسم دلاتی ہوں میں آپ سے عاجزی کرتی ہوں میں تہ دل سے بلجاجت عرض کرتی ہوں کہ براے خدا منظور سے پو سیپے۔ مجھے اس چپ سے

ہول ہوتا ہے۔ میری طبیعت گھبراتی ہے۔ ایک دفعہ بولو۔ صرف ایک لفظ کہو
یا میرے خالق یہاں کوئی پاس نہیں جو میری مدد کرے"
یہ کہہ کے اُسنے مضطربانہ ایک چیخ ماری اور اس بے سود امید مین کہ شاید
کوئی جسم متحرک اندھیرے مین نظر آجائے اُس نے چارون طرف وحشت سے
نگاہ دوڑائی۔

لیکن سوا اُس شخص کے جو بُت بنا ہوا اُسکے سامنے کھڑا تھا نوع انسان
مین سے کوئی اُسکو نظر نہ آیا۔ اور اب اِسکا خوف دلی درد اور دہشت کی حد کو
پہونچا اِسکا دماغ شکنجہ مین کھنچ گیا اور اسکے خیالات مین ایک ہی لحظہ کے اندر
ہر قسم کے خوفناک تصورات اُس خاموش شکل کی نسبت پیدا ہو گئے۔

کلیمنٹائن۔ (شکستہ آواز سے) "ہاے تم مجھے پاگل بنانے کی فکر مین ہو
تم مجھے بیہوش اور بدحواس کیا چاہتے ہو۔ تو کسی قسم کا بھوت ہے۔ اور تو کیون
مجھ سے چمٹا جاتا ہے۔ میرے لارڈ۔ چارلس۔ ہاے بولو۔ کہو تو تم ہو کون میرا شک
تو دور کر دو۔ کیا ہیبتناک یہ دھوکا ہے۔ مین سوچتی ہون کہ مین خواب مین چل رہی
ہون۔ ارے او بھوت۔ ارے او جسم بھٹکنے ہین تیری شکل دیکھونگی۔ کیا ہوا
اگر وہ مُردے کا چہرہ ہے تب بھی مین ضرور ہی دیکھونگی"

مایوسی کی دیوانگی مین گرفتار ہو کے کلیمنٹائن لبادے مین لپٹی ہوئی شکل
کی طرف شیرنی کی طرح جھپٹی۔ ایک ہاتھ سے اُسکی ٹوپی اُتار کے پھینکدی اور
دوسرے ہاتھ سے اُسکا لبادہ اُتار کے پھینکدیا۔ اُسکے بعد چونکہ روشنی کافی تھی
جس سے وہ اپنی تیز نگاہ سے اپنے ساتھی کے خط و خال دیکھ سکی۔ اُسنے دیکھا
کہ وہ لارڈ آرڈن نہین ہے بلکہ کوئی اجنبی آدمی ہے۔

جواہرات کا صندوقچہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور اسکے منھ سے ایک چیخ
نکل گئی اور وہان سے بھاگنے کو وہ مڑی لیکن علی الغفور قاتل نے ایک ڈنڈا
جسکو وہ اب تک لبادے کے نیچے چھپائے تھا مار کے اِسکو زمین پر گرا دیا اور دوسرے

ڈنڈے نے اسکو ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا۔

+ +

+ +

+ +

+ +

کسی قدر دن چڑھنے کے بعد دو پولیس کے کانسٹبل ہائیڈ پارک میں سے گذرتے تھے اور آپسمین حسب ذیل باتین کرتے چلے جاتے تھے۔

ایک " ہان تو پھر کسوقت تھانہ پر رپورٹ ہوئی تھی "

دوسرا " آدھی رات کے بعد آدھ گھنٹہ کے قریب گذرا ہوگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ ڈیوک آف بلمانٹ اور انکا بیٹا "

ایک " یعنی مارکوئس آف آرڈن۔ کیون "

دوسرا " ہان ہان وہی خیر وہ دونون رئیس دعوت مین گئے تھے اور جب تھوڑی دیر بعد بارہ بجنے کے وہ گھر واپس آئے تو انکو اطلاع ہوئی کہ فرانسیسی عورت خواص محل کہین کو چلدی ہو۔ ڈیوک نے جیسا دستور ہو حکم دیا کہ سب جگہ تلاش کرلیا جائے اور دیکھ لیا جائے کہ کچھ مال تو نہین گیا ہو "

ایک " کیا یہ شبہ تھا کہ جوان عورت کچھ مال لے کے بھاگ گئی ہو "

دوسرا " اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ خیال تو گھر بھر مین کسی کو بھی اسوقت تک جب ڈیوک اور انکا بیٹا واپس آئے تھے نہ تھا۔ ڈچز صاحبہ کو۔ دونون لیڈیون اور عموماً سب نوکرون کو کلیمنٹائن کی بددیانتی پر شک نہین تھا۔ انکو یہی اندیشہ تھا کہ کہین گئی ہو اور کسی بلائے ناگہانی مین پھنس گئی ہو۔ لیکن جب ڈیوک اور مارکوئس آگئے اور انھون نے سنا کہ جوان عورت کا پتہ نہین ہو تب انھون نے فوراً حکم دیا کہ گھر مین مال و اسباب سب دیکھ بھال لیا جائے۔ پھر جا کے کہین یقین ہوا کہ چوری بھی ہوگئی ہو "

ایک ۔ ڈچز صاحبہ کا جواہرات کا صندوقچہ ۔ کیوں ؟

دوسرا ۔ ہاں ۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ لیڈیوں میں سے ایک لیڈی کی دعوت ہال کی پوشاک بھی لیکن شک نہیں ہو کہ اسیطرح اور چیزیں بھی گئی ہونگی پہلے ہی پہلے جلدی میں اور انتشار کے وقت جو اس واردات کے وقوع سے پیدا ہوا تھا دریافت ہوجانا ممکن تھا کہ کون کون چیز گئی اور کیا کیا بچا ۔

ایک ۔ کیوں جی تمھارے پاس فرانسیسی عورت کا حلیہ ہو نا ۔

دوسرا ۔ ہاں ۔ یہ موجود ہو ۔ ڈیوک نے مارکوئس آف آرڈن اور اپنے خانساماں کو عورت کے بھاگ جانے اور سرقہ کی اطلاع کے لیے تھانہ پر بھیجا تھا ۔ اور یہ حلیہ ہو ۔ (دوسرے کانسٹبل کو کاغذ دیکے) اور بہت صحیح صحیح ہو ۔

ایک ۔ (حلیہ کو بغور پڑھکے) بڑی خوبصورت عورت ہوگی ۔

دوسرا ۔ تھی تو ۔ وہی انسپکٹر جسنے لیوین ہیم کو حراست میں لیا تھا تمکو وہ معاملہ یاد ہوگا جو ڈیوک کے مکان پر ہوا تھا چند مہینے ہی تو ابھی گذرے ہیں ۔

ایک ۔ ہاں یقین مانو مجھے یاد ہو ۔ مگر ہاں ہمارے انسپکٹر کا کیا ذکر تھا ۔

دوسرا ۔ کیا ۔ اسنے اس موقع پر فرانسیسی عورت کو دیکھا تھا اور مجھسے وہ ابھی ابھی کہتا تھا کہ وہ بہت تیار عورت ہو اور اس حلیہ سے جو اس کاغذ میں لکھا ہو اسکا حلیہ بالکل مطابق ہو ۔ ارے ارے دیکھو تو یہ کیا ہو ۔

ایک ۔ شرابی عورت ہو اور کیا ہو ۔

دوسرا ۔ نہیں نہیں ۔ قتل قسم ہو خدا کی ۔

اور دونوں کانسٹبل اس موقع کی طرف دوڑے جہاں وہ عورت پڑی تھی اور اسکو دیکھتے ہی انھوں نے وہ الفاظ منھ سے نکالے جو اوپر لکھے گئے ہیں زمین پر ایک عورت ملبوس بلباس نفیس کی لاش پڑی تھی ۔ اسکی ٹوپی بالکل پھٹ گئی تھی اور جو نشان پیشانی پر پائے جاتے تھے انسے صاف ظاہر تھا کہ کس طور پر ہلاکت واقع ہوئی تھی ۔ کسی قدر فاصلہ پر ایک ڈنڈا

پڑا تھا یہ بڑا اوزنی تھا اور مہلک ضرب لگانے کے لئے کافی تھا۔ اور اس سے
آگے بڑھ کے ایک خالی صندوقچہ کھلا ہوا پڑا تھا۔ اس بدنصیب عورت کی جیب پر
بھی ہاتھ پڑا تھا کیونکہ اسکے اندر کا کپڑا باہر نکلا ہوا تھا اور بعض نشان جبر و سختی
کے جو کانون کے پاس پائے جاتے تھے اُنسے پڑ ظاہر تھا کہ بالیان کھینچ لی گئی تھین
لاش بالکل سرد تھی اور اُسکی ظاہری صورت سے پایا جاتا تھا کہ ہولناک فعل کے
ارتکاب کو صرف چند ہی گھنٹے گذرے ہین۔
چونکہ اِن افسرون کے پاس حلیہ موجود تھا اس لئے مقتولہ عورت کی
شناخت مین کچھ دیر نہ لگی اور معلوم ہو گیا کہ میڈی موسلی کلیمنٹائن یہی ہے۔ پوشاک
سے جو وہ پہنے تھی اور صندوقچہ اور حلیہ سے کوئی جگہ شک کی باقی نہین تھی اور
یہ بھی تصدیق ہوا کہ سوا خواص محل گروس وِنڑاسکوئر کے اور عورت نہین ہے۔
رمنے کے محافظون کے مکانات سے مدد آگئی اور لاش کو پبلک ہوس
واقع بیز واٹر کو لے گئے۔ اس واقعہ کی خبر قصر بلمانٹ کو بھیجی گئی اور ڈیوک بھی ایسا ہی
ملول و مغموم دکھائی دیا جیسے اور سب اُسکے خاندان والے اور ملازم تھے جنھون نے
یہ ہولناک خبر سنی تھی۔ جون ہی ڈیوک اس ملال و رنج سے جسمین یہ خبر سنکے ظاہرا
وہ مبتلا ہو گیا تھا اپنے ہوش مین آیا اُسنے فوراً اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ جو شخص
قاتل کو گرفتار کریگا وہ پانچہزار روپیہ انعام پائیگا۔ اور جو جواہرات پاکے حاضر
کریگا اُسکو بھی اسیقدر انعام دیا جائیگا۔
دِن کو نعش کی نسبت تحقیقات ہوتی رہی لیکن اس بھید کا کوئی پتہ یا
نشان نہین ملا۔ جس طرح پر اس کے حالات جوری کے روبرو پیش کیے گئے
اُنسے صرف یہ نتیجہ نکلا کہ جوان عورت ایسی بی بی کا صندوقچہ زیور جواہرات
لیے جاتے ہوے قتل کی گئی لیکن یہ امر کہ آیا اُسکو کسی اجنبی آدمی نے اتفاقیہ
ملجانے سے قتل کیا یا کوئی ناجائز تعلق اس سرقہ اور ناگہانی مصیبت کے
نزول کا باعث ہوا تحقیقات مین پایۂ ثبوت کو نہ پہونچا اس لیے وہی معمولی

حکم دیا گیا۔ یعنی یہ کہ کسی شخص یا اشخاص نے قتل عمد کا ارتکاب کیا۔ اور مقدمہ درج نقشہ ہوا۔

دوسرے روز اُس بدنصیب فرانسیسی عورت کی لاش دفن کی گئی اور اِس عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعہ سے خاندان بلمانٹ مین زیادہ تر ملال اور اضمحلال پھیلا۔

اب سوالہ مہینے گذر گئے اور کوئی ماجرایا واردات ایسی نہ ہوئی جس پر خاص لحاظ کیا جائے یا وہ کچھ محسوس ہو سکے لیکن ہم دریافت کرتے ہین کہ اس عرصہ مین ورجینیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا۔

ستائیسوان باب

(انگلستان کا سفید غلام)

اب ہم ایک دردانگیز۔ ایک بہت ہی دردانگیز داستان اپنے قصہ کی لکھتے ہین اور جب ہم اُن اندوہگین اور المناک مصیبتون اور ماتم انگیز تکلیفون اور اذیتون اور اذیت افزا تنگیون اور پریشانیون پر جو ہم اب لکھنے کو ہین سرسری نگاہ ڈالتے ہین تو ہماری روح اِس کام کو دیکھ کے جو ہمنے اپنے ذمہ لیا ہے کسلمند ہو جاتی ہے۔ اور جب ہم اُس تصویر کی فروعات کو جو ہمارے سامنے رکھی ہے بنظر غور دیکھتے ہین تو ہمارا خون غصہ سے جوش مین آتا ہے۔ یہ تصویر غریب و محتاج عورتون کی زیان کاریون کی شوخ شوخ رنگتون سے مردون کی بیرحمی اور سنگدلی کے سیاہ اور دُھندھلے رنگون سے اور بگاڑنے اور خراب کرنے والی سوسائٹی اور بددل دُنیا کے اندھے خاکون سے کھنچی ہے اور ہمکو تعجب ہے کہ جب خدا آسمان سے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور ایسی ایسی بُرائیون کو جو دُنیا مین ہوتی ہین معائنہ کرتا ہے تو کس واسطے اُسکا قہر و غضب گہری نیند سوتا ہے۔

لیکن اِس داستان کے دِل خون کن حصہ کو بطور مناسب شروع کرنیکے لئے ہم ناظرین کی توجہ پچھلے قصہ کی طرف معطوف کرتے ہین اور اُنکو وہ دِن یاد دلاتے ہین جس روز کلیمنٹائن فرانسیسی عورت نے اپنی اشد دغا اور فریب کی تدبیرون سے وَرجینیا پر وار کرکے اُسکا شکار کیا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب وَرجینیا نے اپنے چاہنے والے کو فٹن پر سوار جاتے دیکھا اور اُسکی نسبت بھلے مانسون کی لڑکیون اور عورتون کے بہکانے اور پھسلانے اور اُنکے ساتھ بیدردی سے پیش آنے کا ماجرا جیسا قبل اسکے معرض بیان مین آیا ہو سُنا تھا تو وہ اپنے جھوٹے شفیق کے پانوٴن پر بیہوش ہوکے گر پڑی تھی۔ تین یا چار شخص اُس جگہ جمع ہوگئے اور کلیمنٹائن نے ظاہری رنج و ملال سے نوجوان لڑکی کو گود مین اُٹھالیا۔ ایک مُسن عورت نے خوشبودار شیشی سُنگھائی جسنے لخلخہ کا کام دیا اور وہ ہوش مین آئی۔ پھر کلیمنٹائن بدنصیب وَرجینیا کو اُسکے مکان پر پہونچانے گئی اور وہان لیجاکے اُسنے اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو صاحب خانہ کے سپرد کیا اور خود وہان سے رخصت ہوکے گروس وَینر اسکوئر کی جانب راہی ہوئی۔

الفاظ مین اِسقدر زور اور گنجائش نہین ہو کہ ایک شمہ بھی اُس غم کا ادا ہوسکے جسکی یہ سینے والی اب شکار تھی۔ اُسکی پہلے پہل کی اُسکی سب سے پہلی سُکھی انتہائی اشتیاق بھری محبتین عین وقت پر جب وہ نہایت مسرت اور اعتبار کے ساتھ اُمید کی روشنی مین بڑھتی اور پھیلتی جاتی تھین اچانک کمھلا کے رہ گئین ہائے۔ لگی بُری ہوتی ہو۔ اُسکے دِل کو خاص ایسے وقت پر صدمۂ عظیم پہونچا جب وہ اُن تمام اُمیدون کو رکھ رکھ کے سرسبز کرتی تھی۔ اور اُن پاک اور طاہر اُمنگون سے گرم رکھتی تھی جو ایک کنواری کی سب سے پہلی اور سب سے پاک محبت کا مال تھین۔ اُسکو مہیب مصائب نے حیرانی اور پریشانی مین ڈالا اور مضطرب کیا اور انتہا کی مایوسی نے کچھ دیر تک اُسکے چشمۂ چشم کو بند کردیا اور لبون کے دروازے کو کھول دیا۔ اور جب وہ رفتہ رفتہ اپنی بدفال بیہوشی اور منحوس غشی سے کسی قدر

ہوش میں آئی تو اُسکے دلسوز اور دل دوز عذاب الیم کی لہرین اُٹھین اور سیلِ عظیم آنسوؤن کا روان ہوا اور وہ درد انگیز اور رحم آور نالہ و فغان اور گریہ و بکا کرنے لگی۔

وہ خیال خام اور قیاس باطل کا محل جسمین اُسکا خیال چند ہفتہ گذشتہ سے گرویدہ اور چسپیدہ تھا اچانک گر پڑا اور اُسکے کھنڈر مین وہ دب گئی۔ اُس نے ایک پر یزاد ہاتھ کی رہنمونی قبول کی تھی اور کچھ روز تک خوش آیند مرغزارون اور دلچسپ و دلپسند باغون مین اور چاندی سے چمکنے والی ندیون کے کنارے کنارے اُسکی رہنمائی ہوئی تھی۔ لیکن صرف اسواسطے یہ سب باتین ہوئی تھین کہ انجام کار بیدردی سے ایک تیرہ و تار اور خوفناک گڑھے مین جو اُس نہایت فرح بخش اور راحت افزا منظر کے دوسری جانب مُنھ کھولے ہوے تھا وہ یکایک ڈھکیل دی جائے اور اس لئے اُسنے اب اپنی ہی ذات کو الزام دیا کہ کسواسطے ایسی دغا اور فریب مین آگئی جسکی وجہ سے یہ سخت اذیت اور کوفت اُٹھانی پڑی تلخکامی سے۔ آہ نہایت تلخکامی سے وہ پشیمان ہوئی کہ کیون اندھی بن گئی۔ اُسنے اپنے چاہنے والے کا اس قدر اعتبار کیا جسکی دغا کا اسکو بالکل شبہہ نہین تھا۔ اُسنے اپنی ذات کو نفرین کی کہ وہی جان بوجھ کے اُس خرابی کی بانی اور موجد ہوئی جسکا پہلے اُسنے کبھی خیال بھی نہین کیا تھا۔ اور آخر الامر اُس کی روح کو نہ صرف عذاب و عقوبت اذیت دہ غم کی سچائی کا سہنا پڑا بلکہ ہر وقت اور ہر گھڑی اپنی ذات کو خود الزام لگانے اور زجر و توبیخ کے لالے پڑ گئے۔

اُن نیک ذات اور نیک نہاد آدمیون نے جنکے ساتھ وہ رہتی تھی اسکی تسلّی اور دلاسے مین ہر طرح کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ہان اِس قدر ضرور اُنکو کامیابی حاصل ہوئی کہ اُنکی ترغیب و تسکین سے وہ اپنی غم کی ظاہری شدت کو درجۂ اعتدال پر لانے کے قابل ہوئی لیکن اِس طور پر غم کی آمد کو روکنے اور دل کے جذبۂ الم کو ضبط کرنے سے اُسکا دم انتہا کے حسرت اور افسوس سے

عذاب وعقوبت سے اندر ہی اندر گھٹنے لگا اور اسکا دل بھر بھر آنے لگا۔ تاہم اس قدر صبر اور جبر سے جو اُسنے اپنے اوپر اختیار کیا اور جسکی حد سے زیادہ ضرورت تھی تا کہ اُمنڈ اُمنڈ کے آنے والے آلام و اوہام کے ریلون کا انسداد ہو یہ غریب لڑکی اس قابل تو ہوئی اور اسکا دل اتنا تو ٹھکانے لگا کہ وہ اِس مصیبت کا استقلال سے مقابلہ کر سکی اور اپنے کمال اخلاق اور نرمی سے اُسنے دونون لائق میان بی بی کو جو اُسوقت اُسکی تسلّی کر رہے تھے رخصت کیا اور اپنے کمرے مین تن تنہا بیٹھ کے سوچنے لگی کہ اَب کیا کرنا چاہیئے۔

ہمارے ناظرین باریک بین مین سے جو اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے اصول اعظم اور انتہائی خیالات کی پاکیزگی اور سچّے تفاخر کو جو اُسکی خصلت کے جزو لاینفک ہو گئے تھے اور اُسکی نادانی اور معصومیت کے محافظ تھے سمجھتے ہونگے اور جنھون نے معقیاس عقل سے اُنکا وزن کر لیا ہوگا۔ یہ دیکھ کے کہ وہ سر خود کیا انتظام کر رہی ہے اور کونسا مناسب طریقہ اپنی روش کا اختیار کریگی انجام کار بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ پس جون ہی براہین قاطع اور دلائل ساطع کے بعد اُسنے اپنے دل مین ایک بات قرار دیدی تو اُسکے دل مین امنیت کی سی کیفیت پائی گئی وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور تمام اپنی چیز بست اور اسباب کو ایک خاص طرز پہ مرتّب کرنا شروع کیا۔ جو جو چیزین وقتاً فوقتاً اُسنے اپنے روپیے سے خریدی تھین اُنکو بہ ہوشیاری اُن چیزون سے علیحدہ رکھا جو اُسنے اُس روپیے سے مول لی تھین جو اُسکے چاہنے والے نے دیا تھا۔ اپنی چیزین ساتھ لیجانے کو ایک الگ گٹھری مین باندھین۔ اور جب وہ اِس طور پر اس کام مین مصروف تھی اکثر کئی دفعہ اسکو محسوس ہوا کہ آنسو آنکھون سے برس برس کے اُس کے رخساروں کو تر کر رہے ہین اور اسکا سینہ زور زور سے آہین کھینچنے کی وجہ سے جنھون نے اسکا دم گھونٹ رکھا تھا۔ دھڑک رہا ہے لیکن جسوقت اُسنے دُلھن کی پشواز پلنگ سے اُٹھا کے صندوق مین رکھی اور اُن سب پہننے اوڑھنے کی

چیزون کو جسمین حقیر سے حقیر اور ناچیز سے ناچیز اشیا بھی شمار مین آئی تھین مثلاً
ایک گلوبند ایک فیتہ کا ٹکڑا ایک جوڑی دستانہ جو اُسکے چاہنے والے کے
روپیہ سے خرید کی گئی تھین صندوق مین رکھا۔ ہان اِسوقت اِسکا رنج ایک
حدت اور جدت سے پھر پھیٹ پڑا۔ کیونکہ جسوقت اُسنے اُس صندوق کا ڈھکنا
بند کیا جسمین دُلھن کی پوشاک تھی اُسوقت اُس غریب لڑکی کو معلوم ہوا کہ گویا
اُسنے تمام اپنی خوشی کی اُمیدون کو سنگ مرمر کی قبر مین ابھی ابھی دفن کیا ہے۔
اِسکے بعد یہ بیکس اور یتیم لڑکی ایک کُرسی پر بیٹھ گئی اور چند منٹ تک
رنج و آلام کا شکار رہی۔ اُسکے رنج والم مین کوئی بات خودغرضی کی نہین تھی۔
یہ رنج والم ایسا سچّا۔ ایسا دلی۔ اور ایسا پاک تھا جیسی اُسکی محبت صاف اور
سادہ تھی۔ اُس اپنے مرتبے اور منصب۔ اُس اپنی آزادی اور فارغ البالی۔
اور اُس اپنے آرام و آسایش کا جو روپیہ سے حاصل ہوتی ہے اور جنکا اس عقد کی
وجہ سے اُسکو یقین تھا ایک لحظہ بھر کے واسطے بھی اِسکو رنج نہ تھا۔ ہان ایک
خیال ضرور اس کے دل پر غالب تھا۔ ایک خیال اِس کے رنج کا سرمایہ تھا
اور یہ خیال اُس دغا کا (یا یون کہو کہ اُس فرضی دغا کا) اُس شخص کی نسبت تھا
جسکو اُسنے ایسی اچھی طرح سے اور ایسے اشتیاق سے پیار کیا تھا۔
اُس قابلِ یادگار دن کے قریب نو بجے رات کو ورجنیا مارڈنٹ نے
اپنے چلنے کی تیاری سے فراغت پائی۔ اُسنے وہ لباس جو صبح کو پہنے ہوے تھی
علحدہ رکھدیا۔ اِس لیے علحدہ رکھدیا تھا کہ وہ اُسکے روپیہ سے خرید کیا گیا تھا
اور اُسنے وہی اپنا رنگ اُڑا ہوا سایہ اور بالکل پُرانی شال اور ایک بدنما
سینکون کی ٹوپی لے لی۔ چند ہی گھنٹے گذرے ہونگے کہ ان سب چیزون کی
نسبت اُسنے خیال کیا تھا کہ پھر اُسکو اُنکی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اب سب اُسکی
ضرورت کی چیزین ایک چھوٹے سے بقچے مین بندھی ہوئی تھین۔ وہ عمدہ عمدہ
خانہ داری کا اسباب۔ وہ بار بار بدلنے کے کپڑے۔ وہ چند کتابین جو لمارس مین

رکھی ہوئی تھین۔ وہ کیونی چھوٹی کم قیمت زیبائش اور آرائش کی چیزین جو آتشدان کی نکلی ہوئی کانس پر رکھی ہوئی تھین۔ یہ سب چیزین چھوڑ جانے کا اُسنے ارادہ کرلیا تھا کیونکہ اسکا دل کہتا تھا کہ اب یہ چیزین اسکی اپنی نہین ہین۔

یہان تک ہوا کہ چند منٹ تک وہ اس غور و تامل مین بیٹھے بیٹھے یاد کرتی رہی کہ جس روز اُسکے چاہنے والے نے اسکو بنک نوٹ دیا تھا اُس روز اُسکے پاس خود اپنا کتنا روپیہ تھا۔ اور اس بات کے یاد کرلینے مین کہ اُس روز تھیلی مین ایک یا ڈیڑھ روپیہ تھا کامیاب ہوکے اُسنے سوچا کہ اب اس سے زیادہ لپنے ساتھ نہ لیجانا چاہیے اسلیے اُسنے صندوق مین چار پانچ دس دس روپیہ کی اشرفیان جو اسکے پاس بچی تھین رکھ دین۔ پھر صندوق بند کرکے اور کنجی قفل سے نکال کے اُسنے اُس مکان کے چھوڑنے کی تیاری کی جہان اُسکے دل کو ایسی خوش آیند امیدون کا اور ایسی انتہائی مایوسی کا صدمہ ہوا تھا۔

لیکن جب اُسنے یہ خیال کیا تھا کہ اُسکی کافی و وافی تسکین ہوگئی ہے اور چلتے وقت اب اور زیادہ رنج و ملال نہ ہونے پائیگا اسمین اُسنے اپنی اخلاقی طاقت کو کسی قدر زیادہ گنا تھا اور اس لیے اسمین اُسکی بھول تھی۔ اُس کمرے کے دروازے کے نکلنے کے وقت جو رخصت کی نگاہ اُسنے اِدھر اُدھر ڈالی اُسمین اسی وقت اُسکی آنکھون پر پردہ سا پڑجانے کے سبب سے اندھیرا آگیا۔ دل مین سکتہ ہی محسوس ہوئی ضعف غالب آیا اور سراسیمگی مین لڑکھڑاتی ہوئی ایک کرسی پر جاکے بیچاری بیٹھ گئی۔ آہستہ سے اپنی پیشانی پر ہاتھ لے گئی تاکہ منتشر ہونے والے دماغ کو ٹھہرائے اور چھوٹتے ہوے حواس کو یکجا کرے۔ تب وہ آنکھ کا پردہ رفتہ رفتہ اُٹھتا گیا لیکن آنکھون مین اندھا کردینے والے آنسوؤن کے سیلاب سے پھر تری آگئی۔ ہائے افسوس۔ ہائے افسوس کیسا پھوٹ پھوٹ کے وہ روئی۔ کیسا پھوٹ پھوٹ کے وہ روئی۔ کیسی شدت سے اسکا دل اُچھلتا رہا کیسی سختی سے آہون کی اُس کے سینہ مین مڑور تھی غریب لڑکی غریب لڑکی۔

آہ! یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ [illegible] سے ایسی [illegible] جیسے
مسرت سے [illegible] اور اُن کی ہمیلیاں [illegible] تھی اور اُسکو [illegible] تھی کہ
وہ اپنے پیارے [illegible] سے [illegible] جاؤ [illegible] اور
مرغان خوش نوا کی ترانہ ریزی پر وہ گوش [illegible]
کر اُسکو وہ ترنم [illegible] اُسکے
دل تک خوشی کا [illegible] پہونچاتی۔ آہ [illegible] اُسکو وہ سرور جو
ملائم ملائم پیاری نگاہین ایک [illegible] مین پیدا کرتی تھین کبھی حاصل ہو۔ آہ یہ
نہین ہوتا ہے کہ وہ اپنا نام پیارے پیارے لہجہ سے جسکے ساتھ محبت پیدا
کرنیوالے لقب اور خطاب شامل رہتے تھے سُنے یا خدایا یہ دلکش و دلپذیر خواب
ہمیشہ کے لیے نابود اور [illegible] ہوگیا ہے۔ کیا [illegible] اب وہ لوٹ سکے نہ آئیگا۔ افسوس
صد افسوس۔ آہ بیشک اس کنواری لڑکی کی تقدیر بالکل پلٹ گئی [illegible]
صاف سادہ تختہ کے مانند ہوگئی ہے اور اب اُسکے نصیب مین خوشی نہ ہوگی
اب اسکی آنکھون کے سامنے اس دُنیا کی پگڈنڈی مین پُر الم پیچ اور اندھیرا
ہے۔ اور وہ لڑکی۔ ایسی جوان۔ ایسی بیجرم و خطا۔ ایسی پیاری پیاری۔
اس طور پر مبتلائے آلام ہو۔ ہائے بڑی بیرحمی کا کام۔ ہائے بڑی بیدردی
کا کام۔ آہ! اے شکیل و جمیل مگر ناشاد لڑکی۔ ایسی بدنصیب جیسی تو اب ہے نہ تھی
ایسی کمبخت جیسی تو پاکدامن اور پاکباز تھی۔ آہ تیرے واسطے ہماری ہمدردی کیا
کس کام آئیگی۔ دیکھو تو اُسکو۔ اُس پیاری کو جسکا پری کا سا جسم ہے جسمین
حیا اور نفاست اور دل کشی کی صفات کوٹ کوٹ کے بھری ہین۔ دیکھو تو اُسکا
پیارا چہرہ غم و الم سے کیسا زرد ہوگیا ہے۔ دیکھو تو اُسکی کنجی کنجی آنکھین روتے
روتے دُھندلی ہوگئی ہین۔ دیکھو تو اُسکی چال اُسکے قدم کیسے ہلکے پڑتے ہین
گو رنج سے وہ آہستہ خرام ہے۔ آہ اسکو دیکھو کہ اب وہ بڑی طاقت سے بڑے
زور سے اُس مقام سے کھینچ لینے کی کوشش کرتی ہے جسکو وہ اپنا گھر کہہ سکتی تھی۔

ورجینیا مارڈونٹ اپنا تھیلا ہاتھ مین لیے چلنے کو تیار ہی۔ آخری نگاہ سے چارون طرف دیکھتی ہی اور ٹکٹکی لگاتی ہوئی دروازے کے بازو کا سہارا ڈھونڈھتی ہی۔ ہوش بجا نہین۔ رنج کی انتہا نہین۔ بڑے زور سے لبون کو بند کیے ہوے ہی کیونکہ اندرونی جذبے باہر نکلنے اور بیتاب کرنے کی اسکو دھمکی دے رہے ہین مگر یہ خیال کہ وہ اسوقت اُن لوازم وشرائط خدمت کو جو اسکو اپنی ذات کی نسبت واجب ہین ادا کر رہی ہی اسکو یکایک دلیری اور طاقت دیتا ہی اور جلدی سے مڑکے وہ دہلیز کے پار ہو جلد جلد سیڑھیون کے نیچے اُتر جاتی ہی اس مکان کے دونون نیک نہاد مکین اُس سے ملتے ہین اور سمجھتے ہین کہ وہ قریب اُنکو چھوڑنے والی ہی۔ اس بات سے تو وہ پہلے ہی آگاہ ہین کہ اب اسکا عقد نہین ہوسکتا لیکن یہ بات اُنکی سمجھ مین نہین آتی اور وہ ششدر و حیران ہین کہ صرف یہ خیال کرکے وہ یہان سے اس طور پر سے سر و پا کیون بھاگی جاتی ہی کانپتی ہوئی اور آہستہ آواز سے اور نہایت غمگین اور اندوہگین۔ آہ نہایت ہی ملول و حزین نگاہون سے جو دل کے ٹوٹ جانے کی حکایت پہلے ہی سے بیان کر رہی تھین ورجینیا حسب ذیل گویا ہوئی۔

ورجینیا۔ اے میرے نیک نہاد دوستو۔ اے میرے پیارے شفیقو۔ مین تمھارا شکریہ ادا کرتی ہون۔ تمھاری مہربانی اور ہمدردی کا دلی شکریہ ادا کرتی ہون لیکن مجھے اس نواح یا اس مکان مین اب رہنا مناسب نہین ہی اور نہ مجھے اتنی جرات ہی کہ مین یہان رہون۔ اوّل تو مجھے اپنا اندرونی امن قائم رکھنا ضرور ہی اور یہان سے چلے گئے بغیر اُسکا قائم رہنا ممکن نہین۔ کیونکہ مجھ مین اب اتنی جرات باقی نہین رہی ہی کہ مین اس دُنیا مین خوشی کا نام لون۔ لیکن چونکہ میری جان تہلکہ مین ہی اس لئے اسکی تسکین کے لئے ضرور ہی کہ مین اس مکان سے جہان ہر ایک چیز اور ہر ایک شکل سے مجھے رنج اور افسوس اور گذشتہ زمانہ کی باتین یاد آئینگی اور میرا زخم ہمیشہ ہرا رہیگا

علیحدگی اختیار کرون"
اس قدر کہہ کے ورجینیا اپنی کنپٹی آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور اسکی آواز رنج و الم کی شدت سے منھ سے باہر نہیں نکلتی تھی کہ پھر اسنے اس طرح پر تقریر کی۔
"علاوہ اسکے یہ خود میری تعلیم و تربیت کے احسان کا سبب ہے۔ میری پیاری آنجہانی ماں کی شفقت اور احسان کا سبب ہے جو میرے اس نواح اور پڑوس سے جہان مجھے اسکے اتفاقًا ملجانے کا خدشہ ہے بھاگ جانے کا محرک ہوا ہے یہ بات سچ ہے کہ اسکو میری سکونت کا خاص مقام معلوم نہیں ہے مگر وہ خوب جانتا ہے کہ میرا مسکن رمنے سے زیادہ فاصلہ پر نہیں ہے اور اگر اب تک وہ میرا لاگو ہے اور پیچھا کیے جانے کا مصمم ارادہ رکھتا ہے تو اسکا صبر و استقلال بالضرور اس مکان کی طرف رہنما ہوگا۔ ہائے مجھے جرات نہیں۔ میرا اتنا زہرا اور یارا نہیں۔ ہائے مجھے مناسب نہیں۔ اے میرے شفیقو اور دوستو کہ مین اس سے پھر ملون۔ اور آپ خود مجھے اس بات کی مشورت نہ دینگے کہ مین ایسا کرون لیکن تمام اسکے عطیون کو مین یہان چھوڑ جاتی ہون۔ ہر چیز کو جو اسکے روپیہ سے خرید کی گئی تھی یہین رکھ جاتی ہون۔ اگر وہ کبھی اس طرف آنکلے۔ ایک لمبا سا نوجوان شریف آدمی۔ ہان۔ اور بہت ہی شکیل و جمیل۔ جو کہتا ہے کہ اسکا نام اوسمنڈ۔ چارلس اوسمنڈ ہے۔ تو آپ اس شخص سے کہہ دیجیے گا"
لیکن اس مقام پر ورجینیا کی آواز جو چند منٹ تک ٹوٹی ہوئی نکلتی تھی بلکہ مشکل سے نکل سکتی تھی اب اسکی آہِ دل دوز اور نالہ ہاے پرسوز سے بالکل سننے مین نہین آتی تھی۔ اور ان لائق میان بی بی کو اس نوجوان لڑکی کا دل توڑنے والا اور شدید حزن و ملال دیکھ کے انتہا کا رنج و ملال پیدا ہوا۔ بہت دیر تک توقف کرکے اور پھر بھی مشکل سے بولا جاتا تھا کہ ورجینیا نے کہا۔
"آپ اس شخص سے کہدیجیے گا۔ آپ اس شخص سے کہدیجیے گا کہ مین یہان سب چیزین جو میری نہین تھین چھوڑ گئی ہون۔ آپ یہ بھی اس شخص سے

کہدیجئے گا کہ مین کسی طرح اُسکی بُرائی کی خواہان نہین ہون اور نہ اُسکو کسی طرح کا نقصان پہونچانے کا میرا ارادہ ہے۔ یہان تک کہدیجئے گا کہ مین نے اُسکو معاف کیا۔ مگر یہ کہ اُسکو میرے پھر ملنے کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے"۔

اسکے بعد اپنے دونون رفیقون سے بکمال اخلاق اور احسانمندی اور نہایت فروتنی اور گرمجوشی سے مصافحہ کرکے ورجینیا مازڈنٹ اِس مکان سے روانہ ہوگئی۔ آنسوؤن کی دھارین رخسارون کے نیچے بہ رہی تھین اور اختلاج قلب سے معلوم ہوتا تھا کہ دل پھٹا جاتا ہے۔

اب ہمکو فرض کرلینا چاہیئے کہ اُس مہلک دن سے تین مہینے گذر گئے ہین۔ اور اسکے بعد ہم دیکھینگے کہ وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی ایک منحوس حجرے مین جو منوریز کے اطراف مین واقع ہے بیٹھی ہے۔ یہ مکان جسمین کثرت سے کرایہ دار رہتے ہین ایسے مقام پر واقع ہے جہان کی آب وہوا آلایش اور بدبو سے ملکدر ہے۔ کھڑکیان اور نابدان کافی نہین ہین کہ تا صاف اور میلا پانی نکلجائے۔ پینے کا پانی کمیاب ہے اور جو ملتا ہے وہ صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ اُون سے بھری ہوئی ایک پھٹی پُرانی توشک تخت پر بچھی ہے۔ ایک پُرانا صندوق میز کی جگہ رکھا ہے ایک کاٹھ کا مونڈھا بیٹھنے کو ہے اور چند برتن کھانا پکانے کے ہین یہ سب اسباب ورجینیا کے حجرے کا ہے۔ اور خود وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی یا پاک پروردگار کیسی بدل گئی ہے۔ ریجنٹ پارک کی سیر وگلگشت سے جب وہ دن دوپہر عشق ومحبت کے خواب دیکھتی تھی جو گلابی رنگت اُسکے رخسارون پر لوٹ آئی تھی اب بالکل معدوم ہے۔ اب تو اُن رخسارون پہ زرد چنبیلی کھلی ہے۔ زرد ہان زرد جیسے سنگ مردہ ہوگئی ہے۔ جیسا کھلانے والی بیماری سے آدمی کا تمام حیات بخش رنگ روپ اُڑجاتا ہے وہی اُسکی حالت ہے۔ حالانکہ بیمار اگر کہا جائے تو بیمار نہین تھی۔ بیماری اگر تھی تو دل کی تھی۔ روگ اگر تھا تو جگر کا تھا کہ اُسمین گھن لگ گیا تھا۔ اور یہی بیماری اُسکو بھی محسوس ہوتی تھی اور اُسکے

ساتھ ہی رفتہ رفتہ اُسکا جسم بھی بیچتا جاتا تھا اور غم و الم کی شکستگی کو بتواکا۔ اوسکے
گھُل ڈالنے والی محنت اور مشقت کا نتیجہ تھا۔

زرد۔ آہ۔ زرد جیسے پتھر کی مورت ورجھیا۔ ا۔ نے ۔۔۔ الاش ۔۔ کی جیسی
ہین جو افسردگی اور بے نمکی اور بیجان ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے ویسی یہ
زردی نہین تھی لیکن یہ وہ زردی تھی جو حرارت عزیزی کی موجودگی اور
نیلی نیلی رگون کی نازک زیبائی سے جو اُسکی صفائی و شفاف جلد کے سبب نظر
آتی تھین حاصل ہوئی تھی اِسکا قدرتی دُبلا پن اور بھی دُبلا ہوگیا تھا لیکن خط و خال
کی خوبی اور چہرے کے نقش و نگار کی نفاست مین جسکو اسکا پُرانا لباس کبھی کچھ
نقصان نہین پہونچا سکتا تھا کوئی خلل نہ آیا تھا بلکہ اِس لباس سے اور بھی زیادہ
اُسکا حُسن و جمال نکھرا ہوا نظر آتا تھا۔ وہ اُس مونڈھے پر بیٹھے جسمین تکیہ تھا
کہ جب کمر درد کرتی تو اُسپر سہارا لگا لیتی اِس تیزی سے سی رہی تھی جو ۔۔۔ کی
عملی واقفیت اور ہنروری کا نتیجہ تھی اور جس سے جسمانی طاقت کو چندان تعلق
نہین تھا۔ اُسوقت سیتے سیتے جو اُسنے اپنا ہاتھ اونچا کیا وہ ایسا دُبلا نظر آیا کہ
آر پار معلوم ہوتا تھا لیکن جو معنی بدشکل دُبلے پن کے لگائے جاتے ہین وہ اُسپر
صادق نہین آتے تھے۔ وہ سوکھ کے کانٹا نہین ہوگیا تھا۔ وہ گل کے ہڈی
نہین رہ گیا تھا۔ وہ نازک تھا بہت ہی نازک تھا۔ جیسا اُسکا تمام جسم اسقدر
دُبلا اور نازک ہوگیا تھا جسکی نسبت صحت اور تندرستی کا اطلاق نہین ہوسکتا تھا
اب بھی وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی بہت پیاری دِل مین جگہ پیدا کرنے والی معلوم
ہوتی تھی حُسن تو اِسکا پری کا سا تھا مگر سرد و گرم زمانہ کی برداشت کرنے کے
قابل نہین تھا۔ وہ ایک دلفریب پھول تھی جسکے حُسن و جمال کا کمال اتنا ہی
بڑھتا جاتا تھا جتنا آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ وہ موت کے زوال مین آتا جاتا
تھا۔

ہم نے بیان کیا ہے کہ اُسکے پاس لباس کی کمی تھی مگر جسقدر تھا وہ

بہت صاف شستہ اور نہایت باریک بینی کی نفاست سے تیار کیا ہوا تھا۔ اس غریب بیکس لڑکی کے بال بھی ۔ وہ عمدگی سے گندھے سر کی پوشش جسکو اگر کوئی ملکہ بھی دیکھتی تو اسکو حسد ہوتا اور جنکی شاندار چمک ہر قسم کے جواہرات سے جو کسی بادشاہ کے تاج میں جڑے رہتے ہیں دس ہزار گنی زیادہ تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ اسکے بال بڑی توجہ اور ہوشیاری سے سنوارے گئے تھے۔ مگر انکا سنوارنا بناوٹ کے سبب سے نہیں تھا۔ خدا منتسب اور دانا ہو کہ کاہلی خودبینی۔ اور مجہول خودپسندی اسکی عادت میں داخل نہیں تھی اور نہ اسکو اس قدر فرصت تھی کہ اس جانب توجہ کرتی۔ مگر نفاست اور صفائی سے رہنا اسکی عادت ہو گئی تھی جس سے نہ تو کوئی مصیبت اور نہ کسی قسم کی تکلیف اسکو باز رکھ سکتی تھی۔ اور اسکے چہرے کی کیا کیفیت تھی۔ آہ۔ اسکا بیان ملال سے خالی نہیں ہے۔ اسپر حزن اندوہ استقلال سے قائم ہے مگر ملال کی تیرگی نہیں ہے۔ وہ چہرہ پاک اور صاف ترک توکل سے بھرا ہوا مجسم قائم ہے۔ اور ایسا نظر آتا ہے جیسا کسی مرتاض یا عابد کا چہرہ ہوتا ہے جو تارک الدنیا ہو کے معبود حقیقی کی لو اور لگن میں خود فراموش اس دُنیا کے عذاب و عقوبت میں بھی بہشت کو سرسری نگاہ سے دیکھ لیتا ہے۔

اُسکے لب باریک ہیں مگر گلاب کی سی تازگی اور رنگت انمیں باقی نہیں ہے لیکن ہونکہ وہ انتہا کے رنج والم میں ایک دوسرے سے جدا رہتے ہیں تو دانتوں کی موتی کی سی لڑیاں جو ایسا ہی کیسا خوبصورت بنے ہیں ظاہر ہوتی ہیں اور دم کی آمد و رفت ان سے ہوا انکی سے ہو کر گذرتا ہے ویسی خوشبو نکلتی ہے جیسی اُس وقت نکلتی تھی جب وہ اپنے چاہنے والے کے ساتھ ٹہلتی ہوئی رمنے کی ہوا میں دم لیتی تھی لیکن کیا اچھا ہوتا کہ ان زرد رخساروں پر پھر سرخی آجاتی اور اس خمیدہ جسم میں پھر اگلی سی شباب کی قوت کی لچک پیدا ہو جاتی لیکن نہیں۔ ایسا نہوگا ہاں ابھی تو نہ ہوگا۔ شاید کبھی آیندہ ہو تو ہو۔

مفلسی وہ بلا ہے کہ کوئی شخص جو ایسے افلاس اور محتاجی کی حالت میں ہو

جو وُرجنیا کی حالت تھی اجازت نہیں دیتی کہ اپنی پسند کا اپنی بود و باش کے لیے مکان لے۔ اگر شرفا کی ہمسائگی مین رہنا منظور ہو تو مکان کا کرایہ بھی معقول دینا چاہیئے لیکن زیادہ کرایہ دینا اس بیکس سینے والی کی استطاعت سے باہر تھا اس لیے مجبوری سے اُسنے وہ کوٹھری کرایہ پر لی تھی جہان اب ہم اِسکو دیکھتے ہین اور جسکا کرایہ بارہ آنہ ہفتہ کے حساب سے اُسکو دینا پڑتا ہو لیکن ساتھ ہی اسکے اُسکے استعمال کے لئے اسباب بھی وہان موجود تھا۔ اور اسباب بھی وہی تھا جسکی تفصیل چند الفاظ مین ہم ابھی لکھ چکے ہین اور اگر وہ کل اسباب فروخت کیا جاتا تو فیاض سے فیاض لندن کا دلال سوا روپیہ سے زیادہ اُسکی قیمت نہ دیتا۔

ہان یہ مفلسی کا سبب تھا کہ یہ ناشاد لڑکی ایسے مکان مین جاکے رہی تھی جو نشیب مین واقع تھا اور جہان کی آب وہوا وبائی اور مضر صحت تھی اس مکان مین نیچے سے اوپر تک ایسے مفلس و مصیبت زدہ لوگ بھرے ہوے تھے جیسی وہ خود تھی مگر وہ لوگ اپنے افلاس کے سبب سے اکثر آوارگی اور اوباشی اور فسق و فجور پر مجبور ہو جاتے تھے لیکن اس دُنیا اور اُسکے مصائب کا تجربہ جس قدر اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو زیادہ ہوتا جاتا تھا اُسی قدر اُسکے جوہر ذاتی اور اُس کی خلقی راست روی اُسکی عفت اور پاکدامنی کے حفاظت کے حصار کو مستحکم و استوار کرتی جاتی تھی اور ایسے نجس اور ناپاک لوگون کی صحبت مین تھی اِن کے لوث اور آلودگی کے مقام پر سکونت اختیار کرکے اور ہر دم و ہر لحظہ کی ترغیب و تحریص مین پڑکے بھی وہ پاک اور صاف بنی رہی اور اِس ترغیب و تحریص سے روکنے مین اُسکے اوسان کبھی خطا نہین ہوے اور نہ وہ گھبرائی۔ جب نیچے سے شرابی بھانڈون کی سی مغلظات کا شور و غوغا وہ سنتی تھی تو کانپ اُٹھتی تھی اور دعا مانگتی تھی۔ اور جب بعض نوجوان عورتون کی صحبت مین اکثر ضرورتاً اس کا گذر ہوتا تو وہ باتون باتون مین اشارتاً سُناتین کہ اِسکے لئے ایک نئی پوشاک کا حاصل ہونا اور روز یکشنبہ کو اچھا اچھا کھانا ملنا کتنا آسان تھا یہ سُنتے ہی وہ ایک ہی

غصہ اور عصمت کی نگاہ سے جنھین پاکدامنی کی سچی آجاتی تھی انکو خاموش کرتی - اور اگر کوئی اسکی عفت کے استقلال کا مضحکہ کرتی یا اُسپر طعنہ زنی اور آوازہ کشی کرتی تو وہ اپنا مُنھ پھیر لیتی اور صاحبون اور طعنہ زنون کی پروا نہ کرتی -

حالانکہ مفلسی اس غریب لڑکی کو مردود و مکروہ ناشایستہ و ناباستہ تجربات مین کھینچ کھانچ اور گھسیٹ گھسیٹ کے لاتی تھی - اور اس کو ہر طرح و ہر قسم کی ترغیب دیتی تھی تاہم وہ اسکو گمراہ کرنے مین ناکام رہی - اپنی مصیبت کے عالم مین اسکی آنکھ کسی کے سامنے نیچی نہ ہوئی اور اگرچہ احتیاج اور کڑی محتاجی نے اسکے رخسارون کو زرد کر دیا تھا لیکن بے غیرتی کی ندامت کا رنگ کبھی نہین آیا اور جنیا نازونٹ کی کیفیت تھی جو ہمنے بیان کی -

مگر وہ اپنی قلیل معاش پیتکر حقہ پر کرتی تھی - اسی اطراف مین جہان وہ رہتی تھی یعنی الزابتھ اور ہنوز ریٹکے آباد حصہ مین - ایک بڑا بھاری کارخانہ مسرس آران اینڈ سنز کا واقع ہے - جو اختیار اور اقتدار سرمایہ کو اپنے جور و ستم سے محنتی لوگون کے پیس ڈالنے کا حاصل ہے اُسکا جیسا اچھی بہتر ریکا ثبوت ہے مصر قدیم خدا نے اپنے قہر و غضب سے وبا اور تاریکی اور مویشیون کی بیماریان پھیلائی تھین اور ٹڈیان بھیجی تھین مگر انگلستان اسپر پرستان نے سب سے بڑھی ہوئی دیکھا دیکھی اور مقاومت کی وبا پھیلائی ہے - چنانچہ اس ملعون و مردود رسم و طریقے سے مسرس آران اینڈ سنز کا بندر تو سرسبز ہوا اور اُسکے مالک منافع کثیر حاصل کر کے مالا مال ہین مگر اخلاق کے بگاڑنے والے - مایوسی قحط - بیماری - اور ہلاکت کے ابخرے جو اُسکے دروازے سے نکلتے ہین وہ ہوا کو خراب اور میلا کرتے ہین اور اسی ہوا مین خلقت کا بڑا بھاری حصہ دم لیتا ہے -

اس عظیم و عالیشان عمارت کا اندرونی اور بیرونی پھیلاؤ اور عرض و طول کی زیادتی چھوٹی چھوٹی صدہا زیبائش و آرائش کی تعمیرات سے ظاہر ہے کہ اسکی تیاری مین کتنا فضول روپیہ برباد ہوا ہوگا اور کتنی بیحساب دولت رونق دار کھڑکیون

اور دریچوں مین جنمین بڑے بڑے حلبی شیشے نصب ہین اور خوش تاب روشندانوں مین لگی ہوگی۔ ہم کہتے ہین کہ یہ گران قیمت تعمیر ایک مضبوط یادگار ہے جو سرمایہ نے مقاومت کی بزرگی اور نمود قائم رہنے کی وجہ سے بنائی ہے۔ لیکن اگر اُسکو بنظر اخلاق تمدن اور سیاست مدن دیکھا جائے تو وہ انتہا کی نفرت انگیز زشت منظر اور ہیبتناک معلوم ہوتی ہے۔ اُسکی بنیادین انگلستان کے سفید غلامون کی ہڈیون سے خواہ وہ مرد ہون یا عورت اُٹھائی گئی ہین ٹھیکہ پر کام کرنے والے درزیون اور درزنون اور محتاج سینے والیون کے پنجرون اور ڈھانچون سے جنھون نے بھوکھون مر مر کے جان دی ہے اُسکے چوکھٹ بازو تیار ہوے ہین۔ اُنکی دیوارین کھوپڑیون سے اُٹھائی ہین اور فن تعمیر کی ایجادون صنعتون اور حرفتون مین پسلیان کام مین آئی ہین اور کل عمارت کی جڑائی نہایت مضبوطی اور استحکام کے ساتھ اُن بدبخت و بدنصیب آدمیون کے خون اور مغز اور گودے کے ریختہ سے ہوئی ہے جو اپنی ذات کو برطانیہ عظمی کے محنت کے بازار بردہ فروشی مین فروخت کرنے کے لیے مجبور کیے گئے تھے۔

اور اسی کارخانہ مین وہ جنیا مارڈنٹ کام کرتی تھی۔ براہ راست تو اُسکو یہان سے کام نہین ملتا تھا اور نہ وہ کارخانہ مین ملازم تھی بلکہ درمیانی عورت کے وسیلہ سے جسکو کارخانہ سے کام ملتا تھا اُسکو ٹھیکہ پر کام دیا جاتا تھا۔ دراصل یہ وہی پُرانا دستور بی بی جیکسن۔ بی بی بیچم پہ وک اور میڈم ڈیلیسی کا تھا جسکے مطابق یہان بھی کام ملتا تھا مگر درمیانی عورتون کے نام اور تھے اور مزدوری یہان کمتر تھی۔ یہان اسکو قمیص تیار کرنے کا کام ملا تھا جسکی اُجرت قریب ڈیڑھ آنہ قمیص کے حساب سے ملتی تھی۔ ہان قمیص۔ فی قمیص ڈیڑھ آنہ۔ اور صبح کے چھ بجے سے رات کے بارہ بجے تک جو کام کرنے کا معمول ہو گیا تھا تو اس عرصہ مین تین قمیص تیار کر لیتی تھی۔ اور لوگون کا بارہ گھنٹہ کا مگر اُسکا اٹھارہ گھنٹہ کا دن تھا اور جو چھ گھنٹے بچتے تھے اُسکو وہ غریب لڑکی اپنی رات سمجھتی تھی۔ اور اُن اٹھارہ گھنٹون مین

اُسکے ساڑھے چار آنے محنت کے ہوتے تھے اور یہی اُسکی کمائی تھی۔ اِسمین سے تاگا بھی خرید کرتی تھی ہر قمیص مین سات بوتام کے کاج ہوتے تھے۔ تین سینہ پر۔ دو گریبان کے ادھر اُدھر اور ایک ایک آستینون مین گٹے کے پاس۔ سلائی عمدہ ہونی چاہیے تھی ورنہ غریب سینے والی سے کپڑے کے دام بھروالیے جاتے تھے۔

اس طور پر کل اُجرت جو ورجینیا بہ استثناء یوم یکشنبہ اٹھارہ گھنٹے روز محنت کرکے حاصل کرتی تھی وہ ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنہ ہوتی تھی اور ہر قمیص پیچھے ایک آنہ کا تاگا لگتا تھا۔ اس ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنہ ہفتہ بھر کی مزدوری مین وہ مکان کا کرایہ دیتی تھی کوئلہ خرید لی تھی بتیان مول لیتی تھی اور کھانے پینے کی ضروری اشیا بہم پہونچاتی تھی۔ اور پہننے کو کپڑا بھی خرید کرتی تھی۔ ہم کہتے ہین کہ یہ سب کیونکر ہوسکتا تھا۔ صرف اس طرح پر تاکہ غریب لڑکی بھوکون ماری جاتی اور آخر کار یون ہی مرجاتی۔ پس جب یہ حال تھا تو تعجب کیا ہی کہ اُسکے رخسارے زرد ہوگئے تھے وہ سوکھ کے دُبلی ہوگئی تھی اور اُسکی تندرستی مین خلل آتا جاتا تھا اور اُسکی ہمت تو پہلے ہی سے ٹوٹ گئی تھی۔

ورجینیا کے کھانے مین سوا قہوہ اور چار اور روٹی اور جئی کی روٹی کے اور چیز نہین ہوتی تھی۔ اگر ڈیوک آف نارفاک کو جسنے کمال فیاضی اور انسانی ہمدردی سے سفارش کی تھی کہ غریب آدمی ایک چٹکی مصالح کی چھ بوتل پانی مین ملا لیا کرین تو اُنکے کھانے کے لیے نہایت عمدہ شوربا بن جائیگا۔ ورجینیا کا حال معلوم ہوتا تو بالضرور وہ ہم سے کہتا کہ قہوہ اور روٹی اور جئی کا آٹا عمدہ کھانون مین داخل ہی لعنت ہی ان امیرون کی سنگدلی پر اور زوفنا ہی اُنکی اوقات پر۔ کیونکہ کسقدر کم مقدار۔ آہ۔ کس قدر بہت ہی کم مقدار۔ کس قدر قلیل مقدار قہوہ اور چار کی تھی۔ جو یہ غریب لڑکی ایک وقت خریدنے کے قابل ہوتی تھی۔ اور کتنی بار چار وہی چار جو پہلے اُبالی تھی۔ اور کتنی مرتبہ قہوہ۔ وہی قہوہ جو پہلے پکایا گیا تھا۔ وہ اپنے واسطے گرم کرتی تھی۔ شکر کا تو اسنے نام بھی لینا چھوڑ دیا تھا باقی رہی روٹی۔

سو اے ظالم امیرو تم ہی انصاف کرو کہ کس قدر روٹی خریدنے کا غریب اور جنیا کو مقدور تھا۔ یاد کرو کہ ہفتہ مین ایک روپیہ ساڑھے پندرہ ہی آنے تو اسکو مزدوری کے ملتے تھے جسمین سے بارہ آنہ وہ مکان کا کرایہ ہفتہ کے ہفتہ دیدیا کرتی تھی اور چار آنہ کا بتی اور کوئلہ خرید کرتی تھی اس حساب سے وہ اڑھائی پیسہ روز کی روٹی پر بھی بسر نہین کرسکتی تھی۔ بڑی خوراک اسکی جی کا آٹا تھا جی جو گھوڑون کو کھلائی جاتی ہی۔ اور یہ حسین نادان پاک دامن لڑکی جسکو خدا نے سب نیکیان اور سب ذاتی خوبیان عطا کی تھین مگر انگلستان کی گود مین کھیلنے والون کتون اور ڈیوک آف نارفاک کے سورون کی خوراک کا سو مین ایک حصہ کھانا نہین پاتی تھی جس طرح خدا کے ہونے مین کوئی شک نہین ہی اسی طرح سے اس امر مین بھی کوئی شک نہین ہی کہ اس ملک پر جہان کا یہ دستور ہی آفت آسمانی اور قہر ربانی نازل ہوگا۔ خداوند تعالیٰ جسکو سب قدرت ہی اب زیادہ عرصہ تک اپنے بندون کو ایسی تکلیفون اور مصیبتون مین دیکھنا برداشت نہین کرسکتا نہین۔ وہ نہین برداشت کرسکتا۔ وہ نہین دیکھ سکتا۔

ہان مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

بالضرور وہ منصف خدا اپنا قہر اُن لوگون پر نازل کریگا اور انکو سخت سزا دیگا جو ان مصائب اور دستورون کے بانی مبانی ہین۔ کیا حق ہی کسی خاص طبقہ یا فرقہ انسان کا کہ وہ آپ تو آرام و آسایش اور عیش و عشرت مین بسر کرے اور باقی جتنی اُسکی مخلوق ہی اُسکے لئے اس ملک کو زمین کا دوزخ بنائے۔ بڑے بڑے لاٹ پادری جو ناقہ کشون۔ بھوکون مرنے والون کو صبر کرنے کا وعظ دیتے پھرتے ہین سب سے زیادہ کمینے اور دنی الطبع اور رزیلے ہین اور اپنے مذہب مین مکار اور دین مین ریاکار ہین اور نوع انسان کو ناپاکی اور خباثت سے آلودہ اور ملوث کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہین۔ مدبر اور ملک کا

انتظام کرنے والے جو غیر آسودہ غریب اور محتاجون کے جائز اور واجب استغاثہ کو شر و فساد اور بغاوت اور فتنہ پردازی سے نامزد کرتے ہین انکو جو کچھ کرنا ہو کر لین اور لکھو کھا بندگان خدا کو دنیا ہی مین ڈالین اور آگے انکے تحمل ڈالنے مین کامیاب ہون۔ لیکن جب روز حساب آئیگا اُس دن اُس منصف خدا کو کیا مُنہ دکھائینگے انکے تخت معدلت کے سامنے کھڑے ہو کے انکو اپنے افعال کردار کی نسبت بڑے بڑے سخت سوالون کا جواب دینا ہوگا۔ ہان۔ سچ ہے۔ بالضرور اس دُنیا کو چھوڑنے کے بعد انکو دوزخ ہی ملیگا۔ اور اگر دوزخ نہ ملیگی تو کہان ہے اُسکی عدالت اور اُسکا انصاف جو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہیگا۔

ہم نے اوپر لکھا ہے کہ ورجینیا کی اوقات بسری ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنے پر ہوتی تھی جو اسکو ہفتہ وار ملتا تھا۔ مگر یہ رقم ایسی تھی جسکے ہفتہ ملے جانے کا اسکو یقین نہ رہتا۔ بعض اوقات کام ہی کم رہتا تھا۔ اور بعض اوقات ہر روز اٹھارہ گھنٹے محنت کا کام کرنے کو بوجہ ناطاقت اسکا جی نہین چاہتا تھا اُسوقت اسکو البتہ اصلی مصیبت جھیلنی پڑتی تھی اور اسوقت انتہا کا دُکھ اور عذاب معلوم ہوتا تھا۔ اُسوقت البتہ اسکو اُس خوف کا تجربہ ہوتا تھا جو بھوکھون مرنے سے آہستہ آہستہ آنیوالی موت کا ہر دیتا ہے۔ ہر ہفتہ ایک نیا اور بڑا جھگڑا جو اسکو اپنی ہستی سے کرنا پڑتا تھا وہ مکان کے کرایہ کی بابت ہوتا تھا جسکا ادا کرنا واجب و لازم تھا۔ کرایہ دینے کے لیے جان پر بنتی تھی اور ہر طرح کی تکلیفات سہنی پڑتی تھین کیونکہ وہ ہر حالت مین دینا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ گھر سے باہر نکال دیجائے اور گلی گلی ماری ماری پھرے۔ کوئی دوست اور سرپرست تو تھا نہین اب گھر بھی رہنے کو نہ ملے۔ ہائے غریب لڑکی۔ ہائے غریب لڑکی۔ وہ اچھّہ اچھّہ جان دیتی تھی وہ آہستہ آہستہ فاقہ کشی سے مرتی تھی۔ ہائے اسی طور پر وہ بھی مرتی تھی جس طور پر ہزارہا برطانیہ عظمی کی عورتین بلک بلک کے جان دیتی تھین اور اپنے وقت سے پہلے قبر مین جاتی تھین ادھر آن خطاب یافتہ عورتون اور امیر زادیون کو جنکی

پاکدامنی اور عصمت مشکوک ہے اور جو وسٹ اینڈ مین رہتی ہین اُنکی کچھ فکر نہین وہ
عیش و عشرت کرتی ہین اور اُنکو ہر طرح کا کھانا پینا اور نفائس زندگی سب
حاصل ہین۔ ہائے یہ تین ہزار زرد رو مُردہ دار لندن کی عورتین جو سوکھ کے
کانٹا ہو گئی ہین۔ یہ سینے والیان سب جمع ہو کے ایک ساتھ ایک جتھا کر کے
قصر بکنگھیم جائین اور وہان جا کے ملکہ معظمہ سے ملازمت کی درخواست کرین
تو کیا نتیجہ ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ ان زرد چہرے والی عورتون کی کھیڑ دیکھ سکے جن کا
پنجر ہی پنجر باقی رہ گیا ہے وکٹوریا کو خوف معلوم ہو گا۔ مگر وہ اُنکے اپنے وزرا کے
پاس جانے کو کہینگی۔ اور آپکے وزرا اُنسے کہینگے کہ خبردار چپ چاپ سیدھی
اپنے اپنے گھر چلی جاؤ۔ خبردار منھ سے آواز تک نہ نکلے۔ خبردار خاموشی سے گھر کا
راستہ لو۔ کیونکہ اُنکو یہ خوف ہے کہ مبادا اُنکی دہشتناک شکلین رعایا کو غضبناک کرین
اور مال و منال کی عافیت معرض خطر مین آجائے۔

ہائے ہائے۔ یہ کون کہتا ہے کہ حفاظت نہ کرو ایسے ایسے کارخانون کے
مال و اسباب اور جائداد کی حفاظت کرو جیسا مسٹرس آران اینڈ سنز کا کارخانہ
ہے۔ اور اسکی تمکو کیا پروا ہے کہ کتنی ٹھیکہ پر کام کرنیوالی عورتین اور درزنین اور
کتنی سینے کا کام کرنے والی مستورات اُمرا کے حضور مین حاضر رہ کے سلائی کرتی ہین
اور اپنا کفن سی رہی ہین۔ علاوہ اسکے تم کو تو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کبھی کبھی
شہر کے لئے ان اہلِ سرمایہ اور اہلِ مقاومت اور اجارہ دارون سے ایک
شریف افسر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کئی ہزار بھوکون مرنیوالی درزنون اور فاقہ کش
سوئی کا کام کرنیوالی عورتون کی ہستی ہی کیا ہے۔ اور انکا وجود ہی کس مین ہے
جب تک سرکار کو اپنا محصول ملا جاتا ہے۔ جب تک آران اور سنز ہر سال
اشتہارون کی چھپائی مین بیس لاکھ روپیہ صرف کرتی ہین تم کو کیا فکر ہے۔ مگر کیون
تمکو فکر ضرور ہے۔ بہت لوگ نیشنداز ہین۔ بہت لوگ ایسے ہین جو کام نہین کرتے
مگر تنخواہ پاتے ہین۔ بہت لوگ رعایتی ایسے ہین جنکو دینا چاہیے۔ پس روپیہ

کہاں سے آئے جو انکو دیا جائے۔ روپیہ اسی طرح سے آتا ہے اور خواہ جس طرح سے آئے سرکار کو روپیہ لینے سے کام ہے۔ سرکار کو تو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے مُردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں بہتر ترکیب تو روپیہ پیدا کرنے کی یہ ہے کہ قہوہ اور چائے پر جو غریب سینے کا کام کرنیوالیاں پیا کرتی ہیں محصول لگا دیا جائے اور اس طور پر آمدنی کی ایک مد قائم کیجائے۔ اس لیے ہم دریافت کرتے ہیں کہ سرکار کو۔ اُمرا کو۔ لاٹ پادریوں کو۔ واضعان قانون کو۔ کیا پروا ہے کہ کتنی بیگناہ۔ اور سخت محنتی بدنصیب عورتیں فاقہ اور بھوک سے سال بھر میں جان بحق تسلیم کرتی ہیں۔

اٹھائیسواں باب

(سفید غلام انگلستان کے آلام کا بقیہ)

اب تین مہینے اور گذر گئے اور گندہ بہار کا خشک و سرد نومبر کا مہینا شروع ہوا۔ برف کے مانند ٹھنڈی ہوائیں جو مغز استخوان تک پہونچتی تھیں اور انسان کے دماغ کو چھیدتی تھیں چلنے لگیں۔ ورجنیا ہنوز اُسی اطراف میں ہے ہاں۔ اور خاص اُسی کوٹھری میں جہاں ہمنے اُسکو پچھلے باب میں دیکھا تھا۔ اور اب وہ ایسے کام میں مصروف ہے جسکی اجرت زیادہ ہے مگر قمیص بنانے کے کام سے زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ درمیانی عورت نے جو اب ورجنیا کو کام دیتی تھی یہ خیال کیا تھا کہ یہ نوجوان عورت قمیص سینے کی نسبت پاجامہ سینے کے لیے زیادہ قیمتی غلام اور بکار آمد ہوگی۔ اس لیے یہ بیکس یتیم ناکتخدا نوجوان لڑکی مول اسکن اور کارڈرائی کی پتلونیں سینے لگی۔

لیکن ورجنیا جو سلائی کے فن میں کامل اور مشاق تھی کس واسطے عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس باریک کام براہ راست پشواز بنانے والوں اور سلا ہوا کپڑا فروخت کرنیوالوں سے نہیں لیتی تھی کہ وہ مسرس آران اینڈ سنز کے کارخانہ

درمیانی عورت کے وسیلے سے موٹا کام لیتی تھی۔ یا یہ کہ اسی کارخانہ سے براہ راست
وہ خود ہی کسی واسطے کام نہین لاتی تھی۔ اور درمیانی عورت کا ذریعہ ڈھونڈتی
تھی۔ یہ کل امور مفصلاً کسی باب مین اس ناول کے بیان کیے گئے ہین اور انپر
بخوبی بحث کیجا چکی ہے۔ اور وہی تھی جسکا نام دستور تھا یا پسندی کی تھی پہلے پہلے
ورجینیا مارڈونٹ بی بی جینکس کی غلام بنائی گئی تھی یہان بھی جاری تھا اور
اسی دستور نے اسکو باہر پھیر کرنے بعد یا جونک کی طرح سے خون پینے والیون
مین سے ایک عورت کی خدمت کرنے کو مجبور کیا تھا جو مسز سن آران اینڈ سنز
کے کارخانے مین ایک ٹھیکہ دار تھی۔ یہ بات صحیح ہے کہ بعض سینے کے ٹھیکہ سے لینے
والون کے کارخانے بھی موجود ہین اور وہان سے براہ راست ٹھیکہ پر کام کرنیوالی
اور سلائی کا کام کرنیوالی عورتون کو کام ملتا ہے اور درمیانی عورتون سے کسی
واسطہ اور سروکار نہین ہوتا مگر اس صورت مین جنکو سینے کا سامان پارچہ وغیرہ
دیا جاتا ہے انکو اپنی ضمانت دینی ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری بیکس سینے والی ضمانت
کسی کی پیدا کرتی کہ براہ راست کام لاتی۔ اس لئے وہ انہین پینے والیون کا
شکار رہتی رہی۔

صبح کے چھ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک ورجینیا دو پتلونین ایک
دن مین تیار کر لیتی تھی۔ سوا چار آنہ فی پتلون مزدوری ملتی تھی۔ اس حساب سے
اگر پورا پورا کام روز روز ملا گیا اور بیماری کے سبب سے کوئی ناغہ بھی نہ ہوئی تو
اسکو اتوار کا دن چھوڑ کے ساڑھے تین روپیہ ہفتہ وار اجرت ملتی تھی۔ اس مین سے
تاگا اور بتیان اور کوئلے کی خرید مین کم سے کم ایک روپیہ صرف ہوتا تھا۔ اسکے
سوا بارہ آنہ مکان کا کرایہ ہوا۔ بس ایک روپیہ بارہ آنے اسکو کھانے اور کپڑے
کے لیے پس انداز ہوتے تھے۔ اس حالت کو اس حالت سے مقابلہ کرنے مین
جب وہ قمیصون کی سلائی مین محنت کرتی تھی کامیابی کی حالت کہہ سکتے ہین لیکن
اس کامیابی کی حالت مین بھی کبھی کبھی کوئی بات پیدا ہو جاتی تھی جس سے

اُجرت میں کمی ہوجاتی تھی مثلاً جب تندرست ہو تو کام نہین اور جب علیل و ضعیف ہے تو اتنا کام آجاتا تھا کہ انجام نہین ہوسکتا تھا۔ اسمین شک نہین کہ یہ غریب لڑکی اپنی ذات سے اس گھبرا دینے والی بات کو مخفی نہین رکھ سکتی تھی۔ اندر ہی اندر خوب سمجھتی تھی کہ اسکی تندرستی مین خلل آتا جاتا ہو اور اپنی ذات کو ایسا توانا و تندرست نہین پاتی تھی جیسی وہ تین مہینے پہلے تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ خشک کھانسی کا ٹھسکہ شروع ہوگیا ہو اور ساتھ ہی اسکے ایسے ایسے خوفناک خیالات پیدا ہوتے تھے جو اسکو دیوانہ بناتے تھے یہ خیال ہوتا تھا کہ عرصہ سے بیماری نے جگہ پکڑ لی ہو اور کوئی شفیق کوئی رفیق نہین جو مدد کرے۔ یہ خیال ہوتا تھا کہ سست اور نکمے آدمیونکو بیت المحنت مین لیجاتے ہین ایسا نہ ہو کہین اسکو بھی وہین جانا ہو۔

آہ۔ یہ خوفناک اور بدن پر رونگٹے کھڑا کرنیوالا لفظ۔

بیت المحنت۔ کیا کیا مصائب اور نوائب۔ کیا کیا فضیحتین اور ذلتین کیا کیا رسوائیان اور خفتین۔ کیا کیا اذیتین اور تکلیفین اس لفظ کے حروف اور اعراب مین بھری ہوئی ہین۔ سلسلۂ یگانگت انسانی کا ٹوٹنا۔ دوستون اور پیارون کا چھوٹنا۔ دار الحبس کی وہ ذلیل و خوار حالت جو خاکستری کپڑون سے ظاہر ہوتی ہو جیسے مجرم قید خانون مین پہنتے ہین ہیبتناک طریقہ بسر اوقات کے دستور کی یکرنگی کا۔ انتہائی بیقدری اور تفضیح مین دلی حقارت کا احتباس یہ سب اُس ایک ہی لفظ سے وابستہ ہین جو انسان کی ذلت و خواری اور محتاجی و افلاس کی کمترین اور بدترین حالت کو ظاہر کرتا ہو۔ اور نواح منوریز کے زمانہ بود و باش مین ورجنیا نے اکثر سُنا تھا کہ لوگ بیت المحنت کو جاتے ہین اور نہ صرف سُنا ہی تھا بلکہ اُسنے اپنی آنکھون سے اُنکو جاتے ہوئے دیکھا تھا جس مکان مین وہ رہتی تھی اُسکی مالک جو عورت تھی وہ کرایہ وصول کرنے کے

بڑی سخت گیر تھی اور بعد انقضاے مدت معینہ کے فوراً وہ کرایہ دارون کو کرایہ ادا
کرنے کے لیے مجبور کرتی تھی اور جو لوگ ادا نہین کر سکتے تھے انکو بیرحمی سے نکال باہر
کرتی تھی۔ انھین وجوہ سے جنکا بیان ہوا ہے ورجینیا نے اکثر۔ آہ۔ بارہا دیکھا تھا
کہ غریب عورتون نے بناچاری مجبوری بیت المحنت بھیجے جانے کی درخواست
کی تھی۔ اُسنے اکثر ماؤن کو دیکھا تھا کہ جب اُنکے فاقہ کش بچے بیت المحنت جانے کو
رخصت ہوتے تھے وہ اُنسے لیٹ لپٹ کے کس قدر زار و قطار روتی تھین۔ یا خدا
ایسا زار و قطار روتی تھین کہ اگر کوئی ڈچز یعنی بیگم بھی ہوتی تو اپنے بچہ کی جدائی پر
وہ بھی اتنا ہی روتی۔ اُسنے یہ بھی دیکھا تھا کہ بڑے ہٹے کٹے آدمی۔ توانا تندرست
محنت مزدوری کرنے کو تیار مگر کام کے نہ ملنے سے معذور و بیکار جب اپنی
محتاجی اور مفلسی کے سبب سے بیت المحنت کو اپنے بھیجے کا خیال کرتے تھے تو
بید کی طرح کانپتے تھے اور اُنکا دل بھی اس قدر موم ہو جاتا تھا کہ وہ بھی زار زار
روتے تھے۔ پس کوئی تعجب کا مقام نہین ہے کہ جب یہ صابر و شاکر اور ہر طرح کی
مصیبت برداشت کرنیوالی لڑکی اُس جیتے جاگتے آدمیون کے قبر مین بند ہونے کا
خیال کرتی ہو جسکو سنگدل اور بیرحم امیرون نے اپنے بوڑھے غلامون اور
سالخوردہ اور ہیچکارہ بردون کے لیے بنایا تھا تو اسکا دماغ چکر کھاتا ہو اور اسکے
خیالات اسکو دیوانہ بناتے ہون۔

ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ ورجینیا کو جب صحت کی حالت مین پورا پورا کام
پتلونون کی سلائی کا ملا جاتا تھا تو اسکی کس قدر آمدنی ہوتی تھی۔ اور یہ بھی ہم
لکھ آئے ہین کہ ضعف اور علالت کے سبب سے اکثر یکسان طور پر محنت کرنے مین
نقصان پیدا ہو جاتا تھا اور اس وجہ سے اسکی آمدنی مین بھی تخفیف ہو جاتی
تھی۔ اب ہم یہ اور لکھتے ہین کہ کام اس قسم کا تھا جس سے تکان زیادہ پیدا

ہوتا تھا یعنی کپڑا نہایت دبیز اور تاگا وغیرہ بہت سخت ہوتا تھا اور اسی وجہ سے
اس غریب لڑکی کی صحت کے انحطاط مین جلدی ہوئی۔ اس لئے روز بروز
بڑھتے ہوئے خوف سے اسکو اپنی آیندہ حالت اچھی نظر نہ آتی تھی یعنی وہ آیندہ
وہ زمانہ استقبال جس سے اگر ممکن ہوتا تو وہ کبھی اپنی آنکھین بند کر لیتی مگر جسقدر
زیادہ ناامیدی اور تکلیف و رنج زیادہ ہوتا گیا اسی قدر زیادہ استحکام اور استقلال
سے اسکی آنکھین زمانہ استقبال پر جمتی گئین۔ علاوہ اسکے باوجود اپنے صبر و تحمل
اور مسکینی کے۔ باوجود اپنے سچے عیسائی توکل اور پاک دلیری کے وہ درمیانی عورت
کی تلون مزاجی اور خفیف خفیف ظالمانہ برتاؤ اور گستاخی سے جس سے اسکی حالت کا
تعلق تھا متنفر اور بیزار و غمگین رہتی تھی۔

اس لیے ورجینیا اَرڈینڈ نے اس بات کا ارادہ مصمم کر لیا کہ کسی کارخانہ سے
براہِ راست کام حاصل کرنے مین جہان سے اور لوگون کو ملتا تھا ساعی ہو صرف
ضمانت بہم پہونچانے کی مشکل درپیش تھی۔ اب اسکو ان لایق و شفیق میان بی بی کا
خیال گذرا جنکے مکان واقع کیمڈن ٹون مین وہ رہتی تھی چھ مہینے گذر گئے تھے
کہ وہ انسے رخصت ہوئی تھی۔ چھ مہینے اس یاد رکھنے کے قابل دن کو گذر گئے تھے
جب وہ کلیمنٹا ئن کی دغا اور فریب سے مین آگئی تھی۔ اس عرصہ مین اس نے اکثر
ہائے ہائے اکثر۔ ہان اکثر۔ ان دونون میان بی بی سے ملاقات کرنا چاہا
تھا۔ اور شاید اپنے جنس کے قدرتی جذبہ اور میلان طبع سے اسکو اس بات کے
دریافت کرنے کا خفیہ ارادہ ہوا تھا کہ آیا اس عرصے مین مسٹر اوسمنڈ (کیونکہ اسکا
کوئی اور نام اسکو معلوم نہین تھا) گھر کا پتہ لگا کے وہان آیا تھا اور اگر آیا تھا تو
اسنے کیا کہا تھا۔ مگر اب تک وہ اپنے کنوارپنے کے غرور اور اپنی ذات کے شرط
خدمت کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس خیال سے روکے رہی۔ یہ وہ نہین چاہتی تھی

کہ اُن دونون بوڑھے میان بی بی کو ذرا بھی یہ خیال گذرے کہ اُسکو اس حال کے دریافت کرنے کی آرزو ہی یا یہ کہ اپنے چاہنے والے کی طرف سے اب اسکے دل مین کسی قدر نرمی آگئی ہی۔ علاوہ اسکے آب تک اُسکے نشیب و فراز دیکھنے والے خیالات یہی صلاح دیتے رہے کہ ایسے نواح یا اطراف یا پاس پڑوس یا مقام یا مکان پر جانا جہان وہ اُسکی تلاش مین پھرتا ہو اور جہان اُسکے مِل جانے کا خدشہ ہو ہرگز ہرگز قرین مصلحت نہین ہی۔

مگر آب اُسکو اپنے بوڑھے شفیقون سے ملنے کا اصلی سبب اور پکّی اور مضبوط وجہ مِل گئی تھی اس لیے ایک اتوار کے دن سہ پہر کے وقت وہ کیمڈن ٹون کی طرف راہی ہوئی۔ وہ اُس مکان پر ٹھیک اُسوقت پہونچی جب دونون لائق میان بی بی چاء نوشی کو بیٹھے تھے۔ اور یہان ہمکو اس امر کے لکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کہ اس غریب لڑکی کو دیکھ کے وہ کس قدر خوش ہوے اور کس تپاک اور سچی اور دلی محبت سے اُسکے ساتھ پیش آئے۔ بوڑھے میان نے اسکے بیٹھنے کے لیے کرسی لاکے رکھدی۔ اور بڑی بی نے کئی بار اُسکی پیشانی چومی اور اس قدر اُس ناکتخدا لڑکی کو دیکھ کے وہ روئی کہ گویا وہ خود اُسی کی اولاد تھی پھر یہ دونون اُسکی طرف دیر تک توجہ سے دیکھتے رہے۔ اور جب اُنھون نے دیکھا کہ کیتنی وہ زرد اور کس قدر دُبلی ہوگئی ہی اور کسقدر اُسکی حرکات و سکنات سے ماندگی اور سُستی پائی جاتی ہی تو اُنھون نے نہایت مہربانی اور ہمدردی سے پوچھا کہ آیا وہ بہت بیمار تھی۔ مہربان ہمدردی سے جو اس طور پر اسکی جانب ظاہر کی گئی وِرجینیا کا دل بھر آیا۔ یہ ایسی ہمدردی تھی جس سے وہ گذشتہ کچھ مہینے سے بالکل ناواقف تھی اور آنکھون مین آنسو بھر کے جو اپنا موتیون کا راستہ رُخسارون پر سے طی کر کے زمین پر گرتے تھے اُسنے اپنے دونون شفیقون سے اپنی سخت محنت کی سرگذشت

بیان کی سب بیان کیا جس طور پر اسکی تندرستی اور صحت مین فرق آیا اور یہ بھی کہا کہ اب اسکو انکی شفقت اور مدد کی ضرورت ہی۔ جہان تک اسکی دیانت اور امانت کا حال وہ جانتے ہون اسکی ضمانت کردین۔ اس درخواست کو بوڑھے آدمی نے خوشی سے قبول کیا اسکے بعد ورجنیا کے چہرے پر شرم کی سُرخی ظاہر ہوئی اور اپنی آنکھین نیچی کر کے اُسنے دریافت کہ آیا مسٹر اوسمنڈ کبھی اُن چیزون کو لینے آیا تھا جن کو وہ چھوڑ گئی تھی۔

بڑی بی "آہ۔ میری پیاری لڑکی یہان ایک روز درحقیقت ایک نہایت دردناک منظر تھا یقین مانو کہ نہایت ہی دردناک معاملہ تھا۔ اگر کاش اُسکا رنج و الم بناوٹ کا ہو تو مین کہونگی کہ ایسا مکار اور دغاباز۔ ایسا جو فروش و گندم نما دُنیا مین دوسرا نہ پیدا ہوا ہوگا۔ جیسا وہ ہی۔ تمکو ہمارے گھر سے گئے ہوے ایک ہفتہ بھی نہ ہوا ہوگا کہ ایک روز ایک دراز قامت سہی بالا دُبلا دُبلا۔ شکیل و حسین جوان رعنا ہاے ایسا حسین و جمیل کہ مجھے کچھ بھی تعجب نہین ہوتا کہ تم اُسکو پیار کرتی تھین۔ آیا۔ اور اُسنے دروازے پر دستک دی اور گھبراہٹ کی آواز سے دریافت کیا کہ آیا مس ورجنیا مارڈنٹ اسی مکان مین رہتی ہین۔ جواب کے انتظار مین صرتجا اُسکی جان ہی نکلی جاتی تھی۔ یعنی میری یہ مراد ہی کہ بیقراری سے اُسکی حالت دیوانگی کے قریب پہونچ گئی تھی۔ اور جب مین نے اُس سے کہا کہ ہان یہان رہتی تھین مگر ایک ہفتہ ہوا کہ یہان سے چلی گئی ہین۔ تو انتہا کی بیقراری اور بےصبری اور بیتابی کے کلمات اُسکے مُنھ سے بے تحاشا نکلے چلے آتے تھے۔ اسکے بعد اُسنے ایک ہی منٹ مین مجھ سے ہزار سوال سے کم نہ کیے ہونگے۔ آیا مجھے معلوم ہے کہ کیون چلی گئی۔ کس کے ساتھ گئی۔ کس حالت مین گئی۔ کس سبب سے گئی۔ اور ہر سوال کے طریقہ سے ثابت اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بات یا کارروائی جو تمھاری جانب سے

عمل مین آئی اُسکی سمجھ مین نہین آئی - پھر جسقدر مجھے معلوم تھا مین نے بیان کیا
کہ ایک روز شام کے وقت یہفتہ ایک ہوا ہوگا دل کی نہایت خوفناک حالت
مین گھبرائی تھی - اور اس امر کے باور کرنے کی تمکو وجہ معقول تھی کہ اُسکی سب باتین
تمھارے ساتھ جھوٹی تھین اور تم نے اپنا قصد مصمم کرلیا ہے کہ تم یہان سے چلی جاؤگی
اور پھر کبھی اُس سے نہ ملوگی اور اگر یہ کھر اُسکو کسی صورت سے مل بھی جائے تو سب
چیزین جو تم نے اُسکے روپیہ سے خریدی تھین تم یہان چھوڑ گئی ہو - ہائے کس قدر
وہ جوان رعنا - وہ شریف و نجیب رویا - ہان رویا - کڑ دسے کڑ دسے - جلتے جلتے
بہتے ہوئے آنسو - جب اُسنے یہ سب حال سُنا جو مین نے اُس سے بیان کیا مین نے
کسی عورت کو بھی اس انتہا کے رنج و ملال سے روتے ہوئے نہین دیکھا ہے - دیوار کا
سہارا لگائے وہ جھکا ہوا کھڑا تھا - اُسنے اپنا مُنھ اپنے ہاتھون سے چھپا لیا - وہ
کڑھتا تھا اور دمبدم آہین کھینچتا تھا - مجکو اُسکے حال پر رحم آیا - ہائے مجھے اُسکے حال پر
رحم آیا - کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ تمکو سچے دل سے چاہتا ہے اور بہت ہی پیار
کرتا ہے - یہ مین نہین کہہ سکتی کہ آیا تمہین دغابازی کی تھی یا نہین - آخر کار جب مین نے
اُس سے اُن چیزون کے بارے مین کہا جو تم یہان چھوڑ گئی تھین تو اُسنے بڑی
التجا سے اُس کمرے مین جانے کی اجازت مانگی جسمین تم رہتی تھین - اور جب مین
اُسکو اوپر لے گئی اور مین نے صندوق کی کنجی اُسکو دی - تو اُسنے صندوق کھولا - وہ
نیچے جھکا - عقد کے روز کا دُلھن کا لباس جو اوپر ہی رکھا ہوا اُسنے اُٹھا کے چوما اور
پھر ایک مرتبہ اور اُسکو ایسے دردانگیز اور رنج آور رونے کا دورہ ہوا کہ بے اختیار
میرے آنسو بھی نکل پڑے مجھے اُسکی آہ و زاری پر حد درجہ کا رحم آیا تھا - اُسکی
بیتابی اور اضطراب کے کلمات مین انتہا کا جذبہ تھا - اُسنے کہا کہ کسی کی دغابازی
نکل گئی ہے یا مہلک غلط فہمی ان سب خرابیون کا باعث ہوئی ہے - اور اُسنے

خلعت کیا کہ جب تک تمہارا پتہ نہ لگے گا اُسوقت تک چین نہ لیگا بعد اسکے جب کسیقدر
درد و الم مین کمی ہوئی اُسنے آہستہ آہستہ اور صریحی لحاظ سے ایک ایک چیز صندوق
کے باہر نکالی بیشک اُسکو یہ اُمید تھی کہ تمہارا کوئی خط اُسکے نام اُسمین ہوگا لیکن اُسمین
کوئی خط نہین تھا اور جب اُسکو وہ روپیہ ملا جو تمنے صندوق مین چھوڑا تھا وہ چلا اُٹھا
کہ یا میرے خدا - یہانتک احتیاط - یہ سب چیزین تو خیر وہ چھوڑ ہی گئی ہے - یہ بھی وہ
چھوڑ گئی ہے - یہ خیال کہ ایک جس کے برابر بھی وہ میرا احسان اپنے اوپر نہ رکھے -
کسی طور اور نہج سے وہ اپنی ذات کو میرا مقروض نہ سمجھے - ہائے کیا عالی ہمت -
کیسی بلند حوصلہ - کیسی معزز ہے - اور کیا مین ایسے شخص کو اب چھوڑ بھی دونگا - کیا
مین اُسکے ملنے کی سب اُمیدین تج دونگا - ہرگز نہین - ہرگز نہین - اگر اُسکی
تلاش مین مجھے دُنیا بھر ننگے پاؤن گھومنا پڑے تو یہ بھی مین کر گذرونگا - اس سے
بھی مطمئن نہ ہونگا - اُسنے سب چیزین صندوق مین رکھدین اور کمرے کا کرایہ
دریافت کرتے ہوئے تم سے کہا -

"تم اس صندوق کو وہان سے نہ اُٹھانا - تم یہ سمجھ لو کہ یہ کمرہ ابھی ویسا ہی کا ہے
مین تم کو چھ مہینے یا سال بھر یا جتنی مدت کا تم کہو پیشگی کرایہ دیتا ہون - کیونکہ ہر چیز
جو اُسکی ہے - اُسکو وہان سے اُٹھانا یا ہٹانا ایسا ہوگا کہ جو چیز کسی نیک کام کے واسطے
رکھی ہے اُسکو کسی بہت بُرے کام مین لگانا - ایسا ہوگا کہ کسی پاک شے کو کسی ناپاک
جگہ رکھ دینا - میرا نہین نہین کرنا اور کرایہ نہ لینے کے لیے وجوہات پیش کرنا بیکار
تھا کیونکہ اُسنے میری ایک نہ مانی مسٹر ڈیسمنڈ کو اسقدر غصہ آیا کہ مین گھبرا گئی اور
اس لیے پچاس روپیہ کی پانچ اشرفیان جو اُسنے میز پر رکھ دی تھین مین نے
اُٹھالین - اسکے بعد وہ چلا گیا - اور ایک ہفتہ گذرنے کے بعد پھر دریافت کرنے آیا
تھا کہ آیا مجھے تمہاری کچھ خبر ملی ہے یا نہین - مین نے کہا کہ مجھے کوئی خبر نہین ملی اور اُسنے

میرے سپرد یہ کام کیا کہ جب مجکو ذرہ بھی تمھارے مقام بود و باش کا پتہ ملے تو فوراً مین اُسکو تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دون۔ اُسنے کہا کہ جو خط مین اُسکو لکھون اُسکے لفافے پر ایک درزی کا پتہ لکھون جو وِسٹ اینڈ مین اُمرا کے کپڑے سیتا ہی اور اُس درزی کے نام کی چِٹھی (کارڈ) مجھے دی اور یہ کہا کہ وہ اُسکے مکان پر ہر روز میرے خط کی اُمید مین جایا کریگا۔ مگر اس اُمید مین اُسکو ہمیشہ مایوسی ہی نصیب ہوئی۔ مگر وہ یہان اکثر آتا ہی۔ دوسرے تیسرے ہفتہ آتا ہی اور اِس بات کا اطمینان کر جاتا ہی کہ آیا مین نے جو اُسکو لکھنے کا وعدہ کیا تھا وہ مجھے یاد ہی یا نہین۔ ہائے ہائے مِس وہ بدل گیا ہی۔ درحقیقت غم سے بدل گیا ہی۔ بس اتنا سمجھ لو کہ جتنا تم خود بدل گئی ہو اُتنا ہی یا اُسکے قریب قریب وہ بھی بدل گیا ہی"

جب یہ نیکذات نیک نہاد بوڑھی خاتون اپنی حکایت بیان کر رہی تھی بلبشیک نہ اُن ٹھیک ٹھیک الفاظ سے جو ہمنے اُسکے مُنھ مین رکھ دیے تھے بلکہ بیشک اُن الفاظ سے جنکا ٹھیک ٹھیک مطلب یہی تھا۔ وِرجینیا کی حالت غیر ہوئی جاتی تھی اور وہ اپنے جوش اور جذبون کے دبانے مین سخت کاوش اور کاہش کر رہی تھی۔ لیکن وہ اُبلے ہی آتے تھے۔ وہ اُبلے ہی آتے تھے۔ کسی روک یا مزاحمت کی سُنتے ہی نہ تھے۔ وہ اِس قدر اونچا اُٹھتے تھے جیسے جوار بھاٹے کی لہرین۔ جیسے سمندر مین طوفان کی موجین۔ اُسنے بہت ضبط کیا۔ مگر آخر کار نہ ہوسکا اور آنسوؤن کا سیلاب اُسکی آنکھون سے بہ بہ کے اُسکے رخسارون پر آیا۔ اُسکے سینہ مین آہین پیچتاب کھاتی رہین اور وہ ایسی نرم ہوگئی ایسی موم کی طرح پگھل گئی کہ اگر اُس کا چاہنے والا اسوقت آپڑتا تو بالضرور وہ بیتابانہ دوڑ کے اُسکے گلے سے لپٹ جاتی۔ اِسکے بعد کچھ دیر تک جب خاتون نودسال اپنی حکایت ختم کر چکی تھی وِرجینیا روتی اور آہین کھینچتی رہی۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھے تھی اور دل شدت سے دھڑکتا تھا

مگر جب آہ وزاری اور گریۂ و بکا سے اُسکا دماغ ہلکا ہوا اور جب اِسکو اپنی ذاتی
شرط خدمت کا خیال آیا اور اُسکا دل ٹھکانے لگا اُسنے آہستگی سے مندرجہ ذیل
تقریر کی -

" ورجینیا اے میری شفیق میری ضعیف الاعتقادی اور ناقص العقلی پر
تعجب نہ کرو - مین اپنے دلی جوش اور قدرتی جذبون کے روکنے اور انپر قادر
ہونے کی قابلیت نہین رکھسکتی ہون - ای کاش جیسا مین چارلس آرمسٹرڈ کو سمجھتی
ہون ویسے ہی اُسکے افعال بھی معزز ہوتے - آمین مجھے کچھ بھی شک نہین
کہ وہ مجھے چاہتا ہی لیکن مجھکو ایسے ایسے صحیح ثبوت اُسکی دغابازی کے ایک عورت
کی نسبت اور اُسکی سست اعتقادی کے خود میری نسبت ملے ہین کہ مین اُسکا
خیال تک کرنے کی اپنے مین جرأت نہین دیکھتی ہون - ہان البتہ اِس طور پر
خیال کرسکتی ہون کہ وہ ایسا شخص ہی جس سے مین کبھی نہ ملونگی - علاوہ اسکے
اے میرے عزیز شفیق اُسکا نکاح ہوگیا ہی - ہان کسی دوسری سے اُسکا نکاح
ہوگیا ہی - اور خود مین نے اُسکو اُسکی دلہن کے ساتھ دیکھا تھا - اُسی دن
جو تمھے ہمیشہ یاد رہیگا - اُسی دن جب مین نے تمھارا مکان چھوڑا ہی اور جسکو
آج چھ مہینے ہوئے ہین مجھکو ایک شکیل و جمیل لڑکی کی بہن نے جسکو اُس نے
اغوا کی تھی اور چھوڑ دیا تھا اُسکو دکھایا تھا - پس اب اُسکا تذکرہ ہی جانے دو -
لیکن ایک بات اور باقی رہ گئی ہی جسے سوچ کے یہ کہہ لون تو پھر اِسکا تذکرہ
نہ ہوگا اور وہ بات یہ ہی کہ اگر وہ پھر یہان آئے - اے میرے شفیقو مین تمکو ذمہ دار
کرتی ہون کہ میری کوئی خبر اُس سے نہ کہنا - جو کیفیت مین نے تمھارے روبرو
بیان کی ہی اُس سے تمھین خود ہی یقین ہو جائیگا کہ وہ اِس قابل ہی نہین ہے
کہ اپنا ہاتھ پیار سے مجھے عطا کرے "

ان دونون لائق میان بی بی کو نوجوان سینے والی کے عزم بالجزم کے خلاف کوئی امر منظور نہین تھا۔ اور یہ عزم بالجزم ایسا تھا جسمین دم مارنے کی جگہ نہین تھی اور جبکہ وہ دونون تعریف کرتے رہے۔ تم انھون نے اقرار صلح کیا کہ اس ملاقات کا حال اور ہر بات کی کیفیت جو اس سے متعلق ہو ہرگز ہرگز ظاہر ہونے نہ پائیگی اور بوڑھے آدمی نے وعدہ کیا کہ وہ کل شہر مین جا کے ضمانت دے آئیگا۔

ورجینیا محبت اور اخلاق سے اپنے مہربان شفیقون سے رخصت ہوئی۔

انتیسوان باب

(سینے والی کی ترغیبین)

اب جو اسباب کپڑے وغیرہ کی قسم سے اسکو سپرد کیا جاتا اسکی بابت ضمانت داخل کر کے اس نوجوان کتخدا لڑکی نے ایک بڑے کارخانے سے جسمین سرکاری فوج کی وردی تیار ہوتی تھی کام حاصل کیا۔ اس کارخانہ کا کارپرداز ایک حسین اور خودپسند آدمی تھا جو ورجینیا کے ساتھ اہلیت اور لطف سے جسمین حمایتانہ بے تکلفی اور اختلاط مخلوط تھا پیش آتا تھا لیکن اس نیک طینت صاف باطن لڑکی سے تپاک بڑھانے کی توقع رکھنا ہوا کو مٹھی مین لینا تھا۔ بالضرور اتنی اس لڑکی مین جرأت اور دلیری نہین تھی کہ وہ ایک ایسے اہلکار اعلیٰ کے اطوار ناشایستہ اور حرکات ناپاسیتہ کی نسبت جو اسکو بحد بے ناگوار معلوم ہوتے تھے اپنا اکراہ ظاہر کر سکتی اس لیے وہ مودب کشش سے اسکی ہدایات و مراعات اور توجہات کو برداشت اور قبول کرتی تھی۔ اس شخص نے اسکو گورون کی کچھ پتلونین سینے کو دین اور کہا کہ اگر اپنے پاس سے تاگا لگائے گی تو اسکو ساڑھے چار آنہ فی پتلون مزدوری ملے گی یہ لے کے ورجینیا اپنے غریبانہ مسکن کی طرف

واپس گئی اور دل مین حساب لگاتی گئی کہ دن بھر مین دو پتلونین تیار ہونگی اور
تاگے کے دام وضع کرکے سوا سات آنے اُسکو بچین گے۔ تین یا چار ہفتہ تک بڑی
خوشی سے اُسنے یہ کام کیا۔ کیونکہ یہ کام اُس کام سے جسمین وہ پہلے مصروف تھی
آسان تر تھا لیکن تاہم اِس کو سولہ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا جب کہین دو پتلونین
تمام ہوتی تھین اور دو ہی پتلونین روز سینے کا اُسنے حساب کیا تھا۔ جب صبح کو وہ
اپنی پھٹی پرانی توشک سے اُٹھتی اُسکو ایسی تھکاوٹ معلوم ہوتی تھی جیسے بدن مین
سکت نہین ہے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ سولہ گھنٹہ کی محنت کے لیے اُسکی اندرونی قوت
ناکافی ہوگی۔ اور جب رات کو تھک تھکا کے اپنا کام ایک کنارے رکھ کے سونے
کے لیے لیٹتی تھی تو اتنی طاقت باقی نہین رہتی تھی کہ پھر کبھی بستر پر سے اُٹھنے کی
نوبت آئیگی۔ ہر صبح اور ہر رات یہی حال ہوتا تھا اس طور پر چھ ہفتے یا دو مہینے
گذر گئے اور یہ غریب لڑکی اپنے دل سے نہین چھپا سکتی تھی کہ وہ روز بروز کمزور
ہوتی جاتی ہے اور تمام اُسکی حیات بخش قوتین زائل ہوتی جاتی ہین۔ شباب کی تمام
قوتون سے معمول سے زیادہ کام لیا جاتا۔ اور روز بروز وہ ہوشیار ہوتی جاتی تھی کہ
صاف اور پاک ہوا اور تفریح اور جسمانی آرام کی ازبس ضرورت ہے۔

جو عورتین کارخانہ مین کام کرتی تھین اُنکے ملنے جلنے سے جو جو باتین اُسکو
معلوم ہوئین اور جن جن امور کا اُسکو تجربہ ہوا بھی وہ انتہا کا رنج افزا اور اندوہناک
تھا۔ وہان کے لوگونکی نشست و برخاست اور صحبت کی کیفیت جسکا وہ اکثر مجبوری
خیال کرتی تھی نیز اسکو المناک اور غم آور معلوم ہوئی تھی۔ اُسنے دیکھا کہ اُسکے فرقہ کی
عورتون مین عفت و عصمت کمیاب جواہر تھی۔ بیبیان اپنے شوہرون کی مرضی
اور خوشی سے بُری راہ چلنے اور گمراہ ہو جانے کے لیے مجبور کی جاتی تھین بیٹیان
اپنے مان باپ کے علم و اجازت سے گنہگار بنجاتی تھین تاکہ اُنکی مفلوک حیثیت

روسیاہی اور بے آبروئی کا پیسہ بلانے سے زیادہ ہو جائے۔ ہاں دیانت اور محنت
کی کمائی اتنی کم تھی۔ ایسی کمبختی سے قلیل تھی کہ ظلم رسیدہ اور ستم کشیدہ سلائی کا
کام کرنیوالی عورتیں فاقہ اور مایوسی سے تنگ آکے اپنا ننگ و ناموس بیچنے اور
اسکی کمائی حاصل کرنے کو آمادہ ہو جاتی تھیں ان شامت کی ماری مصیبت زدہ
عورتوں میں کثرت سے۔ ہائے ہائے بہت کثرت سے عورتیں تھیں جو بدی
کی راہ میں چلنے کے کمینہ خیال سے نفرت کرتی تھیں اور خوف کھاتی تھیں۔
لیکن وہ کرتیں تو کیا کرتیں۔ یا تو خودکشی کرتیں۔ یا بھوکوں مرتیں۔ یا اپنے ننگ و ناموس
سے ہاتھ اٹھاتیں۔ بھیک مانگنے کی انہیں جرأت نہیں ہوتی تھی کیونکہ پولیس کے
قواعد چھپے ہوئے ہر کوچہ و برزن میں تختوں پر چسپان کرا کے آویزان کیے گئے
تھے اور انکو ڈر دکھاتے تھے خودکشی کے خیال سے وہ منزلوں دور بھاگتی تھیں
اور بھوکوں بھی انسے مرا نہیں جاتا تھا۔ آخر کرتیں تو کیا کرتیں۔ اے ناظرین اگر
کوئی عورت تمکو بازار میں دیکھ کے ٹوک بیٹھے تو تم اسکے ٹھٹھے نہ اڑاؤ۔ اس سے
مسخرا پن نہ کرو۔ لیکن اسپر رحم کرو اور کچھ خیرات دیدو۔ شاید وہ کوئی سلائی کا
کام کرنے والی عورتوں میں سے ہو اور نیک ہو اگر نیک رہ سکتی ہو۔ مگر وہ تو
مقاومت اور اجارے اور سرمایہ کے ظلم شدید کی مقتول ہے۔ ہاں ہاں ان
عورتوں کے ساتھ جو غلطی سے بٹ پڑ گئی ہیں رحم اور ہمدردی کرو مگر یہ ہمدردی بدی
کی نگاہ اور شہدے پن سے نہ ہو۔ بلکہ اس خیال سے کہ کوئی ضرورت ہی اسکو
ایسی آپڑی ہو جو اسکی یہ نوبت پہنچی ہے اور وہ ضرورت ایسی ہے کہ اگر اس کی
عصمت کے گرد حفاظت کے لیے ایک بڑا بھاری حصار بھی ہو تو بھی ٹوٹ جائے
اور اگر یہ غریب سینے والی۔ یہ نا تجربہ کار نوجوان لڑکی جو ہمارے ناول کا
سر رشتہ ہی [illegible] اور [illegible] غموں [illegible] اور [illegible] والی

شخصون مین رہ کے پاک اور بیداغ بچی رہی تو قاعدہ کلیہ سے اسکو مستثنی سمجھنا
چاہیے اور یہ نہ کہنا چاہیے کہ اپنے فرقہ کی عورتون مین وہ نظیر اور مثل ہے۔ ہم غم و
غصہ سے یہ امر تحریر کرتے ہین کہ ایسے والی مین نیکی کا ہونا امکانات کے قریب ہے
لیکن پھر بھی ہم اسکو یا اسکے فرقہ کو سرزنش نہین کرینگے۔ خدا نہ کرے کہ ہم سرزنش
کرین۔ ان غلط کاریون اور بے انصافیون کی جو اسکے ساتھ کیجاتی ہین ان
نقصانون اور مضرتون کے سوا اسکو پہونچائے جاتے ہین خیال کرنے سے ہمکو بڑا
رنج ہوتا ہے۔ وہ نقصان اور مضرتین ایسے بیدردانہ خوفناک ایسے جلانیوالے
ہین کہ وہ خدا سے انتقام۔ انتقام کی فریاد کرتے ہین۔ اور اس خیال سے ہمارا
خون جوش کرتا ہے کیونکہ یہ سب نقصانات اور مضرتین خود سوسائٹی کے خراب و
ملوث ہونے سے پیدا ہوئی ہین جنکو ایک دردمند گورنمنٹ اور ایک دیانتدار
قانون بنانے والون کی مجلس جلد ترمیم کرسکتی ہے اور انکی اصطلاح کی طرف توجہ
ہوسکتی ہے۔

لندن مین تیس ہزار عورتین ہین جنکی وجہ معاش صرف سوئی اور سلے ہوئے
کپڑے بیچنے پر ہے۔ انمین بارہ ہزار سے کم نہین ہین جنکی عمر بیس برس سے کم ہے۔
دس مین نو کے حساب سے یہ غریب لڑکیان اشد ضرورت کی وجہ سے بدی کے
پھندون مین پڑجاتی ہین قبل اسکے کہ وہ جانین کہ بدی کسے کہتے ہین۔ بدی کے معنی
کیا ہین۔ لندن کے بازارون مین گناہ کی اسی ہزار بیٹیان آوارہ پھرا کرتی ہین۔
اور سوال یہ ہے کہ آیا۔ اس روسیاہ اور رسوا کن عورتون کی فوج کی بھرتی کہان سے
زیادہ تر ہوتی ہے۔ یہ کہان کی رنگروٹ ہین۔ اسکا جواب اس تصریح مین پڑھ لیا جاوے
جو ہم سلائی کا کام کرنیوالی عورتون کے بارے مین تحریر کرتے ہین۔ ہم بے خطر
ہوسکے جنس تانیث کی پارسائی اور نیکی کے حسن کا دھبا دینا نہ چاہتا ہو جبکہ

ہزار ہا غریب لڑکیوں کو آسیب زدہ دستور مجبور کرتا ہے کہ وہ بدی کی راہ پر چلیں اور چھوٹی اُمت کی عورتوں کی بدکاری کو ملامت کرنا ایک شیطانی ایک تہمت آمیز اور ایک سخت توہین ہے جبکہ نیک ہونے کا نہ تو اُنکو اختیار ہے اور نہ ترغیب ہے۔ بجاے میگڈلین کے محتاج خانوں بجاے نوجوان اور نوخیز دکنواری عورتوں کے حفاظت کرنیوالی سوسائیٹیوں اور بجاے طول طویل مذہبی اور دینی نصیحتوں کے جنمیں یہ اشتہار دیا جاتا ہے "جو بدراہ ہیں اُنپر خدا کی لعنت اور دُنیا کی پھٹکار ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی"! چاہیئے کہ جو لوگ مردم دوست مقتداے دین اور پیش نماز ہیں اگر وہ دیانتدار اور راست باز ہوں تو اس کام میں متوجہ ہوکے کوشش کریں کہ کافی معاوضہ اور پوری اُجرت محنت کی بیٹیوں کو ملے۔ چاہیئے کہ جُبّہ پوش ممبر پر کھڑے ہونے والے لسّانی دکھانے والے اپنی فصاحت و بلاغت اُن لوگوں کے واسطے بڑی شدّ و مد سے صرف کریں جنھوں نے ملک بھر کا اجارہ لے لیا ہے۔ اگر ان عورتوں کے واسطے کی جو بغیر اپنی رضا و رغبت کے گناہگار کیجاتی ہیں توکیا کی۔ چاہیئے کہ پہلے سلائی کا کام کرنیوالی عورتوں کی اُجرت کیطرف غور اور توجہ ہو نہ کہ اُنکے افعال و کردار پر کیونکہ جب اُجرت کا فیصلہ ہوگیا اُسوقت افعال و کردار خود ہی درست ہو جائینگے۔ چاہیئے کہ ان کافروں اور مرتدوں کی آنکھ سے حیلہ سازی اور فطرت کا پردہ اُٹھا دیا جائے جو اپنے قصر اور بارگاہیں فاقہ کش سینے والیوں اور ٹھیکہ پر کام کرنیوالی درزنوں کے خون اور ہڈیوں اور رگوں سے تعمیر کرتے ہیں اور چاہیئے کہ مسیحی دین کی محبّت اور خیر اندیشی انگلستان کے سفید غلام کی غلط کاریوں اور کمزوریوں کا خیال نہ کرکے خطا پوش اور عطا پاش ہو پیش نماز کو لازم نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ اس دُنیا کی حدود کے باہر ہی باہر شیطانوں کی تلاش میں رہیں اور عفریتوں کو دکھایا کریں۔ یہ دونوں اسی زمین کے پردے پر موجود ہیں

اِس ہماری دُنیا مین رہ کے ایک جہنم زمین پر بنانے مین دونون بجان ودِل مصروف ہین۔ دونون اِس ملک کو جہان تہذیب اور شائستگی کی شیخی بگھاری جاتی ہو ناپاک اور پلید کرتے ہین۔ ہان۔ اجسام کے کچلڈالنے والے اور ارواح کے غارت کرنیوالے شیطانون اور بھوتون نے بڑی جرأت سے اپنی سکونت ہم لوگون مین اختیار کی ہو۔ خونخوار فرضی جن کی طرح وہ مردون عورتون اور چھوٹے چھوٹے بچون کا خون پیتے ہین۔ وہ مہیب مردم خوار ہین اور انسان کے گوشت کھانے کا شکار کرتے ہین۔ اُنکے ملعون رسم ورواج اور مردود دستور تمام ملک مین اخلاق بگاڑنے کی خوفناک باتین پھیلاتے ہین جنسے بدنصیب عورتون سے بازار بھرے رہتے ہین۔ بیجرم وخطا لوگون سے قیدخانے آباد ہوتے ہین اور محتاج خانون مین انسان کی کمبختیون کی بھیڑ لگی رہتی ہو۔

ایسی ہی ایسی اُن لوگون کی بےانصافیان ہین جو سِلائی کا کام کرنیوالی عورتون اور کپڑے سینے والون کو پیسے ڈالتی ہین۔ اَب وِرجنیا کے حال کی طرف ہم واپس جاتے ہین۔ ہمنے بیان کیا ہو کہ دو مہینے کے قریب گذر گئے تھے جب وِرجنیا نے فوج کی وردی بنانے کے کارخانہ سے کام لینا شروع کیا تھا۔ اور اِس عرصے مین کارخانے کا کارپرداز رفتہ رفتہ اپنی توجہات مین زیادہ شوخ ہوتا گیا اور خوشامد مین لفظی اور اصطلاحی دونون معنی پیدا کرنے لگا۔ یہ غریب لڑکی جسکو نتیجہ پہلے ہی سے معلوم تھا توجہات پر کشیدگی ظاہر کرتی تھی اور خوشامد کی طرف سے اُسکے کان بہرے تھے آخرکار جو اسکو اندیشہ اور خدشہ تھا وہی ظہور مین آیا۔ یہ شخص بات چیت مین زیادہ کھلنے لگا اور اشارات وکنایات سے کھلم کھلا معاملے کی گفتگو پر آیا۔ اُسکی شادی ہوگئی تھی اور بہت بال بچے تھے لیکن باپ اور شوہر ہونے کے فرائض اِسکو روک نہین سکتے تھے اور جہان وہ چاہتا تھا اور اُسکی آؤبھگت زیادہ

ہوتی تھی وہاں سانٹھ گانٹھ میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ درحقیقت جتنی عورتیں
اس کارخانہ کا جسکا یہ افسر تھا کام کرتی تھیں اور ذرا صورت دار بھی تھیں ان میں سے
کوئی بھی ایسی نہ تھی جسنے اسکی ایذادہی مجبوری برداشت نہ کی ہو اور اسکی خواہش کے
مطابق اطاعت نہ قبول کی ہو۔ اس لیے جب اسنے دیکھا کہ وہ حسینہ نے اس سے
غصہ میں آکے انکار کیا تو یہ غیر معمولی اور انوکھا چلن دیکھ کے وہ متعجب ہوا اور
چند منٹ تک حیرت میں رہا۔ آخرکار سنبھل کے اسنے ایک قہقہہ لگایا اور اس کو
اس بات کا طعنہ دیا کہ عصمت کی تخت کب تک رہے گی۔ ایک نہ ایک دن
چھوٹ جائیگی۔ اس حد درجہ کی طنز آمیز بات سے اس رنج و آلام رسیدہ لڑکی کے
رخسار و پر جواب تک زرد تھے شرم کی سرخی آگئی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگا اور اس کام کو
جو اسنے اسی وقت کارپرداز سے پایا تھا وہیں پھینکدیا اور سیدھی کارخانے کے
مالک کے پاس چلی گئی اور اسکے روبرو شرم و حیا سے مختصر اس بدسلوکی کی
کیفیت بیان کی اور بڑے بڑے آنسو اسکی آنکھ سے جو اسکے شرمناک رخسار پر
بہتے جاتے تھے اسنے ابھی تو ہر کام آئندہ کے لیے انتظام کیا ہے۔ اگر وہ ایسا ہی سمجھنے والا
اس جوان لڑکی کی پاکدامنی اور راستی کا معتقد تھا۔ اسکو یقین نہ آیا کہ درحقیقت
یہ لڑکی سچ مچ اپنی عصمت کی تضحیک کا انتقام چاہتی ہے بلکہ برعکس اسکے اس نے
یہ خیال کیا کہ رشک و رقابت کے سبب سے یہ آزردہ ہوگئی ہے اور کارپرداز سے
بدلا لینے کی یہ ترکیب نکالی ہے جو چاہتی ہے۔ مگر اسنے یہ خیال نہیں کیا کہ یہ لڑکی
درحقیقت نیک ذات اور نیک نہاد ہے۔ یہ اسکو یقین نہ آیا کہ وہ کس طرح نیک ذات
ہو سکتی ہے۔ یہ دہشت انگیز حال اسکو بخوبی معلوم تھا کہ جو عورتیں اسکا کام کرتی
تھیں ان میں سے دس میں نو کا اخلاق اس دستور اور رواج کے برتاؤ سے
جو خود اسکے قبل کیا باعث اور ان کی کجی کا موجب تھا برباد کیا تھا۔ وہ سمجھتا تھا

کہ سینے والی مین نیکی کا ہونا ممکنات سے ہے۔ اسلیے اُسنے وُرجنیا کو بغور سر سے پانون تک اس نظر سے دیکھا کہ جہانتک اُسکی بات مین بناوٹ ہو ظاہر ہوجائے لیکن یہ سمجھ کے کہ اس معاملہ مین زیادہ گفتگو بیکار ہے خصوصاً اُسوقت جب وہ کام مین بہت مصروف تھا تو اُسنے غصہ مین آکے وُرجنیا کو وہان سے چلے جانے کو کہا اور حکم دیا کہ اپنا جھگڑا کہین اور جاکے کارپرداز سے طے کرے۔ یہ حال دیکھ کے قریب تھا کہ وُرجنیا کا جگر پاش پاش ہوجائے اور کلیجہ کھٹ جائے۔ اُسنے کوشش کی کہ بولے مگر خیالات سے دَم گھٹنے لگا اور بولا نہ گیا اور بیرحم کارفرمانے اُسکو اپنے دفتر سے دھکے دیکے نکال دیا۔

وہ اپنے مسکن غریبی پر واپس آئی۔ دوزانو ہو کے اُسنے اپنا چہرہ دونون ہاتھون سے ڈھک لیا اور اپنی مان کی روح پاک سے التجا کی کہ وہ بہشت سے اُسکی طرف دیکھے اور رحم کرے۔ جب یہ لڑکی اس طور پر اپنی تلخ زندگی کی حالت مین رو رو کے دُعا مانگتی تھی اور اپنی یتیم حالت پر زار زار روتی تھی اُسوقت اُسکے رنج والم کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ وہ روٹی کے لیے ایسی سخت محنت کرتی تھی نہ کہ اسواسطے کہ اُسکی بےعزتی کیجائے۔ کیا انسان ایک کمینہ اور بیدرد ظالم تھا جو غریب عورت کو نہ صرف اپنا غلام بناتا تھا بلکہ اُسکو مورد ظلم وستم بھی جانتا تھا۔ ہائے فی الحقیقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو پاکدامن رہنے کا کوئی حق نہین ہے۔ اور سچ بھی یہ ہے کہ اُسنے اپنی پاکدامنی کی بدولت عزت و توقیر حاصل نہین کی بلکہ برخلاف اسکے نیک چلنی اور اخلاق حسنہ کی پاکیزگی اس زندگی کی ایذارسان منزلون مین بجاے ممد و معاون ہونے کے اُسکی سدِ راہ تھی۔

جون ہی وہ دوزانو بیٹھنے کی حالت سے اُٹھی اور اپنے آنسوؤن کے نشان اُسنے اپنے مُنھ سے پوچھے اور اس خیال مین بیٹھی تھی کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے کہ دروازے پر دستک سُنائی دی۔ وہ اُسکو کھولنے کو اُٹھی کہ کارخانے کا کارپرداز اندر آیا۔ غصہ کی لالی اس ناکتخدا لڑکی کے چہرے پر ظاہر ہوئی مگر پھر کچھ خیال کرکے

اُسنے اپنے غصّہ کو فرو کیا اور یہ بھی جاتا کہ جو بدسلوکی اُسنے اسکے ساتھ کی تھی اُس کی عذر خواہی کے لیے آیا ہوگا۔ ہاں ضرور عذر خواہی کے لیے آیا ہوگا بھلا یہ کوئی بات ہے جسقدر کہ اُس شخص کو ایک غریب سینے والی کی ایذا دہی سے درد نہین معلوم ہوتا تھا اُسی قدر اُسکا کار فرما بھی نیکی کی توہین کے بدلے مین عذر خواہی کرنے کے لیے اُسکو بھیجنے کی قابلیت نہین رکھتا تھا۔ علاوہ اسکے یہ شخص اپنے اسی گھمنڈ مین مرا جاتا تھا کہ جہان جہان پہلے وہ ایسی حرکات ناشایستہ کا مرتکب ہوا ہے وہان آسانی سے کامیاب ہوتا رہا ہے اور اُسکو یقین نہ تھا کہ وہ اس معاملے مین فتح حاصل نہ کریگا۔ چنانچہ اُسنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور اُس سے اپنی پیٹھ لگا کے کھڑا ہو گیا اور اس نوجوان ناکتخدا لڑکی سے گفتگو کرنے لگا۔

”مِس مارڈنٹ واہ کیا خوب سوجھی۔ مجھ سے تو یہ نخرا اور یہ شرم و حجاب اور دل مین یہ بات کہ تمھاری دلکش ادا اور دلربا غمزے کا نرخ بڑھے۔ کیون یہی وجہ تھی نا۔ کہ تم میرے آقا کے پاس چلی گئین۔ مگر وہ ایک بوڑھا خرانٹ ہے۔ وہ تمھارے اس لبھانے مین نہ آئیگا۔ علاوہ اسکے بڑا سنجیدہ اور قائم المزاج آدمی ہے تدبیر تو بہت اچھی سوجھی تھی صرف اتنی کسر رہ گئی کہ چلی نہین۔ دیکھو آخر کار تمکو مجھ ہی سے کام پڑیگا اور اب اے جان جہان سُنو مین کیا کہا چاہتا ہون۔ اگر تمھاری نگاہین میری طرف ایسی ہی کالی کالی رہینگی جیسے بادل تو تمھارا جہان جی چاہے چلی جاؤ اور جہان سے کام ملے لو۔ لیکن جب تک میری جان مین جان ہے ہماری دُکان سے تو تمکو کچھ کام نہ ملیگا۔ اور اگر نہین تو مہربانی کرو اور خوش رہو اور مین تمھارے کاروخدمت کے لیے ہر طرح سے تیار ہون سب سے اچھا اور سب سے آسان کام تمکو ملیگا۔ اور اگر کبھی کبھی تم سے حساب مین غلطی بھی ہو جایا کریگی اور ایک درجن کی جگہ دو درجن کا حساب پیش کروگی تو مین زیادہ جانچ نہ کرونگا اور ٹکڑون کی تعداد حساب سے مقابلہ نہ کرونگا۔ تم میرا مطلب سمجھین کہ نہین؟“

ورجنیا کے نزدیک اُسکا مطلب سمجھ جانا کیا مشکل تھا۔ اُسکی ہمت جو عرصہ
سے ٹوٹ گئی تھی یکایک پھر بندھی اور جوش آیا کہ اُسنے اُس شخص سے اپنی دیانت
پر شک کرنے سے توہین کرنے اور اُسکی پاکدامنی کو ترغیب و تحریص اور اس اغوا
کی وجہ دریافت کی۔ یہ شخص اسکا غیظ و غضب دیکھ کے خوب ہنسا اور قسم کھا کے
کہنے لگا کہ غصہ کی حالت مین بھی وہ حسین معلوم ہوتی ہو اور اُسنے عہد کرکے کہا کہ
ایک بوسہ تو ضرور ہی وہ اُسکے دلفریب لبون کا لیگا لیکن ورجنیا کی چیخون سے
گھر بھر چونک پڑا اور سب کرایہ دار اُسکے کمرے مین دوڑتے ہوے چلے آئے۔ کارپرداز
نے کل معاملے کو ورجنیا کے تلون اور بیہودگی پر محمول کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگ اس
بیچاری لڑکی ہی کا مضحکہ کرنے اور خاکہ اُڑانے لگے۔ گھر بھر کیا بلکہ پڑوس بھر کو
ایسے خفیف معاملے کی بات پر گھر سر پر اُٹھا لینا اُن لوگون کے نزدیک ایک بیہودہ
اور حماقت کی حرکت تھی کیونکہ وہ پاکبازی اور نیکی کے اصول سے جو اُس نیک
لڑکی کے غیظ و غضب کا باعث ہوئی تھی ناواقف محض تھے۔ سب کرایہ دار
اپنے اپنے مقام پر واپس چلے گئے اور اس غریب لڑکی کو سمجھا بجھا گئے کہ کارپرداز
سے صلح کرلے۔ مگر اس یتیم لڑکی نے جو اُس بدذات کے قابو مین تھی ایک چھری
اُٹھا لی اور اسکو دھمکایا کہ اگر قریب آیا تو بیدردانہ اُسی چھری سے اُسکا کام تمام
کر دیگی۔ جب شخص نے ایسی کیفیت دیکھی کے استعجاب عظیم ہوا اور یہ بات اُسکے خیال
مین نہ آئی کہ اسکا غصہ آبرو اور عزت کے بچانے کی غرض سے تھا اور اُسنے
اُسکے ترددات اور توہمات رفع کرنے کی کوشش کی اور خوشامد و چاپلوسی کی
باتین کرنے لگا لیکن جب اُسنے دیکھا کہ کسی طرح سے مانتی ہی نہین ہو برابر غصہ
اور غصکا تیورون کے بل باندھ رہی ہو تو اُسنے بزدلی سے طنز آمیز طعنے اسکو دیے
اور جھوٹی تہمتین لگائین۔ کمینہ پن سے کہا کہ بالضرور اسکا کوئی آشنا ہوگا جس سے
یہ ڈرتی ہو اور نہین چاہتی کہ اُسکو رشک پیدا ہو یہ بھی کہا کہ ابھی وہ دن دور
نہین ہی جب وہ اُسکو کسبیون کی طرح گلیون مین ماری ماری پھرتے دیکھیگا۔

یہ کہہ کے وہ بدذات وہاں سے رفو چکر ہوا۔ اب یہ لڑکی تنہا رہ گئی کوئی پاس
نہ تھا جس سے وہ اس وحشیانہ اور سنگدل بدسلوکی کی چارہ جوئی اور فریاد کرتی۔
اس بات کے لکھنے کی ہمکو چنداں ضرورت نہیں ہو کہ اس موقع پر اُسکا دل جو
ایسا نازک اور ایسا جوش آور جذبوں کو محسوس کرنیوالا تھا کسقدر تلخی سے کسقدر
سختی سے کڑھا۔ جن ناظرین کو ذرہ بھی رحم و درد ہو وہ بیشک خیال کرسکتے ہیں
کہ اس یتیم لڑکی کو اس بیرحمی اور جفا کاری سے کتنا بڑا صدمہ ہوا ہوگا۔ اگرچہ اسکی
سیرت ایسی نیک تھی کہ وہ ہمیشہ خطا معاف کردیتی تھی اور فیاضی سے پیش آتی تھی
مگر اس موقع پر وہ بھی انتقام کے لئے تڑپ رہی تھی۔ اور خدا سے دُعا مانگتی تھی
کہ یا خدا بس کر بس کر۔ ایسے ایسے غم اور الم اُسکی تقدیر میں لکھے ہیں جنکی وہ بہت
کم سزاوار تھی۔ بس کر یا خداوندا اور اپنے رحم و کرم سے اُسکی تقدیر بدل دے۔

تیسواں باب

(بیماری)

غریب سینے والی کو فوج کی وردی بنانے والے کارخانہ سے اب کام کا
ملنا بند ہوا اور وجہ یہ ہوئی کہ وہ پاکدامن اور نیک ذات تھی یہ وجہ نہ تھی کہ اُسنے
کوئی خطا کی تھی۔ اس وجہ سے اسکو ایذا دی گئی تھی کہ وہ نیکی اور شایستگی کی راہ راست
پر ثابت قدم رہی تھی۔ یہ بات اُس ملک میں ہوئی جو مسیح کے پیرووں کا ملک ہو۔
وہ ملک جسمیں انجیل مقدس کی اشاعت اور تعلیم۔ اور اُسکے بموجب عمل درآمد ہو
وہ ملک جسمیں عورت کی بادشاہت اور حکومت ہو۔

اُس خاص موقع پر جب وِرجینیا کو کام ملنا بند ہوا اُسکے پاس ایک حبہ
بھی نہیں تھا۔ یہ دوشنبہ کی صبح کا ذکر ہو۔ جو کچھ اسکو شنبہ گذشتہ کی شام کو ملا تھا۔
وہ سب صرف ہوگیا تھا۔ اب اسکو مجبوری ایک دُکان سے جہاں وہ سودا سلف
خریدا کرتی تھی قرض مانگنا پڑا۔ سودا فروش نے اس مہربانی سے انکار نہیں کیا

لیکن اب اس بات کی ضرورت درپیش ہوئی کہ وہ کیمڈن ٹون والے اپنے نیک نہاد شفیقون سے ضمانت کے لیے پھر التجا کرے اور بوڑھے آدمی کو پھر کہے کہ کسی دوسرے پارچہ فروش کے کارخانہ مین جا کے اُسکی ضمانت کر دے صبح کی غضب کی تحریک اور خیالات درد آلود سے وہ بحدے ضعیف اور علیل ہو گئی تھی اور اسقدر دور پیادہ پا نہین جا سکتی تھی اور ٹکا پاس نہ تھا کہ گاڑی کرایہ کر لیتی - اس لئے اُسنے ایک خط لکھا اور ٹکٹ کے دام ایک ہمسایہ سے قرض لے کے ڈاک مین روانہ کر دیا اِسکے بعد وہ اپنے بستر پر جا کے لیٹ گئی - زندگی بھر مین یہ پہلا مرتبہ تھا کہ کام کے نہ ہونے سے اسکو کسی قدر مسرت حاصل ہوئی اور آرام کے لئے جسکی ازبس ضرورت تھی اسکو ایک واجب اور جائز حیلہ ملگیا - لیٹے لیٹے نیند آگئی اور جب اُٹھی اُس وقت بالکل اندھیرا ہو گیا تھا - کئی گھنٹے تک برابر وہ سوتی رہی تھی - اور جون ہی چراغ روشن کرنے کے لیے اُٹھی اُسکو بہت ہی علالت معلوم ہونے لگی - سردی محسوس ہو کے جاڑا چڑھا تمام بدن کانپا اور اُسکے اعضا نے کام کرنے سے انکار کیا - یا اللہ کیا وہ قریب مرگ ہے -

اس خیال سے ڈر کے اور افسردہ خاطر ہو کے اپنے بستر پر لیٹ گئی لیکن ایک اور خیال ایسا آیا جس سے انتہا کی خوشی اسکو حاصل ہوئی کیونکہ اُسنے سوچا کہ پاکدامن رہ کے جوانمرگ ہونا اس سے بہتر ہے کہ مصیبت کے دن کاٹے اور ہر طرح کی ترغیب و تحریص مین پڑ کے دیر مین موت آئے - علاوہ اِسکے وہ سوچی کہ موت بہشت مین جانے کے لیے راہداری کا پروانہ ہے جہان جا کے وہ اپنی خلد آرامگاہ مان سے جو وہان پہلے ہی چلی گئی تھی ملے - پس نوجوان لڑکی کو موت کی اُمید پر خوشی کی چمک کا تجربہ ہوا اور اپنے دونون ہاتھ جوڑ کے عرصہ تک نہایت خاموشی اور انتہا کے ذوق شوق سے اُس تیرہ و تار حجرے مین وہ نماز پڑھتی رہی ور دعائین مانگتی رہی - اِسکے بعد اُسکے بدن مین کچھ سنسناہٹ سی محسوس ہوئی - اِس سنسناہٹ مین ٹھٹھر اور ناتوانی ایسی ملی ہوئی تھی جس سے اُسکی تمام قوتین رفتہ رفتہ بجھتی جاتی تھین

اور آپ ہی آپ اُسنے بہ آواز حزین کہا کہ یہی موت ہے۔ اور یہ کہکے وہ بیہوش ہوگئی مگر وہ غشی تھی جو غریب لڑکی پر نقاہت سے طاری ہوگئی تھی اور جب آہستہ آہستہ پھر اسکو ہوش آیا تو افسوس ہوا کہ ہاے مر کیون نہ گئی اور دُنیا کی ہوا مین دم لینے کو کیون جیتی رہی اور پھر جاگی۔ اسوقت بھی کمرے مین انتہا کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور شرابیون بدمستون کی ہو حق سے جو پیچے ہو رہی تھی اُسنے جانا کہ ابھی زیادہ رات نہین گئی ہے۔ اِسکے بعد بہت جلد وہ ہو حق موقوف ہوگیا اور تمام مکان مین شہر خموشان کی سی خاموشی ہوگئی۔ نوجوان نالخند لڑکی کو پھر نیند آگئی اور جب وہ صبح کو جاگی تو اسکو یہی خیال رہا کہ اب بھی سخت بیمار ہے۔ بڑی تکلیف سے یہ غریب لڑکی اپنے جسم کو کشان کشان اپنے غریبانہ بستر سے اُس مقام تک لے گئی جہان پانی رکھا تھا کیونکہ پیاس شدت سے لگی تھی۔ تکلیف کیساتھ اُسکا رہا تھا اور یون وہ رینگتی ہوئی اپنے بچھونے کی طرف واپس گئی اُسکو ایک خط نظر آیا جو میز پر رکھا تھا۔ کوئی شخص اُس خط کو وہان شام کے وقت جب یہ لڑکی سوتی تھی رکھ گیا تھا۔ یہ خط اُس خط کے جواب مین تھا جو سہ پہر کے وقت اُسنے کیمبرلن کو لندن روانہ کیا تھا چند ہی روز ہوے تھے کہ پیر مرد نے وفات پائی تھی اور اسکی بیوہ بے نوا انتہا کے غم و درد اور رنج و کوفت مین مبتلا تھی اپنی بھانجی کو مِس کارڈنٹ کے نام چند سطرین لکھنے کو بلا بھیجا تھا اور اپنے شوہر کی وفات سے اطلاع دی تھی نیز اسکے ختم پر نوجوان لڑکی کی طلبی کا مضمون تحریر تھا اور لکھا تھا کہ وہ بیوہ سے جلد آملے اور بوڑھی بیوہ عورت نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ جہان تک ممکن ہوگا وہ ضمانت کا بندوبست بھی خاطر خواہ کر دیگی۔

اُس شفیق پیر مرد کی وفات کا حال پڑھتے ہی شفقتون اور سلوکون کو یاد کرکے وہ جلنیا زار زار روئی۔ باقی رہا پیام طلب اور وہان جانا۔ ہاے ہاے یہ کب ممکن تھا۔ یہ غریب لڑکی اپنے بستر پر پھر گئی تاکہ وہان جاکے لیٹ رہے شاید مرنے کو لیٹ رہی اور پھر وہان سے نہ اُٹھی کئی گھنٹے گذر گئے اور کوئی بھی اسکے پاس

نہ آیا۔ اور اسکو خود اس قدر ضعف تھا کہ وہ اگر منھ سے آواز بھی نکالتی تو ملے ہوے کمرے مین بھی کوئی نہ سُن سکتا۔ وہ بیمار تھی۔ اُسکو خبر گیری تیمارداری کی ضروریات اور آرام کی ضرورت تھی لیکن کوئی رفیق کوئی ساتھی نہ تھا جو اُسکو مدد دیتا۔ کوئی بھی نہ تھا جو اُسکو تسکین و دلاسا دیتا۔ گرد تو مکان کی چار دیوار تھی جسکی دیوارین سرد اور منحوس تھین اور ایسی کالی کالی بھیانک صورت سے ڈراتی تھین جیسے خود اُسکے بخت سیاہ تھے۔ ہاے غریب تکلیف زدہ لڑکی اسوقت تجکو اپنی مان کے مرنے کا صدمہ عظیم ہوتا ہوگا۔ کیسے کیسے کڑوے کڑوے آنسو تھے جنسے تیرا تھنڈا تکیہ جسپر تیرا سر جسمین درد ہو رہا تھا رکھا ہوا تھا تر ہو گیا تھا۔ کیسی گلا گھونٹنے والی وہ آہین تھین جو تیرے نازک اور نرم سینے مین پیچ و تاب کھاتی تھین۔

یا خدا۔ یا پاک پروردگار۔ اس بیماری کی حالت زار مین کیا کوئی بھی پرسان حال کوئی بھی مددگار اس نوجوان سینے والی کا نہین۔ کئی گھنٹے گذر گئے اور ہم کہتے ہین کہ پھر اندھیرا ہو گیا جسنے اُسکی تکلیفات اور اُسکے آنسوؤن دونون کو ایک ساتھ چھپا دیا۔ آخر کو اُسنے پاؤن کی آہٹ سُنی اور جانا کہ کمرے کے پاس کوئی آتا ہے۔ دروازہ کھلا۔ شمع کی روشنی کمرے مین پھیلی اور روز جنیا نے درد سر کی تکلیف سے جب سر اُٹھایا تو دیکھا وہی غریب سینے والی آئرلینڈ کی رہنے والی عورت ہے جو مکان کے دوسرے درجہ مین نیچے والے کمرے مین رہتی تھی۔ اس عورت کو تعجب تھا کہ دن بھر اس نوجوان لڑکی کو دیکھا نہین اور نہ اس کا کچھ حال معلوم ہوا آخر ماجرا کیا ہے اسلیے براہ ہمدردی اسکو دیکھنے اور دریافت کرنے آئی تھی کہ خیریت تو ہے۔ اور غریب لڑکی کا یہ حال دیکھ کے فوراً وہ دوڑی گئی اور تھوڑی سی گرم گرم چا اُسکے واسطے لائی۔ بیمار کے لیے یہ شربت مفید تھا اور یہ آئرلینڈ کی رہنے والی بڑھیا دیر تک رات کو اُسکے پاس موجود رہی۔ دوسرے روز ہر ایک کرایہ دار روز جنیا کی علالت کا حال سُنکے اُسکو دیکھنے کو دوڑا آیا اور سب نے

تھوڑی بہت اُسکی مدد کی - ایک نے تھوڑی چائے اور شکر بھیجی - ایک نے ایک ڈبل روٹی ایک نے تھوڑی سی پسی - اور یہ غریب آئرلینڈ کی رہنے والی عورت بازار گئی اور چپکے سے اپنی شال رہن رکھ کے وہ ایک گوشت کا ٹکڑہ مول لے آئی اور بیمار لڑکی کے لیے اُسنے تھوڑا سا شوربا تیار کیا - اسی طرح سب غریب آدمی حاجت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین - اور وہی آدمی جنھون نے ورجنیا کا مضحکہ کیا اور خاکہ اڑایا تھا جب اُسنے اپنی جیجیون سے کارپرداز کے معاملے مین سب کو آگاہ کیا تھا اب بہت خوشی اور شوق سے اسکو اپنی ہمدردی اور نیکی کا ثبوت دیتے تھے - کیونکہ اگرچہ اُنکی افلاس اور ضرورت نے جس سے انسان دقت پڑنے پر ہر کام کے کرگذرنے کو مستعد اور مجبور ہو جاتا ہے اُنکی اخلاقی نازک سمجھ کو بالکل زائل کر دیا تھا لیکن اُنکے اثر سے اُنکے خیالات کند نہین ہو گئے تھے بلکہ برخلاف اسکے وہی لوگ جنپر اس بیدردی سے ظلم ہوتا تھا - جو اس طور پر ستائے جاتے تھے جنکو ایسی ایسی سزا اور ایذا دیجاتی تھی اور جن کو اُنکے کام دینے والے پائمال کرتے اور ناکام رکھتے تھے جب اپنے ہمجنس کو درد اور تکلیف مین دیکھتے تھے انسانی مہربانی کے جوش سے پُر ہو جاتے تھے اس محنتی آدمیون کے فرقون مین کیسے کیسے عالی منش لوگ ہین اور یہ صرف نہ اسی ملک مین بلکہ اور اور ملکون مین بھی ہین - اور یہی وجہ ہے کہ اُنکی فیاضی - عالی دماغی عالی ہمتی نیکدلی اور مہربانی کے سبب سے اس ناول کا راقم بجان و دل اُنسے محبت رکھتا ہے اور اُنکے فائدہ کے لیے اپنی ذات کو بڑی گرمجوشی سے اُنپر نثار اور قربان کرتا ہے - اور جو جو پاک اور طاہر جانا گیا ہے اُسکی قسم کھاتا ہے کہ جب تک قلم ہاتھ مین لینے کی اُسکو طاقت باقی رہیگی وہ اُنکے معاملہ کا ساتھ نہ چھوڑیگا اور چلا چلا کے بلکہ بہ آواز دہل اُنکی تکلیفات کی تشہیر اور اُنکے حقوق کو ثابت کریگا -

ایک مہینے کے قریب تک غریب ورجنیا اپنے بستر پر پڑی رہی اور اس عرصے مین اُسکی گذر ہمسایون کی مہربانی سے برابر اسی طور پر ہوتی گئی - اب اس نرم دل تکلیف برداشت کرنیوالی بیمار نے اُنکا انتہا درجہ کا احسان مانا اور اب جو رائے اُنکی نسبت

اُسنے پہلے قائم کی تھی بالکل بدل گئی۔ اب اُسکو معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنی بدمستی اور
شور وغل سے رات کی نیند حرام کرتے تھے درحقیقت دل کے نیک ہتھے۔ یہ وہی
لوگ تھے جو اپنے دست مزد کا حصہ اُسکے واسطے سب سے پہلے خرچ کرنے کو تیار
ہو گئے تھے اور بہتر سے بہتر غذا جسکا اپنی ذات کے لئے کبھی اُنھوں نے خیال بھی نہین
کیا تھا اُسکے واسطے بہم پہونچاتے تھے۔ اور اُسی طرح اُسکو معلوم ہوا کہ جو عورتین اُسکی
نیک روش اور پاکدامنی پر ہنستی تھین وہی اُسکے آرام وآسایش اور کاروخدمت
کے لیے اُسکے بستر پر موجود رہتی ہین۔ اُسوقت اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا خدا
اگر سرکار منصف ہوتی۔ اگر واضعان قانون کی مجلس متدین اور دیانتدار ہوتی اور
اگر اس ملک کے رؤسا وامرا کا رسم ورواج اور برتاؤ اچھا ہوتا تو یہی لوگ جنکے
دل مین فیاض جذبون کا تخم تو موجود ہی ہو اور ہر طرح کی اخلاق عمدگی انمین
پائی جاتی ہو کیا کچھہ نہ کر دکھاتے۔ اور آہ۔ کوئی وقت ایسا بھی آئیگا کہ کوئی آدمی
ایسا پیدا ہو جائیگا جو ان غلامون کے گروہون کو آزادی دیگا اور اُنکے اُن عمدہ او
عظیم صفات کو جو جور وتعدی کے بوجھہ سے دبے ہوے ہین ظاہر کریگا اور جلا دیگا۔
چار ہفتے کے قریب جب گذر گئے تب جاکے ورجینیا کو اسقدر قوت آئی کہ
وہ اُٹھہ کے دو چار گھنٹے بیٹھنے لگی لیکن اے خدا وہ کیسی بدل گئی تھی۔ زرد ضعیف
اور دُبلی وہ بیماری سے پہلے ضرور تھی مگر بمقابلہ اس حالت کے جو اُسکے دیکھنے
سے معلوم ہوتی تھی وہ حالت تندرستی اور آرام کی تھی۔ تاہم وہ نجی کنجی آنکھین جنمین
شرم وحجاب کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ وہ دلپذیر اثر پیدا کرنے والی خوبصورتی ویسی ہی تھی
جیسی پہلے تھی۔ موتیون کی سی دانتون کی پاکیزگی اور صفائی اب بھی ویسی ہی تھی جیسی
پہلے تھی۔ گھنے بھورے بالون کی چمک اور آب وتاب اب بھی ویسی ہی تھی لیکن
پیشانی سنگ مرمر کی طرح ایسی پیلی پڑ گئی تھی کہ نیلی نیلی رگین پوست کے نیچے سے

صاف دکھائی دیتی تھین۔ اور رخساروں کی رنگت ایسی اُڑ گئی تھی گویا اُنھون نے یاسمن کی سفیدی کا لباس پہنا تھا حالانکہ وہ نزہت اور شادابی جیسی یاسمن مین نشو و نما کی ہوتی ہو وہان نہ تھی۔ پری کا سا بدن ایسا ضعیف و زنا توان ہو گیا تھا کہ صرف ہلکا سا سایہ شکل کا نظر آتا تھا۔ ہان ایسا جیسا مصور کسی خوبصورت نوجوان ناکتخدا لڑکی کا جو پیش از وقت مر گئی ہو وہمی اور قیاسی نقشہ بناتے ہین۔ اور شاعر اُسی وہمی اور قیاسی نقشہ کو اپنے ڈھنگ پر معرض بیان مین لاتے ہین۔ اور ضعف اور نقاہت کی ادا جو اُسکے سر انداز اور اطوار اور دھج سے پائی جاتی تھی وہ ایسی تھی کہ جو رحمدل اُسکو دیکھتا اُسکے دل مین درد پیدا ہوتا اُسکے حال پر ترس کھاتا۔

ابھی تک وہ تکلیف اور اذیت مین تھی۔ مگر اُن لوگون سے جنھون نے بیماری مین اسکی مدد کی تھی نہین کہا کہ کسقدر اُسکو دُکھ ہی۔ اُن لوگون نے اُس سے کہا کہ جب تک بخوبی صحت نہ ہو جائے سُوئی ہاتھ مین لینے کا خیال بھی نہ کرے مگر اُسکو یہ فکر تھی کہ جسقدر جلد ممکن ہوتا وہ دوسرون پر بھروسا کر کے خیرات اور صدقے کی روٹی کھانے سے نجات پاتی یہ خیال جو اُسکو آیا وہ اپنی ہمت اور غرور اپنی محنت پر بھروسہ رکھنے کی وجہ سے نہین آیا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ وہ اُنسے کھانا پاتی ہی جنکو خود قدرت اور استطاعت نہین کہ دوسرے کو دیکے کھائین۔ اِسلیے اُسنے بہانہ کیا کہ اب اچھی ہی حالانکہ درحقیقت اچھی نہین تھی۔ مایوسی کا چور تو دل مین تھا لیکن بہ اسباب ظاہر اُسنے آن نباہنے کو تہیے سے ہمت باندھی کیونکہ جب اُسکے مہربان ہمسائے اُسکی تسلی کرتے تھے کہ گھبرانے کی بات نہین ہی جلد صحت ہو جائیگی اُسوقت یہ غریب لڑکی اپنے دل مین کہتی تھی کہ یہ لوگ ایسی بات کی پیشین گوئی کرتے ہین جو کبھی ہوئی ہی نہین ہی۔ اُسکو معلوم ہو گیا کہ اُسکے سرچشمہ حیات مین زہر ملگیا ہی اور انحطاط شروع ہو چکا

گا بھا اُسکے جسم مین موجود ہے۔ وہ روکھی اور سوکھی تھوڑی دیر کے بعد کی کھانسی جسکو وہ حتی الامکان چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔ وہ دِل کی جلد جلد اور بیقاعدہ دھڑک جو بڑی تکلیف دیتی تھی اور رات کو خاموشی کی حالت مین اور نیز جب شور نہین ہوتا تھا سُنائی دیتی تھی۔ وہ شبنم کے سے قطرے جنکو وہ اپنی پیشانی سے پونچھ ڈالتی تھی اور وہ کبھی کبھی کُہنہ تپ کی رنگت کا رخسار و نیز ظاہر ہونا جو دیر دیر تک رہتی تھی اور ہر وقت زیادہ شوخی سے نظر آتی تھی۔ جب جب وہ آتی تھی۔ یہی سب ایسی علامتین تھین اور متنبہ کرنیوالے آثار تھے جنکو بیمار لڑکی غلط نہین سمجھتی تھی اور جنکو بڑی ہوشیاری سے وہ اپنی ذات سے بھی مخفی رکھتی تھی۔

ایک روز جب چوتھا یا پانچوان روز اسکو بیماری سے اُٹھے ہوا ہوگا کہ وہ اپنے ناخوش آیند کمرے مین تنہا بیٹھی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح سے باہر نکلنے کے قابل ہوتی کھلے ہوئے مقام کی ہوا پاتی اور بیرونجات کی صاف ہوا کی تو وہ ازبس آرزومند تھی کہ یکایک دروازہ کھُلا اور کیمڈن ٹون والی بڑی بی جو بیوہ ہوگئی تھی اندر آئی۔ یہ بوڑھی عورت وَرجنیا کو ایسا بدلا ہوا دیکھ کے کمال متاسف اور متالم ہوئی اور اُسکو اپنی کنارِ عاطفت مین لیکے اتنا روئی کہ گویا وہ اُسی کی بیٹی تھی۔ اور اس نیکذات مہربان عورت کی مہربانی سے وَرجنیا کے دِل پر انتہا کا اثر ہوا۔ غرضکہ یہ ملاقات بدرجہ اتم دردانگیز اور رقت خیز تھی۔

لمبی لمبی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتے ہوئے اور اس ناخوش آیند غیر آراستہ حجرے کے چارون طرف نگاہ ڈال کے بیوہ نے اس طرح ہمدردی کی باتین کین۔

بیوہ " یا میرے پاک پروردگار۔ تم بیمار تھین۔ اس شدت سے بیمار تھین۔ اور پھر بھی تم نے مجھے نہ بُلا لیا۔ ہائے ہائے۔ تم کو تو سب چیزون کی

ضرورت ہوگی۔ بیشک ایک ایک چیز کی۔ ای میری پیاری لڑکی تمکو ایسا نہ چاہیئے تھا
یہ دِن یہین اور یہ مزاج کی نیکی۔ تم کیونکر اکیلی ان تکلیفون کو برداشت کرسکتی ہوگی۔
یہ بات تو ایسی ہوئی جیسے کوئی خدا کے ہونے مین شک کرے۔ وَرجِنیا۔ تمکو مجھے
ضرور بُلا بھیجنا چاہیئے تھا۔ اور اگرچہ مجھے غریب شوہر کے مرجانے سے خود ہی کیا کم
تکلیفین ہین تاہم مین تم سے ہمدردی کرتی۔ تمھارا رنج وغم دور کرتی تمکو تسلی و تسکین
دیتی۔ اور ہمدردی سے بھی زیادہ یہ بات کرتی کہ تمکو مین یہان سے اپنے گھر اُٹھا لیجاتی
اور وہان تمھاری خدمت مین حاضر رہتی تمھاری دوا دارو کرتی۔ اور میری بھاجنی جو
میرے ساتھ رہنے کو اب آئی ہو وہ بھی تمھاری خاطر و مدارات کرتی کیونکہ تم خود مہربان
اور نیک ہو۔ ہائے میری بچی۔ میری غریب پیاری لڑکی۔ کسقدر تکلیف تمکو ہوئی ہوگی
لیکن اب بھی کچھ ایسی دیر نہین ہوگئی ہو۔ اب بھی تم یہ آسایش و آرام بسر کرسکتی ہو۔
اور مین ابھی تمکو اپنے ساتھ لیجاؤنگی۔ ابھی۔ اسی دم۔ آج ہی۔ فورًا۔ اور تم اُسی کمرے
مین رہنا جسمین پہلے رہتی تھین۔ جب سے تم نے اُسکو چھوڑا ہی تب سے وہ کسی کو کرایہ پر
دیا ہی نہین گیا ہو۔ ہان سچ تو ہی تمھین یاد ہوگا مین نے تمسے کہا تھا کہ مسٹر اُوسمنڈ نے
مجبور کرکے مجھے اُسکا کرایہ دیدیا ہو کہ وہ تمھاری واپسی تک تمھارے واسطے خالی کھا جائے
اور سب چیزین جو تم چھوڑ آئی تھین وہ بدستور وہان ابتک موجود ہین"!

موم کے سے صاف اور سفید چہرے پر آنسو روان تھے کہ آہستہ اور کمزور آواز سے
وَرجِنیا نے کہا۔

وَرجِنیا "لیکن وہان مجھے واپس جانا مناسب نہین ہو۔ مین نہین جاسکتی مجھے
اتنی جرأت ہی نہین کہ اُس جگہ پھر واپس جاؤن"!

بیوہ " آہ۔ تمھاری مراد ہو کہ تم اس ارادے پر قائم رہو۔ خیر مجھے جرأت نہین کہ
مین تمکو اُسکے برخلاف کرنیکی صلاح دون جبکہ تم مجھ سے مسٹر اُوسمنڈ کا سب حال اُس موقع

بیان کرچکی ہو۔ جب ہم تم آخر مرتبہ ملے تھے۔ لیکن اُسنے اپنا آنا نہین چھوڑا ہی۔ ہر دوسرے یا تیسرے ہفتہ دریافت کرنے آتا ہو کہ آیا مجھکو تمھاری کوئی خبر ملی ہو کہ نہین۔ اور ہر دفعہ مین کہتی ہون کہ نہین۔ کیونکہ تمکو یاد ہوگا کہ تم نے مجھے یہی جواب دینے کو کہا تھا۔ وہ مُنھ پھیر لیتا ہی۔ لمبی لمبی آہ کھینچتا ہی اور پھر کوئی بات نہین کرتا ہو واپس چلا جاتا ہی۔ جب جب مین اُسکو دیکھتی ہون روز بروز زیادہ بدلا ہوا پاتی ہون۔ ایک دن میرے دل مین آیا کہ مین اُس سے دریافت کرون کہ آیا درحقیقت اُسنے شادی کرلی ہی اور تمھارے ساتھ ایسی دغابازی کیونکر اُس سے کی گئی۔ مگر مین نے اپنے مُنھ پر مہر لگا رکھی ہی"۔

وِرجینیا۔ (اُسی آہستگی اور غمگینی سے اور ایسی آواز سے جیسے ہاتف کی ندا) "او ای میری مہربان شفیق تم آخر تک ایسا ہی کیے جانا۔ اِس بات مین کہ وہ مجھے پیار کرتا ہی مجھے کبھی شک نہین ہوا۔ اور خدا آگاہ ہی کہ کس شدت سے کس جان فدائی سے مین نے اُسکو پیار کیا ہی اور اب تک پیار کرتی ہون"۔

پچھلا فقرہ کہتے ہوئے وِرجینیا کی آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور اُن خسارون پر جلد جلد لڑھکنے لگے جنپر جوش و جذبہ سے تپ دق کی سی ہلکی سُرخی آگئی تھی جس سے انتہا کی پاک خوبصورتی پائی جاتی تھی۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن ہرگز۔ ہاے ہرگز اب ہم نہ ملینگے۔ کیونکہ اُسکی محبت مین بے آبروئی ہو۔ اور مین تو پاک وصاف اور بیگناہ ہی رہونگی تاکہ مین اپنی غریب مان سے جو مجھ سے پہلے بہشت مین پہونچ گئی ہی بہت جلد ملون"۔

بیوہ۔ (پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوے) "ہاے ایسا نہ کہو۔ وِرجینیا ایسا نہ کہو۔ تم میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کرڈالوگی۔ آہ۔ اب ہم مسٹر اوسمنڈ کا کچھ ذکر بھی نہ کرینگے۔ ہم اُسکا نام بھی نہ لینگے اب جو بات چیت ہوگی وہ تمھاری ہی نسبت ہوگی۔ اور اگر تم میرے مکان پر نہ چلو تو بہرحال میری بہن کے گھر تو چلو اور چند ہفتے وہان رہو۔ وہ بھتیجی کی

ماں ہی جو آج کل میرے پاس رہتی ہی۔ کیمڈن ٹون مین کسی قدر اوپر کی جانب وہ ایک
بہت اچھے چھوٹے سے جھوپڑے مین رہتی ہی۔ وہان تم بالکل خفیہ طور سے رہ سکتی ہو اور
حتی الامکان بہت آرام و آسایش سے رہوگی۔ اب اس بارے مین کچھ نہ کہو۔ اب
سب طی ہوگیا اور پورا پورا فیصلہ ہوگیا گویا اس معاملے مین مین نے چھہ گھنٹہ تک بحث
کرکے سکوطی کیا ہی۔ بس لو اب مین جاتی ہون۔ اپنی بہن سے تمھارے آنے کا حال کہونگی
اور کل صبح پھر یہان آؤنگی۔ قریب گیارہ بجے کے آؤنگی اور تمکو ایک گاڑی پر سوار کرکے
یہان سے لیجاؤنگی۔ تم سُنتی ہو۔ وزجینیا مین تم سے کیا کہتی ہون"

وُرجینیا۔ (انتہا کی احسانمندی سے روتے ہوے) "ہان میری مہربان میری فیاض
شفیق۔ مگر کسی پر اپنا بوجھ ڈالنے کے واسطے مین اپنی رضامندی ظاہر نہین کرسکتی ہون"

اس نیکدل بیوہ نے نہایت محبت سے بیمار لڑکی کو چوم کے کہا۔

بیوہ:- دیکھو میری پیاری بچی میری بہن تمھارے وہان جانے سے نہایت خوش
ہوگی اور تمھاری بہت خاطر داشت کریگی اور جب تم پھر توانا و تندرست ہو جاؤگی
تم اُسکے کام آؤگی اور بجائے بوجھ کے تم اُسکے آرام اور مدد کا باعث ہوگی بس بس
اب اس بارے مین زیادہ بحث لاحاصل ہی اور کل مین یہان آؤنگی۔ اور تمکو یہان سے
لے جاؤنگی"

اس گفتگو کے بعد یہ نیک بوڑھی عورت کمرے سے جلد باہر چلی گئی تاکہ ورجینیا
اور زیادہ کد او راصرار نہ کرے۔ اور اگر وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اسکے چلے جانے کے بعد
روتی رہی تو یہ رونا بالکل تلخکامی کا نہین تھا یہ رونا اُس ہمدردی کو دیکھ کے
تھا جو اُسکے ساتھ کی گئی تھی یہ رونا اُس تسلی و تسکین کا تھا جو اُسکو دی گئی تھی جو جو
زخم کھلائے ہوئے اور بسیڑ اٹھانے والی محنت اور چھوٹے چھوٹے ظلمون کی گستاخی
اور بیماری اور بہت سے ایسے ہی اسباب نے ان گذشتہ دس مہینون مین اُسکے

دِل پر لگائے تھے اُنپر اِس ہمدردی اور تسلی نے مدمل کرنے والے مرہم اور تکلیف دور کرنیوالی دوا کا کام کیا۔ اور وہ اِس اُمید سے کہ اَب وبائی آب وہوا اور کمینوں کی ہمسائگی سے نجات ملیگی اور صاف تر آب وہوا اور ایک معزز مکان مین مسکن گزین ہوگی کسی قدر محظوظ تھی۔

دوسری صبح کو نیکذات بیوہ وقت مقررہ پر موجود ہوگئی اور رُوزجنیا اپنے مہربان شفیقون سے جنھون نے بیماری مین اُسکی خبرگیری کی تھی کمال محبت اور اخلاق سے رخصت ہوئی۔ اِنھین لوگون نے اُسکو نیچے اُتارنے اور گاڑی تک پہونچانے مین جو دروازہ پر اُسکے نئے گھر لیجانے کے لیے تیار کھڑی تھی مدد کی۔

اکتیسوان باب

(رُخسار و نپر علامت)

کئی مہینے گذر گئے اور رُوزجنیا مارڈونٹ اُسی جھوپڑے مین مسکن گزین ہی جہان اِسکو خوش قسمتی سے گھر کی طرح رہنے کے لیے جگہ ملی تھی۔ سابق کی نسبت اَب اُسکا دِل ساکن اور مامون تھا لیکن اِسکی تندرستی مین رفتہ رفتہ خلل آتا جاتا تھا۔ وہ جانتی تھی اسکو محسوس ہوتا تھا کہ قابو پرست غارتگر اپنے کام مین چپکے چپکے مصروف ہی اُسکی ذاتی قوتون مین اندر ہی اندر سرنگ لگا رہا ہی اور اِسکی جسمانی طاقتون کی مخفی مخفی جڑ کاٹ رہا ہی لیکن اُسنے کسی سے اپنی تکلیف کی شکایت نہین کی اور بہت جلد موت کے مقابلے کے یقین برحق سے کبھی اُسکا دِل نہ کڑھا نہ جڑھا۔ برعکس اسکے اُسنے زوال و فنا کی قربت کا مرتاض لوگونکی سی سکینی اور فروتنی سے خیال کیا بلکہ اِس اُمید پر کہ وہ فرشتون کے درجے مین شامل ہونیوالی ہی ایک قسم کی لطیف اور ضبط کی ہوئی مسرت سے وہ اپنی نیستی اور اپنے نابود ہوجانے کو خیال کرتی تھی۔

بہت کم ایسا ہوتا ہی کہ وہ لوگ جو سِل کے عارضہ مین مبتلا ہوتے ہین اُنکو باطنی

دانش سے اُسکا ہونا دریافت ہوجاتا ہو لیکن اگر کوئی اُسکے ہونے کا شبہہ اُنکے دلمین
ڈالدے اور یہ کہدے کہ نظر نہ آنیوالا بیدرد کیڑا اپنا ساری زہر اُنکے شباب کی کلی مین
پہونچا رہا ہو اُسوقت وہ اِس غم آلود اور خوف پیدا کرنیوالے راستے سے اپنی آنکھین
بند کرلیتے ہین اور مُنھ چھپانے لگتے ہین۔ مگر ورجینیا کا یہ حال نہین تھا۔ اُسکو اُس کے
ہونے کی پہلے ہی سے خبر ہوگئی تھی اور اُسنے اُسکا ہونا تسلیم بھی کرلیا تھا بجاے اسکے
کہ وہ اِس خوف اور خطرے پہنستی یا اُسکی نسبت بیفائدہ دلیلین اپنے دل مین لاتی وہ
اپنا سر نیچے کرلیتی تھی اور کہتی تھی کہ جو خدا کی مرضی ہو وہی ہوتا ہو۔ وہ موت سے بالکل
نہین ڈرتی تھی کیونکہ اُسنے کبھی کسی کیڑے کو ستایا ہی نہین تھا انسان کو ستانا اور نقصان
پہونچانا تو بہت دور تھا۔ پاک رہکر بیگناہی سے اُسنے اپنی زندگی بسر کی اور اپنی گفتار
یا کردار یا خیال یا افعال سے خدا ے پاک یا انسان کا ایک قانون بھی نہین توڑا تھا
اُسنے بہت تکلیف اُٹھائی تھی سخت سخت تکلیفین برداشت کی تھین مگر ایسا کبھی نہین ہوا
کہ ترغیب وتحریص کے سبب اُسکا قدم نیکی اور پاکدامنی اور آبرو کی راہ سے علحدہ ہوا ہو
اُسکی ایسی متقی نیکیان نہین تھین جو کسی بادشاہزادی سے منسوب کیجاتی ہین اور پھر بھی
اُنکی ناپسندیدگی سے تحسین ہوتی ہو بلکہ اُسکی اصلی اور لازوال نیکیان تھین کیونکہ اُنکی
نہایت سختی سے آزمائش کی گئی تھی اور وہ محک امتحان پر کسی گئی تھین اور اس امتحان
اور آزمائش مین کامیابی سے درآئی تھین۔

ایسی نیکی کو ہم نیکی نہین کہتے جسکا ترغیب دیکے تجربہ نہ ہوا ہو۔ سب لوگ اُس
متقی حالت مین زندگی شروع کرتے ہین جسکو نیک کہہ سکتے ہین اور اگر وہ ایسے خوش حال
اور فارغ البال ہین کہ وہ کسی ترغیب مین نہین آسکتے تو اُنکا بیخطا اور بیجرم رہنا
اُنکی تعریف مین داخل نہین ہوتا اور نہ وہ کسی تعریف کے مستحق ہین۔ اگر کسی شخص کی
نسبت جسکی دس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہو یہ کہا جائے کہ وہ کبھی سرقہ بالجبر یا جعلسازی کا

مرتکب نہین ہوا تو یہ ایک پوچ و لچر تعریف ہوگی۔ اگر کسی عورت کی اوائل عمر مین
کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی ہو جائے جسکو وہ چاہتی ہو اور وہ بھی اس کو
چاہتا ہو اور جسکے پاس کسی حرام کا یا پھسلا نیوالا شئی کی جرأت نہ رکھتا ہو اُسکی
نسبت پاکدامن اور عفیفہ ہونیکا شک مچانا نیکی کی توہین کرتا ہی کیونکہ ہر نیکذات
محنتی جو سرقہ بالجبر سے احتراز کرتا ہو اور محنت کی فاقہ کشی بھی جو اپنا ننگ و ناموس
قائم رکھتی ہو۔ یہ دونون ایسے ہین جو درحقیقت تعریف کے مستحق ہین۔

بس تمام شاہزادیون۔ ڈیوکون کی بیگمون مارکوئسون کی بیگمون اور منصبداران
اور امرا اور رؤسا کی بیگمات کے اوصاف سے وہ جینیا مارڈنٹ کی صفت بدرجہا فائق و
بہتر تھی اگر ان شاہزادون ڈیوکون کی بیگمون مارکوئسون کی بیگمون اور منصبداران دولت
اور رؤسا اور امرا کی بیگمون پر وہی مصیبتین نازل ہوتین اور انکو وہی ترغیبین دیجاتین
جو اس نوجوان لڑکی پر گذرین اور دیگئی تھین اور یہ پاک اوصاف اور بیداغ
بنی رہی تو وہ ضرور ثابت قدم نہ رہتین۔ کیونکہ انمین چند ہی صرف ایک یا دو
ایسی ہوتی ہین جو باوجود اپنی کامیابی اور فارغ البالی اور دولت اور عیش حشمت کے
نیکذات اور پاکدامن بنی رہتی ہین۔ بس سوچنے اور سمجھنے کی بات ہو کہ جب انکو
کوئی محتاجی نہین خراب ہو جانے کی کوئی وجہ نہین اور خراب ہو جانے پر وہ
آمادہ ہو جاتی ہین تو اشد ضرورت کے وقت تو وہ بہت آسانی سے بدراہ ہو جاتینگی
جب سب چیزین موجود ہین جنسے زندگی خوش اور اچھی معلوم ہوتی ہو تو طبقہ امرا کو
چاہئیے کہ نیکی کا پورا پورا نمونہ بنین کیونکہ بدکرداری اور خلاف اخلاق چلنے کیلئے
انکے پاس کوئی عذر لنگ بھی نہین ہو۔ باایں ہمہ ثروت و اسباب عشرت بڑھانیکے
امرا کا طبقہ کیا مرد کیا عورت ایسا کراہت سے خراب اور بے راہ بدفعل و بدکار
فاسق و فاجر فرقہ ہو کہ کسی ملک مین انکا ثانی نہ ہوگا۔ اور ایسا اُنھون نے
اس ملک کو بدنام کیا ہو کہ کوئی اور ملک ایسا بدنام نہ ہوگا۔ اس فرقے [illegible]
[illegible] عورتون کو پھسلانے اور بہکانیوالے [illegible]

اور جتنی عورتین ہین وہ سب مطلق العنان ہین اور آشناؤن اور یارون کی تلاش اور
حرامکاری کے سواے اُنکو اور کام نہین ہی۔ ہزار ہا اہل دول۔ ذی خطاب۔
صاحب القاب تاش کھیلنے مین حد درجہ کے رذالے پن سے دغاباز۔ بے ایمان۔ اور
فریبی مشہور ہین اور ایسے قاعدہ دان اُچکے ہین کہ دُنیا مین اُنکے برابر دوسرا نہین ہی
انمین بہت ایسے ہین جو خوش گزران ہین حالانکہ اُنکی ظاہرا کوئی وجہ معیشت نہین ہی۔
چندہی انمین ایسے ہین جنکو یہ فکر اور خیال ہو کہ کتنا قرضہ اُنپر بڑھتا جاتا ہی کتنے ہی سوداگرون
بڑے بڑے مالدار تاجرون کا اُنکے فضول خرچ اور اسراف سے دیوالہ نکل گیا ہی اور وہ
تباہ و برباد ہوگئے ہین۔ عورتون کا بہکانا اور پھسلانا اُنکا فخر اور شیخی ہی اور پاک سے
پاک دوستی اور میزبانی کے تمام شرائط و فرائض ہواے نفسانی کے فرو کرنے کے لیے
ہوا مین اُڑا دیے جاتے ہین اِسکے بعد پھر طبقہ امراے برطانیہ کی عورتون کا یہ حال ہی
کہ جب اُن معزز اور خطاب یافتہ خاتونون کے فسق و فجور طشت از بام ہوتے ہین
تو عام لوگ غیرت اور حیرت سے اپنے کانون پر ہاتھ دھرتے ہین۔ اور اپنے دانتون
مین اُنگلی دباتے ہین اور افسوس کرتے ہین۔ اسی فسق و فجور کے طشت از بام ہونے سے
ثابت ہی کہ یہ سنگدل۔ بیرحم۔ سیاہ قلب۔ سفاک عورتین جنکی پاکدامنی مشکوک ہی
کس طرح اپنے بے زبان معصوم شیر خوار بچون کو جو ولد الحرام ہین پھینک جاتی ہین۔ اور
اُف تک نہین کرتین۔ اور کیونکر یہ عورتین اپنے شوہرون کے پاس سے کھلم کھلا بھاگ
جاتی ہین اور اپنے آشناؤن کی گردن مین اپنے ہاتھ حمائل کرتی ہین اور پشیمان نہین
ہوتین سچ تو یہ ہی کہ اس ملک مین اعلے درجہ کے اُمرا اور رؤسا اور لوگونمین خلاق کی
ہٹی پلید ہی اور پھر بھی یہی بے شرم و بے غیرت جنکا ظاہر کچھ ہی اور باطن کچھ ہی ادنی
درجے کے لوگونکی بدیون کا خیال کر کے اُنکو الزام لگانے کو کیسے کیسے حیلے اور بہانے
تلاش کرتے ہین۔ اور اُنکی حالت پر افسوس کرتے ہین۔
پس ہم پھر کہتے ہین کہ یہ غریب لڑکی جو ہمارے ناول کا ہیرو ہی یعنی ورجنیا مارڈنٹ
ہی تھی جو اپنی عصمت مین فرد اور اپنی عفت مین خود ہی اپنی نظیر تھی اور جس کے

اخلاق جمیل اور صفات جلیل کا مقدار اس ملک کے کل طبقۂ امراء عظام کی نیکیون
اور اخلاق سے دس ہزار مرتبہ زیادہ تھا۔ افسوس ہو اس لڑکی کے حال پر۔
یا خدا تیری ایسی مرضی ہوتی کہ اُسکی زندگی بھی ایسی ہوتی جیسی وہ بیگناہ تھی۔
لیکن افسوس صد افسوس اُسکی تقدیر مین سختی ہی لکھی تھی اور نصیب سیاہ تھے۔
تاہم ان سب باتون کی اُسنے مسکینی سے برداشت کی سب دُنیاوی خواہشون کو
ترک کر دیا۔ اور ایسا صبر و تحمل اختیار کیا کہ شکایت کا ایک کلمہ بھی اُسکی زبان سے
نہ نکلتا تھا۔

یہ نیک نہاد عورت جسکے جھونپڑے مین وِرجینیا مارڈنٹ نے گھر پایا تھا
کچھ ایسی حالت بہت خوش و خرم نہین تھی۔ دُنیا مین فیاضی اور دولت کا بہت کم
ساتھ ہوتا ہو۔ جہان فیاضی ہو وہان دولت نہین ہوتی اور جہان دولت ہو وُہان
فیاضی نہین ہوتی چنانچہ اس موقع پر فیاضی کے ہمراہ دولت نہین تھی۔ ہمارے
ناول کے سرمنشاء کو جلد معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے محسن پر ایکبار ہوتی جاتی ہی۔ اور
اپنی یہ حالت دیکھ کے کہ دوسرے کی دست نگر ہو اور اُسکی وجہ سے اُسکو تکلیف
ہوتی ہوگی اسکا انصاف پسند دل منحرف ہوا کیونکہ منحرف ہونے کی بات ہی تھی
کب تک وہ اُسکے ٹکڑون پر پڑی رہتی پس اُسنے قصد مصمم کر لیا کہ جب تک ہاتھ پانون
چلتے ہین اپنی روٹی خود ہی پیدا کرنا مناسب ہو۔ اور اُس مہربان عورت سے اُسنے
اپنا عندیہ ظاہر کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُسکی سفارشین ہونے لگین اور پاس پڑوس کے معزز
و ممتاز خاندانون مین چرچا ہوا کہ ایک بڑی کاریگر سینے والی آئی ہوئی ہو۔ اکثر اُسکو
وہان کام ملنے لگا اور وہ اُنکے مکانون پر دن دن بھر کام کرنے کے لیے جانے لگی۔
جب اس طور پر وہ کام کرنے کے لیے بلائی جاتی تھی تو صبح کے آٹھ بجے سے اُسکو جانا
پڑتا تھا اور رات کے نو بجے تک وہان کام کرتی تھی اور کھانا کھانے کی چھٹی ملتی تھی۔
اُسکو بارہ آنہ روز اور کھانا ملا کرتا تھا۔ اور اس طور پر اگر ہفتہ مین دو روز وہ جاتی تو
گزارے کے موافق کافی ملجاتا۔ اور یہ کام قمیصون کی سلائی سے جسمین ڈیڑھ آنہ

فی قمیص ملتا تھا بد رہا بہتر تھا لیکن اسکو فوراً معلوم ہوگیا کہ اس نئی حالت مین بھی
بہت سے نقصان ہین اور یہ نقصان بھی اُسی قسم کے ہین جنکا اسکو پہلے تجربہ
ہوچکا تھا۔ بعض اوقات دن بھر کا کام اسکو ایسے گھر مین ملتا تھا جہان اسپر سختیان
ہوتی تھین اور طرح طرح کے توہمات اور خام خیالیان اسکی نسبت عائد کیجاتی تھین
یا جہان اُسکو لاڈلے۔ اور دلارے۔ اور خراب بچون کی بے سلیقگی اور گستاخی اور
شوخی سہنی پڑتی تھی۔ بعض گھرون مین دن بھر اُسکی ایسی سخت نگرانی ہوتی تھی گویا
مشتبہ اور مشہور بدچلن تھی۔ اور جب تک وہ وہان رہتی مالک خانہ اپنے چاندی کے
برتنون کی طرف ہی دیکھتی رہتی تھی۔ مبادا آنکھ بچے اور یہ اُنکو چرا لے بعض گھرون
مین ایسا ہوتا تھا جہان مالک مکان کی بی بی۔ اس کے پاس سے ٹلی خود مالک مکان
آموجود ہوتا تھا اور اس سے رمز وکنایہ اور عشق کی باتین کرنے مین اپنا جائز حق
سمجھتا تھا۔ یا کسی گھر مین اگر کوئی جوان بیٹا ہوا تو وہ غریب سینے والی کے کندھے
بے تکلفانہ ٹھیکنے یا ایک بوسہ کی ہوس مین کوشش کرنے کا اپنا حق سمجھتا تھا
یہ سب باتین اُسکی عصمت کو غضبناک کرنے کے لیے کافی تھین۔ ایسا بہت ہی کم ہوتا
تھا کہ اُسکے ساتھ لحاظ و مہربانی سے سلوک کیا جاتا ہو۔ ہر جگہ پورا پورا کام سختی سے
لیا جاتا تھا اور اگر ضعف یا بیماری کی وجہ سے کسی وقت کام کرتے کرتے اُسے مجبوری
ٹھہر جاتی تو دیکھتے ہی مالک خانہ چلا اُٹھتی کہ۔

"اب دیکھو جوان عورت مہربانی سے سستی نہ کرو" یا اسی قسم کی تاکیدین کرتی
کبھی ایسا نہ ہوا کہ جن شرفا کے گھر یہ وہ کام کرنے جاتی تھی اُنکا ورجنیا کی نسبت یہ خیال
ہوتا ہو کہ جیسا اُنکا دل ہو ویسا ہی اُس بیچاری کا بھی دل ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف
بعض بدمزاج اور بدزبان خاتونین غریب سینے والی کو اپنے تیر ملامت کا ہدف اور
اپنے توہمات اور خام خیالیون کا نشانہ بنالیتی تھین اور بعض عشق باز مرد سمجھتے تھے
کہ گستاخانہ رمز وکنایات اور نفرت انگیز اور بیہودہ گفتگو کرنے کی اُن کو پوری پوری
آزادی حاصل ہے۔

لیکن باوجود ان سب نقصون اور سقمون کے جو اسکی خوشی کو منغض و رنگا رنگ کرتے تھے ورجینیا شکوہ اور شکایت کا ایک کلمہ بھی زبان سے نہین نکالتی تھی۔ بلکہ برخلاف اسکے وہ تن بہ تقدیر رہتی تھی۔ اور اس لیے ہم نے اس باب کے شروع شروع مین بہت صحیح تحریر کیا ہو کہ اسکا دل بہ نسبت سابق کے اب بہت ساکن ہو گیا تھا۔ اسنے اپنی مسکینی اور فروتنی سے تنگ ظرف خاتونون کی بدمزاجی کی برداشت کی اور اپنی غضبناک نگاہ سے بچون اور ربتہ کارون کو سکھایا کہ انکو اسپر زبردستی سے کوئی امید نہ رکھنی چاہیئے۔

اس طرح کئی مہینے گذر گئے لیکن ہرچند جہان تک ممکن ہوا وہ اپنی بیماری کے حملون اور یورشون کو جو چپکے چپکے آہستہ آہستہ اسکی سرشت مین سرنگ لگا رہی تھی روکتی اور برداشت کرتی رہی۔ اور حالانکہ جہانتک اسکے اختیار مین تھا وہ اپنی صحت کے انحطاط اور یوما فیوما انحطاط پذیر حیات بخش قوتون کی حالت پوشیدہ رکھتی گئی۔ تاہم اب وہ دن بہت ہی قریب آگیا تھا جب وہ محنت سے دست کش ہو جاتی اور سوئی بالکل چھوڑ دیتی۔ پس اسکا کیا حال ہونے کو تھا۔ کیا وہ اسی مہمان نواز مکان مین اسی شفیق و رفیق عورت پر اپنی پرورش کا مدار کار سمجھے گی جسکے پاس خود اسکی بسر اوقات کے لیے کافی نہین تھا۔ یا اسکو اپنی ذات کو اس مقام تک کشان کشان لیجانا پڑیگا جو غریبون اور بیکس لوگون کی جاے پناہ ہی یعنی بیت المحنت۔ اے غریب ورجینیا جب تجھے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ تو اپنے دل مین ایسے مقام کے جانے کی تدبیرون کے سوچ اور خیال کرنے پر مجبور ہوئی ہی تو تیرا دل ساکن کہان تھا۔ تیرے دل مین امن کہان تھا۔

ایک روز صبح کو اس اچھی اور نیکذات عورت سے جسکے مکان مین ورجینیا فروکش تھی اسنے کہا۔

ورجینیا۔ اے میری مہربان شفیق مجھے اندیشہ ہو کہ اب بہت جلد بہت ہی جلد مین تم سے علیحدہ ہو جاؤنگی!!

عورت :۔ تو مجھ سے علیحدہ ہو جائیگی میری پیاری بچی۔ یہ کیون۔ تم مجھ سے علیحدگی کا کیون خیال کرتی ہو"

ناکتخدا لڑکی نے آنکھون مین آنسو بھر کے لکنت کرتے ہوے جواب دیا۔

ورجینیا :۔ اسواسطے کہ اب مجھے روپیہ پیدا کرنے کی کوئی اُمید نظر نہین آتی جس سے یہ خرچ جو تم کو میرے لیے کرنا پڑتا ہو چلا جائے۔ اب مجھے گلی گلی بھیک یا ننگ کھانا منظور ہے اور یہ گوارا نہین کہ تم پر مین اپنا زیادہ بوجھ ڈالون۔ اور صاف صاف بات یہ ہے کہ جہانتک مجھ سے ہو سکا مین نے اس روز بروز بڑھتی ہوئی بیماری کی برداشت کی بیشک ایک عرصۂ کثیر گذر گیا اور اس عرصہ تک واجب نہ تھا کہ مین تم پر اپنا بار ڈالتی میری قوتین روز بروز کم ہوتی جاتی ہین۔ ہاے مین مری جاتی ہون"

عورت (روتے ہوے) "یا خداے پاک ایسی مایوسی کی باتین ورجینیا نہ کرو۔ مین اپنی بہن اور بیٹی کو یہان بلا لونگی دن بھر وہ یہان رہینگی۔ اُنکے رہنے سے تمھارا دل بہلے گا اور تم کو ایسے بیکار اور بیجا خیال نہ آئینگے۔ اے میری بچی تم بہت دُبلی اور بہت زرد ہو گئی ہو۔ تمھارے رخساروں پر توکسیقدر شگفتگی باقی ہو ورنہ اور تو کہین سرخی نظر نہین آتی۔ ان سب باتون سے مین انکار نہین کر سکتی لیکن تم حد سے زیادہ تکان ہوا ہو۔ مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ باہر نہ جاؤ۔ کام نہ کرو لیکن تم نے میری راے کے خلاف کیا اور اب بھی کرتی ہو کہ باہر سینے جاتی ہو اور اس سے اور بھی زیادہ تم کسلمند ہو گئی ہو آرام اور راحت سے تم کو صحت ہو جائیگی۔ کوئی شکایت باقی نہ رہیگی۔ اور جب بہار موسم کا آئیگا"

ورجینیا۔ (آہستہ سے بات کاٹ کے) "افسوس۔ میرے دل مین یہ ہونہار بسی ہو کہ موسم بہار کے پھول میری قبر پر اُگین گے"

عورت۔ (ملامت سے) "اے میری پیاری بچی۔ یہی باتین تو تمھاری اچھی نہین ہین مین جانتی ہون کہ تمھاری حالت صحت سے بہت بعید ہو۔ یہ بات تم کو مین کئی مہینے سے کہتی جاتی ہون اور تم کو منع کرتی ہون۔ تمھاری خوشامد

کرتی ہون کہ کام کے لیے لوگون کے گھر جا جا کے اپنی تندرستی خراب نہ کرو۔ ابھی تم کو اتنی طاقت ہی نہین کہ تمام دن بیٹھ کے کام کرو۔ لیکن تم ایک ہی ہٹی تھین نہین نہین ٹھیک ٹھیک ہٹی تھین۔ تم بہت نیک تھین۔ بہت مہربان تھین او بہت دور اندیش تھین۔ تم کو اپنے شفیقون کے بار احسان سے دبنے کے خیال کی بھی برداشت نہین تھی۔ اور اب اے میری پیاری بچی اس انتہا کی تکلیف کا یہ نتیجہ ہوا جو تم جھیل رہی ہو۔ تم تھک گئی ہو۔ کسلمند ہو۔ ضعیف ہو۔ اور بیمار ہو۔ اور تمکو اب آرام ہی کرنا چاہیے تم کو آسایش کی ازبس ضرورت ہے۔ اور اب مین تم کو آرام ہی کرنے دونگی اور کوئی کام نہ کرنے دونگی اے میری پیاری اب تک تم نے اپنا کہا کیا اب جو مین کہون وہ تم کو کرنا پڑیگا۔ اس لئے مین تم سے کہتی ہون کہ جب تک تم کو تمام وکمال صحت نہ ہو جائے اور تم بالکل اچھی نہ ہو جاؤ تب تک تم سوئی کی طرف نہ دیکھو"

ورجینیا۔ (نیکذات عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے چومتے بلکہ اپنے اشکون سے تر کرتے ہوئے) "میری پیاری شفیق یہ سب تمھاری مہربانی ہے لیکن جو ابتر حالت میری ہونے والی ہے اس سے تم کو آگاہ کر دینا میرا کام تھا۔ اگر تمکو میرے اس مکان مین رہنے کی بابت اس قدر اصرار ہے تو سنو"

غریب ناکتخدا لڑکی کی آواز درد آمیز اور رقت انگیز تھی اور اسکی نگاہ سے ترک لذات دنیا کی کیفیت اور خدا کے نام پر مرنے والون کی سی بشاشت پائی جاتی تھی۔ اسنے اپنے کلام کا بقیہ اس طور پر بیان کیا۔

"ہان اگر اس قدر اصرار ہے تو تم کو ہر طرح کی تکلیف اٹھانی پڑیگی اور ایسی بے آرامی سہنی پڑیگی جو تم سے برداشت نہ ہو سکے گی۔ تم کو کمہلاتے ہوئے ضائع ہوتا ہوئے اور مرتے ہوئے بیمار کے پاس شبانہ روز حاضر باش رہنا پڑیگا جسکو تم اپنی آنکھون کے سامنے دم توڑتے ہوئے دیکھوگی۔ دن دن تمھارے فکر و تردد اشتد بسر ہونگے۔ اور راتین تمھین جاگتے جاگتے کاٹنی پڑینگی۔ اسکے بعد تمھارے گھر

ایک مہیب خاموشی اور دردناک سنجیدگی موت کی پیدا ہوگی اور سب سے آخر لاشہ برداروں کا آنا اور کفن اور جنازے کی موجودگی - ای میری شفیق اب تم کو یہ ہونہار برائیاں یہ سب بُرے سے بُرے نتائج معلوم ہوئے ہیں اب تم کوئی بات میری مرضی کے خلاف نہ کہو اور نہ کرو - مین تم سے کہتی ہون کہ ابھی مجھ مین اسقدر طاقت اور توانائی اور ارادہ باقی ہی کہ کہین اور چلی جاؤن اور مین اب تمھین چھوڑ دونگی اور تم سے علحدہ ہوجاؤنگی - اور تم بھی -

مجکو خدا پہ چھوڑ دو پھر خدا جو ہو سو ہو"

عورت - (انتہا کے رنج و الم مین مبتلا ہوکے) اور ای غریب لڑکی تو جائیگی تو کہان جائیگی - یہ تو بتا"

ورجینیا "جانا کہان ہی - ہاے افسوس - مین اُسی بڑے گھر جاؤنگی جو اعلے درجہ کی جاے پناہ ہی - وہین جہان سب بھلے مانس محنت کے بیٹے - اور بھلی مانس محنت کی بیٹیان جاتی ہین - اُسی جاے پناہ مین جاؤنگی جسکے نام سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور جسکا قیدخانے سے بھی زیادہ خوف کیا جاتا ہی"

عورت - (یکایک چونک کے کانپتے ہوے) "کیا بیت المحنت نہین نہین ہرگز نہین - لاکھ دفعہ نہین - کیا تو ایسی غریب و مسکین لڑکی - تو ایسی حسین ایسی نادان اور ایسی نیک تو ایسی ناز و نعمت مین پلی ہوئی جسنے محنت اور محبت سے تعلیم و تربیت پائی ہی - تو - اور بیت المحنت کو جائے - یا میرے پروردگار یا میرے خالق - یہ کیا خیال ہی - خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑے اُنپر جو ایسے ایسے دہشت ناک مقامات کے بانی مبانی ہین - اللہ کا غضب نازل ہو اُنپر جنھون نے اُسکو بنوایا ہی - نہین ورجینیا پیاری تو میرے ساتھ رہیگی - اور خدا نے پاک نے چاہا تو تیری عمر دراز ہوگی اور تو خوش رہیگی اور اگر اُس جان بخش و جان آفرین کی مرضی نہ ہوئی تو تیرا دم واپسین میری گود مین نکلیگا - ہاے میری عزیزہ ہاے میری پیاری لڑکی مجھے تیری اُتنی ہی محبت ہی جتنی مجھے اپنی بیٹی کی ہی -

اور وہ قادر مطلق مجھپر اپنا غضب نازل کریگا۔ اگر مین تجکو اس بیماری مین چھوڑ دونگی لیکن کہہ تو۔ اے پیاری ورجنیا کہہ تو سہی کہ تیرا حال کیا ہے۔ تجھے اندر ہی اندر کیا معلوم ہوتا ہے؟

اس محبت اور ہمدردی کی تقریرون سے آہ و نالہ نے دم گھونٹ رکھا تھا اور انتہا کا جوش دل اندوہ منزل مین پیدا تھا کہ ورجنیا نے جواب دیا۔

ورجنیا: اے میری ممتاز اور افضل شفیق مجھے معلوم ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تمام میرا انجر پنجر ڈھیلا ہوا جاتا ہے۔ میرے جسم کا ڈھانچہ ٹوٹا جاتا ہے اور جدوجہد کرنے کی تمام میری قوتین ضعف و ناتوانی جیسے جنگ و جدل کرنا ممکن ہے عاجز آگئی ہین۔ اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ایک ہاتھ ہے جو نظر نہین آتا مگر میرے اوپر رکھا ہوا ہے جسکے دباؤ کا وزن ہر روز زیادہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر میری نیک نہاد شفیق میری طرف متوجہ ہوکے دیکھو۔ جو رنگت تم نے ابھی ابھی میرے رخسارون پر دیکھی وہ صحت کی چمک نہین ہے۔ ہائے افسوس نہین۔ وہ بالتحقیق اور یقینی جسمین غلطی نہین ہوسکتی موت کی علامت ہے۔

اس نیک نہاد عورت کو جب اصلی کیفیت اور سچ سچ حال ورجنیا کا معلوم ہوا تو وہ گرداب تعجب اور ورطۂ حیرت مین غوطہ زن ہوکے اس طرح گویا ہوئی۔

عورت: ہائے ہائے۔ اے غریب لڑکی اب مین سمجھی۔ ہائے ہائے۔ لیکن ہم تم کو بچا لینگے۔ اب بھی وقت ہے۔ تم جوان ہو۔ تمھارا مزاج اچھا ہے بہتر سے بہتر طبیب ہم تمھارے علاج کے لیے بلا لینگے اور روپیہ پیسہ جو میرے اور میری بہن کے پاس ہے وہ ہم دونون جمع کرکے جب بہار کا موسم آئیگا تمکو سمندر کی ہوا کھلانے لے چلین گے۔ یہ سلخ دسمبر ہے۔ تین یا چار مہینے کے بعد موسم زیادہ گرم آجائیگا اور تب!

ورجنیا: اور تب مین سنسان قبر مین ہونگی!

یہ بات نوجوان ناکتخدا لڑکی نے کامل درد و الم کی آواز سے کہی اور نیک نہاد

عورت کو معلوم ہوا کہ وہ کسی فرشتہ کی آواز تھی جو آہستہ آہستہ بطور سرگوشی اُسکے کان تک پہونچی ہی اور وہ وَرجِنیا کے برابر اپنے گھٹنون کے بَل کھڑی ہوئی زور زور سے سرد آہین اپنے دِل پُر درد سے کھینچتی رہی۔

بتیسوان باب

(تھیٹر کا تماشہ)

ہماری تاریخ وسط ماہ جنوری ۱۸۶۲ء سے شروع ہوئی تھی جن واقعات اور حالات کو ہمنے تحریر کیا ہی وہ دو برس سے زیادہ کا حال ہی۔ اور اس لیے اب ماہ جنوری ۱۸۶۵ کا وسط ہی۔

ہمنے دیکھا ہی کہ اس عرصہ مین مارکوئس آف آرڈن خوبصورت سینے والی کی تلاش مین جسپر اُسکے دِل کی خوشی منحصر و موقوف تھی جو اُسکی روح کی صنم تھی یعنی اُسی بُت خود کیش دلکش و دلفریب وَرجِنیا کی مستعدی سے لگاتار تلاش مین کوشش کرتا رہا۔ ہمنے یہ بھی دیکھا ہی کہ بیماری نہین نہین دِل کی بیماری اور روز بروز سلسلہ اُمید کے کم ہوتے جانے کی وجہ سے اُسکا دکھاو بہت ہی بدل گیا تھا اور اب ہم یہ لکھ سکتے ہین کہ اُسکے چال چلن اور مزاج مین بھی کچھ کم عجیب و غریب تبدیلی واقع نہین ہوئی تھی۔ جب پہلے پہلے ہمنے اپنے ناظرین سے اِسکو معرفی کیا تھا اُسوقت وہ فسق و فجور اور قمار بازی کی شاہراہ عام پر تھا۔ اُو باشی اور اسراف کے گرداب مین وہ پہلے ہی کود پڑا تھا۔ اُسکی ایک آشنا بھی ملازم تھی اور وہ اُن تمام شرافت کے اخراجات فضول مین در آیا تھا جو امارت کے مہذب معائب اور راحت بخش جرائم خفیفہ کے نام سے تعبیر کیے جاتے ہین مگر اِس پاک اور صالح محبّت سے اُس نوجوان آدمی کے دِل اور چال چلن مین جسکا دماغ خلقی اچھا اور دِل قدرتی فیاض تھا بہت جلد ایک عظیم تبدیلی پیدا ہو گئی تھی۔ اُسکا رشتہ محبّت مین برنٹ کے ساتھ اُسی وقت ٹوٹ گیا تھا جب اُسنے دیکھا کہ وَرجِنیا کی

سکونت کا پتہ وہ نہین بتاتی اور تمام اپنے یاران ہم پیالہ وہم نوالہ کو چھوڑ چھاڑ کے اُسنے اپنا تمام تن من اور دھن اپنی گم گشتہ محبوب کے پیچھے لگا یا۔ جا نتک ممکن ہوا سب صحبتون اور جلسون سے محترز ہو کے وہ صبح سے رات تک اپنی سرمایۂ محبت اپنی محبوبہ و معشوقہ کی تلاش مین اور اس امید مین کہ شاید یکایک کہین ملجائے کو بکو پھرا کرتا تھا اور روز بروز جسقدر زیادہ اُسکی مایوسی مین افزایش ہوتی جاتی تھی اُسیقدر اُسکی محبت مین استحکام ہوتا جاتا تھا۔

اور جس طرح سے اس نوجوان شخص نے اپنی جان گلائی اور روح کو ایسے قیاسات اور خیالات سے کہ سہنے والی کا کیا حال ہوا ہوگا عذاب مین ڈالا اُس کا ایک شمہ یہ ہے بعض وقت وہ خیال کرتا تھا کہ وہ مرگئی اور اپنے دل کے تلخ و ستانے اور دُکھ دینے والے سکرات مین کہتا تھا "ہائے اگر مجکو اُس جگہ کا پتہ ملجاتا جہان وہ دفن ہے تو مین وہان جاتا مین اُسکی قبر سے لپٹتا۔ مین اُسکی ٹھنڈی ٹھنڈی مٹی کو اپنے اشکون سے تر کرتا۔ مین اُسکی روح کو جگاتا تاکہ میرے غم و الم کی سچائی دیکھتی اور انصاف کرتی کہ کس شدت سے کس حد درجہ کی شدت سے مین اُسکو چاہتا تھا۔ اور جس مٹی مین اُسکی لاش دبی ہے مین اُسپر پھول برساتا"

بعض وقت وہ ناکتخدا لڑکی کی خیالی تصویر اس طور پر کھینچتا کہ وہ افلاس کی مصیبتون کا مقابلہ کرتے کرتے تنگ آگئی ہے۔ اپنی یتیمی اور بیکسی کے مجنون بنادینے والے رنج و الم کی برداشت کر رہی ہے۔ طرح طرح کی ترغیبون۔ انواع و اقسام کے طعنون۔ ہر قسم کے ظلمون ہر قسم کے فریبون اور دغاؤن سے دلفگار رہی اور بالکل مایوسی و حرمان کی حالت مین شاید وہ خدا سے پکار پکار کے کہتی ہوگی کہ وہ اِس ماتمکدہ اور ستم خانۂ دُنیا سے جہان ایسی ایسی باتین دیکھنی اور سننی پڑتی تھین اُسکو اُٹھا لیتا تو اچھا تھا۔ اور بعد اسکے یہ نوجوان رئیس اعظم اپنے مشتاق اور گرمجوش خیالات کی دُھن مین جو اسکو لگی رہتی تھی اُسکی خیالی صورت اپنے دل کی آنکھون کے آگے اِس طرح سے لاتا جس سے انتہا کی

ہیبتناک رنگتون کی شوخی خیالات کو مفصلاً اور مشروحاً وسعت دیتی اور اپنے خیالات کی ایجاد سے چونک کے پیچھے ہٹ جاتا اور اپنی روح کے اندوہ ملال کی تلخی مین اپنے سر کے بال نوچ ڈالتا اور یہ کہتا۔ یا باری تعالیٰ اُسکو محفوظ رکھ۔ اُس دیوانہ بنانے والے اوہام وآلام سے اُسکو بچا اور غریب ویتیم لڑکی کی حفاظت کر اُس دلی اور جسمانی تکلیف سے جو رنج دیتی ہے اور نشتر کی طرح چبھ جاتی ہے۔ یا باری تعالےٰ بچا اُسکو۔ بچا اُسکو۔ حمایت کر اُسکی یا میرے خدا مَین تجھ سے دست بستہ ملتجی اور مستدعی ہون کہ تو اُس بیکس اور نادان مرنج ومرنجان لڑکی کو جس سے کسی کو آزار نہین پہونچا ہے اُن رگڑ کے جھیل ڈالنے والی آزمائشون۔ اور ہولناک راہ سے بچا!! اور اِس طور پر اِس نوجوان آدمی نے عاجزی سے دعائین مانگین جسنے مدت سے خود اپنے عقیدہ سے اپنی بھلائی کے لیے نماز نہین پڑھی تھی اور اپنے واسطے دعائین نہین مانگی تھین۔ اِس طور پر خشوع وخضوع اور انکسار سے اُسنے خدائے تعالیٰ کی درگاہ مین عاجزی کی اور اپنے جوش دِل کے اشتیاق سے دعا مانگی کہ وہ اپنا رحم وکرم غریب وَرجینیا مارڈنٹ پر رکھے۔

لیکن قصر بلمانٹ کے مکینون مین صرف مارکوئس آف آرڈن ہی انتہا کے حزن وملال کا پایمال نہ تھا حسین وجمیل لیڈی ہیری میلکومب اُسکی چھوٹی بہن بھی اپنی اُمید ونیر یابی بھر جانے اور اپنے گُل اشتیاق ومحبت کے پژمردہ ہوجانے کے رنج واندوہ سے سوکھتی اور گلتی جاتی تھی کیونکہ اُس دن سے جس دن آرل آف ماسٹنڈیل نے رئیس اعظم کی بیٹی سے نکاح کے لیے درخواست کی تھی اور ڈیوک یعنی اُسکے باپ کے جواب اور شرائط مجوزہ سے کبیدہ خاطر ہوگیا تھا وہ نوجوان رئیس اعظم پھر کبھی اِس عالیشان محل مین نہین آیا تھا لیکن اپنے قول پر ثابت قدم رہ کے اُسنے اُب تک عقد نہین کیا تھا۔ اور مارکوئس آف آرڈن کی طرح اُسنے بھی مجالس ومحافل کی شرکت سے اجتناب کیا تھا۔ زرد اور دُبلا ہوگیا تھا اور ہمیشہ متفکر ومتردد رہا کرتا تھا۔ ڈچز آف بلمانٹ نے ایسا دنیا سے کنارہ کیا تھا اور تنہائی اختیار وپسند کی تھی

کہ اپنے کمروں کے باہر نہین نکلتی تھی۔ کیونکہ اسی حالت مین زندگی کے دن کاٹنا اسکی مجروح روح کو مرغوب تھا۔ جو غم و الم اور رنج و ستم گھر بھر مین پھیلا ہوا تھا اُسکا اثر لیڈی کلیرسا کو ٹھیک ٹھیک نہین ہوا تھا اور اِس عارضہ نے اسمین سرایت نہین کی تھی۔ مگر بسر حیات کے اِس دُھندلے طریقے اور اُسکے متعلقہ ماتمی مجموعون کو دیکھ کے جنکی برداشت محال تھی وہ پہلے سے زیادہ غصہ ور اور متکبر ہوگئی تھی پس جو چند رفقا و احبا اُسکے پاس آمد و رفت رکھتے تھے اُنکو بھی وہ کھو بیٹھی تھی کہ اہل دول و صاحبانِ منصب اور والا صفات رسوم و رواج کی دعوتون مین بھی جہان وہ ستارے کی طرح چمکتی تھی وہ بُلائی نہین جاتی تھی اور اُسکا نام فردِ دعوت سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اُسکے دِل کی یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ گھر کی اس طور پر ایک قسم کی ویرانی دیکھ کے جہان کوئی بات کرنے کو کوئی کام دِل بہلانے کو نہین تھا وہ سُکست رہتی تھی دِن پہاڑ ہو جاتا تھا کاٹے کاٹا نہین جاتا تھا منٹ گھنٹے ہو جاتے تھے اور لحظہ منٹ بنجاتے تھے۔ یہ شکایت ہر دم و ہر وقت اسکے ورد زبان تھی کہ اُسکی بہن بھی اُسکی ساتھی نہین ہے۔ حالانکہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ اُسنے خود اپنی طرف سے کبھی اُس بہن کی دلجوئی یا اُسکے ساتھ ہمدردی کی ہو جسکو اس طور پر وہ مطعون کرتی تھی۔ لیڈی کلیرسا صرف اُس وقت خوش رہتی تھی اور غنیمت سمجھتی تھی جب مسٹر کالنسن مختار آجاتا تھا اور ہوتے ہوتے ایسا ہوا کہ کالنسن کے آنے جانے سے وہ ایسی رضامند رہی کہ جب وہ نہین ہوتا تھا تو گھبراتی اور افسوس کرتی تھی اور اُسکے آنے کی منتظر رہا کرتی تھی۔

بہرحال مسٹر کالنسن قصر بلمانٹ کی حاضری مین قاصر نہین تھا بالمرہ آیا کرتا تھا کبھی شاذ و نادر ناغہ ہوتا ہو تو ہوتا ہو۔ اور اُسکا برابر وہی طریقہ جاری رہا جو ہم بیان کر آئے ہین یعنی کبھی وہ لیڈی میری کو اپنے بھونڈے اختلاط اور ارتباط سے دِق اور حیران کرتا۔ اور کبھی اُسکی بڑی بہن پر اپنا دل و جان نثار کرتا تھا۔ مگر جسقدر عرصہ زیادہ ہوتا گیا اور دو برس کی مدت قریب الاختتام ہوتی جاتی تھی۔

مسٹر کالنسن صریحاً اپنی پسندیدگی میری کی نسبت ظاہر کرتا تھا اور اسی کو اپنی زوجیت
مین لانے کے لیے ترجیح دیتا تھا - یا تو وہ خیال نہین کرتا تھا کہ اسکی توجہات اور
میل جول کی باتین اس رنج کشیدہ ناکتخدا بیگم کو کسقدر ناگوار اور ناپسند ہین - یا وہ جانتا تھا
اور ایسی باتو نپر لحاظ کرنا پسند نہین کرتا تھا جو اسکے ذاتی گھمنڈ کے خلاف تھین خیر
جو کچھ ہو وہ ہو وہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری پر ثابت قدم تھا - پہلے پہلے تو وہ
اسکی یہ اطاعت اور فرمانبرداری دیکھ کے بیرخی اور روکھائی سے ٹال جاتی تھی مگر
پھر بعد کو ایسا ہونے لگا کہ وہ اپنی صریحی نفرت اور اپنا بدیہی غصہ ظاہر کرتی تھی
لیکن اکثر ایسا ہوتا کہ وہ اسکے ہونٹون پر ایک قسم کا اطمینان آمیز تبسم دیکھ کے جسکے
یہ معنی سمجھے جاتے تھے کہ خیر دیکھ لینگے جاتی کہان ہو چونک اٹھتی اور گھبرا جاتی تھی - اور
پھر جون ہی اسکو یہ خیال گذرتا تھا کہ صریحاً اس قانونی کا کوئی بڑا بھاری مگر خفیہ
دباؤ اسکے باپ پر ہو اور یہ اختیار اور دباؤ ایسا تھا جو ہزارون چھوٹے چھوٹے سے
واقعات سے ظاہر اور ثابت ہوتا تھا تو وہ اکثر ایسے شکوک و اشتباہات اور خوف
اور اندیشون مین پڑ جاتی تھی جو اس وجہ سے زیادہ تر تکلیف دہ اور رنج آور ہوتے تھے
کہ انکی کوئی بنیاد نہین تھی اور بالکل غیر معین اور نامعلوم اور بے ٹھکانے ہوتے تھے
باقی رہا ڈِیوک آف بلمانٹ - وہ بھی دیکھنے مین ایسا ہی بدلا ہوا معلوم ہوتا
تھا جیسے اسکے خاندان کے اور لوگ تھے - اگرچہ اسوقت جہان تک ہم نے اپنے
ناول کے واقعات کا سلسلہ ملایا ہو اسکی عمر باسٹھ برس کی تھی مگر وہ اسی برس کا نظر
آتا تھا - دو ہی برس مین ایک تعجب انگیز تبدیلی اسکی شکل مین پیدا ہو گئی تھی مگر
یہ تبدیلی مخصوص گذشتہ سولہ مہینون سے زیادہ تر پائی جاتی تھی - اور اگر زیادہ صحت
سے دریافت کیا جائے تو اس تاریخ سے جب کلیمنٹائن فرانسیسی عورت قتل
کی گئی تھی - یہ تبدیلی ظہور پذیر ہوئی تھی - اس کے گال پچک گئے تھے - آنکھون
گڑھے پڑ گئے تھے - نگاہ سے مایوسی اور انتہا کا درد والم ہویدا تھا اور یہ ظاہر ہوتا
تھا کہ حد درجہ کے رنج و آلام کے دبانے اور فرو کرنے مین انتہا کی کوشش کیجاتی ہو -

جب گھر پر ہوتا تھا تو کتب خانہ میں تمام وقت صرف ہوتا تھا لیکن چند روز سے
کئی مرتبہ مختلف قسم کی ترقیات اور اصلاحات کے دیکھنے کو جو اسنے انتظام کاشت
وغیرہ کے بارے میں اپنی تجویز اور تدبیر سے کی تھین علاقہ پر جانے کا اتفاق ہوا
تھا۔ لیکن جب کوئی تجویز اور تدبیر خاطر خواہ اور اطمینان کے قابل کارگر نہ ہوئی
تو اسکے چہرے کا رنگ تیرہ و تار زیادہ ہوتا گیا اور اسکی نگاہوں سے زیادہ تر تفکرات
کے آثار پیدا ہونے لگے۔

جنوری ۱۸۴۲ء کے وسط میں مختلف ارکان خاندان بلانٹ کی کیفیت
تھی جو بیان کی گئی۔ لیکن اب ہم ناظرین کی توجہ کو دوسری طرف مائل کرتے ہین
اور انسے بانکسار تمام ملتمس ہین کہ وہ تھوڑی دور تک ہمارے ساتھ ساتھ چلے چلین
کہ ہم انکو اس دارالسلطنت کے ایک عظیم الشان تھیٹر کے اندر لیجائینگے۔ وہان ایک
شب کو ہم دیکھین گے کہ تماشائیون کے بڑے بھاری مجمع مین ایک جانب تخلیہ
کے مقام پر ایک حسین و جمیل عورت اور ایک عجیب صورت شکل کا جوان آدمی
ایک جگہ ایک ساتھ بیٹھے ہین۔ عورت کا لباس عمدہ نمائشی اور رونق دار ہے مگر اسمین
چمکیلا پن زیادہ ہے مذاق کم ہے اور غور سے دیکھنے والے کے نزدیک اس بات کا
دریافت ہو جانا کچھ دشوار نہین ہے کہ وہ عورت ایسے عمدہ اور بیش بہا لباس پہننے کی
عادی نہین ہے۔ اسکے بدن پر وہ چست اور درست نہین آتا۔ اور اس لباس کی وجہ
سے تمام اسکی حرکات و سکنات اور نگاہ اور طریقہ سے ایک قسم کی صریحی مجبوری
پائی جاتی ہے اور اسکے اوضاع و اطوار سے معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی کسی قدر تکلیف
مین ہے جیسے کوئی یہ چاہتی ہے کہ اسکے نفیس شبرنگ بال اپنی قدرتی اور بغیر مصنوعی
زینت دی ہوئی خوبصورتی سے اسکے شانون پر بکھرے رہتے تو اس سے اچھا ہوتا
کہ اسکے بال بال مین موتی پروئے جاتے یا وہ جواہرات سے آراستہ کئے جاتے اور
مشاطۂ فیشن کی صنعت کی داد دیتے۔ جیسے کوئی یہ چاہتی ہو کہ بجائے اس قیمتی ساٹن کے
لباس کے جسکی کھڑکھڑاہٹ کی آواز اسکے رگ و پے مین درد پیدا کرتی تھی ایک سادہ

ایسا کے یا مرینے کی پوشاک ہوتی تو بہت آرام ملتا لیکن تھی وہ حسین حسن کا کیا پوچھنا ہو بہت ہی حسین تھی اُسکا حسن ایسا نہ تھا جسکو تازہ مئی کی صبح صادق سے تشبیہ دیجائے جسکے حسن کی ملائمت پوشیدہ طور پر حواس کو محسوس ہوتی ہو لیکن اُسمین وہ دلکشی اور دلفریبی وہ چھلاوہ پن اور محبوبی تھی جو اچانک بھک سے اُٹھنے والے شعلون کی طرح دیکھنے والے کے اوپر پھپٹ پڑتی ہی جس سے اُسکو چکا چوند لگ جاتی ہو۔ وہ گھبرا جاتا ہو اور ششدر و حیران رہ جاتا ہو۔ اُسکی آنکھین بڑی اور سیاہ تھین اور اُنکی چمک مین خط نفسانی منعکس تھے۔ اُسکا نقشہ مردانہ تھا۔ مگر تصویر کی طرح بے عیب۔ لب اُسکے گداز تھے مگر گندہ نہین۔ اور گرم ملک کے میوے کی طرح تری اور سُرخی اُنمین ملی ہوئی تھی۔ دانت اِس قدر بڑے تھے جنکو موتیون سے مشابہ نہین کہہ سکتے مگر وہ نہایت سفید ہاتھی دانت کے ریزون سے مشابہ تھے اور بڑی صنعت سے اُسکے درج دہن مین برابر برابر لگائے گئے تھے۔ اور رنگ تو اُس نے ایسا پایا تھا کہ اِس ملک مین جو سب سے زیادہ نازپروردہ خاتون ہوگی اُسکو بھی یہ رنگ نصیب نہین تھا۔ پھر جسم ایسا گول گول گداز اور سڈول تھا کہ عضو عضو کی خوبی اور خوش اسلوبی جدا جدا نمایان تھی۔ اُسکا قد اندازے سے کسی قدر زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ لیکن سچ یہ ہو کہ اچھی حسین عورتون مین سے وہ بھی ایک عورت تھی۔ اُسکا چھلاوا پن جو اُسکو مخمور و مست کرتا تھا مگر دل کو مست نہین کرتا تھا۔

اُسکا ساتھی ایک دراز قامت خوشرو جوان تھا مگر اسکی شکل سے اوباشی ظاہر تھی اور فسق و فجور پیدا تھا۔ اُسکی موچھین تھین اور صورت سے پایا جاتا تھا کہ غیر ملک کا باشندہ ہو۔ مگر در اصل تھا وہ انگریز ہی۔ اُسکی عمر شاید اُنتیس تیس برس کی ہوگی مگر اُبٹن کے استعمال اور بال سنوارنے والے حجام کی ہوشیاری اور تجربہ کار خدمتگار کی مدد سے جو اُسکو سنگار میز پر ملتی تھی جتنی عمر تھی اُس سے پانچ یا چھ برس کم معلوم ہوتا تھا لیڈی اور جنٹلمین پر جنکا ہم نے اِس صراحت سے بیان کیا ہو تھیٹر کین تھیان اب ہم اُنکو ایک مقام پر علیحدہ بیٹھا ہوا دیکھتے ہین جملہ ناظرین و حاضرین کی نگاہ پڑتی

حاضرین جتنے مرد تھے اُنکا اُس رات کے دلچسپ تماشے کا لطف قریب قریب جاتا رہا تھا حالانکہ تھیٹر مین بڑے بڑے قابل اور لائق لائق لوگون کا مجمع تھا جو تماشا دیکھاتے تھے کیونکہ جتنی آنکھین اور جتنے ایک آنکھ مین لگانے کے چشمے تھے وہ اُسی مقام کی طرف لگے ہوے تھے جہان وہ چھلاوا اپنے لمبی موچھون والے ساتھی کے ساتھ جلوہ گر تھا "وہ کون عورت ہی" یہ سوال ہر طرف سے ہر ایک کا بار بار تھا مگر وہان کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اسکا جواب دیتا "اچھا تو پھر وہ مرد کون ہی" یہ دوسرا سوال تھا جو حاضرین کی مختلف جماعتون مین پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور اب تین یا چار جگہ سے یہ جواب سنائی دیا کہ۔

"اسکا صورت آشنا تو مین ہون لیکن یہ مجھے یاد نہین آتا کہ مین نے اُسکو کہان دیکھا تھا"

آخرکار ایک شخص نے جسنے یہ سوال سُن لیا تھا اور جو بہ نسبت اورون کے زیادہ واقفکار معلوم ہوتا تھا خاص اُس شخص کی طرف مخاطب ہو کے جسنے سوال کیا تھا آہستہ سے کہا۔

"کیا تمکو معلوم نہین کہ وہ کون شخص ہی۔ بیشک تم نے ٹام کول کا نام سنا ہوگا۔ چند سال ہوے وہ اِس شہر مین بڑا ٹھٹھول و ظریف مشہور تھا"

"ہان یہ بات ہی۔ لیکن مین خیال کرتا تھا کہ کول تو بالکل تباہ اور برباد ہو گیا ہی اور وہ تارک وطن ہو گیا تھا یا اسی قسم کی کوئی بات تھی"

"ہان ٹھیک ہی۔ تباہ اور برباد تو وہ ضرور ہو گیا تھا۔ اور ایک عرصہ تک ادنیٰ ادنیٰ قمار خانون مین جو سسٹر اسکوئر کے نواح مین واقع ہین جایا کرتا تھا۔ اُسکے بعد وہ ایسا غائب ہو گیا کہ پتہ نشان تک نہین تھا۔ یہ بات جہانتک میرا حافظہ صحیح ہی سترہ اٹھارہ مہینہ کی ہی اور اب چند ہفتہ سے وہ پھر پیدا ہو گیا ہی اور ایسا خوش حال معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ایسا کبھی نہین تھا۔ دیکھنے سے تو ظاہرا ایسا ہی پایا جاتا ہی"

"اور یہ چھلاوا۔ کیا یہ اُسکی بی بی ہے؟"

"مجھے معلوم نہین۔ مگر مین خیال کرتا ہون کہ نہین۔ دیکھو تو اُسکا طرز اور گفتگو کا انداز جب وہ اُس سے مخاطب ہوتا ہے وہ شوہر کا سا معلوم ہی نہین ہوتا۔ اور نہ اسکی روش ایسی معلوم ہوتی ہے جیسی زوجہ کی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ اُسکی آشنا ہے بی بی نہین ہے"

"لیکن اگر تم مسٹر لول کو جانتے ہو تو تم وہان کیون نہین جاتے جہان وہ بیٹھا ہے اور اپنی شناسائی کی تجدید نہین کرتے اور اُس لیڈی سے خواہ وہ کوئی ہو معرفی نہین ہوتے"

"اِسلیے کہ مجھ سے اور کپتان لول سے دو برس ہوے بڑا سخت جھگڑا ہوا تھا اور اُس تاریخ سے میرے اُسکے بول چال نہین ہے"

"کپتان لول مین سمجھتا تھا کہ وہ سادہ مسٹر لول ہے۔ یہ کپتانی کا چھلا کیسا۔ بلکہ سیدھا سیدھا ٹام لول کہنا چاہیے جس نام سے اُسکو سب لوگ جانتے ہین۔ لیکن آہا اب مجھے یاد آیا۔ اب مین سمجھا کہ چند ہفتون سے جب وہ پھر یہان آیا ہے اُسنے کپتانی کا یہ امتیاز اختیار کر لیا ہے بیشک انھین سڈول موچھون کی بدولت اُسکے پاس ایک گاڑی اور ایک جوڑی ہے ایک خدمتگار بھی ہے۔ اور وہ بردی پہنے ہوے خواص بھی ہے۔ اور ایک خوبصورت دہاتی محل برومٹن کے نواح مین اُسنے لیا ہے اور وہان اس لیڈی کو لے کے رہتا ہے"

"معلوم ہوتا ہے کہ تم تو سب حال اُسکا جانتے ہو"

"اتفاقاً مجھے یہ سب حالات کل معلوم ہوئے لیکن جس شخص نے ہم سے بیان کیا تھا اُسنے یہ مجھ سے نہین کہا تھا کہ آیا کپتان لول کا عقد اس لیڈی سے ہو گیا ہے یا نہین۔ بہر حال مشہور یہ ہے کہ وہ اُسکی زوجہ ہے۔ مگر دیکھو پردہ گرتا ہے۔ تماشہ کا پہلا حصہ تمام ہو گیا اور مین اب دیوان خانہ مین تفریحاً اکل و شرب کے لیے جاتا ہون۔

متذکرۂ بالا گفتگو سے ہمارے ناظرین کو کسی قدر واقفیت موچھون والے

جنٹلمین کے چال چلن سے جسکا نام بول ظاہر ہوا ہی اور جسنے چند روز سے اپنے نام کے ساتھ کپتانی کا چھلا بھی لگا لیا ہی حاصل ہوئی ہوگی اور اب ہم ناظرین کو اگر اُس مقام پر لیجائین جہان کپتان اپنی لیڈی کو لیے ہوے بیٹھا ہی تو شاید اُنکی باہمی گفتگو سے ہمکو کسیقدر اور زیادہ اُن دونون کے حالات کا علم ہو۔

بول نے اُس عورت کیطرف جھک کے خوشامد سے کہا۔

بول "آج کی رات تو جانی ہو لیا تم بڑی چمک دمک سے نظر آرہی ہو اِس جلسے بھر مین کوئی بھی ایسی لیڈی نہین جو تمھارے ٹھاٹھ اور تمھارا حسن و جمال دیکھ کے آتش حسد اور رشک سے نہ جلتی ہو کل جنٹلمین جتنے یہان موجود ہین تمھاری طرف دیکھ رہے ہین اور واقعی یہ بات ہی کہ وہ مجھکو ایک بڑا خوش قسمت سگ حضور سمجھتے ہونگے"!

یہ سُن کے اُس لیڈی نے تبسم سے جسمین جسقدر رہوا ے نفسانی ملی ہوئی تھی اُسیقدر رفطرت بھی تھی یہ سوال کیا۔

لیڈی "لیکن پیارے ٹام تم بھی مجھے لوگون کے رشک و حسد کے قابل سمجھتے ہو کہ نہین۔ تم اپنی کہو"!

اپنی آنکھین اپنے ساتھی کے دلپذیر چہرے پر کمال اشتیاق سے کپتان نے جمائے جواب دیا۔

کپتان "بیشک یہ یقین جانو ای جان جان مین تمکو ایسا ہی سمجھتا ہون مین اکثر خیال کیا کرتا ہون کہ بولگن ہوٹل مین تمھاری اتفاقیہ ملاقات ہو جانے سے مین کیسا خوش نصیب تھا"۔

جولیا "اور کیون نہ ہو واقعی یہ بات ہی کہ جس فیاضی سے تم نے مجھے اُس آزار دہ تشویش سے جسمین مین پڑی تھی نجات دی اور میرے آڑے آئے اُسکو مین ہرگز ہرگز نہ بھولونگی"!

کپتان "نہین پیاری۔ کیا وہ کچھ فیاضی تھی۔ اُس روز جو کچھ ہوا قدرتی ہوا

اور مناسب ہوا مجھے اتفاقیہ ہوٹل کے ملازمون کی باہمہ گر گفتگو سے معلوم ہوا کہ اس مکان مین ایک انگلستانی عورت ہی جو نہ تو خرچۂ ہوٹل کا روپیہ ادا کرتی ہی اور نہ فرانسیسی زبان بول سکتی ہی - اور چونکہ مجھ سے دونون امر ممکن تھے اسلیے مین نے اپنا کارڈ تمھارے پاس بھیجا - تمنے مجھے بلا لیا اور مجھ سے ملاقات کی - ہم دونون ایک دوسرے کی ملاقات سے خوش ہوے - ایک معاملہ جو طی پانے کو تھا وہ طی پا گیا - اور یہان اب ہم تم دونون میان بی بی کی طرح رہتے ہین اور ایسے خوش ہین جیسا یہ دن لمبا ہی - کیا ایسا نہین ہے بتاؤ ؟"

لیڈی "بیشک - فی الحقیقت - واقعی ایسا ہی ہی - اور ٹام مین خوشامد نہین کرتی مین سچ کہتی ہون کہ جتنا تمکو پیار کرتی ہون اتنا پہلے کبھی کسی شخص کو مین نے نہین چاہا تھا ؟"

کپتان (کسی قدر فخریہ لہجہ سے) "اے جان تم نے شامپین کے نشہ مین (جو تمکو سب سے زیادہ پسند ہی) خود میرے سامنے اقبال کیا ہی کہ تمھارے پاس ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست تمھارے آشناؤن کی ہی اور اسلیے مین ایک ایسا ہی فریفتہ کرنے اور لبھانے والا تمکو ملا ہون جو سب پر فوق لے گیا ہون ؟"

جولیا "ہان فریفتہ تو تمنے مجھے کر ہی لیا ہی - ٹام - پھر - علاوہ اسکے تم مجھپر اسقدر مہربان ہو اور میرے ساتھ سلوک کرتے ہو - تم نے مجھے بڑے بڑے قیمتی تحفے دیے ہین - ٹام تم بڑے دولتمند ہو گے ؟"

کپتان - (بےچینی سے چونک کے) "دولتمند - ہان یقین مانو دولتمند تو مین ہون اور ایسا دولتمند ہون جیسا اگلے زمانے مین قریصص کو سنتے ہین ؟"

پچھلا فقرہ اسنے ہنس کے کہا جسکی آواز سے زیادہ تریہ امر پایا جاتا تھا کہ گویا وہ ہنسی خودبخود نہین آئی تھی بلکہ بجبوری لائی گئی تھی کہ پھر اسنے کہا -

"لیکن خیر جو کچھ ہی وہ تو ہی مین تم سے تو اسقدر زیادہ فیاضی سے پیش آتا ہون جتنا وہ شخص جس سے تمھاری آشنائی بعد کو ہوئی تھی پیش نہین آتا تھا

وہی شخص جو تم کو اپنے ساتھ فرانس لے گیا تھا اور تمکو بولگن کے ہوٹل مین چھوڑ گیا تھا کہ تم ہوٹل کا کرایہ اور کھانے پینے کی قیمت اپنے پاس سے ادا کرو اور جہان تمھارے سینگ سمائین وہان چلی جاؤ "

لیڈی "ہائے ہائے۔ سچ ہے اُسنے بڑی خفیف اور بدحقیقت بات کی تھی اور اگر تم نہ ہوتے تو واللہ اعلم میرا کیا حال ہوتا۔ بہرحال مَین تمکو پیار کرونگی جب تک "

کپتان لول "جب تک کیا؟ جب تک مَین جیونگا۔ یا جب تک مین تم کو عیش و آرام اور شان و شوکت سے رکھونگا "

جولیا۔ (بناوٹ کی خفگی سے اُسکی طرف دیکھ کے۔ پھر آپ ہی آپ ہنس کے) "دیکھو ٹام مجھے یہ باتین اچھی نہین لگتی ہین تم ایسی نادانی اور بیوقوفی کی باتین نہ کیا کرو تم ہمیشہ ایسی ہی باتین کیا کرتے ہو اور مجھے آزماتے ہو کہ مَین کتنے پانی مین ہون اور مین کیا کھونگی۔ ہان تم میری محبت آزماتے ہو۔ مگر ٹام مَین تو تمکو پیار کرتی ہون۔ اور یہ میرا قول ایسا سچّا ہے جیسے انجیل مقدس "

کپتان "خیر مَین خیال کرتا ہون کہ جولیا تم مجھے پیار کرتی ہو "

جولیا "تم صرف خیال ہی کرتے ہو۔ ہائے۔ تمکو یقین آنا چاہیے کہ مَین پیار کرتی ہون اور اس بات کا یقین دلانے کو مین بالکل ایسی بیہودہ عورت نہین ہون جسکا عیش و عشرت ہی مذاق ہو۔ مَین تم سے صاف صاف کہتی ہون کہ جب مَین تمکو غمگین اور ملول پاتی ہون مجکو انتہا کا صدمہ اور بڑا رنج ہوتا ہے اور مَین دل ہی دل مین کڑھتی ہون "

کپتان "مَین اور غمگین "

یہ کلمات کہتے ہوے لول نے اپنی حسین آشنا کو سر سے پانوُن تک ایسا مُنھ بنا کے دیکھا جو عجیب و غریب اور قریب قریب خوفناک معلوم ہوتا تھا۔

جولیا "ہان بعض وقت تم اچانک غم مین ہو جاتے ہو اور بعض وقت تم ایسے گھبرائے ہوے ہوتے ہو کہ جب جب دستک دروازے پر دیجاتی ہے اُس سے

تم چونک چونک اُٹھتے ہو۔ اور پھر جب تم نیند مین ہوتے ہو تو اکثر تم نالہ و زاری کرتے ہو اور بےچینی سے ادھر اُدھر لوٹتے ہو۔"

لول۔ (زود رنجی سے جسکے مخفی کرنے مین وہ ناکامیاب رہا) "یہ کچھ بات نہین ہے یہ کوئی بات نہین ہے۔ آؤ میری جان۔"

(نرم آواز سے) "آؤ میری جان۔ چلو اب چلین تماشا بھی اب ختم ہونے کو ہے۔"

جولیا "کیا میرے واسطے یہان لڈو رکھے ہین۔ چلو چلین۔ کیا مجھے یہان سے چلنے کا کچھ افسوس ہے۔ یہان گرمی بہت ہے۔"

یہ کہہ کے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی اور اُسنے اپنی عمدہ شال کو تہ کرکے اپنے گرد لپیٹا۔ جسکو اُسکے ساتھی نے اُسکے شانوں پر ڈالا اور اُسکے بازو پر اپنا ہاتھ رکھے ہوے وہ تھیٹر کے باہر نکلی۔

جب یہ شکیل و جمیل جوڑی پٹی ہوئی راہ پر جا رہی اور سیڑھیون کے نیچے اُتر رہی تھی اُسوقت جنکے برابر سے وہ گذرتے تھے اور جو جو اُنکو تھیٹر سے باہر نکلتے ہوے ملتے تھے وہ سب اُسی کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور جولیا کے حسن و جمال کو دیکھ کے ہر شخص عشعش کرتا اور بعض کو تو غش آتا تھا۔

جسوقت یہ دونون دروازے پر پہونچے اُسی وقت "کپتان لول کا گاڑی والا" "کپتان لول کا گاڑی والا" کی آوازین اسقدر بلند ہوئین کہ بازار مین سنائی دیتی تھین اور چند ہی منٹ مین۔ ایک نفیس گاڑی جسمین گھوڑون کی جوڑی جتی ہوئی تھی تھیٹر کے دروازہ پر آموجود ہوئی۔ وردی پوش خواص خواصی مین سے کود پڑا دروازہ کھولا گیا۔ پادان نیچا کیا گیا اور قریب تھا کہ کپتان لول اپنی شکیل و جمیل ساتھی کو گاڑی پر چڑھنے کے لیے مدد دیتا کہ ایک سخت ہاتھ سختی سے اُسکے شانے پر رکھا گیا۔

جو لوگ موقع پر تھے اُنکی زبان سے تعجبات کے کلمات نکلے اور جولیا نے آواز سُن کے جب اپنا مُنھ پھیر کے دیکھا تو خوفناک ہوکے اپنے آشنا کپتان کو اُسنے پولیس کے کانسٹبلون کی گرفت مین پایا۔

جولیا۔ (بہت جلد خاطر جمع کرکے اور غصہ کی نگاہ کانسٹبلوں پر ڈال کے) "نہیں کچھ نہ کچھ غلطی ضرور ہوئی ہے۔ کہہ کیوں نہیں دیتے ہو کہ تم تام ہو چھوڑ دو۔ اسکو چھوڑ دو۔ وہ کپتان لول ہے!"

اُنہیں سے ایک کانسٹبل نے کہا۔

"ہی بیوی ہم جانتے ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جسکو ہم چاہتے ہیں۔ مگر بیوی ہمکو آپ کا افسوس ہے۔ لیکن تم خود دیکھتی ہو کہ سارا کھیل بگڑ گیا۔ اور آخر کار جعلسازیاں کھل گئیں!"

لیکن غریب جولیا نے کچھ اور نہ سُنا۔ سچی اور اصلی بات کا یقین اُسکے دل پر نقش پذیر ہو گیا اور بجری کے فرش پر وہ بیہوش ہو کے گر پڑی۔

تئیسواں باب

(اسرار اور راز جوئی)

کھلنے پہ ہے جو ہی طلسم تقدیر
اب خامہ نے یوں کیا ہی تحریر

کپتان لول کی گرفتاری کے دوسرے دن سہ پہر کو تین بجے کے قریب جب مارکوئس آف آرڈن ایک اپنی لمبی پیادہ پا گشت سے گھر واپس آتا تھا اُسنے دیکھا کہ قصر بلانٹ کے احاطہ میں ایک کرایہ کی گاڑی گئی اور مس برنٹ اُسمیں سے اُتری یہ خیال کرکے کہ شاید وہ غلطی پر ہو وہ بیس یا تیس گز کے فاصلہ پر ٹھہر گیا لیکن جسوقت وہ جوان عورت قصر کی سیڑھیوں پر چڑھ رہی تھی اُسوقت اُس شکیل و جمیل کے چہرے اور جسم کو بغور اور بتوجہ دیکھنے سے اُسکو یقین کامل ہو گیا کہ وہ اُسکی پرانی آشنا ہے۔ وہ سردی کا زرق برق لباس پہنے تھی لیکن چارلس کو یہ خیال گذرا کہ اُس کے چہرے پر حزن و ملال پایا جاتا ہے جو اُسکے چھپانے سے نہیں چھپتا۔ قدم بھی اُسکے اِدھر اُدھر مضطربانہ پڑتے تھے اور عموماً انداز و روش سے گھبراہٹ کی شدت پائی جاتی تھی کیونکہ بجائے اسکے کہ گاڑی سے اُتر کے آہستہ آہستہ چلتی وہ بڑے بڑے قدم

اُترتی ہوئی قصر بلمانٹ کے صدر دروازے کی طرف گئی سیڑھیوں پر جلد جلد چڑھتے ہوئے نہ تو اُسنے دائین دیکھا اور نہ بائین اور اسلیے اُسکو معلوم نہ ہوا کہ مارکوئس کسیقدر فاصلے پر کھڑا تھا۔

اٹھارہ یا اُنیس مہینے سے زیادہ ہوے ہونگے کہ چارلس نے مس برنٹ سے قطع تعلق کیا تھا اور تب سے ابتک اُسنے نہ تو اُسکو دیکھا تھا اور نہ اُسکا کچھ حال سُنا تھا۔ درحقیقت اُسکو معلوم ہی نہین تھا کہ وہ کہان ہی اور کیا کرتی ہی کیونکہ اُسکے خیالات ورجینیا کی بدنصیب محبت مین ایسے جذب ہو گئے تھے کہ اپنی پہلی آشنا کا کبھی خیال بھی نہین آتا تھا۔ اسلیے جب اُسنے اُسکو ملاقاتی کی حیثیت سے قصر بلمانٹ مین یکایک موجود ہو جاتے ہوے دیکھا تو نوجوان رئیس اعظم کو تعجب اور اضطراب ہوا۔ کیونکہ خواہ مخواہ معًا اُسکو یہی خیال گذرا کہ وہ جان گئی ہی کہ درحقیقت مارکوئس آف آرڈن نے اپنا نام بدل کے مسٹر اوسمنڈ رکھا تھا اور یہ بھی خیال ہوا کہ اب اُسکا آنا دو مطلب سے خالی نہین ہی یعنی یا تو کچھ روپیہ مانگنے آئی ہی یا یہ چاہتی ہی کہ سابق کا سا اتحاد نئے سر سے پھر قائم ہو۔

اب چونکہ چارلس جانتا تھا کہ مس برنٹ جب اُسکے دل مین آجائے ہر وقت جھگڑا مول لینے کو تیار رہتی ہی اسلیے اُسنے اپنے دلمین کہا کہ خوب ہوا ایسے موقع پر جب وہ آئی ہی وہ مکان پر نہین ہی اور اپنے دل کو مبارکباد بھی دی گروس ونر اسکوئر کی طرف کچھ دور تک چلا گیا اور دور سے دیکھتا رہا کہ جوان لیڈی باہر کب نکلتی ہی لیکن جب پانچ منٹ گذر گئے اور وہ نہ نکلی تو اُسنے یہ نتیجہ نکالا کہ اُسکی واپسی کی منتظر ہی۔ یہ بات بھی اُسکو بخوبی معلوم تھی کہ اِس عورت کے مزاج مین حد درجہ کی ضد ہی کیا عجب کہ رات کے دس بجے تک ٹھہری رہے اسلیے اُسنے خیال کیا کہ جو ہونا ہوگا ہوگا چلنا ہی چاہیے اور خطرہ کا مقابلہ ہی انسب ہی۔ ہرچہ بادا باد اسلیے مارکوئس قصر بلمانٹ کو پھر واپس آیا اور جون ہی دربان نے صدر دروازہ کھولا وہ سیدھا اُس کمرے مین جہان ملاقاتی ٹھہرائے جاتے ہین اِس امید سے

چلا گیا کہ وہان مس برنٹ ضرور ہو گی۔ مگر بجاے اِسکے کہ اس کمرے مین وہ کسی عورت کو دیکھتا اُسنے دیکھا کہ صرف دو مرد بیٹھے ہین اُنکو وہ پہچانتا تھا مگر بخوبی یاد نہین تھا کہ وہ کون ہین اندر جاتے ہی وہ تعظیمًا سروقد کھڑے ہو گئے اور اِس طور پر وہ مودب ہو کے آداب بجا لائے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسکو بخوبی جانتے تھے مگر اِسکو تو تردد یہ تھا کہ مس برنٹ کو جس طرح سے ہو سکے رخصت کرے ایسا نہو کہ وہ اُسکے باپ یا بہنون کے پاس چلی جائے وہ ملاقاتیون کے ٹھہرنے کے کمرے سے جلد جلد نکل کے دیوان عام مین آیا۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (دیوان عام کے چوبدار سے) "وہ شخص جو ابھی کرایے کی گاڑی پر آیا تھا کہان ہی"

جواب "بڑے حضور کی خدمت مین۔ اے میرے لارڈ!"

چارلس۔ (مضطربانہ) "میرے باپ کے پاس۔ کیا حماقت مجھ سے ہوئی کہ مین چھوڑ رہے پر منڈلاتا رہا اور اِس طور پر اُسکو موقع ملا۔ مگر کیا آتے ہی مجھے تو پہلے اُسنے نہین پوچھا تھا؟"

پچھلا فقرہ چوبدار کی طرف یکایک مخاطب ہو کے کہا۔

چوبدار "نہین میرے لارڈ۔ اُسنے آتے ہی ڈیوک آف بلکانٹ کو پوچھا اور جب اُسکی اطلاع ہوئی تو بڑے حضور نے فورًا حکم دیا کہ بلا لو۔ آنے دو!"

چارلس "یہ بات ہی۔ خیر۔ اُسنے اپنا کیا نام بتایا تھا؟"

جواب "بی بی لول!"

مارکوئس "لول لول۔ ضرور مین نے پہلے یہ نام سُنا ہی!"

چوبدار "اے میرے لارڈ۔ ایک شخص کپتان لول نام شب گذشتہ کو جعل کی علت مین گرفتار ہوا ہی"

جوان رئیس اعظم "ٹھیک۔ مین نے یہ حال آج صبح کھانا کھاتے ہوے اخبار مین پڑھا تھا۔ مین سوچتا تھا کہ یہ نام ایسا نہین جس سے مین بالکل ناواقف ہون

اور اب جب میں یاد کرتا ہوں تو اس اخبار کے ایک فقرے میں لکھا تھا "کہ کپتان بول جب گرفتار ہوا تھا اُسوقت وہ ایک تھیٹر سے باہر نکلتا تھا۔ اور ایک اور لیڈی جسکا حسن و جمال غیر معمولی تھا اُسکے بازو پر جھکی ہوئی تھی"

چوبدار۔ (ادب سے) "پھر بھی میرے لارڈ مجھے یقین نہیں آتا کہ بی بی بول جسکا حضور ذکر فرماتے ہیں وہی ہو جو اسوقت مجھے حضور کی خدمت میں ہو۔ ایک جعلساز کی بی بی یا آشنا کی کیا مجال تھی کہ وہ اس آسانی سے ڈیوک فنہا فنٹ کی حضوری میں باریاب ہوتی"

چارلس۔ (آہستہ آپ ہی آپ) تعجب ہو۔ بڑا تعجب ہی مس برنٹ کا بول کی آشنا بنجانا تو قرین قیاس و ممکن ہو مگر اُسکو میرے باپ سے کیا کام ہی"

اس اپنے آپ ہی سوال سے اسکا اضطراب بڑھتا جاتا تھا اور جسقدر زیادہ وہ اس واقعہ پر غور کرتا تھا اُسیقدر زیادہ وہ اپنی حیرانی اور پریشانی میں زیادتی پاتا تھا کہ یکایک اُسنے چوبدار سے پھر سوال کیا۔

"ملاقات کہاں ہو رہی ہی"

چوبدار "جب بی بی بول آئی تھی اُسوقت حضور کے والد ماجد اُس ایوان میں تشریف فرما تھے جس میں سے کنسرویٹری کی راہ ہی اور جب اُسکی حاضری کی اجازت دیکئی تو لیڈی کو حضور اُسی ایوان کا راستہ بتا دیا گیا تھا"

چند منٹ تک مارکوئس آف آرڈن نے غور کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ مس برنٹ کی اس کارروائی سے بلکہ بی بی بول کی اس کارروائی سے دکیونکہ اب اسکو یہی کہنا چاہیے جیسا کہ اُسنے اپنا لقب اختیار کیا تھا) مارکوئس کی رگ رازجوئی کا اس تیزی سے غیر معمولی طور پر حرکت میں آنا ایک طبعی اور برجستہ بات تھی۔ اور زیادہ تر اُسکو ان امور کا تعجب تھا کہ آیا اُسکو اُسکے باپ سے ایسا کیا ضروری کام تھا۔ آیا اسکا کیا سبب ہو کہ اُسنے آتے ہی اُسکے باپ کو پوچھا اور سب سے بڑھکر تعجب یہ ہے کہ بی بی بول کا نام سنتے ہی اسکے باپ نے

فوراً اسکو اپنے پاس طلب کر لیا۔ اور آیا اسکا درحقیقت اس جلسا زسے کسی قسم کا تعلق
ہے جو شب گذشتہ کو حراست میں رکھا گیا تھا۔

چارلس کو یاد تھا کہ اسکے چہرے سے ملال خاطر اور اضمحلال باطن پیدا تھا
اور جونہی وہ گاڑی سے اترکے مکان کے اندر گئی اسکے طریقوں سے تکلیف کے
آثار ظاہر تھے اور اس سبب سے وہ یقیناً کسی قدر یہ یقین کر سکتا تھا کہ حسین عورت
جسکی بھولی حسن والی کا اخبار میں تذکرہ تھا جوان لڑکی کی گرفتاری کا حال درج
تھا وہ ہونہ ہو یہی عورت ہو۔ اب اس واقعہ کی نسبت نوجوان رئیس اعظم کے
دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہا اور جب اسنے اس طور پر یہ نتیجہ نکالا تو اس سے
اور زیادہ اسکو فکر ہوئی کہ اپنے باپ سے اسکی ملاقات کا جو اصل مطلب ہو وہ
دریافت کرے۔

پہلے تو وہ سوچا کیا کہ ایسی کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ یہ ملاقات ہو رہی تھی
پھر اسکو یہ خیال آیا کہ بی بی لوئل نے باپ سے یہ سوچکر ملاقات نہیں کی ہو کہ بیٹا
موجود نہیں تھا بلکہ اسنے بیٹے کا حال مطلق دریافت ہی نہیں کیا تھا پس یہ ملاقات
جو اس جوان عورت اور ڈیوک آف بلمنٹ کے درمیان ہو رہی تھی بلا شبہہ
تنہائی اور تخلیہ کی ملاقات تھی۔ اور یہ امر بھی قریب الفہم تھا۔ بلکہ یہ اسباب ظاہر کیا
بھی اس امر کا مقتضی تھا۔ کہ پہلے ہی ڈیوک اس عورت سے ناواقف نہ تھا کیونکہ
جونہی بی بی لوئل کا نام اطلاع کے ساتھ لیا گیا تھا وہ اسکی حاضری کے لیے پروانہ
راہداری کی طرح بیکار آمد ہوا۔ ان تمام خیالات سے جو چارلس کے دل میں اسقدر
جلد جلد گذرے جسقدر جلد ہم انکو الفاظ کے ذریعہ سے بیان نہیں کر سکتے ہیں یہ نتیجہ
نکالا گیا کہ یہ ملاقات جو اسکے باپ اور جوان عورت میں ہو رہی ہے وہ بالکل خفیہ
طور کی ہے اور اسلیے تخلیہ کی صحبت میں اسکا شامل ہونا بالکل خلاف عقل ہوگا لیکن
باوجود ان باتوں کے وہی نتائج جو اسنے اس تخلیہ کی ملاقات کی نسبت پیدا کیے
تھے اسکی اس فکر و تردد کا باعث ہوئے کہ جس طور پر ہو سکتا وہ اس راز سے

واقف ہوجاتا تو بہتر تھا۔ یہ صرف ایک معمولی رازجوئی کی خواہش نہ تھی جس سے اپنی
یہ آمادگی پیدا ہوگئی تھی۔ بلکہ وہ ایک انتہا کا خوف اور حد درجہ کی دہشت تھی جس سے
عنقریب کسی بے آبروئی اور خاندان بلانٹ پر غضب اور آفت نازل ہونے کا گمان
غالب تھا۔ اور یہ خیال اُسکا سب باتوں پر غالب آیا اور کسی ندامت اور واہمہ کے
اُن وسائل کے پیدا اور اختیار کرنے میں کسنے پروانہ کی جنسے خوف و رجا کی یہ ایذا رسان
حالت رفع ہوجاتی اور دُبدھا باقی نہ رہتا۔

اسلیے چارلس فوراً پائین باغ مین گیا جو دولت سرا کی پشت پر تھا۔ اور سیڑھیون پر
چڑھ کے شیشے کے دروازے میں سے جسکا بیان اِس ناول کے ابتدائی حصہ مین
اِس طور پر ہوا ہو کہ وہ تا ابد الدہر یادگار رہے گا گزر کے وہ کنسرویٹری مین داخل ہوا
کنسرویٹری اور دالان کے درمیان کا دروازہ کھلا تھا۔ یہان سنگترہ کے درختون
اور سیڑھیون کی طرح درجہ دار تپائی کے پیچھے جسپر گرم مکان کے پودون کی قطارین
تہ وبالا لگائی ہوئی رکھی تھین مارکوئس چھپ رہا کیونکہ یہان سے کمرے کے اندر کا
سب حصہ نظر آتا تھا۔

جس طور پر چارلس چپ چاپ ہلکے ہلکے دبے پانوٴن کنسرویٹری میں آیا تھا
اُسی طرح خاموش دبک رہا۔ اُسنے دیکھا کہ اُسکا باپ صریحی طیش اور جوش کی حالت
مین مضطرب کمرے کے طول وعرض مین کبھی اُدھر جاتا ہو کبھی اِدھر آتا ہو اور گرم مکان کے
دروازے کے قریب جو کھلا ہوا تھا جولیا اُسکی جانب پیٹھ کیے ہوے بیٹھی تھی اس لیے
مارکوئس کو اُسکا چہرہ نظر نہین آتا تھا لیکن ایسے ایسے خیالات سے جو انتہا کے ایذا رسان
اور عذاب دہ تھے ڈیوک کی پیشانی پر شکن اور چہرہ تلملایا ہوا نظر آتا تھا۔ وحشت
دہشت۔ تشویش۔ آشفتگی۔ اور یاس اُس بوڑھے رئیس اعظم کے چہرے پر اس طور پر
عیان تھی گویا اُنھون نے اُسکے زرد اور مردہ وار خط وخال پر گہرے خط ڈال دیے تھے
اور جون ہی چارلس نے ایک انسان کے چہرے پر۔ اُس چہرے پر جو خود اُسی کے
باپ کا تھا دردناک اور ستانے والے خیالات پڑھے وہ حیرت اور اضطراب اور

خوف سے سکتے کے عالم میں ہو گیا۔

جولیا:۔ آپ کس بات پر۔ اے میرے لارڈ آپ فیصلہ کر گئے ہیں!"

یہ سوال اگرچہ بہ آہستگی کیا گیا تھا مگر چوری سے سننے والے چارلس کی سماعت میں نہ صرف اس وجہ سے کہ وہ اسی دروازے کے پاس بیٹھی تھی جسکے پیچھے وہ چھپا ہوا تھا بخوبی آیا بلکہ اس وجہ سے کہ رازجوئی کے سبب سے اسکی تمام قوتیں تیز ہو گئی تھیں اور ایسی تیز ہی نہیں آ گئی تھی جسکا پہلے اسکو کبھی تجربہ نہیں ہوا تھا۔

ڈیوک:۔ تم تو۔ اے جوان عورت۔ خود ہی شرائط تجویز کرنے آئی ہو!"

یہ کلمات ایسی بدلی ہوئی۔ ایسی بھدی۔ ایسی روکھی۔ ایسی دل خراش۔ اور وحشت انگیز آواز سے کہے گئے تھے کہ اگر چارلس انکو کسی بھیڑ میں سنتا تو ہرگز نہ پہچانتا کہ اسی کے باپ کی آواز ہے۔ لیکن ڈیوک نے اپنا کلام اس طور پر پورا کیا۔

"اور پھر مجھ سے پوچھتی ہو کہ میں نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ تمکو تو مجھ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو احکام لوئی نے تمھاری معرفت میرے پاس بھیجے ہیں انکی تعمیل میں کب اور کس طور پر کرونگا!"

اسقدر اُسنے اور کہا اور اُسکی آواز ایسی تھی جیسے قبر سے نکلتی ہو اور لحظہ بہ لحظہ ایسی ہوتی جاتی تھی جس سے عذاب و عقوبت کی تلخی پیدا تھی۔

بی بی لوئی:۔ اے میرے لارڈ۔ آپ ایسا نہ فرمائیں۔ آپ ایسا نہ فرمائیں۔ میں آپکے مذاق کے قابل نہیں ہوں۔ مجھے آپ ملامت بھی نہ کریں!"

یہ کلمات اس عورت نے اپنی کرسی سے اُچھل کے ایک ولولے سے کہے جبکہ ڈیوک تکلیف دہ چپل قدمی سے کنسرویٹری کے دروازے کیطرف منھ کیے ہوئے اسکے مقابل کھڑا ہو گیا تھا۔ چارلس نے دیکھا کہ تپ کہنہ کی سی سُرخی انتہا کے جوش کی اُس عورت کے چہرے پر نمایاں اور وحشیانہ غیر مستقل آگ اُسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں درخشاں تھی۔

ڈیوک:۔ (صریحی گھبراہٹ سے پیچھے ہٹتے ہوئے) آہ کیا تم مجھپر کوئی جبر

پاسختی کیا چاہتی ہو کیا تم مجھے مار ڈالا چاہتی ہو؟"

جولیا: "تمکو مار ڈالا چاہتی ہوں۔ کیا کہا؟"

یہ الفاظ ایسی تعجب آمیز آواز سے لیسے پڑھتی - ایسی شستگی سے پڑھے مضمون کہے گئے تھے کہ وہ سُن کر دینے والی سردی کی طرح پوشیدہ سُننے والے چارلس کی روح میں دھنس گئے - اور ڈیوک کی بگڑی ہوئی صورت غم والم کے صدمہ اور ستانے سے اور بھی بگڑ گئی - اور جولیا نے اپنا کلام اس طور پر ادھورا رکھا -

"کس کی ایسی جرات ہے کس کا ایسا تہور اور یارا ہے جو قتل کا ذکر بھی کرے شکر ہے خدا کا شکر ہے خدا کا کہ میرے ہاتھ خون آلود نہیں ہیں"

ڈیوک: "اور نہ میرے - اور نہ میرے"

نہایت درد والم سے یہ کہہ کے ڈیوک عظیم کہت افسوس ملنے لگا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن مایوسی کی حالت نے اس سے یہ جھوٹ بلوایا تھا -

جولیا: "واہ یہ بھی کوئی بات ہے - حماقت ہے - خاصہ جنون ہے - خاصہ خبط ہے - لو اور سنو میں حضور سے جھگڑنے نہیں آئی ہوں - میں تو دلی طالب ہوں اور یہ چاہتی ہوں کہ آپ اس شخص کو جسکو میں پیار کرتی ہوں جسکو من دل سے چاہتی ہوں مصیبت سے چھڑا دیں میں سب جانتی ہوں - مجھے سب حال معلوم ہے - ہاں ایک ایک بات"

ڈیوک: "ہاں - ہاں - تمنے ابھی ابھی تو یہی مجھ سے کہا تھا"

یہ کہتے ہوے اسکی آواز پھر لحدی بن گئی جسکے سُننے سے ڈر معلوم ہوتا تھا - اور یہی آواز چارلس کو بیحس وحرکت کر دیتی - بت بنا دیتی پتھر بنا دیتی - اگر اس مہیب اور ہولناک معمائی قسم کی گفتگو سے اسپر پہلے ہی سے فالج کا سا اثر پیدا نہ ہوا ہوتا - کیونکہ جسقدر الفاظ اب تک بولے گئے تھے اور اسکی سماعت میں آئے تھے - اور جتنے بے سر وپا مگر دہشت انگیز خیالات ان الفاظ سے پیدا ہوے تھے ایسے تھے جنپر غور کرنے سے بدن پر اسی طرح سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جیسے داستانی میڈوسا کا سر دیکھنے سے

جسپر پھنکارے مارتے ہوئے سانپ بیٹھے رہتے تھے انسان چھو بیٹھا تھا۔

بی بی کول - خیر میں ابھی ابھی آپ سے کہہ چکی ہوں۔ ہان مین نے آپ سے کہہ دیا ہو کہ مجھے سب حال معلوم ہو۔ اور گو وہ جرم کیسا ہی ہولناک تھا تاہم مین اُسکے مرتکب اور مجرم کو پیار کرتی ہون اور اگر ایسا نہ ہوتا تو مین ہرگز ہرگز یہان نہ آتی اور اُسکے بچانے کی آپ سے التجا نہ کرتی۔ علاوہ اسکے اے میرے لارڈ یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ اس فعل قبیح کے ارتکاب کے لئے خود آپ ہی نے تو اُسکو مقرر کیا تھا۔ آپ ہی تو اُسکے اصلی محرک تھے"۔

ڈیوک - اسوقت - اے بیگم اس معاملے کی تحقیقات اور بازپرس عدالت نہین کرتی ہو۔ تم وہ باتین کرو جو حکام وقت کو معلوم ہو گئی ہین"۔

اس بے صبری سے یہ کلمات ڈیوک کی زبان سے نکلے جس سے اُسکے حواس کی تغیر استقلالی اور روح پر انتہا کے رنج و الم کا صدمہ پایا جاتا تھا۔

جولیا - جعلسازیان۔ خیر تو یہ کہیئے۔ اب تک صرف تین ہی تو کھل گئی ہین اور مدعی روپیہ دینے سے راضی ہو سکتا ہو۔ وہ فقط اپنا روپیہ چاہتا ہو۔ سچ یہ ہو کہ اگر اُسکو روپیہ ملجائے تو بہ نسبت اسکے لاکھ درجے غنیمت سمجھے گا کہ کول کو مادام تحیات نیو ساؤتھ ویلز روانہ کرنے کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرے۔ ابھی مدعی سے مچلکہ پیروی مقدمہ کا نہین لیا گیا ہو کول کو آج ہی صبح مجسٹریٹ نے پھر واپس حوالات کیا ہو اور ہنوز پرسش نہین کیا ہو۔ اسلیے کل امور طے ہو جانے کے لئے ابھی بہت وقت پڑا ہو"۔

ڈیوک - اور تم کہتی ہو کہ چھ سات لاکھ روپیہ سے کام نکل جائیگا"۔

جولیا - ہان تین ہنڈویان جو واجب الادا ہو گئی ہین اُنکا روپیہ پٹ جائیگا اور باقی اور بھی ہین جنکی مدت ابھی نہین گذری ہو"۔

رئیس اعظم - لیکن جن ہنڈیون کی میعاد باقی ہو وہ کس کے پاس ہین۔

جواب - مسٹر کالنٹن - ایک مختار ہو"۔

رکیس ۔ کالنس ؟

جولیا۔ جی ہان ۔ میرے لارڈ ۔ بیڈ فورڈ اسکویر ۔ والا مسٹر کالنس!

ڈیوک ۔ مین اسکو خوب جانتا ہون ۔ بہت اچھی طرح جانتا ہون!

یہ کہہ کے ڈیوک اِدھر اُدھر کمرے مین جلد جلد پھر ٹہلنے لگا مگر قدم رکھتا کہین تھا پڑتا کہین تھا اور ایذا رسیدہ چال تھی ۔

جولیا ۔ اگر آپ مسٹر کالنس کو جانتے ہین تو بیشک یہ معاملہ بہ آسانی طے ہو جائیگا!

ڈیوک (تلخی سے) "جانتا ہون ۔ مین نے تم سے نہین کہا کہ خوب جانتا ہون بہت اچھی طرح جانتا ہون ۔ آج آٹھ بجے رات کو ۔ یہان ۔ اسی خاص کمرے مین وہی شخص جسکا کالنس نام ہے آدھ سیر گوشت کا ٹکڑا بدن سے جبریہ کٹوالینے مین دوسرا شائی لاک پیدا ہوگا"

یہ گفتگو کرتے کرتے ڈیوک کی آواز غایت درجہ کے غیظ و غضب سے لڑکھڑانے لگی اور پھر اُسنے کہا ۔

"مگر یہ سب باتین تمسے متعلق نہین ہین ۔ جوان عورت!"

اوپر کا فقرہ کہہ کے ڈیوک فوراً بدلا اور چونک کے چپ گیا کہ اسکے خیالات اُسکو کسی اور طرف لیے جاتے ہین اور پھر یہ کہا ۔

"اور نہ مجھے مناسب تھا کہ مین اپنے خیالات پر بے قابو ہو کے انکو مطلق العنان کر دیتا کہ وہ مجھے ایک سمت سے دوسری سمت کو لیجاتے!"

جولیا ۔ آہ ۔ مجھے تو منظور یہ تھا کہ آپ اِس معاملے مین بہ اطمینان تمام اور خاطر جمعی اور استقلال سے گفتگو کرتے جیسی پہلے شروع کی تھی ۔ مگر آپ ناحق ناحق اپنی طبع کو مشتعل کرتے ہین ۔ اور مجھے بھی اشتعال طبع دیتے ہین ۔ اور دونون کا اشتعال بیکار ہے ۔ اگر حضور کو اِس معاملے مین دوستانہ لحاظ سے برتاؤ کرنا ملحوظ ہو تو بہا چشم ما روشن دلِ ما شاد ۔ اور اگر کوئی اور طرز اختیار کرنا مرکوز خاطر عالی ہے ۔ تو شما خیر

نول کہہ چکا ہو کہ آپ سے انتقام لینے کے لیے وہ سب باتون سے اقبال کر دیگا پھر پیچھے جو اِسکا نتیجہ ہو جو کچھ اُسکو ہو اُسکی بالکل اُسکو پروا نہین ہو"

ڈیوک کی آواز مین پھر وہی تحدی غمی اور رکھائی پیدا ہو گئی تھی جب اُسنے تقریر ذیل شروع کی:

ڈیوک "بس جوان عورت بس تمھاری دھمکیون کی کوئی انتہا بھی ہو کہ نہین۔ مین نے تو ہنوز انکار نہین کیا ہو کہ اس معاملہ مین دوستانہ برتاؤ نہ کیا جائیگا تم تو مجھے سمجھنے ہی نہین دیتی ہو کہ در اصل معاملہ کیا ہو۔ مسٹر نول نے چند سوداگرون کی کوٹھیون کے نام کا جعل کر کے بہت سی ہنڈیان جاری کی ہین جنکی تعداد قریب چھ یا سات لاکھ روپیہ کے ہو۔ منجملہ اُن ہنڈیون کے تین ہنڈیان ایک بٹہ لینے والے کے پاس ہین جنکی میتی گذر چکی ہو اور واجب الادا ہین اور سکھارنے والے مہاجن انسے انکار کرتے ہین اسلیے مسٹر نول گرفتار ہوا ہو۔ اور اور ہنڈیان جنکی میتی ابھی نہین آئی ہو وہ مسٹر کالنسن مختار کے پاس ہین۔ یہی بات ہو نا"

جولیا کا جواب اثبات کا تھا۔

ڈیوک "لیکن فرض کرو کہ بٹہ لینے والے کے ساتھ معاملہ کر لیا جائے اور کالنسن بھی راضی ہو جائے تو تم کیونکر جان سکتی ہو کہ سوداگر کی کوٹھی جسکے نام کا مسٹر نول نے جعل بنایا ہو اُسپر فوجداری مین مقدمہ قائم نہ کریگی"

جولیا "صرف اس سبب سے کہ اُس کوٹھی کا عدم وجود برابر ہو۔ وہ مطلقاً ہی نہین ہی میرے خیال مین تھا کہ حضور اس قدر سمجھے ہوئے ہونگے جہان تک مین اس معاملے کو سمجھی ہون مین کہہ سکتی ہون کہ یہ جعل نہین ہین بلکہ فریب ہین۔ اور اسلیے صرف چند لاکھ روپیہ کے صرف سے غریب نول حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا سے محفوظ رہے گا۔ اور آپ بھی محفوظ رہینگے کیونکہ پھر وہ انتقام لینے کی کوئی کارروائی جو وہ حالت مایوسی مین کرتا نہین کریگا۔ مرتا کیا نہ کرتا"

ڈیوک مختصر "اب مین تمھارا مطلب سمجھا۔ اگر مین مسٹر نول کو نہ بچاؤنگا تو وہ مجھے

برباد کرنے کے لیے پھانسی پر چڑھنا بھی منظور کریگا"
"یہ کلمات ڈیوک نے نہایت تلخ کامی کی آواز اور خوفناک حرکات سکنات جسمانی سے کہے !

"یا خداوندا!"
اپنے چھپنے کے مقام ہی مین یہ کلمہ جارڈین کی زبان سے بہ آہستگی بے تحاشہ نکل آیا اور قریب تھا کہ وہ اپنے مقام سے اچھل کے آگے جائے اور معمائے اسرار کی مفصل کیفیت جو اُسکے باپ کو سہمائی سے دھمکاتے ہوئے معلوم ہوتی تھی دریافت کرے لیکن فوراً جو الفاظ جولیا کے منھ سے نکلے اُنکو سُنتے ہی وہ رُک گیا اور پھر جنبش حرکت جاتی رہی۔ ہوش بگاڑ دیے جولیا "اب معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے اس معاملے کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ پس خوفناک راز کا طشت از بام نہ ہونا اور اُسکے افشا سے آپکا محفوظ رہنا اب صرف حضور کی عجلت اور مستعدی پر منحصر ہے"

ڈیوک۔ (رحم آور حالت اور گھبراہٹ سے) "بی بی لول تم کل صبح پھر میرے پاس آؤ۔ بہت صبح۔ کوئی دس بجے تک۔ اُسوقت جو مجھے مناسب معلوم ہوگا کرونگا لیکن مین حیران ہون کہ ہر قسم کی مصیبتین سر طرف سے ہجوم آور ہو کے مجھے دھمکا رہی ہین"

جولیا "اور یہ مصیبت سب سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اور اسلیے ایسی ہے کہ اسکا تصفیہ سب سے پہلے ہونا چاہیے"

رئیس اعظم۔ (بڑھتی ہوئی بیقراری سے) "سب سے پہلے تصفیہ تمنے کاہے سے جانا۔ تمسے کسنے کہا کہ مین اپنے قرضہ کا تصفیہ نہ کرونگا۔ کیا مینے اشارتاً یا کنایتاً کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالا ہے۔ بول عورت۔ بول۔ کیا مین نے بھولے سے بھی کوئی لفظ کہا ہے"

جولیا۔ (حد درجہ کی راز جوئی سے ڈیوک کی طرف دیکھتے ہوئے) "کس واسطے آپ اس طور پر اپنی طبیعت کو مشتعل کرتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنے خیالات باطل کی اشکال سے گھرے ہوئے ہین۔ یہ اشکال بعض اصلی ہین اور بعض آپ کے خیال ہی نے خلق کی ہین اور سب ملکے آپکو ایک عجیب طریقہ سے دھمکاتی ہین"

اسس کمبخت بوڑھے آدمی نے اپنا بازو مایوسی کی ادا سے اونچا کرکے کہا!
ڈیوک "یا خداوندا۔ کیا سچ کے قریب تم پہونچ گئی ہو؟"
جولیا۔ (تعجب مین چونک کے) "لیکن آہ۔ یہ مین دیکھتی کیا ہون۔ مجھے نظر کیا آرہا ہی۔ یا میرے اللہ۔ وہ شکل۔ وہ چہرہ۔ وہ خط وخال!"
یہ استعجاب کے کلمات سنتے ہوے ڈیوک پیچھے پھرا اور ہیبتناک حیرانی سے یہ کہتے ہوے اسی طرف اسنے بھی دیکھا جس طرف جوان عورت کی نگاہ تھی:
ڈیوک "کیا۔ کہان؟"
جولیا "وہ تصویر میرے لارڈ۔ وہ تصویر!"
ایک تصویر کی طرف جو وسیع ایوان کے سرے کی طرف آویزان تھی اشارہ کرکے جولیا نے بتایا جسکو اسنے اب تک نہین دیکھا تھا جب وہ اچانک اسطرح بول اٹھی تھی جس سے ڈیوک آف بلمانٹ گھبرا گیا تھا!
ڈیوک "وہ میرے بیٹے مارکوئس آف آرڈن کی شبیہ ہی۔ غریب چارلس وہ کیا جانے کہ اس حیرانی کی کیا وجہ ہی!"
جولیا "مارکوئس آف آرڈن۔ مسٹر ارم و سمنڈ۔ آہ مین ہمیشہ خیال ہی کرتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو جتنا ظاہر کرتا تھا اس سے وہ کہین زیادہ تھا!"
ڈیوک "تو تم میرے بیٹے کو جانتی ہو؟"
بات کاٹ کے ڈیوک نے کہا اور ایک نئے خوف کی وجہ سے سر سے پانون تک کانپنے لگا۔ اور وہ مہلک خوف جو اسوقت اسپر سوار ہوا یہ تھا کہ مبادا دوسری مصیبت جسمین اسکے واسطے تنگ وفے نکل رہے تھے یہ ہو کہ مارکوئس آف آرڈن اسکی اس نہایت پوشیدہ کونت کے بھید سے واقف ہو گیا ہو۔ اسنے پھر کہا۔
"بی بی لوال تم اسکو جانتی ہو۔ کیونکر کب سے۔ کہان؟"
جولیا "مین اسکی آشنا تھی۔ اے میرے لارڈ!"

اِس جواب کی آواز اور اُسکا طریقہ ایسے شخص کا سا معلوم ہوتا تھا جو اپنی حیرانی اور تعجب کی حالت سے اصلی حالت پر نہ آیا ہو۔"

ڈیوک۔ تفحص و تفتیش کے کمال شوق سے) "لیکن اب وہ تمسے نہین ملتا۔ اُسکی آمد و رفت تمھارے پاس نہین ہے۔ کیون؟"

جولیا "نہین میرے لارڈ۔ ایک مدت گذر گئی۔ بہت مہینے ہوگئے جب ہم آخری مرتبہ ملے تھے۔ اگر ایک نوجوان سوئی کا کام کرنیوالی عورت کا سبب نہ ہوتو میرے اُنکے آشنائی اب تک قائم رہتی۔ اور شاید اس وقت تک میری حالت بھی بہتر ہوجاتی۔"

یہ کہتے ہوے ایک موٹا سا آنسو اُسکی آنکھ سے ٹپک پڑا اور اُسنے پھر کہا۔ "مین اُسکو پیار کرتی تھی۔ اور مین راستی سے ہُسی کا ساتھ دیتی۔"

ڈیوک "لیکن اُس سوئی کا کام کرنیوالی عورت کا نام جسکا تم نے ذکر کیا وُرجینیا مارڈنٹ تھا۔"

بی بی کول "ہان میرے لارڈ یہی نام تھا۔"

ڈیوک۔ (غلبۂ مایوسی سے) "ای کاش مین اُس عورت کا حال ہی نہ سُنتا تو کیا اچھا ہوتا۔ کیا اچھا ہوتا اگر میرا بیٹا اُسکو جانتا ہی نہین۔ تب مین خوش رہتا۔ اور اسوقت تمھارے پانوں کے قبضہ اور اختیار مین ہرگز نہ ہوتا۔ ہرگز نہ ہوتا۔ کسی طرح مین نہ ہوتا۔"

یہ کہہ کے اُسنے اپنے دونون ہاتھ اپنی تپکتی ہوئی پیشانی اور مُنھ پر رکھے۔ جولیا خوفناک اور متعجب نگاہون سے کھڑی ہوئی ڈیوک کی طرف دیکھتی رہ گئی۔ اُسنے صریحًا خیال کیا کہ مایوسی نے اُسکے دماغ کو چکر مین ڈالا ہے۔ اور وہ بیخود و بدحواس اور پریشان ہوا جاتا ہے۔

ڈیوک "ہاے تم نہین سمجھ سکتی ہو کہ ورجینیا مارڈنٹ کے نام کو اُس خوفناک فعل سے جسکی وجہ سے مین تمھارے قابو و اختیار مین ہوگیا ہون کیا تعلق ہے۔"

یہ کلمات کہتے ہوئے اُسنے اپنے ہاتھ یکایک اپنے چہرے پر سے ہٹا لیے اور دیکھا
کہ کس وحشیانہ اور متعجبانہ طریقہ سے جُولیا اُسکی طرف بغور متوجہ ہے اُسکے بعد رنج اور
جوش کے غلبہ سے جسپر قادر ہونا اِس قدر اُسکے حیطۂ اختیار سے باہر تھا کہ اُسکو اتنا
دھیان بھی نہ رہا کہ وہ کیا اور کس کے سامنے کہہ رہا ہے۔ مغلوب ہوکے اِس
کمبخت رئیس اعظم نے پھر کہا!
”بہتر ہوتا۔ ہائے میرا بیٹا اُس گمنام سینے والی کے ساتھ اپنا عقد کرلیتا تو
اِس سے ہزار درجہ بہتر ہوتا کہ اُسکا باپ بنجاتا ایک!!“
یہ لفظ جسکو ہم اوپر کے کلام مین لفظ ایک کے بعد چھوڑ گئے ہین۔ یہ لفظ۔
یہ عبرت انگیز لفظ۔ نوجوان مارکوئیس آف آرڈن کے کانون کو کنسرویٹری مین قضا کی
آواز کے مانند لگا اور ہولناک چیخ جو اُسکے لبون تک آئی اور قبل اسکے کہ وہ باہر نکلتی
اندر ہی دبا دی گئی۔ جسنے اُس چیخ کو دبایا وہ کیا تھا۔ وہ خوف دلانے والی حیرت
اور ہول کا ایک صدمۂ عظیم تھا جو دھڑاکے سے اُسپر گرا اور یہان تک اِس
صدمہ کا اُسپر اثر پہونچا کہ چیخ کا نکلنا تو درکنار ایک آہ تک نہ نکلی اور وہ
بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا!

چونتیسوان باب

(مسٹر کالنس کی پسند)

جب نوجوان مارکوئیس غشی سے ہوش مین آیا تو اُسنے اپنے آپ کو کنسرویٹری
کے فرش پر جسمین بالکل اندھیرا ہوگیا تھا جیسا وسط سرمایہ مین سہ پہر ہی سے
تاریکی ہوجانے کا معمول ہے پڑا ہوا پایا وہ کھڑا ہوگیا اور اپنے خیالات یکجا کرنے کو
تپکتی ہوئی پیشانی ہاتھ سے دبائی مگر گھبراہٹ سے اِن خیالات کی گردش اور
جوشش انتشار ایسی تھی گویا کسی خوفناک خواب کا اثر باوجودیکہ نیند کا جال
پھینکدیا گیا تھا اب تک اُسپر طاری اور مساوی تھا۔ لیکن جب رفتہ رفتہ اُسکے

خیالات یکسو ہوے اور حافظہ نے قرار پکڑا اور مزاج مین ترتیب و انتظام کی شکل پیدا ہوئی اور طبیعت نے باقاعدہ الحاق اور بیوستگی حاصل کی اسوقت اُس دہشتناک تماشے کے خیال سے جسکی پوری پوری تصویر اسکے تصور کے روبرو تھی خائف ہو کے پیچھے کی طرف وہ ہٹ گیا!

اور اس تصویر مین ایسے ایسے باریک اُمور کی چمکدار رنگتین تھین ایسے ایسے خط و خال مہیب اغراض کے تھے کہ ششدر و حیران اور رنج و آلام کشیدہ نوجوان تحیر مین تھا کہ کس امر یا غرض خاص پر اپنی توجہ قائم کرے اور نہ اُسکی سمجھ مین یہ آتا تھا کہ اُنسے کس طور پر کوئی نتیجہ نکالے یا اشارتًا کوئی بات حاصل کرے یا اصلاح اور مشورہ اخذ کرے جس سے اُسکا اطمینان ہو کہ اب اُسکو کونسی تدبیر کرنی اور کیا سبیل نکالنی چاہیئے۔ اُس ایوان رفیع الشان مین جسمین اُسکے باپ اور بی بی لول کی ملاقات ہوئی تھی اندھیر الگھپ اور عالم خموشی طاری تھا پس وہ سمجھا کہ اب اسمین کوئی شخص نہین ہے۔ یہ بات بھی بر ظاہر تھی کہ کنسرویٹری مین خود اُسکی موجودگی کا حال کسی کو معلوم نہ تھا اور نہ ہوا اور نہ تھی دیر تک اس طور پر وہ غشی کی حالت مین وہان پڑا رہتا کوئی نہ کوئی تو اُسکی مدد کو وہان آتا لیکن اُسکو معلوم نہ ہوا کہ کس قدر عرصہ تک وہ اِس خواب آلود حالت مین وہان رہا۔ اندھیرا اِس قدر تھا کہ وہ گھڑی بھی نہ دیکھ سکتا تھا!

ایسے جوش سے جو کسی قریب پہونچی ہوئی سخت اور نامعلوم خرابی کا پیشوا معلوم ہوتا تھا لرزان و ترسان مارکوئیس آف آرڈن کنسرویٹری سے جلد جلد اپنے کمرے مین آیا لیکن سیڑھیون پر چڑھتے ہوے لیمپون کی روشنی مین اُسنے اپنی گھڑی دیکھی تو معلوم ہوا کہ پانچ بجنے کے قریب ہین ساڑھے تین بجے کے قریب وہ کنسرویٹری مین گیا تھا۔ اُسکے باپ اور جولیالی کی ملاقات گھنٹہ بھر کے قریب اسوقت تک رہی تھی جب چا پس بیہوش ہو گیا اور اُسکو بالکل علم نہ تھا کہ اب کیا ہو رہا ہے اور اسلیے اُسنے نتیجہ نکالا کہ کم سے کم بیس منٹ تک وہ نہایت ہی غفلت اور غشی مین رہا تھا!

اپنے کمرے مین پہونچ کے وہ سودائی کی طرح پلنگ پر جا گرا۔ اپنا منھ دونون ہاتھون سے چھپالیا اور انتہا کے رنج والم مین مبتلا ہوا۔ پھوٹ پھوٹ کے وہ رویا۔ آہین مار مار کے وہ رویا ہان اُسنے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لین۔ اُس نوجوان نے زور زور سے ہچکیان لین جسطرح سے بچے اپنے رنج کی تلخی مین ہچکیان لیتے ہین اُسنے بھی ہچکیان لین اور آہین بھرین لیکن اسکی ہچکیون اور آہون مین رنج اور سنج اور خیالات کی وہ تیزی تھی جسکو بچے ہرگز جان نہین سکتے وہ آنسو وہ اندرونی ملال ورآلام کا جوش۔ وہ ایذا دہ اور عذاب مین ڈالنے والے جذبون کا پھوٹ نکلنا اُسکی تسکین کا باعث ہوا کہ وہ اپنے پلنگ سے اُٹھا اور آنسوؤن کے نشان اُسنے اپنے چہرے سے پونچھے۔ سرد پانی کا ایک گھونٹ پی کے اُسنے پیاس بجھائی اور اپنے خیالات اور اُن سب باتون پر جو یاد آتی جاتی تھین نظرثانی کرنیکو جہانتک ہوسکا تحمل اور اطمینان حاصل کر کے بیٹھ گیا۔

اور وہ خاص خاص امور کیا تھے جنپر اُسکو غور و فکر کی ضرورت تھی۔ یہ امر تھا کہ کہ اُسکا باپ افعال شنیعہ اور جرائم قبیحہ کا مجرم ہے۔ ایسا مجرم ہے جسکی حیات و ممات ایک جعلساز اور اُس جعلساز کی آشنا کے اختیار مین ہے۔ یہ امر تھا کہ کسی خاص مطلب کے لیے جسکا ڈیوک کو قدرت سے رنج اور کمال اندیشہ تھا شام کو کانٹن آنیوالا ہے۔ اور یہ امر تھا کہ اُس ہولناک فعل کا ارتکاب جسکا بھاری بوجھ ڈیوک کے دل پر تھا اور جسکی وجہ سے وہ بالکل لول اور جولیا کے پنجہ مین پھنسا ہوا تھا۔ اس غرض سے ہوا تھا کہ اُسکے بیٹے کا عقد ورجینیا مارڈنٹ کے ساتھ نہ ہونے پائے۔

یہ سب باتین کافی ووافی ہولناک تھین۔ خدا جانتا ہے کہ کافی ووافی ہولناک تھین۔ اِن سب باتون کی ہیبت کا ازدیاد اور آنکے آزاردہ اثر کی افزائش نوجوان مارکوئس کے دل مین اسقدر نہ تھی جتنی اس خبر تحقیق اور خبر معین امر کی وجہ سے تھی جو ورجینیا سے متعلق تھی۔ یہ امر تو صریحی اور بدیہی تھا کہ ایک نہایت قبیح فعل کا ارتکاب ہوا ہے۔ اور یہ امر بھی صریحی اور بدیہی تھا کہ اس فعل کی اصلی

غرض یہ تھی کہ غریب سیلینے والی اپنے نوجوان چاہنے والے اور عاشق زار سے علحدہ کر دیجائے۔ مگر اسکے بعد ایک اور رنج آور سوال پیدا ہوتا تھا اور وہ سوال یہ تھا کہ آیا خود دورِ خفیہ ہی تو اُس فعل قبیح کی قربانی نہین تھی؟

اِس سوال کا جواب جب اُسنے اپنے دِل سے نہ پایا تو خوف ورجا اور اُمید وبیم کی حالت مین وہ اپنی وحشت کو ضبط نہ کرسکا اور صلیب سے بندھے ہوے آدمی کی طرح عقوبت مین گرفتار رہا۔ اور پھر یہ نوجوان کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور قریب تھا کہ کمرے سے نکل کے اپنے باپ کے پاس جائے اور اُس سے کل مصیبت کا حال دریافت کرے۔ مگر امر کی نسبت جواب تک تاریکی مین تھا اور ایک معما بنا ہوا تھا دریافت کرے کہ فوراً ہی اُسکو ایک اور خیال گذرا۔ یہ خیال اِس طور پر گذرا جیسے کسی اندھیرے مکان مین چراغ روشن کر دیا جاتا ہی اور جو چیزین پہلے نظر نہ آتی تھین یا دھندلی دکھائی دیتی تھین اُسکی روشنی مین صاف صاف سوجھتی ہین۔ اب کلیمنٹائن کے قتل کا معاملہ اُسکے خیال مین آیا اور نوجوان رئیس اعظم کے دِل کی تسکین ہوئی۔ اور اُسی کرسی پر جسپر سے وہ چونک کے اُٹھا تھا پھر بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ دبی ہوئی آواز سے آپ ہی آپ یہ بات کہی "کہ ہان سازش مین گتھلک تو پیدا ہوتی جاتی ہی۔ تاہم لحظہ بہ لحظہ زیادہ ممکن الفہم ہوتی جاتی ہی"

اِسکے بعد ایک عرصہ تک وہ اپنے خیالات لایعنی مین غلطان و پیچان رہا کبھی بیٹھے بیٹھے کھڑا ہو جاتا اور بیقرار حیوان مطلق کیطرح جو اپنے پنجرے مین ہوتا ہی وحشت سے کمرے مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرتا تھا کبھی وہ ایک کامل مایوس اور نا اُمید کی طرح کسی کرسی پر بیٹھ جاتا کبھی اُسکا قصد ہوتا کہ باپ کے پاس جا کے اُسکا اعتبار حاصل کرنے کے لیے عجز و الحاح کرے کبھی وہ خیال کرتا کہ جولیا کے پاس جا کے اُسکی زبانی مفصل حال سُنے کبھی وہ فیصلہ کرتا کہ اُس خوفناک معاملے کی نوعیت تحقیق کرنے کے لیے جوڈ ٹیوٹ آفنا بلمانٹ اور

زمانۂ استقبال سے متعلق تھے جانے سے مانع ہوتا۔ پس اُسنے دیکھا کہ تباہی کا دھماکا اسکے خاندان کو غارت کرنیوالا ہے۔ اُسکے باپ کو مجرمون کے قیدخانے مین بےعزتی سے گھسیٹتے ہوے لیجائینگے۔ اُسکی سوتیلی مان اور بہنون کو عدالت کا بلیف افسر رئیسانہ محل سے باہر نکال دیگا اور خود اُسکی افلاس سے گداگری اور مایوسی سے خودکشی کی نوبت پہونچے گی!

ایسے ایسے خیالات سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے وہ تڑپ رہا تھا۔ وہ خیالات جنھون نے دیوانہ سانپ کے سے غصہ اور سم آمیزی سے اُسکو ڈنک مارا۔ آچھایا۔ پاش پاش کر دیا اور نشتر لگایا تھا۔ انھین خیالات مین کمرے کے دروازے پر دستک سُنکے وہ چونک پڑا وہ ایک خدمتگار تھا جو کہنے آیا تھا کہ خاصہ تیار ہے۔ اِسوقت جو حیلہ چارلس کے ذہن مین فوراً آیا وہی اُسنے اختیار کیا اور کہدیا کہ آج کہین دعوت ہے اور یہ سُنکے خدمتگار واپس گیا

اب اِسوقت سات بجے تھے اور نوجوان رئیس اعظم نے اپنا مصمم قصد کر لیا تھا کہ کالنسن کی آمد کا منتظر رہے گا۔ اِسکو اُمید تھی کہ اُسوقت اُسکو سب حال معلوم ہوگا کہ خاندان کے معاملات کی کیا صورت ہے۔ یہ بھی اُمید تھی کہ غالباً وہ پوشیدہ راز بھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا باپ مختار کے پنجہ مین ہے دریافت ہو جائیگا۔ اُسنے خیال کیا جب یہ امر صاف ہو جائیگا اُسوقت اُسکو اس بات پر غور کرنیکا بہتر موقع ملیگا کہ کیا بہترین تدبیر ہے جسکے بموجب مستقل طور پر فوراً عمل کرنا مناسب ہے۔

اب ایک گھنٹہ کے قریب اسکو اپنے خیالات کی صحبت مین اور گذر گیا۔ وہ خیالات جنمین کا ہر خیال فرداً فرداً بجاے خود ایک افعی تھا اور اُسکی رگِ جان پر ڈنک مارتا تھا۔ یا گدھ تھا جو اُسکا مغز چُن چُن کے کھائے جاتا تھا۔ کبھی وہ زار زار اور غضبناک یا دکھ کے روتا تھا کبھی وہ مغلوب الغضب ہو کے اپنے باپ پر لعنت بھیجتا تھا۔ اور کبھی دُعا مانگتا تھا کہ اسکا خاندان بربادی بے آبروئی اور تباہی سے محفوظ رہے۔ اس طرح یون گھنٹہ گذرا۔ اور اِسقدر وقت گذرنے کے بعد۔ کیونکہ اب آٹھ بجنے کے قریب تھے تاکو کیپٹن آف آرڈن پوشیدہ اپنے کمرے سے نیچے اُتر گیا اور ایک تبلہ و کنسرویٹری مین

جا کے چھپ رہا۔

ملے ہوئے دالان مین لمپ اور فانوس روشن تھے لیکن ایک بھاری مخملی پردہ جس دروازے پر پڑا تھا جو دالان اور گرم مکان کے بیچ مین تھا۔ چارلس کی خوش نصیبی سے دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس طور پر ہر چیز جو اندر واقع ہوتی وہ سن سکتا تھا گو کسی طرف کی کوئی چیز وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔

دالان مین کسی کے بولنے کی آواز نہین آتی تھی مگر نوجوان رئیس اعظم نے کسی شخص کے پانوؤن کی آہٹ جو اندر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر جوش مین ٹہلتا تھا سُنی۔ اور اب اُسکے کان مین کی ہوئی سسکی کی آواز آئی پھر اُسکو ایک ہاتھ کی آواز آئی جو پیشانی پر ایسے زور و سختی سے مارا گیا تھا جسکو مایوسی پیدا کرتی ہے۔ اور پھر اُسنے ایک اور آواز سُنی جس سے ناقابل بیان رنج و ملال پایا جاتا تھا اور وہ آواز یہ تھی " یا میرے خدا یا میرے خدا۔ مجھپر رحم کر"!

انتہائی پریشانی جو اُن الفاظ سے پیدا تھی۔ انتہائی۔ بلکہ انتہا سے بھی زیادہ مایوسی جو اُنکے تلفظ اور ادا کرنے کے طریقے سے پائی جاتی تھی۔ اِن سب نے پژمردگی کا اثر پیدا کر کے سچکے سے سُننے والے کے دِل پر خنجر کا کام کیا۔ وہ اِسکا باپ تھا۔ جو اس طور پر جہنمی تکلیفین برداشت کرتا تھا اور ان دونون باپ بیٹون مین صرف قرمزی مخمل کے پردے کی آڑ تھی جو کنسر ویٹری اور ایوان عالیشان کے بیچ مین گرا ہوا حائل اور فاصل تھا۔ یہ ایسا عظیم صدمہ نہ تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تھا جسکو یہ فیاض دل نوجوان رئیس اعظم برداشت کر سکتا۔ اور قریب تھا کہ وہ اپنی پوشیدگی کے مقام سے باہر نکل کے بیچ کا پردہ اُٹھادے اور دوڑ کے اپنے مصیبت کے مارے باپ سے لپٹ جائے کہ دروازہ کھلا اور خواص نے زور سے کالنسن کی حاضری کی اطلاع دی اور وہ اُسی مقام پر جہان تھا چھپا ہوا ٹھہر گیا۔

چارلس۔ " آپ ہی آپ کہتا ہے " اہا۔ لو وہ آگیا۔ اور اب دیکھئے کہ کیا کیا راز کی باتین جو میرا باپ اور وہ شخص جانتا ہے کھلینگی !!

یہ الفاظ آپ ہی آپ [illegible] آرڈن اُن باتوں کے سُننے کو تیار ہوا جنکا اُسکے کا دل یقین دلا رہا تھا کہ [illegible] کی باتوں سے بہت ہی بڑھ چڑھ کے ہونگی۔

کالنسن۔ (اندر آکے اور دروازہ جس میں سے وہ اندر آیا تھا بند کر کے) میں عرض کرتا ہوں میرے لارڈ۔ آج جنوری ۱۸۲۰ع کی سولھوین تاریخ ہے۔ [illegible] ابھی ابھی آٹھ بجے ہیں۔ اور میں عین وقت پر حاضر ہوا ہوں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔

یہ آواز چارلس تو بھی پہچانتا تھا کہ کس کی ہے۔

ڈیوک آف [illegible] آج [illegible] خط ملے ہیں [illegible] ہونگی [illegible] ہوتی ہنگی آپ [illegible] مطالبہ کے لیے یہ شریف افسروں کا جیسا کیا اور میرے مکان کے [illegible] کی کیا وجہ ہے؟

یہ کلمات ڈیوک کی زبان سے ایسی آہستگی سے نکلے جس سے ہمت اور دل کا ٹوٹا ہونا پایا جاتا تھا۔

کالنسن۔ (اپنی معمولی بے پروائی اور بے رحم طریقے اور آواز سے) معاہدہ کی یہ سب باتیں ہیں میرے لارڈ۔ جو دستاویز حضور نے دو برس ہوئے جب لکھی تھی اور اُسپر اپنا العبد ثبت کیا تھا اور میرے تحریر کی بھی شہادت لکھائی گئی تھی اُس سے مجھے چند اختیار حاصل ہیں جنکا میں نے برتاؤ کیا ہے لیکن حضور سمجھ لیں کہ یہ ایک پیشبندی ہے۔ اگر شرائط کا ایفا ہو گیا تو [illegible] رخصت کر دیے جائیں کیا ٹال ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی بڑی مشکل کی بات نہیں ہے۔ وہ لوگ کہہ دیا جائیگا کہ چلے جائیں۔

ڈیوک۔ (بڑھتے ہوئے اضطراب سے) [illegible] موجود ہیں۔ مسٹر کالنسن اور انکی حاضری سے یہ غرض [illegible] پائی جاتی ہے کہ وہ ڈرا دھمکا کر اور زبردستی کا [illegible] کل شب مجھے ستائیں ہمیں کوئی شک نہیں کہ آپ [illegible] آبرو ریزی سے تو محفوظ رکھ سکتے تھے۔ یہ دوسرا مرتبہ ہے کہ آپ نے میری آبرو ریزی کی۔ او

میرے نوکروں کے سامنے مجھے رسوا اور میرا پردہ فاش کیا ہے"

کالنسن۔ (بالقصد غیر متاسف ہوکر) "اس مقدمہ میں تو میرے لارڈ۔ میں سوا قانون کے اور کچھ نہیں جانتا۔ سوا قانون اور اپنے حقوق کے میں اور کچھ جانتا ہی نہیں"

ڈیوک۔ (زرد رو ہو کر) "کیا تم یہ خیال کرتے تھے کہ میں تمھارے ساتھ کوئی جبر و سختی کرتا بھلا اس سے میرا کیا فائدہ تھا"

کالنسن۔ (رکھائی اور سنگدلی سے) "مجھے اپنی حفاظت فرض تھی۔ شاید میرے لارڈ۔ ایسا ہی ہو۔ لیکن اب اصل معاملے کی باتیں کرنا چاہیئے"

ڈیوک۔ "ہاں۔ ہاں۔ ابھی ابھی"

ایسے شخص کی مایوسانہ بے صبری سے ڈیوک نے یہ جواب دیا جو ہولناک مصیبتوں سے گھرا ہوا ہو اور چاہتا ہو کہ جو شدت زیادہ سے زیادہ ہو سکتی ہو وہ یکبارگی معلوم ہو جائے"

مختار۔ "بہت اچھا میرے لارڈ۔ پس ضرور ہے کہ میں حالات اسبق کا اعادہ کروں تاکہ حضور معاملے کو اسی طور سے اچھی طرح سے سمجھ لیں میں اسکے متعلق مختلف دستاویزیں اور کاغذات بھی اپنے ساتھ لایا ہوں اور اگر حضور ذرا صبر و تحمل سے متوجہ ہونگے تو وہ کارروائی جو شاید حضور کے مزاج کے بالکل ناموافق اور دل کے بالکل ناپسند ہے بہت جلد تمام ہو جائیگی۔ اور اصل مطلب پر بہت جلد آجائینگے"

ڈیوک۔ (ٹھنڈی سانس بھر کر) "خیر۔ خواہ مزاج کے موافق ہو یا خلاف ہو مسٹر کالنسن آپ کہیں تو سہی۔ جو کچھ کہنا ہو فرمائیے بھی"

پچھلا فقرہ ڈیوک نے تھوڑا تیزی سے ادا کیا۔

مختار نے اپنی معمولی رکھائی اور تلی ہوئی آواز سے جو کامل شاطر اور معاملہ دار آدمی کا خاصہ ہے تقریر یوں کی"

مختار۔ "اڑھائی برس گذر گئے۔ آج پورے اڑھائی برس گذرے ہیں کہ حضور نے باوجودیکہ حضور کو پہلے ہی ایک رقم کثیر قرضہ کی مجھے ادا کرنی تھی مجھ سے

اپنے معاملات کی حالت کی نسبت مشورہ لیا تھا۔ اور یہ چاہا تھا کہ ایک اور رقم کثیر
بطور قرضۂ دستگردان مین حضور کے پیشکش کرون تاکہ جن جن قرضخواہون کا سخت
تقاضا ہو اُنکو آپ بیباق کردین ۔ اُس موقع پر مین نے یہ تجویز کی تھی کہ بشرطیکہ حضو
مجھے اپنی دامادی مین قبول کرین تو مین دس لاکھ روپیہ بطور نذرانہ حضور مین
داخل کرون ۔ صاف صاف التماس یہ ہو کہ مین نے اسقدر روپیہ کا پیشکش کرنا
بطور بیعانۂ نکاح حضور کی بڑی صاحبزادی لیڈی کلیریسا کے تجویز کیا تھا لیکن
حضور اسقدر غضبناک ہوے کہ میری التماس اور تجویز کو حضور نے بے اندازہ غیرمعمولی
تعجب انگیز گستاخی ۔ حیرت افزا بیباکی سمجھا اور مجھے خوب دھمکایا اور آخرالامر اس
میری تجویز کو حضور نے نامنظور اور ناپسند فرمایا اور میرے دعاوی زرنقد کی نسبت
مجھے اس بات کا یقین دلایا کہ اُنکا اُسی دم تصفیہ ہوجائیگا جب حضور کے صاحبزادے
صاحب سن بلوغ کو پہونچینگے ۔ اُسوقت مین نے یہ عرض کی تھی کہ اگر مارکوئس آف
آرڈن سن بلوغ کو پہونچ کے جائداد کے انتظام مین حضور کے اس طور پر شریک ہونگے
کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی جز وہبہ یا بیع یا منتقل نہ کرسکینگے تو خواہ مخواہ
نتیجہ یہ ہوگا کہ کل ریاست اور ہر قسم کی جائداد و اسباب نیلام ہوجائیگا اور اُس پر
ایک دو تین کہہ کے نیلام کرنیوالا اپنی ہتوڑی بجائیگا اور پھر بھی تمام قرضخواہون کا
مطالبہ دام دام ادا اور بیباق کرنے کیلئے زرثمن کافی نہ ہوگا ۔ مگر میری التماس کو
حضور نے بیکار اور بیہودہ سمجھا حضور نے جو بات پکڑلی اور جو راے میرے خلاف
قائم کرلی اُسی پر بہ اصرار تمام اور بجد ہوکے قائم رہے ۔ قصۂ مختصر یہ کہ اس معاملے
مین کوئی تصفیہ براضی طرفین نہ ہونے پایا اور مین اپنے گھر چلا گیا ۔ چند مہینون کے
بعد اور زیادہ صحت سے اگر کہا جائے تو سولھوین جنوری ۱۸۴۴ء کو بعلت
اجراے ڈگری ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے مین نے اس مکان کی ضبطی کرائی
اُس روز شب کو شریف افسر عدالت در دولت پر حاضر رہا ۔ اُسوقت اُن عالیشان
ایوانون مین اُمرا و رؤسا کا مجمع کثیر تھا اور ایک چمکیلی اور بھڑکیلی صحبت تھی

ایسے وقت پر جب حضور کے قرضوں کا سود تک ادا نہیں ہوا تھا فی الحقیقت یہی حضور کو مناسب تھا اور یہی موقع تھا کہ آپ اس دھوم دھام کی دعوت کرتے جسمیں ہزارہا روپیہ صرف ہوا ہوگا"!

ڈیوک۔ (دبی ہوئی آواز اور لکنت سے) مسٹر کالینن تم جانتے ہو کہ وہ دعوت میری پریشانی رفع کرنیکا ایک مجنونانہ ذریعہ تھا"!

کالینن ۔ (طنز سے) "ذریعہ یہی تھا کہ حضور اپنی ایک بیٹی کیلئے لارڈ ماسٹینڈیل کو کنیٹا مین پھنسائیں اور دوسری بیٹی کو موقع دیں کہ وہ کسی مالدار شخص کو لبھائے اور فریفتہ کرے۔ خیر میرے لارڈ۔ آپکی اس کارسازی کی چال کی مجھے شکایت نہیں ہے فی الحقیقت شکایت کا مجھے کوئی منصب نہیں اور نہ میرا حق ہے۔ میرا آمین کیا تھا۔ اور حضور کو ہر طرح کا استحقاق اور اختیار اپنی اولاد پر حاصل ہے۔ اسلیے حضور نے جو مناسب سمجھا وہ کیا۔ خیر۔ دعوت ہوئی۔ اور اسمیں افسوس کے قابل حادثہ سے خلل پڑا۔ یعنی وہ غیر معلوم اور غیر قابل البیان خونخواری و سنگدلی لیونین ہیم کی جو اُسنے جناب عالیہ بیگم صاحبہ بلمانٹ کی نسبت ظاہر کی"!

ڈیوک۔ (غضبناک بےصبری سے) "کہے جائیے ساحب کہے جائیے۔ اپنا مطلب کہیئے۔ اُس حادثہ کو ہماری اسوقت کی گفتگو سے کچھ سروکار نہیں ہے"!

کالینن ۔ "یہ صحیح ہے۔ میرے لارڈ۔ کہ کچھ سروکار نہیں ہے مگر واقعات کا سلسلہ ایسا ایک دوسرے کے بعد بروے کار آیا کہ مجھے اپنی حکایت کا سلسلہ قائم کرنے کو اسکا تذکرہ کرنا بھی لازم ہے۔ خیر تو مین بیان کرتا ہون کہ اُس شام کو جسکا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ یعنی وہ شام جب وہ عظیم الشان دعوت تھی مسٹر سولومن اور اسکے ہمراہیون نے میرے مقدمہ مین قصر بلمانٹ کی ضبطی کی۔ حضور نے مارکوئس آف آرڈن کو میری طلبی کے لیے بھیجا۔ اور مین حسب الطلب یہان حاضر ہوا عرصہ تک حضور سے آپکے معاملات کی نسبت میری گفتگو رہی اور حضور نے اُس تجویز کا حوالہ دیا جو چند ماہ قبل مین نے پیش کی تھی۔ حضور نے اُسکی ترمیم کی نسبت فرمایا اور اس طور پر ترمیم پسند خاطر عالی

مجھ سے آنکھ ملاکے اِس بات کے کہنے کے قابل ہونگے کہ۔ لو میان یہ تمھارا روپیہ ہی یہ لو
اور اپنا راستہ لو۔ بلکہ جو کچھ آپکے دِلمین تھا اُسکو مین بخوبی جانتا تھا اور سمجھتا تھا اور مین نے
ٹھان لیا تھا کہ آپکی عارضی حاجت روائی کی غرض سے مین صرف ایک آلہ کا کام
نہ دونگا۔ اِسلیے مین نے دلمین ٹھان لیا تھا کہ مین بھی جواب ترکی بہ ترکی دونگا۔
اُدھر سے لطائف الحیل ہین تو ادھر سے بھی لطائف الحیل سے کام لیا جائیگا۔ اور جو جو
میری اُمیدین اور خواہشین ہونگی وہ آپکی اُمیدون اور خواہشون کے بالکل خلاف ہونگی
صاف صاف یہ ہی کہ مین نے ٹھان لیا تھا کہ بعد خرابی بصرہ اور مدت تک انتظار کے بعد
مین نہ صرف حضور کا داماد ہی ہونگا بلکہ جناب کو اس بات کا بھی یقین دلاؤنگا کہ عوام الناس
مین سے دولتمند کا لڑکا بہ نسبت مفلس اور کنگال ڈیوک آف بلمانٹی کے زیادہ ذی اقتدار
اور صاحب اختیار ہی۔ اِسلیے جو شرائط آپ نے تجویز کی تھین اُنکی ترمیم مین مین نے اصرار کیا
اور اُس دستاویز کا ایک مسودہ لکھ دیا جو اسوقت میرے پاس موجود ہی اور اس دستاویز
مین۔ ای میرے لارڈ۔ یہ شرائط مندرج ہین"!

یہان تک کہہ کے مختار نے ایسی رکھائی ظاہر کی اور غیر مضطرب آواز اور قائم
و مستقل طرز گفتار اختیار کیا جیسا نہ صرف ہر اہل معاملہ کا خاصہ ہی بلکہ جو ناعذر شناسی
اور غیر عذر پذیری کی قسم سے تھا اور اپنے کلام بالا کو اس طور پر پورا کیا:

"اِس دستاویز مین یہ شرائط مندرج ہین۔ مین عرض کرتا ہون نا یہ شرائط مندرج ہین
کہ مین دس لاکھ روپیہ کی ایک رقم یکمشت دو برس کے وعدے پر حضور کو دون اور اگر یہ رقم
اندر میعاد معینہ کے مجھے واپس ملجائے تو دو لاکھ روپیہ اور مثمین سربراہی کا علاوہ سود کے
بیشی کیا جائے اور جب تک یہ رقم یعنی دس لاکھ روپیہ مع دو لاکھ روپیہ بیشی کے
ادا نہ ہو تب تک حضور کو اختیار نہ ہو کہ آپ اپنی دونون صاحبزادیون
مین سے کسی کو عقد کی اجازت دینے کے مجاز ہون۔ اور اگر آپ ایسا کرین تو آپ
فوراً مستوجب ادا کرنے اُس قدر زرتاوان کے ہون جو مہر دور قوم متذکرہ صدر کے
مساوی ہو۔ اور اگر یہ دونون رقمین مذکورہ بالا اندر یا بعد گذرنے میعاد دو سال کے

ادا نہ ہو جائیں تو مجھے یہ حق حاصل ہو جائے کہ میں آپکی دونوں صاحبزادیوں میں سے خواہ لیڈی کلیسا خواہ لیڈی میری جسکو چاہوں اور جسکو پسند کروں اُسکو اپنے عقد جائز میں لاؤں اور اپنی منکوحہ بناؤں۔ اے میرے لارڈ یہی شرائط ہیں جنکو میں نے ۲۶ جون ۱۸۴۴ع کو قلمبند کیا تھا اور جنپر حضور نے دوسرے روز اپنا العبد ثبت فرمایا تھا۔ ڈیوک۔ (مرنیوالے کی سی آواز سے) "یہ سب سچ ہے مسٹر کالنس بالکل سچ ہے۔"

۳۵
پینتیسواں باب

(لینڈ۔ پاکٹ بک)

اب ایوان عالیشان میں بڑی دیر تک کسی کے بولنے کی آواز نہیں آتی تھی بالکل سکوت تھا۔ اس عرصہ میں مارکوئیس آف آرڈن کو کنسر وٹری میں دم لینے سوچنے کی فرصت ملی کیونکہ اس امر کو حقیقت باور کرنا چاہیئے کہ اس گفتگو میں جو اُسکے باپ اور مختار کے درمیان ہو رہی تھی اُسکے تنفس کی طاقت بالکل معطل تھی اور خیال کی تمام قوتیں اُن بھیدوں کے کھلنے میں جذب ہو گئیں۔ جنکو وہ سنتا تھا اور جنمیں ایک ہولناک کیفیت پائی جاتی تھی۔

نفس الامر یہ ہے کہ ہولناک ہی کیفیت تھی جب ان پوشیدہ اور نادر الوجود باتوں کا انکشاف ہوا اور وہ نوجوان مارکوئیس کی سماعت میں آئیں۔ اُسوقت۔ آہ اُسوقت تمام اُن تعجبات نے۔ تمام اُن دہشتوں نے۔ تمام اُن حیرتوں نے اپنا کچل ڈالنے والا تہ بہ تہ اور انبار در انبار اُسکی روح پر رکھا۔ جنکا شاید ہی ناظرین تصور کر سکیں۔ کیونکہ یہ بات دہشت انگیز تھی۔ آہ۔ یہ بات دہشت انگیز تھی کہ ایک بیٹا اپنے باپ کے ایسے جہنم کے بھیجنے والے حالات سُنے جنسے ثابت تھا کہ اُسکا باپ بد ذات اور شریر ہے۔ اور بد ذات بھی کیسا جسکا مُنھ نہ صرف بوجہ ارتکاب جرائم کے جسکا حال ابھی ابھی بیٹا سُن رہا تھا کالا ہو گیا تھا بلکہ جو اب اس بات کا ملزم قرار پایا تھا کہ اُسنے خاص اپنی بچی کی نسبت نہایت بیحرمتی اور بیوقری اور معیوب اور رسوائی کی شرطیں اور عہد و پیمان کئے تھے

اور یہی ہیبت دینے والی حیرت تھی۔ یہی کچل ڈالنے والی گھبراہٹ تھی یہی منھ کی ہوائیاں اُڑا دینے والی دہشت تھی جسکے سبب سے گرم مکان میں جہاں جارلیس چھپا تھا وہاں یہی گزر رہا۔ یہی سُنکر دبنے والا خیال تھا جسنے اُسکے لبون پر مُہر لگا دی تھی اور اسکے اعضا اور اعصاب کو ایسا سخت بنا دیا تھا جیسے بُت کے ہوتے ہیں اسی خیال نے اِسکو اسکے چھپنے کے مقام میں روک کیا تھا اور بڑھ کر باپ کے روبرو جانے نہیں دیا تھا کہ وہ ایوان عالیشان میں جا کے اسکو ہزاروں لعنتیں اور حرام زادے مختار کو سخت سزا دیتا۔ اور اب بھی جب وہ اپنی بیحواسی اور بیہوشی و بیقراری سے کسی قدر اصلی حالت پر آچلا تھا اور اسکی جسمانی قوتوں کا تعطل رفع ہو گیا تھا اب بھی جب وہ دم لینے اور سوچنے کے قابل ہو گیا تھا۔ اُسنے اپنی کمینگاہ کو چھوڑنا نہ چاہا نہیں اِن باتوں کو وہ یہان تک کافی و وافی سُن چکا تھا کہ اُسنے آخر تک سُننے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا تاکہ اُسکو تمام و کمال علم اور پورا پورا اندازہ اپنے باپ کی مجرمانہ حماقت کا حاصل ہو جائے۔ اور کالینن کی مہذب دغا بازی اور حرام زدگی اور لفنگے پن کی بھی پوری پوری کیفیت معلوم ہو جائے!

آخر کار یہ لمبی خاموشی جو ڈیوک آف بلمانٹ کے آخری کلمات مایوسی اور ناامیدی کے بعد ہوئی مختار نے توڑی اور وہ اس طور پر گویا ہوا۔

مختار۔ خیر میرے لارڈ۔ اب وہ وقت آپہنچا ہے اور مجھے اطلاع ہونی ضرور ہے کہ اب مجھے کیا اُمید رکھنی چاہیئے۔ دو سال کی میعاد گزر گئی ہے اور اس عرصہ میں بارہ لاکھ روپیہ کی رقم واپس نہیں ہوئی ہے۔ اور اس بات کا بیان کرنا بھی مجھپر فرض ہے کہ حضور نے بھی ایفانا اس شرط کی پابندی فرمائی ہے جسکے بموجب آپنے ابھی تک اپنی دونون صاحبزادیون کے عقد کیلئے اپنی رضامندی ظاہر نہیں فرمائی۔ اب معاملہ سمٹ کے مٹھی میں آگیا ہے اور چارہ کار صرف دو باتوں پر منحصر ہے۔ اوّل یہ کہ آیا آپ مجھے بارہ لاکھ نقد دینے کو تیار ہیں۔ یا میں آپکی دونون صاحبزادیون میں سے ایک کو پسند کر لون!

یہ سُنکے ڈیوک نے ایسی آواز سے جسکو صرف اُس مجرم کی آواز سے نسبت

دیجا سکتی ہی جسکے لیے سزاے موت کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ وہ اپنی گلے کی رسی سے لٹکے پادری کے روبرو اپنی آخری آرزو کا اظہار کرتا ہو۔ مندرجۂ ذیل تقریر کی:۔

ڈیوک ؛۔ مسٹر کالنسن۔ مسٹر کالنسن۔ جو روپیہ تمھارا میرے ذمہ ہی اُسکو ادا کرنیکے مین بالکل ناقابل ہون۔ ہر طرح میری اُمید و نپر پانی پھر گیا ہی۔ تمسے مین صاف صاف اور اپنے دل کا حال بیان کرتا ہون کیونکہ اب کسی بات کے چھپانے کی ضرورت نہین ہے کہ میرے معاملات اور کاروبار کی ابتری ویسی ہی ہی جیسی پہلے تھی جب تمنے مجھے دس لاکھ روپیہ دو برس ہوے کہ قرض دیے تھے۔ جو جو ترقیات اور اصلاحات مین نے اپنے علاقہ مین کی ہین وہ اس قدر کم مدت مین خاطر خواہ ظہور پذیر نہین ہوئین اور جسقدر رقمین صرف ہوا اُسکے برابر بھی اُنکا معاوضہ نہین ملا اور یہ میری اُمید کہ ارل آف اسٹنڈل میری چھوٹی بیٹی کے ساتھ عقد کرلیگا نبر ابتک بر نہین آئی ہی:۔

کالنسن ۔ (فتحیابی کے لہجہ سے اور ڈیوک کے الفاظ کی تہ کو پہونچ کے) "تو پھر اب حضور کا کیا منشا ہی۔ اب کون امر کوز خاطر عاطر ہی؟"

ڈیوک ۔ (مایوسی سے آہستہ) "اب مین تمھارے بس مین ہون:۔

کالنسن ؛۔ اس صورت مین مین آپکو فوراً مطلع کرتا ہون کہ حضور کی دونون صاحبزادیون مین سے مجھے کون پسند ہی۔ اِس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ دونون دلکش و دلفریب خاتونون کی خوبو سے بخوبی واقف ہوجانے کیلئے حضور نے مجھے کافی موقع دیا اور مین اچھی طرح سے اُنسے واقف بھی ہوگیا ہون۔ لیڈی کلیرسا مین مین نے بہت خوبیان پائی ہین۔ یہ بات سچ ہی کہ عورتون مین جو جو سقم ہوتے ہین وہ اُنمین بھی موجود ہین مگر بے عیب تو خدا کی ذات ہی۔ مثلاً خود بینی اور خود پسندی تو جادۂ اعتدال سے اُنمین بڑھی ہوئی ہی۔ تکبر اور غرور مین بھی وہ اپنی آپ ہی نظیر ہین۔ اُنکے کبر و پندار کی انتہا ہی نہین ہی۔ اور رشک و حسد اگر کسی مین ہی تو اُنھین مین ہی اور سب معمولی چوچلے اور ڈھکوسلے جو طبقۂ اُمرا کی امیرزادیون مین ہوتے ہین سب اُنمین موجود ہین ماشاءاللہ مزاج ایسا ہی پایا ہی۔ روش۔ چال۔ اور طریقے ایسے ہین جس سے

اُنکے احیا اور آشنا فوراً قائل و معقول ہوجاتے ہین کہ وہ اُنسے بدرجہا فائق اور برتر ہین اور اُنکے ساتھ رہ کے اُسی ہوا مین دم لینے سے جسمین وہ دم لیتے ہین اپنا فخر و امتیاز اور افتخار و اعزاز سمجھتے ہین "

پہلے تو اس کمبخت ڈیوک کی سمجھ مین نہین آیا کہ مختار بالکل ہجو ملیح کر رہا ہے - لیکن جب سمجھا تو اُسنے کہا:

ڈیوک "مسٹر کالینس - یہ مزاح نہایت ہی بیجا ہے - یہ طنز نہایت سخت ہے "

کالنس "خیر - اگر حضور یہ خیال کرتے ہون کہ مین لیڈی کلیریسا کی صفات حمیدہ کے بیان مین مبالغہ کرتا ہون تو تھوڑے عرصہ کیلئے گفتگو کے سلسلہ سے اُنکو خارج رکھیے اور اب مین اُنکی چھوٹی بہن کی طرف متوجہ ہوتا ہون - لیڈی میری کی نسبت مین کہتا ہون کہ وہ مجسم نیک بخت ہین اور خوبی اور شائستگی اور ملنساری سے پر ہین دل نہایت ہی اچھا پایا ہے - گستاخانہ غرور اور رئیسانہ تکبر انکو چھو تک نہین گیا ہے اور محبت کرنے والے شوہر کے گھر کی زیب و زینت اور اُسکی مسرت زیادہ کرنیکے قابل ہین - مگر صرف کمبختی ہے تو یہ ہے کہ وہ مجھ سے ایسی نفرت کرتی ہین جیسے کوئی امیر کسی مزدور یا کوئی رئیس شخص کسی مفلس سے نفرت کرتا ہے "

اُمید کی آخری تنگی کا سہارا ڈھونڈھ کے جو ڈیوک کو اس دنیا مین کچھ باقی تھی اُسنے جھٹ یہ بات پکڑ لی اور اُسکی بات کاٹ کے کہا:

ڈیوک "اس لئے - اور اسلیے تم میری بڑی بیٹی لیڈی کلیریسا کو پسند کروگے "

کالنس "اسواسطے کہ لیڈی میری - لارڈ ماسٹنڈل کے ساتھ اپنا عقد کرلین جسنے اتنی تکلیف بھی اپنے اوپر گوارا نہ کی تھی کہ مجھ سے جو نفرت رکھتا تھا اُسکو چھپاتا اور میرے علم و یقین مین تو مجھے حقارت سے نہ دیکھتا "

اِس گفتگو کے وقت کالنس کے لبون پر طنز اور حقارت کی ہنسی آئی اور چہرے پر مسرت کے آثار نمایان ہوے - اور پھر اپنی آواز مین سنجیدگی پیدا کرکے اور اچانک خود بھی سنجیدہ بنکے وہ گویا ہوا:

"میرے لارڈ میں اب وہ درجہ اور مرتبہ حاصل کرنے کو ہون جسکی کمال اشتیاق اور کوشش سے مجھے تمنا تھی - ہان - ایسی دلسوزی سے مجھے آرزو تھی جسکی شدت اور زیادتی کو جہانتک مجھ مین یارا تھا اسیطرح سے مین چھپاتا رہا جسطرح مین اپنے خیالات اور تنک ہوسیون کو نگاہ اور زبان کی بناوٹ کی دکھائی اور بے پروائی کے پردے مین چھپاتا ہون - قصہ مختصر یہ ہے کہ مین اب معاملات کو اُس کمال تک کھینچ لایا ہون جس سے مجھے ڈیوک آف بلمانٹ کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اب تک تو وہ مجکو ایک ملاقاتی سمجھتے رہے ہین لیکن اب سے وہ مجھے اپنی داماد ی مین قبول کرنے کو مجبور ہون - ارل آف اسٹیڈیل کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اتبک تو اُنھون نے مجھے اپنے دوستون کے زمرہ سے خارج کر دیا تھا لیکن اب سے وہ مجھے اپنا ہمسر رقیب تصوّر کرین - لیڈی کلیرسا میلکومب کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اب تک تو اُنھون نے میری ملاقات سے اپنی کسرشان سمجھی تھی اور اس طور پر مجھ سے ملتی تھین جیسے کسی ادنی سے ملتے ہین اور گاہے ماہے اپنے خندۂ دندان نما سے مجھے سرفراز کرتی تھین لیکن اب سے وہ مجھے اپنے برابر کا جاننے مین مجبور ہون - اور حسین وجمیل لیڈی میری کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہے کہ اب تک تو وہ مجھ سے اس طور پیش آتی تھین جیسے کوئی اپنے جان پہچان سے بھی پیش نہ آتا ہوگا لیکن اب سے وہ اپنا دل مضبوط کر کے مجھ سے مثل اپنے ہونیوالے شوہر کے ملا کرین"

ڈیوک (جنون کی حالت کے قریب پہونچ کے) نہین - نہین - تم ایسا نہ کرو - کالنشن تم اُس غریب لڑکی کی مسرت اور نا شادی کی جسنے تمھارا کچھ بگاڑا نہین ہے جسنے تمکو کوئی ایذا نہین پہونچائی ہے تکمیل نہ کرو - تم اپنا بدلہ مجھ سے لو - آہ - میرا ایک بیجا اور اہانت کا جو کھو اری ... چھپتا رہے تیجے - اس کا جو نتیجہ ہوئی ہو اُسکا تم مجھ سے بدلہ لو - جتنا تمھارا طیش اور غصہ ہے وہ میرے قربان گئے سر پر چھانٹو - میری کو تمھاری محبت نہین ہے"

کالنشن - (بیباکی اور وحشیانہ سنگدلی سے) "اور یہی تو بڑا سبب ہے کہ مین اُسکی

نفرت کی یاداشت میں اسکو سزا دونگا اور اپنی زوجہ ہی بنا کے چھوڑونگا۔ اب نا
میرے لارڈ کچھ زیادہ کہنا سننا نہیں ہے لیکن میری تجویز یہ ہے کہ کل دوپہر کو میں
یہاں آؤنگا اور مجھے امید ہے کہ لیڈی میری مجھ سے مثل اپنے ہونیوالے شوہر کے
ملینگی"

ڈیوک (مرنیوالے کی سی آواز سے) "اور بیلیف فسر"
کاٹلین "عقد کے بعد تک مکان پر قابض رہینگے"
یہ کہہ کے دوسری بات اسنے نہ کہی اور کمرے سے باہر چلا گیا"
ڈیوک "یا میرے خدا۔ یا میرے خدا"

چلا چلا کے ڈیوک کہتا رہا۔ اسکی آواز سے دل پھٹا جاتا تھا۔ اسکی آواز
نشتر کے سے چبھنے کا درد دلمیں پیدا کرتی تھی اور عذاب وہ تکلیف اس سے پائی
جاتی تھی۔ اور وہ اس کمرے سے باہر نکلا۔ درحقیقت اسواسطے (جیسا کہ چارلس نے
خیال کیا تھا) کہ وہ اپنے خاص کمرے میں جاے اور وہاں جاکے تنہائی میں اپنے
دل کے جوش و خروش اور دیوانہ بنا دینے والے غم و الم سے بلا خوف کسی مخل
کے آہ و زاری اور نالہ و بکا کرے۔

چند منٹ کے بعد جب ڈیوک آف بلمانٹ چلا گیا اور کمرے کا دروازہ اسکے
پیچھے بند ہوا ارکوئیس آف آرڈن کنسرویٹری سے نکل کے ایوان عالیشان سے
اپنے خاص کمرے میں جانے کے لیے گذرا تاکہ جو کچھ ابھی ابھی اسنے سنا تھا اسکی
نسبت اپنے دل سے باتیں کرے لیکن جیسے وہ ادھر ادھر بیتابانہ قدم رکھتا ہوا
جسکے دماغ میں چکر آرہے تھے۔ ایوان میں سے گذرا اسکی نگاہ ایک پانی کے کنٹر
اور گلاس پر پڑی جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ اور گلا سکھانیوالی پیاس جو دیر سے
لگی تھی اور جس نے تپ زدہ اور قریب قریب سودائی کی سی حالت اسکی ہو گئی
تھی اسکو یاد آئی۔ اس تازگی بخش عنصر کے پینے کو وہ ٹھہر گیا اور جونہی پانی
پانی پی کے گلاس کو پھر میز پر رکھا اسکے پاؤں کو کسی چیز کی جو فرش پر پڑی تھی

ٹھوکر لگی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اُسنے اُسکو اُٹھا لیا اور دیکھا کہ ایک پاکٹ بک ہی۔ ایک لچکدار آنکڑا اُسمین لگا ہی۔ یہ آنکڑا چاندی کا تھا اور اسپر مسٹر کالبٹن کا نام کھدا ہوا تھا۔

نوجوان رئیس اعظم کی رگ رگ مین خون نے چکر کھایا۔ اور ایک ہونہار بات کے خیال کی چمک اُسکے دلمین پیدا ہو گئی۔ یہ چمک کیا تھی ایک الہام کی سی کیفیت تھی۔ یہ چمک کیا تھی قوت فوق الانسانیت کی ایک تنبیہ تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک نئے منکشف ہونیوالے تعجب انگیز بھید کے آستانے پر کھڑا ہی جس سے معاملات حال کی حالت کو کم و بیش اثر پہونچتا ہی۔ پس اُسنے کچھ پس و پیش نہین کیا اور یہ دیکھنے کو کہ اس پاکٹ بک مین کیا کیا ہی وہ میز کے برابر بیٹھ گیا۔

بہت سے کاغذات اُسنے اُلٹے پلٹے مگر ایک بھی مطلب کا نہ پایا لیکن پھر اُسنے ایک کاغذ کھولا۔ یہ ایک خط تھا اور عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا اور عرصۂ دراز تک رکھے رہنے کی وجہ سے بہت میلا ہو گیا تھا۔ اُسنے چند سطرین پڑھین۔ تشنج پیدا کرنیوالا تعجب کا لرزہ اسکو محسوس ہوا اور اسکا تمام بدن تھرتھرانے لگا۔ اسکے زرد چہرے پر تپ دق کی سی چمک نمودار ہوئی۔ اُسنے اس خط کو جو ایک مطول مکتوب تھا دوسری طرف اُلٹ کے پڑھا اور کاتب کے نام پر نظر ڈالی۔ یا میرے خدا۔ اسوقت کیسا کچھ جوش اور تعجب اسکو اوّل ہی اول محسوس ہوا لیکن جہانتک ہو سکا اُسنے اپنے خیالات کو ٹھہرایا اور بقیہ خط کو پڑھا۔ اور چند لحظہ مین اسکی پلک تر ہو گئی اور پھر دو بڑے بڑے آنسو رخسارونپر سے نیچے کی طرف لڑھکے اسکے لب جوش غضب سے سکڑے اور آہ نے جسکو وہ دبا رہا تھا ایک سخت اینٹھن اور تشنج اسکے سینہ مین پیدا کیا۔ آخر کار وہ خط پڑھ چکا اور بجائے اسکے کہ وہ اسکو پھر پاکٹ بک مین رکھ دیتا اُسنے اپنی جیب مین رکھ لیا اور پاکٹ بک کو بند کر کے اور باندھ بوندھ کے اسی مقام پر پھینکدیا جہان سے اُٹھایا تھا۔

اب مارکوئس آف آرڈن ایوان عالیشان سے باہر نکلا اور خاص اپنے کمرے کیطرف جا رہا تھا کہ ایک ملازم نے ٹھہرا کے عرض کیا :۔

حضور کو بیگم صاحب نے یاد فرمایا ہے۔ آج ہی شب کو جسوقت مزاج مین آئے ایک آدھ گھنٹے کے لیے ہو آیئے !!

چارلس۔ ویں ابھی ابھی جناب عالیہ کی خدمت مین حاضر ہونگا !!

یہ جواب تو چارلس نے دیدیا مگر اُسکو اس غیر معمولی طلبی کا جو اُسکی سوتیلی مان نے کی تھی کمال تعجب ہوا اور چونکہ اسوقت اُسکے دل کی حالت نہایت ہی منتشر تھی اسلیے اس طلبی کی نسبت بھی اور کوئی خیال سوا اسکے نہ آیا کہ یہ بھی مختلف و خوفناک معاملات کا جنمین اُسکے خیالات ڈوبے ہوے تھے ایک جزو ہے۔

بس سیڑھیو نپر جلد جلد چڑھ کے مارکوئس آف آرڈن فوراً ڈچز آف بلمانٹ کے روبرو موجود ہوا!

چھتیسوان باب

(سوتیلی مان اور مارکوئس)

اُسوقت سے جب ہمنے پہلے ڈچز آف بلمانٹ کو ناظرین سے معرفی کیا تھا اب وہ بہت ہی بدل گئی ہے۔ اس دو سال کے عرصہ مین جو بہت سختی سے گذرے رفتہ رفتہ گُلانے اور گھلانیوالے تفکرات و ترددات نے اُسکے چمکتے ہوے چہرے اور گول گول اور سڈول جسم پر اپنا اثر ظاہر کیا تھا۔ چہرہ زرد ہو گیا تھا رخسارونمین گڑھے پڑ گئے تھے۔ جسم پچھپچھے وہ گداز ہی باقی نہ رہا تھا اب اُسکا برس ختالیس ایک کا سن ہو گا اور اگرچہ اُسکے سیاہ سیاہ بالون کی شان و شوکت مین ایک بھی چاندی کی دھاری آئی ہوئی معلوم نہین ہوتی تھی اور اگرچہ اُسکے دُرِ دندان کی آبداری ویسی ہی پوری کاملی تھی جیسی پہلے تھی تاہم جتنی اُسکی عمر تھی اُسسے بہت زیادہ معلوم ہوتی تھی اُسکے خط و خال او پریشانی پرحزن و ملال نے نرمی و استقلال سے

قیام کیا تھا اور آئینہ کے سے صاف خیالات اپنی برجستہ فصاحت سے بزبان حال
گویا تھے کہ اس دنیا کی مسرت کے خواب کو اگسٹا نے خیرباد کہدیا ہے اور بظاہر تھا کہ
اب پژمردہ محبتوں اور غارت شدہ اُمیدوں کا چھپا ہوا رنج و اندوہ اُسکے حصہ مین
تھا اور کچھ نہین تھا"

ڈچز آف بلمانٹ کے خاص کمروں کی تیاری و آرائش و زیبائش اور
سجاوٹ وغیرہ کی وجہ سے ہمنے اس ناول کے کسی ابتدائی باب مین ایک چھوٹا
مگر نہایت ہی نفائس اور غرائب سے آراستہ کمرے کا بیان کیا تھا جسمین عالی رواج
مستورات کے شوق ذوق اور عالی مذاق کے سب طرح کے ثبوت کثرت سے موجود
تھے اور اب ہم دیکھتے ہین کہ اسی کمرے مین آتشدان کے قریب سوفا پر وہ ماہرو
عنبرین موجلوس فرما ہے۔ اگرچہ وہ شب کا وقت تھا تاہم اسکو اتنا خیال کہان تھا
کہ وہ صبح کا لباس پہنے تھی۔ ایک نہایت عمدہ بیش بہا سرمائی چادر مین اسکا جسم
لپٹا ہوا تھا اور اُسکے بال شانوں پر پریشانی سے بکھرے ہوے تھے!

جب مارکوئس آف آرڈن کمرے مین داخل ہوا ڈچز نے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلیے
بڑھایا اور کہا۔

ڈچز "ای چارلس مین تمھاری بہت ممنون ہوئی کہ تم اسقدر جلد میرے
بلانیسے آگئے اور میری استدعا کی طرف فوراً تمنے توجہ کی بیٹھ جاؤ۔ ہم دونون چند
منٹ تک باہم کچھ بات چیت کرینگے کیونکہ میرے ذہن مین یہ بات آتی ہی کہ ہم
دونونکو اپنے دلکا حال ایک دوسرے سے صاف صاف بیان کردینا ضرور ہی
لیکن "ای منصف خدا!"

رئیس اعظم کی بی بی نے اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف بہ نسبت سابق کے اکی مرتبہ
زیادہ غور سے دیکھکے کہا۔

"لیکن ای منصف خدا کیسی عجیب و غریب طرح کی وحشت تمھارے چہرے سے
پائی جاتی ہی۔ کیا خدانخواستہ کوئی ایسا امر واقع ہوا ہی جس سے!!"

چارلس ؎ میں تمکو ایک لحظہ میں ایکدم سے جواب نہیں دیسکتا۔ اور نہ اُس سب حال کے بیان کرنے مین جو مجھے معلوم ہے اور جیسی کچھ مجھپر گذرتی ہے چند الفاظ کافی ہونگے "

یہ سن کے ڈچز گھبرا گئی اور اُسکو تعجب و حیرت پیدا ہوئی۔ اُسنے کہا۔

ڈچز۔ اچھا تو چارلس۔ بیٹھو۔ کئی مہینے سے مین تمکو بُلانا چاہتی تھی کیونکہ چند معاملات ایسے تھے جنمین تمھارے مشورے کی ضرورت تھی۔ لیکن اُن معاملات مین دست اندازی کرنے اور دخل دینے سے مجھے ہمیشہ پس و پیش تھا۔ اور اس بات کا اندیشہ رہا کہ مبادا میرا مافی الضمیر اُلٹا سمجھا جائے۔ لیکن اب چارلس مین اپنی اُس آرزو کو جو مجھکو ایسے معاملات مین تمسے صلاح لینے کیلئے آمادہ کرتی ہے جنمین مخصوص تمھارا لگاؤ بہت ہی زیادہ ہے اور نیز جنسے معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری خلیق بہن میری کی مسرت کو ضرر پہونچا ہے اب زیادہ روک نہین سکتی "

مارکوئس آف آرڈن۔ ای میری پیاری سوتیلی ماں۔ تمنے ہمیشہ میری بہنوں کے اور میرے ساتھ ایسا مہربانی سے سلوک کیا ہے کہ کوئی بات جو تم ہماری بھلائی کیلئے کہو یا کرو گی ایسی نہ ہوگی جسکے اُلٹے معنی لگائے جائین۔ کلیرسا کے خیالات کی نسبت مین سقدر شدومد سے کہہ نہین سکتا ہون کیونکہ بہ نسبت میری چھوٹی بہن کے وہ مجھ سے ہمیشہ کشیدہ ہی رہتی ہے۔ لیکن میری۔ اور خاص اپنی نسبت مین بخوبی ہو کے کہہ سکتا ہو کہ ہم دونون نے بڑے رنج و ملال سے دیکھا ہے اور اب بھی زیادہ رنج اور حیرت اور سچے غم سے اُن شہادتوں کو دیکھتے ہیں جو دو سال گذشتہ سے آپ کی تنہا نشینی اور گوشہ گزینی اور ایک خاص طریقۂ بسر حیات نے آپ کے انتہا کے مستقل اندوہ والم کی نسبت دی ہین اور جن مین غلطی کو اصلًا اور مطلقًا دخل نہین ہے۔ ہم کو واجب تھا کہ اب تک کبھی کے ہم آپ کو تسکین دیتے مگر آپ کے غم والم کو ہم نے ایسا طاہر اور پاک پایا جس سے ہم کو دخل بیجا اور بغیر استحقاق کے مداخلت کی جرأت نہ ہوئی "

ڈچیز۔ (غم اندوز اور دلسوز آواز سے) "چارلس مین تمھاری بہت شکر گزار ہوں۔ تمنے جو میرے ساتھ اسقدر ہمدردی ظاہر کی اسکا مین تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لیکن تمکو اپنا ہی رنج والم کیا کم ہی اور اسی طور پر غریب میری بھی اپنے حزن و ملال مین مبتلا رہتی ہی۔ افسوس ہی۔ نہایت افسوس ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس گھر پر کسی نے جادو کر دیا ہی۔ نحوست کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہی کہ وہ ہر ایک کے غنچۂ مسرت کو جو اس گھر مین کھلنے کو ہوتا ہی کمھلا دیتی ہی"

مارکوئیس آف آرڈن۔ اے میری پیاری سہیلی! ان پہلے تم اپنے رنج و ملال کا راز مجھ سے کہو"

ڈچیز۔ نہین چارلس پہلے ہم تمھاری چھوٹی بہن اور پھر تمھاری نسبت گفتگو کرینگے اور میری کے حال سے شروع کرتے ہین وہ صریحًا ہم لوگونکی آنکھون کے سامنے ہلاک ہو رہی ہی اور کسی مین اتنی جرأت پائی نہین جاتی اور نہ کوئی ارادہ کرتا ہی یا اختیار رکھتا کہ اسکے بچانے کیلئے اپنا ہاتھ پھیلائے ان سب باتون کے معنی کیا ہین۔ وہ ارل آف کاسلنڈیل کو پیار کرتی ہی اور وہ بھی اسکو پیار کرتا ہی۔ ان دونونکی یکجائی مین اب کون امر سدّ راہ ہی۔ جب یہ بات مشہور ہی کہ کاسلنڈیل میری پر دل و جان سے فدا ہی اور اسکی محبت مین تبدیلی واقع ہونا ممکن ہی نہین تو پھر وہ یہان آتا کیون نہین ہے یہ امر دو بات سے خالی نہین یعنی یا تو وہ اس گھر ہی سے خارج کر دیا گیا ہی۔ یا کسی خاص وجہ سے وہ علیحدگی اختیار کرنیکو مجبور ہوا ہی۔ ایک بات مین اور کہے دیتی ہون کہ ایک شخص جسکو اپنے روپیہ کا بڑا گھمنڈ ہی وہ اس گھر مین ایسی بیباکی۔ بے تکلفی سے آمد و رفت رکھتا ہی گویا یہ اسی کا مکان ہی۔ چارلس تم سمجھ گئے ہوگے کہ مسٹر کارنس کی طرف یہ میرا اشارہ ہی"

مارکوئیس۔ "وہ حرام زادہ"

نوجوان مارکوئیس نے یہ کلمہ اپنے لب بگیر کے آہستہ سے کہا کیونکہ جو کیفیت اُسنے ابھی ابھی ایوان عالیشان مین دیکھی تھی وہ اُسکے حافظہ مین ایک ہیبتناک سرعت کے ساتھ پھر تازہ اور زندہ ہو گئی۔

یہ کلمہ گو آہستگی سے کہا گیا تھا لیکن ڈیجز نے سُن لیا تھا اسلیے اُسنے کہا؛
ڈیجز - اوہ - تم اُسکو سخت کہتے ہو - پس معلوم ہوا کہ اُسکی بداندیشی سے واقف ہو
کیون - مجھے تو یقین کلی ہے کہ اس گھر مین تمھارے باپ یا کسی دوسرے شخص کا وہ دلی
بدخواہ ہے - مین متعصب نہین ہون - مگر ایسا بھی نہین ہے کہ ہونہار پر میرا بالکل اعتقاد ہی
نہ ہو۔"

چارلس - (تلخکامی سے) "اور اگر تمکو ہونہار خرابی یا شدنی کالنس کی وجہ سے
سوجھتی ہے تو درحقیقت اُسپر اعتقاد کرنے مین تمنے غلطی نہین کی ہے - تو تو پھر سُنو اور
جانو کہ قصر بلمانٹ پر سلیف پھر قابض ہین -

ڈیجز (چونک کے) "اوہ - تب تو مجھے صحیح صحیح اسکی خبر ملی تھی میری اصون خود نہین
سے ابھی ابھی ایک نے اتفاقیہ بیان کیا تھا کہ مُلاقاتیون کے منتظر رہنے کے کمرے
مین اُسنے دو کریہ منظر شخص بیٹھے دیکھے تھے - اور دو برس ہوے جس شب کو
دعوت بال تھی یہی دونون شخص یہان دکھائی دیے تھے۔"

اِسقدر کہہ کے اگسٹا کے سینہ مین کثرت سے جوش پیدا ہوا کہ پھر اُس نے
سلسلۂ کلام اِس طور پر شروع کیا -

"اور یہ خبر سُنکے جو شدنی ہفتون اور مہینون سے میرے دلمین بسی ہوئی تھی اُس سے
بہت بدشگون باتین اور بری بری فالین ایک جگہ جمع ہوتی ہوئی معلوم ہوئین اور
اِس شدت اور کثرت سے اُنھون نے میرے دِلکو خرابیون اور بلاؤن کی پیشینگوئیون سے
پُر کیا کہ وہ پھٹنے اور چھلکنے کے قریب ہوگیا ہے - جب یہ نوبت ہوئی تو میرا ارادہ ہوا کہ
تمھارے ساتھ جس صلاح و مشورہ کی مجھے مدت سے آرزو تھی اور جسمین مین برابر
دیر لگاتی جاتی تھی اُسکو اب زیادہ ملتوی کرنا مناسب نہین ہے - اب تم مجھ سے کہو -

چارلس - اب تم مجھ سے کہو کہ تم اپنے باپ کے معاملات کا حال کیا جانتے ہو - کیا وہ
غیر صلاح پذیر ہین اور اُنکی درستی نہین ہوسکتی - یہ دوسرا حملہ جو عدالت کے ملازمون نے
کیا ہے کیا یہ بھی کالنس کی وجہ سے ہوا ہے - اور اگر ایسا ہے تو اُسکا انجام کیا ہوگا۔"

چارلس ۔ ہاے ۔ یہی سوال ہی ۔ یہی پچھلا سوال ہی جو مین اپنے دل سے
ایک منٹ مین سو سو بار کرتا ہون"
یہ فقرہ قریب قریب دیوانگی کی حالت مین اُسنے ایک جوش سے کہا ۔ اور پھر
اسقدر اور مستزاد کیا ۔
اور کسی قیاس یا پیش بینی سے یہ سوال حل نہین ہو سکتا"
ڈچیز (نہایت دلسوزی اور سنجیدگی اور فروتنی کی آواز سے) "جو جو تمکو معلوم ہو
چارلس سب کہو ۔ ایک بات بھی باقی نہ رکھو مین تمھاری منت کرتی ہون ۔ باوجودیکہ
مین خود اپنے رنج والم مین گرفتار ہون تاہم اس دو برس یا اٹھارہ مہینے مین تمھاری
اس بدلی ہوئی حالت سے آگاہ تھی ۔ لیکن ابتک اس بارے مین تمسے پوچھنے کی
مجھے جرأت نہین ہوئی مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر مجھ سے تسکین حاصل کرنا اور مجھے
اپنا ہمراز بنانا تمکو مرکوز خاطر ہوتا تو تم خود بغیر میرے کہے اور پوچھے میرے پاس آتے
اور اپنا بھید مجھ سے ظاہر کرتے ۔ اور چونکہ تم اب بچہ نہین ہو اسلیئے مین نے مناسب
سمجھا کہ مین خود تمھارے خلوتخانۂ دل مین تمھارا البطون دریافت کرنیکے لیے مخل ہوتی
بیشک تمھاری غریب بہن کے غم کا سبب مین نے سنا ہی ۔ دیکھا ہی ۔ اور سمجھ لیا ہی
اور افسوس ہی کہ وہ سب پر آشکارا ہی ۔ گھر بھر جانتا ہی ۔ اور جتنے اُسکے احبا و رفقا
و شناسا ہین سب اُس سے واقف ہین ۔ لیکن چارلس تمھارا کچھ ایسا استقلال سے
ہمیشہ بنا رہنے والا رنج اور غم ہی کہ اُسکی اصلیت اور ماہیت میرے قیاس مین نہین
آتی ۔ اور اگر تم مجکو اپنا ہمراز بنانے کے قابل سمجھو تو مین کمال جرأت سے تمھارا بھید
جاننے اور اسکو پوشیدہ رکھنے کو تیار ہون ۔ اے میرے پیارے لڑکے یہ بات یاد رکھو کہ
مین سچ تیلی ہان کا سا دباؤ تمپر ڈالا نہین چاہتی ہون ۔ مین تمسے دوستانہ گفتگو کرتی ہون
تمسے دوستانہ برتاؤ رکھتی ہون"
چارلس ۔ اور ایسا ہی مین تمھارا لحاظ کرونگا ۔ اور ایسا ہی مین تمھارے
ساتھ برتاؤ رکھونگا ۔ علاوہ اسکے مجھے تمھاری صلاح کی از بس ضرورت معلوم ہوتی ہے

بہت سی باتوںمین مین تمسے مشورہ لیا چاہتا ہون۔ اور میرے دلمین جو رنج والم کا غبار بھرا ہوا اُسکو نکال ڈالنے سے مجھے تسکین ہوگی۔ مین اپنے رنج والم مین الفاظ کی صورتین پیدا کرونگا۔ تاکہ اُسکو گوش ہوش شنوا اور اپنے دلمین اُسکی مقدار کا قیاس کرو۔ لیکن سب سے پہلے اے میری پیاری سوتیلی ماں"!
اتنا کہکے چارلس اپنی کرسی اُسکے قریب لایا اور اپنی نگاہ دلسوز رقت آور اور ترحم انگیز اُسکے چہرے کیطرف اُٹھائی گویا اُسکو پہلے ہی سے ڈچزکے انتہا کے رنج وعذاب پر جو اُسکے اظہار اسرار سے ڈچزکے سینہ مین پیدا ہوتا رحم آیا تھا!
سب سے پہلے۔ (بہ آہستگی تمام) "مین تمکو اس امر سے متنبہ کرتا ہون کہ تم سکتہ مین ڈالنے اور حیرت مین لانیوالے انکشافات کے قریب پہونچ گئی ہو۔ تم ہیبتناک اور چونکا دینے والی باتین سُنا چاہتی ہو۔
ڈچز۔ (شدت کی بےصبری سے) "چارلس ذرہ ذرہ کہو۔ ایک ایک بات کہو کوئی بات چھپا نہ رکھو۔ مجھے سننے کی تاب طاقت ہے۔ مین تیار ہون"!
مارکوئس "نہین نہین۔ تم تیار ہو ہی نہین سکتی ہو۔ تمھین سننے کی تاب طاقت ہو ہی نہین سکتی خواہ کتنے ہی وسیع تمھارے قیاسات کیون نہ ہون خواہ دور سے دور تک تمھارے خیالات کیون نہ دوڑ سکین تاہم ممکن نہین کہ بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتون کے قریب تک جو تمھارے واسطے ذخیرہ مین جمع ہین تم پہونچ سکو۔
ڈچز (دہشتناک تنبیہ کی نوعیت سے حیرت زدہ ہو کے) "بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتین۔ میرے واسطے ذخیرہ ہین"!
چارلس "ہان۔ لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتین۔ انتہا کی زبون وزشت شدت سے قبیح"!
یہ کہتے ہوئے مارکوئس کی آنکھین بدفال ڈھٹ سے کھلتی اور پھیلتی جاتی تھین اور اُسکے لب ایسے سفید ہوتے جاتے تھے جیسے کسی مُردے کی لاش کے ہوتے ہین۔
ڈچز "یا میرے اللہ۔ اسکے کیا معنی ہین"!

یہ کہتے ہوئے اُسکے صاف منھ پر تمام دل دکھانیوالے عذاب و عقوبت اور مید ہیم کے آثار پیچ و تاب کھاتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور اُسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ اُسنے اِس طور پر اپنا فقرہ تمام کیا۔

"تم بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی سیئتون کا ذکر کرتے ہو۔ بیشک و شبہہ ضرور بالضرور جرائم سے تمھاری مراد ہوگی"!

چارلس "میری یہی مراد ہے۔ میری یہی مراد ہے"!

یہ کلمات اُسنے اپنے دانتون کو بھینچ کے کہے۔ اور پھر کہا۔

"جہنمی جرائم جنپر خدا کی لعنت جنپر خلقت کی پھٹکار"!

ڈچز "یا خدا کون شخص اُنکا مرتکب ہے"!

یہ الفاظ مرنیوالے کی سی آواز سے اُسکے منھ سے نکلے۔ کیونکہ اُسکے دل کو اِس سوال کا پہلے ہی جواب ملگیا تھا۔

چارلس۔ (نہایت جوش اور تیزی سے) "کون شخص اِنکا مرتکب ہوا ہے میرا باپ۔ تمھارا شوہر"!

ڈچز "اللھم احفظنا من کل بلاد"!

یہ کہہ کے ڈچز سوفا پر بیٹھ کے ڈھل گری غشی یا بیہوشی سے نہین بلکہ نا اُمیدی آمیز بیحسی کی حالت مین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی ہمت کو انتہا کا صدمہ پہونچا تھا۔ اور وہ ٹوٹ گئی تھی۔

اِسکے بعد کمرے مین بہت دیر تک عالم خاموشی طاری رہا اور اِس عرصہ مین مارکوئس آف آرڈن بیٹھے بیٹھے اپنی غمگین دلسوزی سے اپنی ناشاد سوتیلی ماں کی طرف دیکھتا رہا۔ خیالات کی خوفناک نوعیت کے جوش مین جو گدھ کی طرح اِسکے دماغ کا شکار کر رہی تھی۔ اُسکے سفید سفید لبون کی جنبش پیشانی کی شکنونکا پھیلنا اور سکڑنا اور آنکھونکی بدیمن و بدشگون شعلہ باری سے آشکار تھی۔

آخرکار ڈچز سوفا پر آہستہ آہستہ اُٹھ بیٹھی اور نہایت آہستہ آواز سے

جسمین بیحد وحساب درد والم ملا تھا اُسنے کہا۔

ڈچیز ۔ چارلس ۔ چارلس ۔ مجھ سے سب حال بیان کرو۔ جان کنڈی کا پہلا پہلا دورہ ہوچکا۔ آزاردہ اذیت کی زیادتی اپنے پہلے پہلے دخل کا اثر دکھا چکی۔ اب چارلس مین سننے کو تیار ہون مگر میری بار بار یہی التجا ہی کہ جو جو حال تمکو معلوم ہو وہ ذرا ذرا بیان کرنا کچھ بھی باقی نہ رکھنا!!

مارکوئس ۔ (ضربت الفاظ سے) "مین ایسا ہی کرونگا۔ ہان۔ بہت مناسب بلکہ واجب ہی کہ تمکو کل حال سے واقفیت ہو جائے۔ اور اسلیے مین اپنی حکایت بعض خاص خاص حالات کے بیان سے شروع کرونگا جنسے اُس تبدیلی کا سبب جو مجھ مین دو سال گزشتہ سے آگئی ہی ظاہر ہو۔ ای میری سوتیلی مان مہربانی سے تم پچھلی باتین اپنے حافظ مین لاؤ اور ۱۶ جنوری ۱۸۴۴ء کے واقعات کو یاد کرو"!

جان کنڈی کی دل شکن آواز سے جو رنج اور یادآوری واقعات گزشتہ سے اچانک پیدا کردی تھی ڈچیز نے کہا"!

ڈچیز ۔ یا خدا۔ اُس دن کے واقعات کا میرے دماغ پر داغ ہی۔ کیا ممکن ہے کہ تمھارے رنج و آلام کی تاریخ بھی وہی ہو اور میرے رنج و آلام کی طرح اُنکی ابتدا بھی اُسی ہیبتناک شام سے ہو!!

نوجوان رئیس اعظم ۔ نہین دعوت کی شام سے نہین بلکہ اُس دن کی صبح سے اور مین پختگی سے ظاہر نہین کرسکتا کہ میرے غم و آلام کی ابتدا خاص اُس وقت سے ہوئی ہی جسکا حوالہ دیا گیا ہی کیونکہ میری حکایت کے ابتدائی حصہ کے ساتھ جو مین اب ظاہر کیا چاہتا ہون بہت سی خوش آیندہ اُمیدین ہمردیف تھین بہت دل پسند خیالات اور نہایت راحت آور خواب ملے ہوسکتے تھے!!

ڈچیز ۔ ہاے ۔ ہاے ۔ تب تو تمنے بھی پیار کیا ہی۔ اور بدنصیبی سے پیار کیا ہی"!

یہ بات ڈچیز نے بہت آہستہ تلے ہوے الفاظ اور نہایت دردآمیز آواز سے کہی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ نادانستگی مین وہ اس سوال سے جو اُسنے اپنے سوتیلے بیٹے سے

کیا اپنی زندگی کا ایک بھید ظاہر کرنا چاہتی ہو۔
مارکولس :- ہان مین نے پیار کیا ہی اور خدا ہی جانتا ہو کہ کس اشتیاق اور جوش سے مین نے پیار کیا ہو۔ مگر اے میری پیاری سوتیلی مان جب مین تمسے کہتا ہون کہ تم اس قابل یادگار دن کی صبح یاد کرو جو تمھارے حق مین قریب تھا کہ مہلک ثابت ہو کے ختم ہوتی۔ اور جب مین چاہتا ہون کہ تم اُس تاریخ پر اپنی توجہ قائم کرو تو مین اس بات کو بھی تمسے تحقیق کیا چاہتا ہون کہ آیا تمکو ایک خاص واقعہ بھی یاد ہو۔ وہ خاص واقعہ جو تمھارے نزدیک گو بالکل خفیف اور ناچیز ہو مگر میرے واسطے وہ کافی طور پر اہم تھا جسپر میری تقدیر کے نفاذ کی ماہیت اور کیفیت منحصر تھی"
یہ سوال سُنکے ڈچز حیران ہو گئی اور اسکی سمجھ مین اپنے سوتیلے بیٹے کی بات نہ آئی۔ اور اُسنے پوچھا۔
ڈچز :- "کس واقعہ کا تم حوالہ دیتے ہو"
چارلس :- یاد کرو۔ حافظہ پر زور ڈالو۔ اور دیکھو کہ تمکو ایک نوجوان سینے والی کا جسکا مین ذکر کرتا ہون اُس خاص دن آنا یاد ہو"
جون ہی ایک راست بات کا اشتباہ ڈچز کو ہوا وہ یہ سُنتے ہی ایکدم تبرد س خوف کھا کے جوش مین آئی اور پھر اسنے کہا۔
ڈچز :- یا خدا۔ تم کہتے کیا ہو۔ تمھاری مراد کیا ہو۔ ہان مجھے وہ واقعہ جسکا تم حوالہ دیتے ہو خوب یاد ہو"
چارلس۔ (کمال شوق سے) "بس تمکو وہ نوجوان سینے والی بھی یاد ہو"
ڈچز :- ہان۔ ہان۔ مجھے یاد ہو۔ پھر کیا"
چارلس :- وہ ایک شکیل لڑکی تھی۔ اور ایسی خوش اطوار اور تربیت یافتہ تھی جیسی اِس ملک کی بیگمات ہین۔ تمنے ان سب باتونکا بھی لحاظ کیا تھا"
ڈچز :- ہان مین نے لحاظ کیا تھا۔ ہان مین نے لحاظ کیا تھا۔ تو پھر تم نے اُسکو دیکھا"

مارکوئس۔ (سنجیدگی سے) ہان مین نے اُسکو دیکھا اور وہ میری منظور نظر ہو گئی
مین اُسکو پیار کرنے لگا!!
ڈچز (جوش سے) "اُسکا نام۔ اُسکا نام!!
مارکوئس "ورجینیا مارڈنٹ!!
رئیس اعظم کی بیگم یہ سُنکے اپنی سوفا پر بیٹھے کے بل دراز ہو گئی اپنے دونون
ہاتھون سے اُسنے اپنی پیشانی اس طور پر دبائی گویا وہ اپنی پیشانی کا سخت اختلاج
ساکن کرتی تھی اور ایک منٹ سے زیادہ تک بیحس و حرکت پڑی رہی!!
آخر کار اُسنے اپنے ہاتھ سر سے بہ آہستگی علیحدہ کئے اور کمال سنجیدگی اور
تحمل سے نوجوان رئیس اعظم کے چہرے کیطرف دیکھتے ہوے وہ آگے کیطرف جھکی
اور اُسکی طرف اپنا سر جھکا کے اس طور پر گویا ہوئی۔
ڈچز۔ چارلس۔ چارلس تم مجھے اس طور پر جواب دو جس طور پر تم اپنے خدا کے
روبرو اُسکو جواب دیتے۔ کیا ورجینیا کی حرمت اور عفت کھائے خطرناک نفسانی
کا شکار ہو گئی ہے۔ یا ایسی آزمائش کے موقع پر وہ صاف اور بیداغ بچ رہی
مجھ سے کہو چارلس سچ سچ مجھ سے کہدو جسقدر تم میری دُعاؤن کی قدر کرو
یا میرے کوسنے کا اندیشہ کرتے ہو!!
مارکوئس نے یہ سُنکے اپنی سوتیلی مان کے طریقہ اور الفاظ اور نگاہون کو دیکھ
کے تعجب کیا اور اُسکی جانب دیکھ کے کہا۔
مارکوئس "ورجینیا تو عصمت اور معصومیت کی فرشتہ ہے!!
رئیس اعظم کی بیگم نے اسکا بازو زور سے پکڑا اور اُسکی طرف ایسی نظر سے دیکھا
جو لشرہ اور دل کی کیفیت جانچنے اور وزن کرنے مین دھنسی جاتی تھی اور یہ کہا۔
ڈچز۔ چارلس۔ تم قسم کھاتے ہو کہ تم سچ بولتے ہو!!
اُسکے تعجب کا ازدیاد وحشت کی حد تک پہونچ گیا تھا کہ الفاظ پر ایسا زور ڈال
کے جسکا دل پر اثر پہونچتا تھا۔ اُسنے مکرر کہا۔

چارلس۔ ہان ہان مین قسم کھاتا ہون!!

ڈچز۔ تب تو اے چارلس وہ خدائے پاک جو آسمان پر ہی تمکو برکت دے!!
سوتیلی مان کے رخسارون پر آنسوؤن کی دھارین روان تھین جب اسنے
جوش اور دلسوزی کی آواز سے یہ دعا دی۔ نوجوان رئیس اعظم کے پانؤن کے پاس
وہ دو زانو بیٹھ گئی اور اسنے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور اسپر اپنے لب زور سے
مس کئے اور کہا۔

"چارلس۔ مین تمھاری کمال شکرگزار ہون جس دل سے جس سچائی سے
بیریائی سے مین تمھاری اس بات کی شکرگزار ہون کہ تمنے اس لڑکی کی آبرو قائم
رکھی جسکی نیکی ہی بے شائبہ ریا اسکا جہیز ہی وہ خدا ہی جانتا ہی جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہی"
اور یہ کہہ کے مارکوئس کے ہاتھ کو اپنے بوسون اور اپنے آنسوؤن سے چھپا کے اُس
اپنی لجاجت اور انکسار کی حالت سے ڈچز کھڑی ہوگئی۔ سوفا پر پھر اسنے اپنی جگہ لی
اور اپنے چہرہ کو تکیہ سے چھپا کے اپنے جوش اور جذبہ اور رنج و الم کی لہرون کو موج زن
کیا۔ لیکن سوتیلا بیٹا اسکے خشمہ جوش کی تھاہ نہ لے سکا۔

۳۷ سینتیسوان باب

(منظر کنسر ویٹری پر باز نظری)

مختلف اور متناقص جوشون کے نکل جانے سے جو ڈچز آف بلمانٹ کے
سینہ مین بھرے ہوے تھے ایک تعجب انگیز تسکین پیدا ہوئی۔ اور اپنے سر کو تکیہ سے
اٹھا کے اُسنے آنسوؤن کے نشان رخسارون سے پونچھے۔ نگاہون کو مستقل کیا اور
مارکوئس کی طرف ایسی نظرون سے دیکھا جسسے پایا جاتا تھا کہ اُس سے دریافت کرتی ہی
کہ کہان تک ڈچز اُسپر اعتبار رکھ سکتی ہی۔ وہ ان نظرون کے معنی سمجھ گیا اور آہستہ
اور نرم آواز سے اُسنے کہا۔

مارکوئس۔ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمھارا کوئی بھید ہے جسکو میرے روبرو

ظاہر کرنے مین تمھارا نصف سے زیادہ میلان پایا جاتا ہے۔ یقین مانو اے میری پیاری سوتیلی مان مین تمھارے اعتبار اور اعتماد کے تام و کمال قابل ہون علی الخصوص اس حالت مین جب میری یہ نیت ہے کہ قبل اسکے کہ آج کی رات ہم دونون علیحدہ ہون مین اپنے دل کا کل حال تمسے بیان کرونگا اور ایک بات بھی کہے بغیر اپنے دل مین نہ رکھونگا"

ڈچز آف بلمانٹ نے چند لحظہ تک کامل غور کیا اور پھر کہا۔

بلمانٹ کی بیگم "سنو چارلس مین کیا کہتی ہون اور میری طرف متوجہ ہو پہلے تو مین تمسے ایک حکایت بیان کرونگی جسکو بادی النظر مین ہماری گفتگو کے اصل مدعا سے کوئی تعلق معلوم نہوگا لیکن آخر کو اسکے سلسلے سے اسکا ربط کلی پایا جائیگا"!

مارکوئس "اے میری پیاری سوتیلی مان کہو مین اسکے سننے کو توجہ اور لطف سے مستعد ہون"

ڈچز آف بلمانٹ "چند سال ہوے کہ اس سلطنت عظمیٰ کے ایک اعلیٰ ترین خاندان امرا مین ایک نوجوان خاتون تھی شرافت اور نجابت اور عالی رواج والون رئیسون اور امیرون کی دنیا مین وہ ستارہ کیطرح پوجی جاتی تھی کہتے ہین کہ وہ نہایت حسین۔ بہت قابل اور بڑی ہنرمند تھی۔ اور اگر شہرت کی زبان نے اسکی جسمانی دلکشی اور روحانی دلفریبی کی تعریف مین یہ کہا ہے کہ ایک لشکر عشاق اسکی اطاعت مین حاضر اور ایک سلسلہ سائلون کا اسکی نکاح کی درخواست ہر دم ہاتھ مین لیے موجود رہتا تھا۔ تو بالیقین ایسین سرمو بھی مبالغہ نہین کیا ہے لیکن باوجود کثرت سے مارکوئس اور ارل اور وائی کونٹ شادی کی غرض سے اس شمع حسن کے پروانہ تھے تاہم نہ تو وہ خود پسند تھی اور نہ متکبر۔ حالانکہ بڑے بڑے رنگیلے سجیلے البیلے فوجی افسر اسکے پانو پر اپنی پیشانی رگڑتے تھے اور بڑے بڑے ارکان دولت اور اعیان سلطنت اسکی نگاہ فسون ساز اور اسکے تبسم نیم باز کیلیے خوشامد کرتے تھے لیکن انمین سے ایک کی بھی اسنے پروانہ کی اور ایک غریب گمنام بے یار و مددگار نوجوان شریف آدمی کے ساتھ جو اسکے باپ کا پرائیوٹ سکرٹری تھا اپنی لو لگائی۔ ان دونومین باہمی محبت تھی۔ یعنے اُس عالی خاندان معالی دودمان خاتون اور

اُس آوارہ نمانشان نوجوان مین - وہ ایسی سچائی اور صدق دِل سے ایسے شوق و اشتیاق
سے ایسی تمنّا اور آرزو سے - ایسی گرمجوشی اور دلسوزی سے پیار کرتے تھے جسکی صرف
ناول لکھنے والے ہی تصویر کھینچ سکتے ہین اور جسکو شاعر ہی جان سکتے ہین - دلون کے
ملجانے کے کامل اثر سے جو دونونکو تحریک و تحریص دیتا تھا اور جو دونونکی آنکھون مین نہایت
رغبت سے کھلا مِلا رہتا تھا - دلگداز اور درد انگیز توجہ کی نگاہون سے جو وہ ایک دوسرے
پر ڈالتے تھے - ہوائے نفسانی اور محبّت کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون سے جو وہ لیتے تھے -
پیار اور محبت کی باتون سے جو اُنمین کمال ذوق شوق سے ہوتی تھین - ان سب گرما گرم
خیالات اور محسوسات اور نہایت فرح بخش اور راحت آور جذبون سے اُنھون نے اپنی
پیش بینی اور دانائی کو کھو دیا - دونون خفیہ خفیہ پیار کرتے تھے - اور دُنیا کو اس راز و نیاز
کا شُبہہ بھی نہین تھا - وہ جانتے تھے کہ اِس امر کی اُمید رکھنا یا اِس بات کا خواب
دیکھنا کہ نوجوان خاتون کے والدین ایسے شخص کے ساتھ جسکے پاس نہ تو دولت تھی اور
جو خاندانی بھی نہ تھا کبھی یگانگت کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرینگے - بیکار اور
بے سود اور داخل حماقت ہے - اسلیے لفظ عقد اِس نوجوان زوج کے درمیان کبھی
بولا ہی نہ جاتا تھا - بس نتائج سے بیفکر اور غافل ہوگئے - یا یون کہا جائے - کہ اپنی محبت کے
دن دوپہرے خوش آیند اور دِل پسند خواب مین بالکل اور بتمامہ ڈوب گئے وہ مطلق العنان
ہوگئے اور اپنی ہوائے نفسانی کی مسرتون اور خوشیون مین بسر کرنے لگے - اس ہوا و ہوس
کے نشے سے اُسوقت تک اُنکو ہوش نہ آیا اور اِس آرام و عیش کے خواب نوشین سے
اُسوقت تک وہ نہ جاگے جب تک کہ مہیب خطرہ اُنکے سامنے نہ آیا کیونکہ نوجوان خاتون مین
ماں بنجانے کے آثار پائے گئے - ناامیدی اور مایوسی کی حالت مین وہ اپنے والدین کے
پانون پر گر پڑی - بڑی زار نالی کی اور اپنے افعال و کردار سے اقبال کیا تم اُنکے
خوف اُنکے غصّہ اور اُنکے استعجاب کا ازدیاد خود قیاس کر سکتے ہو - مگر جب اُنکی بیٹی کو
معلوم ہوا کہ قطع نظر اِس سے کہ وہ اپنے افعال کے اقرار سے اپنی اُمید حاصل کرتی
اُسکا نتیجہ ایسا پیدا ہوا جو اُسکے انبساط اور مسرّت کا قاتل اور ضرر رسان تھا اُسوقت

جو وحشت اُسکو ہوئی اور جو رنج والم برداشت کرنا پڑا اُس سے کوئی بھی بات زیادہ نہین تھی۔ اِس بات کی بڑی توقع تھی کہ بیٹی کی توہین اور بے آبروئی کا لحاظ کرکے اُسکے والدین اُسکے چاہنے والے کے ساتھ اُسکا نکاح پڑھا دینے پر فوراً راضی ہو جاسینگے مگر بجاے اِس تجویز کے اُنھون نے فوراً آپسمین مشورہ کیا کہ اِس معاملہ پر کیونکر خاک ڈالنی چاہیے اور کس طرح اُسکا مخفی رکھنا مناسب ہے۔ کیا جانے اُسکے والدین نے کیا کیا منت آمیز دھمکیان دیتے اور اِس امر کی نسبت کہ نوجوان خاتون کو اُنھون نے خود اپنی آنکھون سے دیکھ پایا تھا کیا کیا غلط بیانیان کین کہ اُسکا ملول ورافسردہ دل چاہنے والا لندن چھوڑنے اور آئرلینڈ جانے کو مستعد ہو گیا۔ یہان اُسکے لیے ایک سرکاری عہدہ بہم پہونچا دیا گیا تھا۔ نوجوان خاتون کے ایام حمل مین حد درجہ کی احتیاط اور پوشیدگی عمل مین لائی گئی جو کارندہ اُسکے باپ کے علاقہ پر کام کرتا تھا اُسکی بیوہ بُلائی گئی اور اس عورت کو جو نہایت معزز و ممتاز تھی لندن کے اطراف مین ایک عمدہ اور چھوٹا سا مکان دے دیا گیا کہ وہ اُسمین رہے۔ وہان وہ نوجوان خاتون ایک لڑکی کی مان بنی جسکو بیوہ عورت نے اپنا بچہ قرار دے کے قبول کیا۔ نوجوان خاتون کے والدین نے ایک مختار سے جسکا نام آج تک مجھے معلوم نہین ہے ایسا انتظام کر دیا کہ ہر سہ ماہی پر وہ رقم معینہ اُس عورت کو دیدیا کرے۔ لیکن اسمین شک نہین کہ وہ مختار اُس راز سے جو اِس معاملے سے متعلق تھا آگاہ نہ تھا چارلس اِس بچہ کی ولادت کے بعد وہ نوجوان خاتون ایک ڈیوک کے ساتھ جو انگلستان کی فہرست اُمرا مین سب سے بڑے اور سب سے مغرور ڈیوکون مین مشہور ہے نکاح کے لیے مجبور کی گئی!!

ابھی ڈچیز اپنی حکایت ختم کرنے نہین پائی تھی کہ چارلس نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے غور سے اُسکے چہرے کیطرف نظر اُٹھا کے دیکھتے ہوے اِس طور پر اُسنے دخل در معقول دیا۔

چارلس۔ اَی سوتیلی مان اگر مین تمھاری دلریشی اور تمکو رنج پہونچانے کا باعث ہو جاؤن اور تمھارے رخسارون پر عرق انفعال لانے کا سبب بنجاؤن تو تم مجھے

معاف کرو۔ مگر مین کرون تو کیا کرون مجھے تمھاری حکایت کے معنی سمجھنے مین کچھ تعجب اور حیرت نہین ہی!!

ڈِچیز (نیچی نگاہون سے)۔ اور نہ میری یہ نیت تھی کہ تمکو حیرت ہو۔ ہان یہ بات میرے خیال مین ضرور تھی کہ مین اپنی روسیاہی اور رُسوائی کی حکایت رفتہ رفتہ بتیر حالی کرون نہ یہ کہ ایک دم سے ایک ہی لحظہ مین سب باتین تسلیم کرلون اور اسیطرح سے

چارلس "اور اسیطرح سے رفتہ رفتہ تم مجھپر ایسے تعجب انگیز۔ ایسے حیرت خیز ایسے چونکا دینے والے ایسے سکتہ مین ڈالنے والے۔ حال کو ظاہر کرو۔ کہ وَرجِنیا مارڈنٹ"!!

ڈچیز "میری ہی سگی بیٹی ہی"!

چارلس کا فقرہ ڈچیز نے اُسکی طرف سے پورا کرکے اپنے ہاتھ مین ہاتھ رکھ کے سر نیچا کر لیا اور اُسوقت جب وہ اِس طور پر ایک منٹ سے زیادہ تک بحس و حرکت خاموش بھی رہی تو ہو بہو بیحیائی اور رُسوائی کے لعنت سنگی سے مشابہ تھی۔

چارلس (ڈچیز کیطرح اپنا ہاتھ ہاتھ مین رکھ کے۔ لیکن مایوسی اور رنج سے) "تمھاری سگی بیٹی"! (زور زور سے چلا کے) ہائے تو کہان ہی وَرجِنیا۔ تو کہان ہے اے میری فرشتہ۔ اے میری مجسّم حُسن!!

ڈچیز۔ (آخر کار سر اونچا کر کے اور اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف شوق سے دیکھ کے) "تو تمکو نہین معلوم ہی۔ چارلس وہ کہان ہی"!!

چارلس "خدا کرتا کہ مین اُسکے مکان کا پتہ پاتا لیکن ابتو کوئی بات بھی جو اُس سے تعلق رکھتی ہی مجھے معلوم نہین ۔ مجھے یہ بھی نہین معلوم ہے کہ آیا وہ ابتک زندہ آدمیون کے ملک مین ہی یا اُس مُلک مین ہی جہان اِس دنیا کو چھوڑ کے مرتاض لوگ چلے گئے ہین!!

اور خیالات کے غلبہ سے مغلوب ہو کے اُسکی آنکھون سے جو سے اشک جاری ہوئی۔ کیونکہ ایسا نا محدود جیسا آسمان ہی اور ایسا عمیق جیسا اتھاہ سمندر ہی اُسکو تیری محبت تھی۔ اے وَرجِنیا مارڈنٹ!!

ڈچیز۔ (چلتے چلتے خیالات کی آواز سے اچانک) "ہم اُسکا پتہ لگائینگے۔
چارلس۔ ہم اُسکے گھر کا پتہ ہر جگہ ڈھونڈھینگے۔ مگر شرط یہ ہی کہ غریب لڑکی
اس دنیا مین ہو۔ یا میرے خدائے پاک۔ دو برس ہوئے کہ مین نے ایک نوجوان
لڑکی کو اسی پاس کے کمرے مین کھڑا ہوا دیکھا تھا۔ وہ ایسی حسین و جمیل تھی جیسے فرشتہ
اُسوقت میرے دل کے جوش کو کوئی بیان نہین کرسکتا۔ جب مین نے اُس سے
اُسکا نام دریافت کیا تو اُسنے جواب دیا "ورجنیا ہارڈونٹ!" اُس روز سے جب مین
کا رندہ منتظم علاقہ کی بیوہ سے اُسکے مکان پر رخصت ہوئی تھی اور مین نے اپنے
شیر خوارہ بچہ کو بی بی ہارڈونٹ کی گود مین دیکھا تھا وہ پہلا دن تھا کہ مین نے
اپنی سگی بیٹی کا حال سنا یا اُسکو دیکھا تھا۔ لیکن ہائے۔ وہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع
کی تاریخ فی الحقیقت یادگار کے قابل ہی صبح کو میرا مقابلہ خود میرے اپنے بچہ سے ہوا جس کو
مین نے اٹھارہ برس سے نہین دیکھا تھا اور جسکے جینے مرنے کا مجھے کچھ حال معلوم نہ تھا
اور شام کو میرے نصیب مین اُس شخص کا دیکھنا لکھا تھا جسکو مین پیار کرتی تھی۔ جو اُسی
مردود اور مخروج لڑکی کا باپ ہی اور جسکو کلنک لگایا گیا ہی وہی میرا قاتل تھا!"
چارلس۔ "مسٹر لیوین ہیم۔ یا پاک پروردگار۔ کیا یہ ممکن ہی۔ مسٹر لیوین ہیم
ورجنیا کا باپ۔
ڈچیز۔ "ہان ایسا ہی ہی۔ جب اُسکو انگلستان چھوڑنے کی ترغیب دی گئی تھی
وہ آئرلینڈ چلا گیا تھا جہان اُسکو ایک سرکاری چھوٹی سی نوکری دلوادی گئی تھی۔
لیکن پھر اُسنے سوداگری شروع کردی اور تجارت مین اسقدر فائدہ ہوا کہ شاہزادون
کیطرح وہ مالدار اور متمول ہوگیا۔ یہ وہی دولت تھی جسکا کسیقدر جز و کثیر خاندان
پلانٹ کے ڈھلتے ہوئے شکوہ و شان کے قائم و برقرار رکھنے کیلئے وقتاً فوقتاً
صرف ہوا کیا ہی!"
چارلس (ہمدردی کی آواز سے) "غریب مسٹر لیوین ہیم۔ کسقدر شدت سے
مجھے اُسکے حال پر رحم آتا ہی!"

ڈیجرز۔ بلکہ پکار کے کہو۔ اے میرے پیارے سوتیلے بیٹے۔ کہ اُسکی تعریف اور ستائش میں تمھاری آواز ساتوین آسمان تک پہونچے۔ وہ ایک طرفہ آدمی ہے۔ وہ ایک غریب شخص ہے جسنے اپنی لاثانی فیاضی سے مجھے رُسوائی سے بچانیکے لیے اپنی ذات کو قربان کردیا۔ ہان۔ جولیس لیوین ہیم!!

اِس مقام پر اگستا کے رخسارونپر اِس ذکر سے گرمجوشی کی سُرخی اور چمک پیدا ہوگئی تھی۔ اُسنے کہا۔

"ہان۔ جولیس لیوین ہیم۔ ایسے بہادر اور اعلیٰ درجہ کی سیرت کے آدمیون میں سے کہ اِس دُنیا مین ایسے لوگ صرف مدت دراز کے بعد پیدا ہوتے ہین اور جو جبکہ چاہتے ہین ایسا چاہتے ہین کہ اُسکے واسطے بکشادہ پیشانی اور مسرت شہید ہوجانیکو تیار رہ کے اپنی جان فدائی کا ثبوت دیتے ہین"

چارلس۔ "کیا تمھاری یہ مراد ہے کہ مین اُسکو بیجرم و بیخطا سمجھون!!

ڈیجرز۔ (سنجیدگی سے) "مجھپر حملہ کرنے کو ایسا بیگناہ اور بیخطا جیسے کہ تم خود ہو!!

یہ جواب سُنکے نوجوان مارکوئیس کو ایک خاص واقعہ فوراً یاد آگیا اور اُسنے آہستہ سے کہا

چارلس "تعجب ہے۔ نہایت ہی تعجب ہے۔ ورجینیا مسٹر لیوین ہیم سے کسیقدر واقف ہے وہ اُنسے نیوگیٹ ملنے گئی تھی۔ اور اُنکی بیجرمی کی نسبت اپنا پورا یقین ظاہر کرتی تھی!!

ڈیجرز" اور وہ ہی کا باپ تھا جسکی بیجرمی کی نسبت وہ پُرزور ذکر کرتی تھی!!

اتنا کہہ کے ڈیجرز کے رخسارونپر ندی کیطرح آنسو بہنے لگے اور ایک عرصہ تک خاموشی رہی۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن بیشک تمکو کنسر ویٹری کے مہیب اور ہیبتناک واقعہ کا صحیح صحیح حال سُننے کا بڑا شوق معلوم ہوتا ہے اور اگر تم صبر و تحمل کروگے تو مین اِس بارے مین تمھارا اطمینان کردونگی۔ لو اب سُنو میرے پیارے چارلس کہ اُس قابل یادگار شام کو جس روز وہ بڑی بھاری دعوت ہوئی تھی جولیس لیوین ہیم مجھسے باتین کرتا تھا۔ باتون باتون مین جب ڈیوک کی فرضداری اور حیرانی اور لارڈ کاسٹنڈیل کی تمھاری بہن میری کے ساتھ

جواد کا ذکر آیا تو سلسلۂ کلام میں ایک ملال انگیز تبدیلی واقع ہوئی۔ ایک نازک معاملے کے مضمون کی نوعیت مقتضی ہوئی کہ ہم دونوں ایوان سے اٹھ کے کنسرویٹری میں چلے جائیں اور وہاں تنہائی میں باتیں کریں۔ مگر وہاں جاکے اس گفتگو میں ایک اور نازک اور عمیق تر سلسلہ پیدا ہوگیا اور اسکا ایسا رنگ بدلا کہ ساٹھا سال سے میں نے اور لیوین ہیم نے کبھی گفتگو کو ایسا رنگ بدلنے کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ میں تمھارے روبرو حلفاً بیان کرتی ہوں۔ چارلس۔ کہ اس تاریخ سے جب عبادتخانہ میں میں نے تمھارے باپ کے ساتھ عہد و پیمان کیا تھا پھر کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اپنے عقد کے عہد و پیمان سے منحرف ہوگئی ہوں یا میں نے انکو توڑا ہو!!

چارلس ’’اس طرح دیدہ و دانستہ ایک بات کا یقین دلانے میں جسکی کوئی ضرورت نہیں ہے اور جسکے بارے میں میں تم سے پوچھتا ہی نہیں ہوں۔ اے میری پیاری سوتیلی ماں۔ تم کیوں اپنی توہین کرتی ہو۔ ہاں تم مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ جو گفتگو تم سے اور مسٹر لیوین ہیم سے ہو رہی تھی وہ ایک نازک معاملے کی طرف پھری جس سے مدت دراز سے تم دونوں نے احتراز اور اجتناب کیا تھا!!

ڈچز ’’ہاں۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ گفتگو نے کیونکر اس طور پر ممنوع زمین کو مس کیا۔ لیکن ہوا ایسا ہی۔ جو لیس لیوین ہیم نے مجھ سے ایسی دلسوزی کے انداز فصاحت سے گفتگو شروع کی جسکو کوئی عورت جو دلی شوق سے پیار کرتی ہو سننے سے باز نہیں رہ سکتی۔ اور میں لیوین ہیم کو تب بھی پیار کرتی تھی اور اب بھی پیار کرتی ہوں۔ اور جب تک میرے دم میں دم ہے تب تک میری محبت اس سے نہ چھوٹے گی۔ خیر۔ چارلس۔ تم نے بھی محبت کی ہے اور اب بھی جان فدائی سے تم محبت کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہو۔ بس تم میرے حال پر رحم کر سکتے ہو اور مجھے معاف رکھ سکتے ہو۔ یا اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور سمجھ سکتے ہو کہ مختلف اقسام کے خیالات سے جو میرے سینہ میں ہجوم آور تھے میں مغلوب ہوگئی اور میں نے بے تحاشا اپنے ہاتھ اسکی گردن میں حمائل کئے۔ میں نے اپنی غیر متغیر محبت کا اظہار

اظہار کیا۔ میں نے اُس سے یہ عہد و پیمان کیا کہ اب کبھی میں اُس سے جُدا نہ رہونگی اور مین نے اُس سے منت کی کہ وہ مجھے یہان سے کہین لے چلے اور مجھے اپنا سمجھے لیکن جُولیس لیوین ہیم راضی نہ ہوا کہ وہ مجھے بدنام کرے۔ اور میری شہرت کو رسوائی کا داغ اور بے آبروئی کا عیب لگائے۔ اُسکے دل کا جذبہ خود مطلبی او خود غرضی کا نہین تھا۔ اُسکا پیار سب سے طاہر اور سب سے پاک تھا۔ انتہا کی محبت سے وہ مجھے بُت کیطرح پوجتا تھا اور خلوص صدق و عقیدت سے وہ میری پرستش کرتا تھا اور یہ بات ہرگز نہین چاہتا تھا کہ عوام الناس کی لعنت ملامت کی دَلدل مین میرے کھینچنے کا وسیلہ یا سبب ہو۔ اپنے فیاضل اشتیاق مین جو اُسکو میری نسبت تھا اُسنے کنسرویٹری مین ایک میوہ تراشنے کی چھُری اُٹھالی اور اس بات کی دھمکی دی کہ اُسکو اس چھُری کا میرے سینہ مین بھونک دینا گوارا ہی مگر یہ منظور نہین کہ وہ میری ابرو غارت کرے اور مجھے زندہ رہنے دے۔ مجھے خوب یاد ہی کہ مین نے بڑا لعن طعن کیا۔ اور یہ کہکے بھی ملامت کی کہ اُسکو میری محبّت نہین ہی اور اپنے مجنونانہ الفاظ اور غضبناک حرکات و سکنات سے اسقدر اُسکو تنگ اور دق کیا کہ وہ متالم اور متحیر ہو کے فاتر العقل ہو گیا۔ لیکن مین اُسوقت اپنے آپے مین تھی ہی نہین۔ مین اُسوقت بالکل مجنون ہو گئی تھی۔ مین نے وحشت سے کہا کہ میرے سینہ مین چھری بھونک دے۔ اُسنے اپنے ہاتھ سے چھُری پھینکدی اپنی کنار مین مجھے لے لیا۔ اور میری منت کی کہ اپنا دل ٹھکانے لگاؤ اور ہر طور سے اُسنے میری خوشامد کی۔ یہ ہو ہی رہا تھا کہ شیشہ کا دروازہ جس سے باغ کے جانے کی راہ ہی یکایک کھُلا اور ڈیوک آف بلمانٹ غصّہ سے کانپتا ہوا ہمارے سامنے آکے کھڑا ہو گیا۔ غصّہ نے اُسکے تیور تو مُہر لگا دی تھی مگر ہاتھ مین خونخوار طاقت پیدا کر دی تھی اور اسی میوہ تراشنے کی چھُری کو جسکو ابھی لیوین ہیم نے پھینکدیا تھا اُٹھاکے تمھارے باپ نے اُسکو میرے سینہ مین بھونک دیا!!

چارلس " میرے باپ نے۔ میرے باپ نے۔ جب دیکھو میرے ہی باپ کا ذکر ہی۔ جہان دیکھو میرا ہی باپ ہی۔ یا منصف خدا۔ اِس گزشتہ دو سال سے

کیسے کیسے مصائب اور جرائم اُسکے سر کا بار بڑھاتے جاتے ہین لیکن اے میری پیاری سوتیلی ماں۔ مین منت کرتا ہون کہ تم کہے جاؤ۔ تمھاری حکایت مین ایک وحشت انگیز اور خوفناک اثر ہے"

ڈجرنڈ "اگر مین اپنی تاریخ کے واقعات اس طور پر تفصیلوار بیان کرون کہ انکا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے تو مجھے اب اُن حالات کو اُسیطرح بیان کرنا چاہیے جسطرح بعد ازان وہ مجھ سے بیان کیے گیے تھے۔ کیونکہ تم بخوبی واقف ہو کہ اس ہیبتناک زخم کے لگتے ہی مین نے ایک چیخ ماری تھی اور مجھے غش آگیا تھا"

چارلس "(اشتیاق سے) سب حال مفصل بیان کرو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ کسطرح سے وہ تمکو معلوم ہوا ہو"

ڈجرنڈ "ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کنسرویٹری مین جب مین مسٹر لیوین ہیم سے باتونمین مصروف تھی تمھارے باپ کو کوئی کتبخانہ مین بُلانے گیا تھا اور وہان جاکے اُسنے دیکھا کہ سلیف فسر تعلیقہ کئے ہوے قابض مین ہین اُسکو اندیشہ ہوا کہ مبادا اس سانحہ کی خبر مجھے اور طرح پر پہونچے اور کوئی مبالغہ سے بیان کرے اسلیے اُسنے چاہا کہ وہ خود ہی اس بیخ وہ خبر کو مجھ سے فوراً بیان کرے۔ اور چونکہ وہ مجکو کچھ دیر قبل ایوان عالیشان مین جسمین سے کنسرویٹری کی راہ ہی مسٹر لیوین ہیم کے پاس بیٹھے ہوے چھوڑ گیا تھا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ مسٹر لیوین ہیم کو بھی اس ناپسندیدہ واقعہ سے اطلاع دے اُسنے خیال کیا کہ مین اُسکو اُسی مقام پر ملونگی جہان تھی۔ اور یہ سمجھ کے کہ ایسے موقع پر جب رقص ہو رہا ہی ایوانون مین سے گزرنا مناسب نہین ہی تمھارا باپ سیدھا باغ کی راہ سے یہ تجویز کرکے آیا کہ کنسرویٹری مین سے ہوتا ہوا اُس ایوان مین چلا آئیگا لیکن جسوقت وہ پتھر کی سیڑھیونپر چڑھکے سب سے اوپر کے زینہ پر پہونچا اُسنے دروازے کے شیشونمین سے دیکھا کہ مسٹر لیوین ہیم مجکو اپنے پہلو مین لیے ہوے میری خوشامد کر رہا ہی مغلوب الغضب ہوکے وہ اندر چلا آیا۔ چھری اُسنے اُٹھالی اور اُسکو میرے سینے مین بھونکدیا اُسکے بعد فوراً لیوین ہیم نے اپنے ہوش و حواس بجا کرکے ڈیوک کا بازو پکڑ لیا

اور آہستگی اور جلدی اور پر اثر آواز سے کہا کہ تمھاری بی بی بےقصور ہے میں زندگی کا وعدہ کرتا ہون بس یہان سے چلے جاؤ اور اشتباہ سے بھی اُسکو محفوظ رکھو۔ مین آپ فعل کو اپنی گردن پر لے لونگا۔ اور ایک ہاتھ سے اُسنے اُسکو کنسرویٹری کے باہر ڈھکیل دیا اور دوسرے ہاتھ سے میری چھاتی سے چھری کو نکالا۔ یہ سب باتین ایک لحظہ کا کام تھا الفاظ ایسے جلد جلد بولے گئے جیسے جلد خیال دوڑتا ہے اور ڈیوک پتھر کی سیڑھیون پر سے جھٹ پٹ باغ مین اتر گیا اور ایوان عالیشان مین سے کنسرویٹری مین مہمان آکے پھٹ پڑے"

چارلس "آہ۔ اب مین سمجھا کہ مسٹر لیوین ہیم نے کتنا بڑا کام کیا کیسی دریادلی اور حوصلہ مندی کا کام کیا۔ اگر سچ سچ بات مجبوری ظاہر کیجاتی تو میرا باپ اپنے فعل قاتلانہ کے جواز مین بالضرور ظاہر کردیتا کہ اُسنے اپنی بی بی کو مسٹر لیوین ہیم کی کنار مین دیکھا تھا اور تمھاری نیکنامی کو دھبہ لگتا اور پھر کسی طرح سے یہ کلنک کا ٹیکا نہ ٹلتا۔ لیکن اس تدبیر کے اختیار کرنے سے جسپر اُسنے عمل کیا مسٹر لیوین ہیم نے قرار واقعی تمھاری پردہ پوشی کی"

ڈچز "اُس قابل یادگار واقعہ کے متعلق ایک ایک بات مجکو معلوم ہے کیونکہ کل حالات مین وعن ڈیوک نے مجھ سے پیچھے بیان کئے تھے اور اُن سب حالات سے مین تمکو اب آگاہ کرتی ہون۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو الفاظ مسٹر لیوین ہیم نے جلدی مین ایک اثر کے ساتھ اُس سے اُسوقت کہے تھے جب وہ اُسکو گرم مکان سے چلے جانے کے لیے مجبور کرتا تھا اُنکے معنی اُسکی سمجھ مین بخوبی آگئے تھے اور اُنکی اُسنے قدر بھی کی تھی اور جب وہ جلد جلد کتبخانہ کو واپس گیا تو اُسکو اسقدر وقفہ ملگیا تھا کہ وہ اپنے حواس کسی قدر درست کرلیتا قبل اسکے کہ مہمان گھبرائے ہوئے اُسکے پاس گئے اور اُنھون نے اس واقعہ کی اُسکو اطلاع دی جس سے وہ خود پہلے ہی آگاہ تھا تب اُسنے اِن حالات سے جو اُسکے روبرو بیان کئے گئے تھے معلوم کیا کہ مسٹر لیوین ہیم نے جرم اقدام قتل سے انکار نہین کیا ہے۔ اور بہت سے وجوہ جمع ہوگئے تھے جنسے

تمھارا باپ اُس فریب کے لیے تیار ہو گیا جسکو فیاض جُولیس نے حالات مین رنگت پیدا کرنے اور میری آبرو بچانے کی غرض سے بخوشی عمل مین لانا منظور کیا تھا کیونکہ تمھارا باپ مجھ سے انتہا کی محبت کرتا تھا اور مجھپر فدا تھا اور میرا اُسکوبڑا گھمنڈ تھا اور اس خیال سے وہ جھجکتا تھا کہ مبادا لوگ کہین کہ یہ بوڑھا اپنی جوان جورو پر شک کرتا ہے اسلیے اُس حلفیہ یقین پر جو لیوین ہیم نے میرے خطاوار نہ ہونے کی نسبت اُسکو دلایا تھا اعتماد کر کے اُسنے بہت خوشی سے اُس شخص کا شہید ورن کی موت مرنا قبول کر لیا تھا جس سے جو اصل بات تھی اور جسکا در حقیقت وقوع ہوا تھا کھلنے نپائے اور راز فاش نہ ہو۔ جون ہی سب مہمان اپنے اپنے گھر چلے گئے تمھارے باپ نے تم کو کمالین کے لانے کو بھیجا لیکن جون ہی تم گھر سے باہر نکلے ہوے کہ ڈیوک بھی اپنا چوغہ لپیٹ کے گھر سے نکل گیا۔ وہ تھانہ پر آیا۔ اور جب اُسنے اپنا نام بتا دیا تو اُسکو مسٹر لیوین ہیم سے خفیہ طور پر ملاقات کرنے کا موقع دیا گیا۔ اور منظر کنسرویٹری کا کل حال جو اُسنے بچشم خود دیکھا تھا لیوین ہیم سے دریافت کیا۔ جُولیس نے سب الزام اپنے اوپر لے لیا اور ظاہر کیا کہ اُسنے مجھے تکلیف دہی کی درخواستون سے تنگ کرنے مین جرأت کی۔ اور یہ کہ مین اُسکو غصہ سے پسپا کرتی تھی۔ اور یہ کہ اُسنے مجھے اپنی بغل مین لیا تھا اور یہ کہ یہ بات اُسوقت ہوئی جب مین اُسکے دلیرانہ اور گستاخانہ فعل سے جو یکایک ظاہر ہوا تھا حالت اضطرار اور استعجاب مین تھی کہ ڈیوک کنسرویٹری مین در آیا تھا!!

جارلس۔ اور میرے باپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مسٹر لیوین ہیم کو تم اپنے شباب مین پیار کرتی تھین!!

ڈچیز۔ تمھارا باپ ابتک اُس بات سے لاعلم ہی اور آخر تک لاعلم رہیگا۔ پیارے بس میرے تمھارے درمیان مین کسی بات کا پردا نہین ہی اور کوئی بات مین تمسے پوشیدہ نہ رکھونگی کیونکہ ایسے حالات کا وقوع اچانک ہو گیا ہی جنسے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا تمھارا آپس کا اعتبار بنا رہیگا!!

چارلس :- اور مخصوص ایسے وقت جب خاندان بلمانٹ کی افسوسناک حالت ہوگئی ہے۔ اس اعتبار کی ازبس ضرورت ہے۔ لیکن خدا کیواسطے جو تم کہتی تھیں کے جا میں خیال کرتا ہوں کہ جو کیفیت مسٹر لیوین ہیم نے تھانہ پر بیان کی تھی اُس سے میرے باپ کا اطمینان ہوگیا ہوگا!!

ڈچز :- بالکل تو اطمینان نہیں ہوا تمھارے باپ نے مجھے جولیس لیوین ہیم کی بغل میں دیکھا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو اُسکی محبت کی باتوں اور بوس و کنار کے حوالہ کیا تھا۔ اور اسلیے وہ اپنی آنکھیں اس صریحی امر سے بند نہیں کرسکتا تھا کہ میں نے بدلحاظی اور بے شعوری کا کام کیا تھا گو میں بالکل مجرم اور تقصیروار نہیں تھی باوجود اس رنگت کے جو لیوین ہیم کی دلیرانہ جان نثاری نے اُس واقعہ کو دی تھی ایسی رنگت جسکا صرف اتنا ہی مقصود نہ تھا کہ دُنیا کے سامنے میری شہرت کو دھبہ نہ لگے بلکہ میرا شوہر بھی مجکو پاک اور صاف سمجھے۔ باوجود اُس فیاضی کے جسنے جولیس کو اس بات پر مستعد کیا تھا کہ وہ اپنی ذات کو ایسی عورت کے اوپر حملہ کرنیسے جسکی جانب سے کوئی تحریک و تحریص نہیں ہوئی تھی ایک بزدلانہ فساد مشہور کرے۔ باوجود ان سب باتوں کے تمھارے باپ کا شبہہ نہ گیا پر نہ گیا۔ اگر زیادہ شبہہ نہیں تو اسقدر بالضرور باقی رہا کہ میں نے اس معاملے میں کچھ تو بیباکی اور اشارت ظاہر کی تھی خواہ وہ عارضی ہی کیوں نہ ہو لیکن اُسکو اس بات کا یقین ہوگیا کہ میں خطاوار نہیں تھی۔ اور یہ خیال صرف اُسکو اس بات کے سمجھ لینے سے ہوا کہ لیوین ہیم کا اختلاط پہلی ہی اس موقع پر ہوا تھا!!

چارلس :- اور تھانہ کی ملاقات کا کیا نتیجہ ہوا؟

ڈچز :- تمھارے باپ نے مسٹر لیوین ہیم سے کہا کہ تم نے میری بی بی کی بے آبروئی کرنی چاہی تھی لیکن میں تمکو ملامت اور سرزنش نہ کرونگا کیونکہ تم نے ایک ایسا کفارہ قبول کیا ہے جسکو بہ اسباب ظاہر تمھاری زیادتی کے مقابل میں میں بہت زیادہ جانتا ہوں۔ تم نے اپنی ذات کو اُسکی حرمت اور آبرو بچانیکے لیے

قربان کرنا قبول کیا ہو جس سے اُسکی نسبت کسی طور کا شک و شبہہ عائد نہین ہو سکتا
پلیس ہمکو خیال کرنا چاہیے کہ جب آزمایش کا موقع اور وقت آئیگا اُسوقت تم نکلجانا
اور اپنے قول سے باہر نہ ہوجانا - عالی ہمت اور بلند نظر جولیس نے جواب دیا کہ
اگر یہ بات کبھی بھی ظاہر ہو جائیگی کہ وہ تمھارا ہی ہاتھ تھا میرا ہاتھ نہین تھا جسنے کہ
کنسر ویٹری مین زخم لگایا تو ہو میرے لارڈ یہ تمھاری خاص غلطی سے ہوگا - پولیس اور
کی ملاقات اِس صورت اختتام کو پہونچی - اور اب تمھارے باپ کا اطمینان کلی ہوگیا کہ
مسٹر لیوین ہیم اپنی جان نثاری اور جان فدائی کی راہ پر جسپر اُسنے قدم رکھا تھا ثابت قدم
ہی - اُسنے پھر چوغہ سر سے پاؤن تک الپیٹ لیا اور منھ چھپا کے گھر واپس آیا - بڈفورڈ
اسکوئر سے مسٹر کالین کے ساتھ تمھارے آنے سے آدھ گھنٹہ پہلے وہ گھر آگیا تھا -
اب مین نے تمھارے روبرو اُس قابل یادگار رات کی باتون کا جو تمھارے باپ نے
کی تھین اور جسقدر مجکو معلوم تھا اظہار کر دیا ہی - اب باقی رہا میرا حال اُسکے
بیان کیلیے صرف چند الفاظ کافی ہونگے جنسے کل ضروری کیفیتین معلوم ہوجائینگی !!
چارلس - جب تم کو بولنے کی طاقت دوبارہ حاصل ہوئی تھی اُسکے چند روز
پہلے ہی تمکو ہوش آیا تھا نا - کیون !!
ڈچز - صحیح ہی - اور سب سے پہلا نقش جو میرے پھر سے پیدا ہونے والے
حافظہ پر ہوا جب میرے ہوش و حواس بجا ہوئے تھے یہ تھا کہ تمھارا باپ میرے
پلنگ پر جھکا ہوا پھر سے ہمت دلانے والے الفاظ میرے کان مین کہہ رہا ہی -
مین نے خیال کیا کہ مین خواب مین تھی - میرے دماغ مین انتشار تھا اور خیالات
بھٹکے ہوئے تھے - لیکن رفتہ رفتہ میرے خیالات و محسوسات لینے اپنے مناسب
مقامات مین بجا اور قائم ہوتے گئے - اور جب اُنکو اُن سب باتون کی مدد ملی جو
تمھارا باپ کہہ رہا تھا اُسوقت جون جون منظر کنسرویٹری رفتہ رفتہ میری فہم و
ادراک کے سامنے آتا گیا اور شروع سے اُسوقت تک کی جب مین زخمی ہو کے
فرش پر گری تھی ہر بات تفصیلوار مجھے یاد آتی گئی - میرے خیال کو علیحدہ علیحدہ

گزشتہ باتونکی یاد آوری اور ایک جگہ جمع کرنے کی قابلیت حاصل ہوئی - مجھے
تعجب ہونا شروع ہوا کہ آیا یہ کیا معاملہ ہے کہ ڈیوک آپ مجھے غمگین اور معافی کی
نگاہ سے جھکا ہوا ہے بجائے اسکے کہ وہ غصہ مین ہوتا اور مجھ سے ہتک دلانیوالی
باتین کر رہا ہے بجائے اسکے کہ وہ لعنت ملامت کرتا - لیکن جب جو کچھ تمھارے
باپ کو کہنا تھا مین سن چکی - ان سب سن چکی - تو جو بات سچ تھی وہ اُس وقت میری سمجھ
مین آگئی مجھے معلوم ہوگیا کہ لیوینا ہیسم نے میرے واسطے اپنے پر سے لیا اور اپنی آبرو
کو قربان کیا ہے مین نے جانا کہ ڈیوک نے اسکو ایسا کرنیکی اجازت دی تھی مین سمجھ
کہ جان فدا کرنیوالے جولیس کی فیاضی اور اسکا میری نسبت لحاظ و پاس اس حد کو
پہونچ گیا کہ اسنے دنیا کی آنکھ مین میری شہرت اور نیکنامی کے بے داغ بنے رہنے
کیلئے منظر لسٹر وپٹری کے حالات مین ایسی رنگ آمیزی کی جس سے مجھے کوئی بدنامی
کا دھبہ نہ لگا اور داغ لگا تو صرف اس بات کا کہ مین نے بے شعوری کا کام کیا
اور مین اپنے شوہر کے نزدیک مجرم و خطاوار نہین ہون اسکے بعد جب تمام ثبوت
لیوینا ہیسم کی غیر محدود اور لازوال محبت کے میری فہم کے سامنے کھلتے گئے
میری آنکھون سے آنسو جاری ہوئے - انتہا کی آہون نے مجھ مین تشنج پیدا کیا اور
میرے دل کی تہ مین جوش مین آئے ہوئے خیالات اور محسوسات اور تحریک پائے ہوئے
جذبے آلام و اندوہ کے اونچے اٹھنے والے سیلابون کیطرح ابلنے لگے اور ان آلام و ان
مین احسان اور افسوس و حسرتین اور محبت جولیس لیوینا ہیسم کی شامل تھی - ہان یاد
مین روئی - مین نے لمبی لمبی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لین مین نے نالہ و زاری کی
مگر مین اپنے خیالات کو زبان سے ادا کرنیکے ناقابل تھی کیونکہ گفتار کی طاقت بالکل معطل
تھی اور گویائی کا مطلق یارا نہ تھا - تمھارے باپ نے اشتیاق و بھاری آواز سے کہ
اگستا تمنے بڑی بدتمیزی اور نا عاقبت اندیشی کا کام کیا لیکن مین تمکو معاف کرتا
ہون - اگر مین تمکو مجرم سمجھ لیتا تو مین اپنے فعل پر ادھر اُدھر سمجھوتا - وہ قتل جسکی یاد آج
مین دوسرے پر مصیبت نازل ہے لیکن تمکو تمھارا سچ جو کیا کا حل نہین ہے لیکن یاد

تمھاری ہوقت کی بدتمیزی اور نادانی کی حرکت کا خیال ہی۔ اور مین تمکو معاف کرتا ہون۔ مگر تاہم اس اثرمی کے بدل مین جو مین تمھارے ساتھہ کرتا ہون اس بات کا اصرار کرونگا کہ تم ان معاملات کو اُسی طریق پر چلنے دو جس طریق پر وہ چل رہے ہین تم لیوین ہیم کو شہید ونکی موت مرنے دو۔ یعنی صاف صاف یہ بات ہی کہ ہمیشہ کے لیے تم اپنے لبونپر مہر سکوت لگالو اور جو کنسٹروٹری کے معاملات کی صلیت ہی اُسکو ہرگز ہرگز زبان سے نہ نکالو۔ مجھہ مین گویائی نہین تھی کہ مین ان تاکیدون کا جواب دیتی حالانکہ میری آرزو تھی کہ مین اپنے شوہر سے اس حد درجہ کی ہٹ دھرمی اور ناانصافی کے بارہ مین جس سے مسٹر لیوین ہیم صرف ہم دونوں کے واسطے اور ہماری خاطرداشت سے قربان کیا جاتا تھا بلیلین کرتی۔ تاہم میری نگاہون نے میرے بہادر پرستش کرنیوالے کیطرف سے حجت اور بحث کی اور اُسکے جواب مین جو ڈیوک نے نصف لجاجت اور نصف معذرت کی نظر سے میری طرف دیکھا اُس سے مجھے اس بات کا یقین آیا کہ اس ملاقات کے نتیجہ سے منظر کنسٹروٹری کے موقع پر میری نسبت جو اُسنے ضعیف العقلی کا یقین کرلیا تھا اُسمین تائید مزید ہوئی"!

چارلس "اور جب تمھاری گویائی کی قوت بحال ہوگئی تب کیا ہوا تھا"!

ڈچز "تمھارا باپ انتہائی عجلت سے میرے کمرے مین آیا اور دیر تک۔ بہت دیر تک المناک ملاقات رہی۔ اُسنے مجھہ سے صاف صاف کہدیا کہ اُسنے میری خواص اعلی کو غریب کلیمنٹائن ہاے چارلس اگر تم چونک اٹھو اور تمھاری رنگت زرد ہوجائے تو تعجب نہین ہی۔ وہ ایک نہایت رنج آور گومگو کا معاملہ تھا۔ غضب ہوگیا کچھہ کہتے ہی نہین بنتا کہ کیا راز تھا۔ ہائے وہ حادثہ جسکے بعد ہی بہت جلد اُسکی قضا آگئی"!

چارلس۔ اس مضمون پر تھوڑی دیر بعد ہمارے تمھارے بات چیت ہوگی"!

یہ فقرہ کہتے ہوے چارلس کی آواز سے غم اور طریقہ سے افسوس پیدا تھا پھر اُسنے کہا "ہان تم کہتی تھین کہ میرے باپ نے تمھارے سامنے صاف صاف اقبال کیا تھا کہ"

ڈچز "کہ اُسنے کلیمنٹائن کو حکم دیا تھا کہ جونہی گویائی کی قوت مجھہ مین عود کرے

وہ تو اِبلا توقف اُسکو اِس حال سے مطلع کرے۔ اور تم واقف ہو کہ حقوق وراثت سے وہ کاٹ چکا تھا کہ مجھ مین گویائی عود کرنے پر سب سے پہلا پہلے کوئی ایسے کلمات نکلین جیسے کنفیسڈ کے واقعی اور سچے حالات کا افشا ہو جائے جنسے جو کچھ خطرہ ہونیکو ہو وہ ہو مگر مسٹر لیوین ہیم کے حق مین نقصانات ہو۔ اسلیے اسکو اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید مین کلیمنٹائن کو اپنا ہمراز بنا لون سب باتین اُس سے ظاہر کر دون اور شاید اُسکو مقام مناسب پر بھیجون کہ وہ وہان جاکے ضروری باتون سے جو مسٹر لیوین ہیم کی فورًا رہائی کا باعث ہون تمکو مطلع کرے۔ ان اندیشون کا خیال تمھارے باپ پر اسقدر غالب تھا کہ اُسکو نہایت آرزو تھی کہ جب گویائی کی طاقت مجھ مین آجائے تو پہلے وہی مجھ سے پہلا لفظ سُنے۔ پس کلیمنٹائن نے تمکو اطلاع دی۔ جو جو معاملات ہم دونون کے درمیان بر روے کار آئے انکے بیان سے مین تمھارے صبر کو نہ تھکاؤنگی۔ صرف اِسقدر کہنا کافی ہے کہ وہ اِس امر کا مجھے یقین دلانے مین کامیاب ہوا کہ مصلحت وقت اور دانائی اور ضرورت اور مناسب یہی ہے کہ جس راہ راہ معاملات جا رہے ہین اُسی راہ پر اُنکو رکھنا انسب ہے۔ اور جسم و دل کی ردی حالت دیکھ کے مین نے اُسکی خواہش کے مطابق عمل کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی۔ تمکو اِس بات کی اطلاع دینے کی ضرورت نہین ہے کہ جو ملاقات اِس طور پر تکلیف دہ اور رنج آور تھی اُسکا اِس طور پر خاتمہ ہونے سے مجھے تسکین ہوئی بلکہ وہ تسکین مسرت کی حد تک پہونچی۔ اور جب مجھے یہ بات یاد آئی کہ جس فیصلے کی نسبت سب مجھے ترغیب دیجاتی تھی وہ بالکل لیوین ہیم کی دلسوز خواہش کے مطابق تھی تو مجھے ایک قسم کا اطمینان حاصل ہوا۔ باقی سب حال چارلس تم کو معلوم ہے اور مسٹر لیوین ہیم ابتک مجرمون کے قیدخانے مین مسکن گزین ہے"

پچھلا فقرہ ڈیجہ نے بڑی لمبی اور ٹھنڈی سانس لے کے کہا۔

چارلس "مگر وہ وہان نرہیگا۔ ای میری پیاری سوتیلی ماں۔ وہ وہان نرہیگا اب ناانصافی انتہا سے بھی گذر گئی ہے۔ اب اِدھر کی دُنیا اگر اُدھر ہو جائے تو بھی ناانصافی روا اور جائز نہ رکھی جائیگی"

یہ سنکے ڈچیز کی آنکھوں سے احسانمندی کی نگاہوں کی کرنیں جھلکنے لگیں جنکی جھلک اُن بلوری اشکوں میں سے ظاہر ہوتی تھی جو تھرتھراتے ہوئے مژگان دراز پر آویزان تھے۔ اور اُسنے پھر کہا۔

ڈچیز " ہے میرے پیارے چارلس! تمھاری زبان سے یہ بات سنکے میرے دکھ راحت اور میری روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ جولیس پر خدا اپنا فضل و کرم رکھے کہ اب وہ دنیا میں خوش ہے اور اگر ایسے ایسے سخت سخت خوفناک امتحانوں کا جو اسکے ہوئے ہیں کوئی انعام یا صلہ اسکے لئے ہوگا تو صرف اس بات کا علم ہوگا کہ اسکی ایک بیٹی موجود ہے"

چارلس۔ (مائی سنجیدگی سے) " بشرطیکہ وہ بیٹی ہنوز زندہ ہو"

اسکے بعد اسکو ایک خیال گذرا اور یکایک اُسنے کہا۔

" لیکن یہ بات کس طرح سے ہوئی کہ مسٹر لیوین ہیم اس بات سے لاعلم رکھا گیا ہو اُسکا بچہ زندہ ہے اور وہ بچہ ورجینیا مارڈنٹ ہے"

ڈچیز " میں ابھی تم سے بیان کر چکی ہوں کہ جب ہمارے شباب کی محبت کا حال میرے والدین کو معلوم ہوا تھا مسٹر لیوین ہیم آئرلینڈ بھیجدیا گیا تھا۔ مجکو جب یہ لڑکی پیدا ہوئی تھی میرے والدین نے اُسکا حال اُسکو لکھ بھیجا تھا لیکن یہ بات غلط لکھدی تھی کہ ہماری محبت کا ثمر پیدا ہوتے ہی تلف ہو گیا تھا۔ یہ تدبیر میرے والدین نے اس غرض سے کی تھی جیسا اُسوقت اُنکے ذہن میں گزرا۔ کہ یہ بڑا رشتہ جس سے ممکن تھا کہ جولیس لیوین ہیم کا دل میری طرف بندھا رہے توڑ ڈالا جائے۔ کچھ برس بعد میری اُس سے پھر ملاقات ہوئی مگر اُسوقت اُسنے مجکو بحیثیت ڈچیز آف بلمانٹ مراسم عرفیہ ادا کیں پرانی باتوں کی نسبت صرف چند مختصر الفاظ میں نے اور اُسنے مبادل کیے۔ جولیس نے کہا کہ۔ آپ تم دوسرے شخص کی زوجہ ہو اور آج سے ہمارے تمھارے دوستانہ ملاقات رہے گی۔ ہمارے تمھارے درمیان میں محبت کا جو لفظ ہے اُسکو حک کر ڈالنا چاہئیے میں اس امر کو اسپر کس طرح سے ظاہر کر سکتی تھی کہ ہمارا بچہ زندہ ہے اور میرے والدین نے اسکو فریب دیا تھا۔ ایسے ایجاب و قبول کی تفصیل کرنا ایسا تھا جیسا خطرناک زمین پر

فوراً چلینا۔ اور چونکہ اُسنے اپنا ارادہ صریحاً مصمم کرلیا تھا کہ وہ میرے ساتھ دوسرے شخص کی زوجہ کی حیثیت سے بہ اعزاز و اکرام ملتی آئیگا اسلیے مین نے بھی اپنی جگہ اور اپنی طرف سے یہ قصد کرلیا تھا کہ مین بھی وفادار بنی رہونگی اور اُس عہد پیمان کے مطابق جو مین نے ڈیوک آف بلمانٹ سے عقد کے وقت کیے تھے چلونگی اور اُنکو قائم رکھونگی پس اس تاریخ سے جب اُسنے کہا تھا کہ۔ ہمارے تمہارے درمیان مین محبت کا جو لفظ ہے اُسکو حک کرڈالنا چاہیئے اُس دعوت کی رات تک۔ کوئی نشانی۔ کوئی اشارہ۔ کوئی لفظ۔ کوئی نگاہ جو جادۂ اتحاد سے تجاوز ہوتی میرے اور اُسکے درمیان مین جائز نہین رکھی گئی تھی۔ اب چارلس تم سمجھ سکتے ہو کہ سٹر لیوین ہیم کو اپنی بیٹی کے زندہ رہنے کا علم نہین ہی۔ تاہم خدائے تعالیٰ کی جسکے کام انسان کی سمجھ سے باہر ہین یہ مرضی ہوئی کہ وہ آپسمین ملے۔ جسکی تمنے ابھی مجھے اطلاع دی ہی"

چارلس۔ "ہان بیٹی اور باپ آپسمین اجنبی نہین ہین لیکن قبل ازانکہ مین اپنے مختلف اور خوفناک حالات کو بیان کرون جنکے بیان کی اب میری نوبت ہی۔ میرا ایک سوال ہی"

ڈچز۔ "وہ اور وہ سوال"

چارلس۔ "اُس مختار سے متعلق ہی جسکو تمہارے والدین نے ذمہ دار کیا تھا کہ وہ زینیا کی پرورش کیواسطے لیبا بی مارڈنٹ کو تفویض پائے تمکو یہ بات بھی معلوم ہی کہ اُس مختار کو اس مطلب کے لئے روپیہ بھی دیا گیا تھا"

ڈچز۔ "مجھے اس کیفیت سے تام وکمال واقفیت نہین ہی لیکن میرے والدین نے مجکو یقین واثق دلادیا تھا کہ میرا بچہ کبھی محتاج رہنے نہ پائیگا اور ہمیشہ خوشحال اور فارغ البال رہے گا۔ پس جس روز اتفاقیہ وہ میرے روبرو لیک غریب سینے والی کی حیثیت سے آئی اُس روز جو میری حیرانی اور پریشانی اور رنج والم کی حالت ہوئی اُسکا انصاف تم ہی سے مین چاہتی ہون"

چارلس۔ (میز پر گھونسہ مارکے) "اس لئے کہ اُس غریب لڑکی کو حقارت سے کمینہ پن سے اور بیرحمی سے اُس حرامزادے نے لوٹ لیا ہے۔

تمھارے باپ نے تین لاکھ روپیہ کا سرمایہ ورجینیا کے فائدے کیلئے بی بی راڈنٹ
اور اُس مختار کے نام سے جمع کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ مختار منافع پاتا رہا
اور بی بی مارڈنٹ کو اُس وقت تک دیتا رہا جب تک وہ زندہ رہی لیکن وہ
یکایک مر گئی اور پھر اُسکے بعد اُس حرامزادے نے جسکی ناانصافی آج شام کو
مجھے اتفاقیہ ایک واقعہ سے ثابت ہوئی غریب ورجینیا کو دنیا بالکل ترک کر دیا
اُسکی بات بھی نہین پوچھی۔ اُسکو اِس وسیع اور فراخ دنیا مین اُسکی تقدیر
چھوڑ دیا کہ جہان سینگ سمائے وہان جائے جس طرح سے ہو سکے بسر کرے اور
ذلیل و خوار ہو۔ یہ واقعہ ایسا تھا جسکو لوگ اتفاق کے نام سے تعبیر کرتے ہین
لیکن درحقیقت یہ اتفاقات اور حادثات ہین جنکو خداوند تعالیٰ خود اپنی ذات
سے ظاہر کرتا ہو"!

ڈچنز۔ (اپنے سوتیلے بیٹے کی طرح سے جوش مین آکے) "ہائے ہائے یہ ممکن ہو
کہ میرے غریب بچہ کے ساتھ اِس طور پہ بیرحمی اور سنگدلی سے عمل کیا گیا ہو۔ کیا تم
اُس بدبخت سے واقف ہو جسنے اِس طور پر اُس غریب کو فریب دیا ہو"!

حیارڈین۔ (ایک کاغذ نکال کے ڈچز کو دیتے ہوئے) دیکھو اُس کی
شرارت کی شہادت۔ یہ ایک کاغذ ہو جو بی بی مارڈنٹ نے چند ہفتہ قبل اپنی
وفات کے مختار کو لکھا تھا۔ اور جو جو اُسمین حوالے دیئے گئے ہین اور تفصیلین
لکھی ہین اُنسے ثابت ہو کہ زر کے بارے مین ورجینیا کی ٹھیک ٹھیک
کیا حالت تھی"!

ڈچز۔ "اور وہ مختار کا لنسرج ہو"!

یہ فقرہ ڈچز نے اُسوقت کہا جب اُسکی نگاہ خط کے اُس مقام پر
پڑی جہان مکتوب الیہ کا نام لکھا جاتا ہو۔ اور وہ کاغذ یہی خط تھا جسکو
مارکوئس آف آرڈن نے اِسکو دیا تھا۔

اڑتیسواں باب

(بقیہ بیانات)

جب ڈچیز آف بلمانٹ کی طبیعت اس قدر بحال ہوئی اور اسکو اپنے خیالات پر قادر ہونے اور قابو رکھنے کا اسقدر یارا ہوا کہ وہ اُن خوفناک انکشافات کے سُننے کے قابل ہو جو اسکے واسطے ذخیرے مین تھے تو مارکوئس آف آرڈن نے اپنی حکایت شروع کی ور جنیا ارڈنٹ کی محبت مین جو جو واقعات اور اتفاقات ظہور پذیر ہوئے تھے اُسنے سب بالتفصیل وا کشادہ دلی سے بیان کئے اور کوئی بات مخفی نہین رکھی۔ اپنی محبت اُسکے دلمین پیدا کر کے حلقہ کرنا اپنا معزز ارادہ اُسکے ساتھ عقد کا۔ کسی ہیبتناک غلط فہمی سے نوجوان ناکتخدا لڑکی کا تمام عہد و پیمان اور قول و قرار کا جو جو اُنہین آپسمین ہوئے تھے ایک دم سے کالعدم کر ڈالنا یہ سب حالات اُسنے بیان کیے۔ اُسنے اپنے انتہا کے رنج و خیالات اور ہمدردی پیدا کرنیوالے درد سے اُس غیر تلف شدنی اُس غیر عدم پذیر محبت کا بیان کیا جسنے اسکو نوجوان لڑکی کی تلاش کی ترغیب دی تھی اور جس تلاش کی کوشش مین اُسنے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھا اُسنے اُس تبدیلی کی وجہ بیان کی جو اس پاک اور طاہر محبت نے اُسکے دلمین اُسکے مذاق مین اور اُسکے شوقون مین پیدا کی تھی۔ اُسنے اپنی بے ثمر سرگردانی کو بکو پھرنے کی حیرانی اپنی گم گشتہ ورجنیا کی جستجو مین شہر بھر گھومنا تمام دارالخلافہ کے ایک ایک گوشہ مین پتہ لگاتے پھرنا اور پھر پتہ و نشان نہ پانا ناکامی تلخکامی حسرت و افسوس سے بیان کی۔ اور پھر ڈچیز سے حیرانی اور جوش سے دریافت کیا کہ آیا آپ بھی اسکو تعجب انگیز اسکی شکل کیون بدل گئی ہے اُسکا چہرہ کیون زرد ہوگیا ہے۔ اور اُسکے بستر سے کیون تفکرات اور تردداات کے آثار پیدا ہین؟

مگر بلا انتظار جواب ان سخت اور دلسوز سوالات کے یا پانے اُن تسلیون اور

تسکینون کے جو اُسکی سوتیلی ماں اُسکے زخم خوردہ اور نیش زدہ دل کی کرتی چارلس
اپنی حکایت کے نہایت مہیب اور نہایت زبون آثار ابواب و فصول کے بیان
کی طرف مستعجل ہوا اُسنے بیان کیا کہ کس طور پر اُسنے وہ گفتگو جو اُسکے باپ اور جولیا
مین ہوئی تھی چھپ کے سُنی - وہ گفتگو جسکی توضیح سے اُسکو یقین کامل ہو گیا تھا
کہ خود اُسکا باپ اُس خوفناک جرم کا بانی ہوا تھا جسکے ارتکاب کا خاص یہ منشا
اور مدعا تھا کہ اُسکا نکاح ورجینیا کے ساتھ نہ ہونے پائے - اور اِس موقع پر اُسنے
اپنے شکوک بھی جو اُسکے دلمین بنسبت امکان اور قرائن قتل کلیمنٹائن کے ہوئے تھے
ظاہر کر دیے کیونکہ وہ فعل زشت و زبون جسکا تذکرہ جولیا اور اُسکے باپ کی گفتگو
مین ہوتا تھا اُس فعل قبیح کے مشابہ تھا - مارکوئس نے وہ تمام حالات اُس گفتگو کے
بھی جو اُسکے باپ اور جولیا مین ہوئی تھی بیان کیے - یعنی وہ حالات جلسے ثابت
ہوتا تھا کہ ڈیوک اور لول جعلساز کے درمیان کوئی خفیہ اور اندرونی اور خوفناک
سازش ہو سب سے پیچھے نوجوان رئیس اعظم نے اپنی سوتیلی ماں سے اُس ملاقات کا
احوال بھی ظاہر کیا جو اُسکے شوہر اور مسٹر کالنسن سے ہوئی تھی - غرض ان بیانات نے
اپنا اثر یہانتک پیدا کیا کہ یہ بدنصیب بیگم اب نہایت خوف زدہ ہو کے اِس امر کے
سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہوئی کہ بڑا سلسلہ دھمکانے اور ڈرانے والے حالات کا
اُس خاندان کو گھیرے ہوے ہے جسمین اُسکی شادی ہوئی ہے - فی الحقیقت یہ اُسکا سمجھ
بڑا ہی ہیبتناک تھا اور درحقیقت وہ خطرات جنھون نے بلانٹ والے نواب کے مکان کو
اپنے بیچون بیچ مین لیکے چارون طرف سے اُسکا محاصرہ کر لیا تھا سخت مہیب تھے
اُس مکان کے نیچے ایسی ایسی سرنگین لگی ہوئی تھین کہ ایک ذرا سا واقعہ اُسکو
بھک سے اُڑا دیتا - اُس مکان پر گرجتے ہوے نحوست کے بادل تھے جو ٹوٹ
پڑنے کو اور اپنے کڑکڑا کے نکلنے والے تیرون اور اپنی جھلس دینے والی بجلیون کے
چھوڑنے اور گرا دینے کو تیار تھے اُسکے گرداگرد ایسے ایسے خطرات تھے جنکے دیکھنے سے
انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے - ایسی ایسی خرابیان تھین جن کا

دھمکانیوالا وجود بھی بہادر سے بہادر آدمی کے دل کو دہلا دیتا اور مضبوط سے مضبوط انسان کے سینہ میں حیرتناک خوف پیدا کرتا۔

جب مارکوئیس آف آرڈن اپنی داستان کو ختم تک پہونچا چکا اسکے بعد دیر تک ایک سکتہ اور خاموشی کا عالم طاری رہا تو اسنے کہا:

مارکوئیس آف آرڈن "اے میری سوتیلی ماں مجھے تمسے آنکھیں دوچار کرتے ہوے شرم معلوم ہوتی ہے۔ میں تمھارے چہرے کیطرف خجالت سے دیکھ نہیں سکتا اس بات کا خیال کرنے سے شرم آتی ہے کہ تمھارا عقد ایسے خاندان میں ہوا جیسا یہ ہے!"

رئیس اعظم کی بیگم نے زیادہ ہمت دلانیوالی ملائمت اور بے تکلفانہ خاطر جمعی سے اس طور پر مندرجہ ذیل گفتگو کی جیسے وہ خود اپنے خاص بیٹے سے جو اسکے بطن سے پیدا ہوا ہو تا کرتی کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ وہ خود مبتلاے رنج و محن تھی دوسرے کی غم شناسی غمخواری اور ہمدردی سے اصلی اور سچے اخلاص و ربط میں زیادتی پیدا ہوتی ہے۔

ڈچز: "اے میرے پیارے لڑکے میرے سامنے ایسا نہ کہو۔ نہیں نہیں اس طور پر مجھ سے گفتگو نہ کرو۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اب ہم تم وہ صلاح اور مشورہ کریں جس سے تحفظ کی کوئی تدبیر نکالی جائے کیونکہ اے چارلس اب وہ وقت سر پر آگیا ہے کہ ہم تم بمصلاح ہو کے دل کے استقلال سے کام کریں"۔

چارلس۔ (مایوسانہ مستعدی اور استقلال سے) "اور نہ ہمکو یہ واجب ہے کہ آج کی رات جب تک سب تدبیریں درست نہ ہو جائیں ایک دوسرے سے علحدہ ہوں سب سے پہلے تو روپیہ کی ضرورت ہے وہ کہیں نہ کہیں سے آنا چاہیے کہ جعلسازی کے معاملات کی جنکا لول مرتکب ہوا ہے تدبیر اور بندش کیجائے کیونکہ مجھے یقین کلی ہے کہ اس ضرورت کے دفعیہ کیلئے میرے باپ کے پاس نہ روپیہ ہے اور نہ وہ اسکی تدبیر کر سکتا ہے۔

ڈچز۔ "چارلس۔ تم کہتے تھے کہ شاید چھ سات لاکھ روپیہ کا کام ہے"!

مارکوئیس آف آرڈن: "ہاں اسیقدر اور کیا جو لیا اسیقدر کہتی تھی"!

ڈرج۔ دیکھنے کا ڈکس کھول کے اور چارلس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی
پاکٹ بک دیکر) "لو تو پھر یہ دس لاکھ روپیہ موجود ہے۔ اب تم کپتان لول کے خطرناک
معاملات کو طے کر سکتے ہو۔ اور باقی روپیہ جو بچے وہ تنخواہ تم اُسی کو اس شرط پر
دیدینا کہ اب وہ اس ملک کو چھوڑ کے کہیں چلا جائے۔ ایسی کہتی ہوں تمکو تعجب
معلوم ہوتا ہے کہ میں یہ روپیہ کہاں سے لائی لیکن تمکو یاد نہیں ہے کہ قبل اپنی روبکاری
کے جولیس لیوین ہیم نے تمام اپنی جائداد اس طور پر منتقل کردی تھی کہ اُسکی کُل آمدنی
ابتک مجھے ملے جاتی ہے اور اُسکا حق وراثت بھی طے ہو گیا ہے کہ میرے بعد وہ تمھارے
نام منتقل ہو جائیگی۔ اب تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ یہ روپیہ جو میں نے ابھی تمھارے سپرد
کیا ہے اور جسکی اپنے اوپر صرف کرنیکی میری کبھی نیت نہیں تھی کہاں سے آیا۔ کئی مرتبہ
تمھارے باپ نے اشارتاً مجھ سے کہا تھا کہ جو روپیہ اس سرمایہ سے مجھے ملتا جائے
میں اُسکو مصلحتاً حوالہ کرتی جاؤں مگر ہمیشہ میں یہی ظاہر کرتی رہی کہ مجھے اُسکے ایسے
اشارات اور کنایات کا سمجھنا پسند و مرغوب نہیں ہے۔ اصل میں میرا یہ ارادہ تھا کہ
اس روپیہ کو جو مسٹر لیوین ہیم کے عطیہ کے موافق آتا جاتا ہے میں دیانت و امانت سے
جمع کرتی جاؤں اور جب مسٹر لیوین ہیم کی رہائی کا دن آئے اُسوقت اُسکا روپیہ
اُسکو واپس کردوں۔ اور اگر اُسکے واسطے اُس دن کی کبھی صبح نہ ہو تو میرا یہ ارادہ تھا
کہ جسقدر اُس آمدنی کا روپیہ وقتاً فوقتاً جمع ہوتا گیا ہو وہ اے چارلس تمھاری
بہنوں کے نام میں منتقل کروں لیکن اب ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ مجھے اپنے
پہلے پہل کے اندوختہ کو اُس مطالبۂ زرکثیر کے ادا کردینے میں کچھ بھی پس و پیش نہیں ہے
ہاں جس اصل مطلب کیلئے میں نے اسکو جمع کیا تھا وہ اب نہ ہوگا۔ خیر نہ ہو۔ اور اسلیے
جس طور پر میں نے بیان کیا ہے تم اُسکو ٹھکانے لگا دو"

چارلس۔ "کل صبح میں پہلے یہی کام کرونگا۔ یہ معاملہ میں ایک وکیل کو سپرد کردیتا
کیونکہ اسکے انتظام میں کچھ دشواری نہ ہوگی کیونکہ جعلی دستاویزیں دو قسم کے
قیمتی ہیں۔ ایک تو وہ ہے جسنے لول کو گرفتار کرایا ہے اور دوسرا [illegible]

یہ دونون ایسے ہین کہ روپیہ کیلئے مُنھ کھولے بیٹھے ہین۔ جب لول کے دوسرے اظہار کی نوبت آنے گی مدعی پیروکار کی غیر حاضری کے سبب سے وہ رہا ہوجائیگا۔ اُسوقت یہ باقی کا روپیہ جو تم نے ایسی فیاضی سے میرے حوالہ کیا ہے اُسکو دیدونگا لیکن صرف اِس شرط پر کہ وہ اِس ملک کو چھوڑکے چلا جائے جب ان سب امور کا انتظام ہوجائیگا تب میرا باپ اُس بے ایمان آدمی کے پنجہ سے نکل جائیگا اور اُسکی دھمکیون سے نجات پائیگا اور پھر بلمانٹ کے نام کو کلنگ کا ٹیکا اور بدنامی کا داغ نہ لگے گا اور بے آبروئی سے وہ محفوظ رہیگا!!

ڈِچز۔ (آہستگی سے) "ہان میرے پیارے چارلس تمھارا باپ اپنے انتہا کے زشت و زبون جرائم سے محفوظ رہیگا اور اُسکا پردہ فاش نہ ہونے پائیگا۔ لیکن اُسکو کھُلم کھُلا اس امر سے اقبال کرنا ضرور ہوگا کہ وہ ہاتھ خود اُسی کا ہاتھ تھا جس نے کنسرویٹری میں میرے سینہ مین چھُری ماری تھی۔ یہ امر اُسکو اپنے افعال قبیحہ کی تکفیر اور مجہول مگر مؤثر تدبیر کے طور پر انصافاً کرنا ہی پڑیگا تاکہ جولین لیوین ہیم بندی خانہ سے رہائی پائے!!

چارلس "مگر میرے باپ کا یہ اقبال کہ وہ اُسی کا ہاتھ تھا جسنے چھُری ماری تھی تمھاری نسبت اُن ضرر رسان شکوک کا باعث ہوگا جنسے مسٹر لیوین ہیم نے اپنی دریا دلی اور دلیری سے تمھین محفوظ رکھنے کی تدبیر کی تھی۔ آہ۔ میری پیاری سوتیلی مان جب مین نے ابھی غصہ مین آکے مسٹر لیوین ہیم کی نسبت انصاف کی ضرورت ظاہر کی تھی اُسوقت مین نے نتیجون کو میزان عقل مین بالکل وزن نہین کیا تھا۔

ڈِچز "مگر چارلس مین نے اُنکو وزن کرلیا ہے۔ اور مین نے نتائج سے کلیتہً مقابلہ کا اپنا یگا قصد کیا ہے"

هر چه بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

تم اپنے باپ سے انتظام کرنیکا کام میرے ہی تعلق رکھو اور جو کام لیسلان کے ...

بارے مین تمنے اپنے ذمہ لیا ہی اُسکو تم کرو!"
یہ فقرات ڈچرنے مضبوط ہوکے قطعی فیصلہ کے طور پر کہے۔
چارلس۔ (جلدی اور اشتیاق سے) "اور وزجنیا کا مسکن دریافت کرنے کیلیے کیا تدبیر کرنی چاہیئے بشرطیکہ وہ ابھی تک اس دنیا کے باشندون مین ہی اور عالم باقی کو سدھار کے فرشتہ نہین ہوگئی ہی!"
پچھلا فقرہ کہتے ہوے یکایک اسکی آواز آہستہ ہوگئی اسمین غم والم کا لہجہ پیدا ہوگیا اور الفاظ مین حسرت واندوہ کی ضربات تھین۔
ڈچرز۔ کل مین خود اُس لائق بی بی کے پاس جسکا تمنے ذکر کیا ہی اور جو کیمڈن ٹون مین رہتی ہی جاؤنگی۔ اور اگر کوئی بات تم تو غیر شخص جان کے تمسے اُسنے چھپائی ہی جیسا تمھارے خیال مین ہی یا جسکا تمکو شبہہ ہی تو شاید مجھکو اپنا محسن سمجھ کے وہ مجھ سے بیان کردے۔ مین خیال کرتی ہون۔ چارلس۔ کہ ہمنے اب اپنی سب تدبیرین کرلی ہین اور ہم دونون اُن سب امور مین جو کپتان کول اور تمھارے باپ اور مسٹر لیوین ہیم اور ہماری غریب وزجنیا سے متعلق ہین متفق الراے ہوگئے ہین۔ اور اب صرف کالنس ہی باقی رہ گیا ہی!"
مارکوئس آف آرڈن۔ (کرسی سے اُٹھتے ہوے)۔ ای میری پیاری ہتیلی ماں اُسکو تم میرے سپرد کردو۔ پاجی۔ حرامزادہ۔ اُس غریب لڑکی کو لوٹ لیا۔ تمام اُسکا سرمایہ ہضم کرلیا۔ اور سانس ڈکار بھی نہین لی۔ اور اُسکی یتیمی پر بھی اُسکو رحم نہ آیا۔ وہ سنگدل اپنے اس فعل سے پشیمان بھی نہین ہوا۔ اور ابھی قانع نہین ہی۔ پھر اسکے بعد وہ بدنامی کا کام کیا اور اُسپر بھی قانع نہ ہوا۔ اسکے بعد اُسکو ایک اور نادان سادہ دل اور بیقصور جوان لڑکی کی اُمید پر پانی پھیرنے مین بھی تامل نہ ہوا جو خود میری پیاری بہن میری ہی اور جسکو وہ چاہتا ہی کہ مجبور کرکے عقد کے لیے گرجا کھینچتا ہوا لیجائے۔ آہ یہ ایک بڑا بھاری تضیہ ہی جسکا تصفیہ مین آپ خود کالنس سے کرونگا!"

ڈچز "دیکھو۔ ہوشیار رہنا چارلس وہ آدمی بیڈھب ہے"
یہ فقرہ بیگم نے جوان رئیس اعظم کی چتون کو تاڑ کے خائف ہو کے کہا کیونکہ اسکی
نگاہوں اور طریقہ سے ایک ہیبتناک بدی کے ارادے کی شہادتیں پائی جاتی تھیں
چارلس "واہ میری پیاری سوتیلی ماں میرا تم کچھ اندیشہ نہ کرو"
اور جلدی سے مصافحہ کر کے وہ بیگم کے کمرے سے چلا گیا۔
اب اسوقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ قصر بلمانٹ کے عالی وقار اور معالی مقدار
مکین اپنی اپنی خوابگاہوں میں چلے گئے تھے۔ اگرچہ سب لوگوں نے اپنے اپنے
مقام پر جگہ لی تھی اور اگرچہ اس عالیشان مکان میں ہر طرف خاموشی تھی
تاہم ہر ایک مکین کے خانہ چشم میں نیند نہیں آئی تھی تہیں وہاں وہ آنکھیں
تھیں جنکو نیند نصیب نہیں تھی۔ اور وہ دل تھے جو بار غم سے دبے جاتے تھے
وہاں پانوں کی آوازیں جو کمروں میں ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر جوش
اور طیش کی حالت میں پڑتے تھے صبح ہونے کے قریب تک سنی جاتی تھیں اور
آخر کار صبح ہوتے ہوتے جب وہ آنکھیں اور پانوں تھک گئے تھے ذرا انھوں نے
آرام کیا تھا۔ یہ حالت ایک کمرے میں ڈیوک آف بلمانٹ کی۔ دوسرے میں
ڈچز کی۔ اور تیسرے میں مارکوئس آف آرڈن کی تھی۔ کیونکہ گذشتہ باتوں کے
خیال سے ہر ایک کو اپنا جدا جدا حزن و ملال تھا اور رنج اور آیندہ سے جو
کچھ ہونیوالا تھا ہر ایک علحدہ علحدہ بیم و رجا میں تھا۔

انتالیسواں باب ۳۹

ڈیوک اور ڈچز

صبح کے ٹھیک ساڑھے نو بجے تھے کہ ڈیوک آف بلمانٹ ڈچز کا پیغام جو
ایک خواص چند منٹ پہلے لائی تھی پا کے کتب خانہ میں گیا۔ اس پیغام کے
معنی اور مدعا کی تحقیقات اور تعجب کا موقع بھی اسکو نہیں ملا تھا کہ ڈچز خود

وہان پہونچ گئی لیکن تشویشون اور مصائب کے سبب سے جو اُسکے اوپر ہجوم آور تھے ڈیوک کا دل ایسا پاش پاش تھا کہ چند ہی لمحون مین جو اُسکی زوجہ کو وہان جاتے ہین لگے تھے اُسکو ایسا محسوس ہوا کہ وہ پیام جو قبل جانے کے اُسکو دیا گیا تھا گویا ایک تازہ مصیبت کا پیش خیمہ تھا۔

ڈچز کی پیشوائی کو آگے بڑھتے اور اسکو ایک کرسی کیطرف بٹھانے کو لیجاتے ہوے ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک ''یہ تو تم نے ایک نئی سی بات کی میری پیاری اگسٹا مجھ کو کہلا بھیجنا کہ اتنے سویرے مجھ سے تم کچھ کہنا چاہتی ہو۔ اور وہ بھی کوئی امر ضروری''

ڈچز ''مجھے اندیشہ تھا کہ کہین حضور باہر نہ چلے جائین کہین اور کام نہ ہو۔ اس سے مین نے کہا کہ پہلے مین ہی مل لون''

یہ آہستہ اور غمگین آواز جو ڈچز کے منھ سے نکلی فال بد اور ہونہار برائی کی طرح اسکے شوہر کے دل کو معلوم ہوئی۔

ڈیوک ''تم آج کچھ سُست سی اور ملول دکھائی دیتی ہو اگسٹا''

یہ بات ڈیوک نے ایسے وقت کہی جب خود اُسکا دل درد شکنجہ سہ رہا تھا اور جہنمی عذاب مین مبتلا تھا۔

ڈچز۔ (تلخ ہو کے) ''کیا پچھلے دنون سے مین ایسی مسرور اور محظوظ تھی کہ اب میری وضع اور روش مین تبدیلی لحاظ کے لائق ہو گئی ہو۔ لیکن تم میرے لارڈ تم بہت بدل گئے ہو۔ اور تہ دل سے مجھے تم پر رحم آتا ہو''

ڈیوک۔ دیکایک تلملاتے ہوے چونک کے) ''مجھپر رحم آتا ہو تمکو مجھپر رحم آنے کی کیا وجہ ہو۔''

یہ کہہ کے اُسنے تکلیف کش نگاہین اپنی زوجہ پر ڈالین۔

ڈچز۔ وجہ یہ ہو کہ تم غمون کو پالتے ہو جسکے سبب سے ہر انسان کے

تم واجب الرحم ہو اگر کل انسان نہین لیکن وہ لوگ تو ضرور جنکا عیسائی دل ہے تم کو ضرور واجب الرحم سمجھتے ہین !!

یہ کہکے ڈِچرز نے اپنے شوہر کیطرف اُس طریق سے دیکھا جس سے تیقن طلبی پائی جاتی تھی۔

ہان ۔۔ اور اُس بوڑھے آدمی نے خیال کیا کہ کیا خوب ہوتا۔ آہ۔ کیا خوب ہوتا کہ وہ اُس عورت سے لپٹ جاتا جو اب بھی شکیل و جمیل اور آن بان کی عورت تھی باوجودیکہ تفکرات اور ترددات سے اُسکے شباب کی دلکشی کا جلال اور اُسکے حُسن گلوسوز کی تجلی دُھندلی ہوگئی تھی حالانکہ سِن اُسکا کچھ ایسا زیادہ نہ تھا۔ ہان۔ ہم کہتے ہین کہ اُس سے لپٹ جاتا اور اُسکے سینہ کو اپنے درد کرتے ہوے سر کا تکیہ بناتا اور اُسکے کانون مین اپنے مصائب اور اپنے جرائم کی حکایت چپکے چپکے بیان کرتا۔ مگر یہ نہین ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس بوڑھے آدمی کا غرور اُسکو اسکی اجازت ہی نہین دیتا۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے رنجون کا اظہار کردے ممکن ہے کہ اپنے مصائب وہ بیان کردے مگر اپنے جرائم کو وہ افشا نہ کریگا۔ ہاے نہین۔ ہاے نہین یہ بات تو اُس سے ہوسکتی ہے اور وہ گوارا کرسکتا ہے کہ دوسرون کی ہمدردی کا وہ اپنی ذات کو مدنظر سمجھے حالانکہ یہ بھی کسی قدر اُسکی جبلی کشیدگی اپنے آپ کو لیے رہنا کبر و نخوت اور امارت کے مغائر اور مخالف ہے لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ اُسکی سہنالکی اور عبرت کا مدنظر ہوجائے۔ یہ نہین ہونے کا یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اُسکو مرنا قبول ہے اور لوگونکی عبرت کا باعث بننا قبول نہین۔

ڈِچرز بخوبی سمجھ گئی کہ اُسکے شوہر کے دِلمین کیا ہے۔ ہر طرح کی اندرونی تکلیفات اور رنج اور شکوک اور قلق اور کوفت اُسکے بشرہ اور چہرہ اور خط و خال سے ظاہر تھے اور جون ہی اُسنے اُسکی طرف دیکھا تو اس چوبیس گھنٹہ ہی کے عرصہ مین تفکرات اور تخیلات اور تشویشات اور وساوس اور تاسفات سے ایسی اُسکی شکل بدلی ہوئی نظر آئی کہ ڈِچرز دیکھ کے گھبرا گئی اور اُسکو صدمۂ عظیم پہونچا۔

ڈیوک ـ "اے میری پیاری اگسٹا کہو کہ اس صبح ہی کی ملاقات سے تمھارا کیا مطلب ہے۔"

ڈچیز ـ "میں فوراً اُس تکلیف دہ مطلب کے قریب قریب آتی ہوں میرے لارڈ۔ کیونکہ میں بخوبی جانتی ہوں کہ بیہودہ جا سے بڑھ کے کوئی اور بات زیادہ عذاب دہ نہیں ہے۔ اگر نہیں سکتے ہو تو تم مجھ سے کہو میں پوچھتی ہوں کہو کہ اُس غریب لڑکی ورجنیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا!"

یہ سن کے کوفت وہ تعجب سے ڈیوک چونک اُٹھا اور پھر فوراً ہی اُسنے اپنی جھنجھلاہٹ کو انسان کی قدرت سے باہر کوشش کرکے فرو کیا اور ایسی آواز جسمیں پھر بھی غصہ کا رعشہ پایا جاتا تھا اُسنے کہا۔

ڈیوک ـ "ورجنیا مارڈنٹ مجھ سے یہ سوال تم کسواسطے کرتی ہو!"

ڈچیز ـ "اسواسطے کہ مجھ سے اور آپکے بیٹے سے عرصہ تک گفتگو ہوئی اُسنے اپنی محبت کا میرے سامنے اقبال کیا۔ اُس غیر متبدل پذیر محبت کا اقبال کیا جو اُسکو نوجوان سینے والی کے ساتھ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ باتوں کا اقبال کیا جو بات تو اُسکو معلوم ہوگئی ہے۔ اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیونکر معلوم ہوئی۔ کہ جسکو وہ پیار کرتا تھا اُسکے ساتھ عقد نہ ہونے کیلئے حضور نے کوشش ناکام کی ہے!"

ڈیوک ـ (قریب قریب خفگی سے) "خیر۔ اگسٹا اور اگر میں نے کوشش کی تو کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کرنے آئی ہو کہ میں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایسے عقد سے محفوظ رکھا جو اُسکی تفضیح اور ذلت کا باعث ہوتا!"

ڈچیز ـ (سختی سے) "یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اُسکی تفضیح اور ذلت ہوتی!" یہ کہہ کے فوراً اُسنے اپنے جذبہ کو لگام دی اور یہ بات یاد کی کہ اگرچہ اُس کو خود ماں ہونیکی حیثیت سے وہ حقارت آمیز کلمات جنکے استعمال سے اُسکی بیٹی سیفرنا اشارہ کیا جاتا تھا بُرے معلوم ہوں لیکن ڈیوک تو ورجنیا مارڈنٹ کو ایک غریب

سینے والی ہی جانتا تھا اسلیے اُسنے زیادہ نرمی اور ملائمت اختیار کر کے کہا۔
"اہی میرے لارڈ مارکوئس آف آرڈن کی تمام زندگی کی خوشی اور مسرت اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی محبت پر بالکل منحصر اور موقوف ہی اور ایسے موقع پر یہ خیال کرنا کہ آیا وہ امیر ہی یا غریب عالی خاندان ہی یا نیچ نامناسب معلوم ہوتا ہی"۔
ڈِیوک "اگسٹا۔ ہم تم اس بارے مین پھر بحث کرینگے کسی اور موقع مناسب پر جب زیادہ فرصت ہوگی"۔
یہ بات ڈِیوک نے بصبری سے کہی کیونکہ دس بجنے کے قریب تھے اور اسی وقت بی بی پول آنے کو تھی"۔
ڈچز۔ (تامل سے) "اس سے بہتر اب کوئی اور موقع اور مناسب وقت نہین ہو سکتا اور دن گذر جانے کے قبل تم اپنا ما فی الضمیر ظاہر کرنے کیلیے مجبور کیے جاؤ"
ڈیوک "اُسکے معنی کیا ہین۔ اگسٹا۔ تمھاری مراد تو معلوم ہو"!
یہ کلمات ڈِیوک نے اپنی زوجہ سے دلمین ڈرتے ڈرتے اور حیرت مین آکے کہے
ڈچز "میری یہ مراد ہی۔ میرے لارڈ کہ پوشیدگی اور رموز کا اب وقت نہین ہی اور تمکو چاہیے کہ تم اُن لوگون سے صلاح لو اور اُنکی ہمدردی حاصل کرو جو ان دونون کے دینے اور کرنیکے قابل ہین اور جو ان مصائب کے غار مین ڈھکیل دیے جائینگے جو خاص تمھاری ذات کو نگلنے کے لیے تمکو دھمکا رہے ہین۔ بس مجھ سے کہو۔ کہو مجھ سے کہ ورجینیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا"!
ڈیوک "مجھے اپنی جان کی قسم ہی کہ مین سب باتون سے جو اُس سے متعلق ہین لاعلم ہون۔ عمر بھر مین کبھی اُس سے بولا ہی نہین۔ مین"!!
ڈچز۔ (بات کاٹ کے) "تو پھر تمنے کوئی پیش خدمت مقرر کیا تھا کہ وہ مضرت اور گزند پہونچائے۔ اور بیس مہینے ہوے کہ ورجینیا مارڈنٹ اور مارکوئس کا عقد جو ہونیوالا تھا اُسکو روک دے"!
ڈیوک "(کسی ہونہار بدی کی وجہ سے کانپتے ہوے)۔ ہان اگسٹا مین نے

ایک پیش خدمت مقرر کیا تھا۔ مگر یہ سوالات کس غرض سے کیے جاتے ہین۔
ڈیچیز۔ (اپنی آنکھین اپنے شوہر کے چہرے پر جما کے) "صبر کرو۔ لحظہ بھر صبر کرو جس پیش خدمت کو تم نے مقرر کیا تھا وہ وہی شخص تھا جسکو تم نے اسواسطے رشوت دی تھی کہ جب مجھ مین طاقت گویائی کی عود کرے وہ تمکو فوراً اطلاع دے اسکا تم پہلے مجھ سے اقبال کر چکے ہو۔ ہان۔ وہ پیش خدمت کلیمنٹائن تھی"!
ڈیوک "کلیمنٹائن"!
ڈیوک نے اعادہ کیا اور اُسکی آنکھین ناگفتنی کوفت کی وجہ سے جلنے لگین اور پھر اُسنے کہا۔
"اُسکا کیا ذکر ہے۔ وہ اب زندہ نہین ہے"!
ڈیچیز۔ (کرسی سے اُٹھ کے) "ہاے رے بدنصیب آدمی کس شیطان نے تمھین اُنگلی دکھائی تھی کہ اُس غریب بیکس عورت کو تمنے اپنی راہ سے علحدہ کرنے کیلئے ایک قاتل کے ہاتھ کو اجیر مقرر کیا تھا"!
ڈیوک۔ (اپنی کرسی پر بیٹھ کے بل گرتے ہوے۔ اور اپنا مُنھ دونوں ہاتھون سے چھپاتے ہوے) "اے ہمیشہ رہنے والے خدا۔ کیا یہ میری زوجہ ہے جو خود مدعی بن کے میری گریبان گیر ہو رہی ہے"!
ڈیچیز (بہت ہی آہستگی سے) "ڈرو نہین۔ کہ مین تمھارے جرائم کی تشہیر کرونگی۔ میری تم سے اسوقت کی ملاقات تمھاری حفاظت کی غرض سے ہے نہ کہ تمکو خطرے مین ڈالنے کی نیت سے"!
یہ سُنکے اُسکا شوہر درشتی سے کھڑا ہو گیا اور گڑھون مین دھنسی ہوئی آنکھون سے ہیبت کی چمک معلوم ہوتی تھی کہ اُسنے کہا"
ڈیوک "لیکن تمکو یہ سب حال معلوم کیونکر ہوا۔ اگر ان باتون کی خبر تمکو کسی دوسرے شخص نے دی ہے تب تو وہ دوسرا میرے بھید سے واقف ہوگا۔ اور جب چاہیگا میرے خلاف عمل کریگا لیکن اگر تم کو اس طور پر اطلاع نہین ہوئی ہے

اسکے خود دیکھنے کے بیہ سب باتین سنی ہونگی ''
ڈچیز ''اعالی منصبی ہی کی ہوئی ملامت سے '' کیا یہ وقت میرے لارڈ میرے لارڈ جھگڑا مول لینے کا ہی ''
یہ سنکے ڈیوک کا چہرہ بھوت کا سا ہوگیا - انتقام کشی کے غصہ سے جوش میں اسکے خاکستری لب بل کھانے لگے کہ اسنے یہ تقریر کی ''
ڈیوک '' اوہ - اب مین سمجھ گیا - بی بی لول کسی وقت میرے بیٹے کی آشنا تھی - یہ دونون پھر ملے ہین - مجھسے اسکو یہ سب حال کہا ہی - اور اب شاید ''
اس مقام پر پہونچ کے ڈیوک نے اپنی آواز بدل کے تلخ طنز آمیز ادا اور تضحیک و نفرت سے اس طور پر ایک قہقہہ لگایا جو بعض اوقات انتہا کے غیظ اور غضب کی حالت مین لگایا جاتا ہی - اور پھر کہا -
'' اور اب چونکہ لول کے ساتھ میرے تعلق کا بھید کھل گیا ہی تو تم اور چارلس دونون ملکے روپیہ بہم پہونچاؤ تاکہ اس بدمعاش شریر کی جعلسازیون کی بابت ادا کیا جائے - کیونکہ مجھسے تو ایک اٹھنی بھی جمع نہ ہو سکے گی ''
ڈچیز '' تم مجھسے سنگدلی کے طنز اور ہیبتناک مضحکہ سے باتین کرتے ہو گویا مین تمھاری دشمن ہون اور یہ چاہتی ہون کہ تمکو رنج و عذاب مین پھنساؤن اور دکھ دون لیکن شاید تمھارا خیال بدل جائیگا جب مین تمکو اس بات کا یقین دلاتی ہون کہ چارلس کبھی کا آج صبح سے مع روپیہ کے گیا ہوا ہی کہ لول کو جلاوطنی سے بچاوے اور اس بات کا اطمینان حاصل کرے کہ جس وقت وہ حراست سے رہائی پائیگا اسی دم وہ اس سلطنت کے باہر نکل جائیگا پھر یہان قدم نہ رکھے گا ''
ڈیوک '' کیا یہ سچ ہی - اگسٹا ''
نواب بلمانٹ کو اس سوال کے وقت اپنے کانون پر بھی اعتبار نہ رہا

اور اُسکے بھوت کے سے خوف زدہ چہرے کی رنگت کم ہوکے تعجب اور بے اعتباری کا رنگ لائی۔

ڈچز۔ سچ ہی۔ میرے لارڈ۔ بالکل سچ ہی لیکن اگر تم میری اِس تدبیر کا اور تمھارے مطلب کے لیے روپیہ بہم پہونچا دینے کا احسان مانو تو سچ سچ کہدو لگی لپٹی نہ رہنے دو کہ تم ورجینیا کو اپنے بیٹے سے علحدہ کرنیکی غرض سے کیا کیا تدبیرین عمل مین لائے اور کون کون فکرین کین!!

یہ کہہ کے ڈچز آف بلمانٹ ایسی ادا سے اپنی کرسی پر بیٹھی جسکے یہ معنی سمجھے جاتے تھے کہ ملاقات کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ اور یہ سُنکے ڈیوک آف بلمانٹ اپنی کرسی کو اپنی زوجہ کے قریب لاکے بیٹھ گیا مگر اِس طور پر بیٹھا کہ اُسکا رُخ اُسکی طرف سے پھرا ہوا تھا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک۔ وہ اگتا تمھاری فرانسیسی خواص فریب کے فن مین ایک ہی ہتھنی تھی۔ بڑی مکّار۔ بڑی عیّار۔ بڑی فتین۔ بڑی فطرتی۔ بڑی فریبی۔ یہ اُسی کا کام تھا کہ اُسنے میرے بیٹے اور ورجینیا کی محبت کا بھید دریافت کیا تھا۔ یہ اُسی کا کام تھا کہ اُسنے ایسی ایسی تدبیرین سوچ کے نکالین اور اُنپر عمل کیا کہ دونون کے ربط کا باہمی سلسلہ شکست ہوگیا۔ معاملہ درہم وبرہم ہوگیا۔ اور سب کھیل بگڑ گیا۔ اور میرے لیے جس کام کے کرنے کا اُسنے بیڑا اُٹھایا تھا اُسکی مین نے اُسکو اجازت دی تھی اور منظور کیا تھا۔ اس طور پر میری اجازت حاصل کرکے اُس متفنی اور حیلہ باز فرانسیسی عورت نے ورجینیا کے دل مین اپنی جگہ پیدا کرکے اُسکا اعتبار حاصل کیا اور اُسکے روبرو ایک قصہ ایک فرضی نہبن کا شرارت سے پھسلا اور بہکا لیجانے کا اور پھر اُسکو چھوڑ دینے کا بیان کیا۔ پہلے سے تدبیر ہوگئی تھی کہ اُسکے مطابق ایک روز چارلس اور کلیرسا اور مین کھلی ہوئی گاڑی مین سوار ہوکے ریجنٹ پارک ہوکے گذرا۔ اُسوقت وہان کلیمنٹائن ورجینیا کو لیے ہوے

ٹہل رہی تھی۔ اب تم قیاس کرلو کہ اُس فرانسیسی عورت کو اپنے قصہ کی نسبت برملا شکایت کرنا کس قدر آسان ہوگیا ہوگا۔ بناوٹ سے چونک کے اور جوش مین آکے اُسنے ہمارے چارلس کیطرف اشارہ کیا کہ وہ بھگا لیجانیوالا یہی شخص ہی جسکا ذکر اُسنے ورجنیا سے کیا تھا۔ اور کلیرسا کو اُسنے ظاہر کیا کہ یہ چارلس کی جورو ہی"

ڈچز "اور اُس بیچاری لڑکی کو اس طور پر یقین دلایا گیا کہ جو شخص خاص اُسکے ساتھ نکاح کا خواہان تھا اُسکی شادی ہوگئی!"

یہ سُنکے ڈچز کا خون اُس شیطانی جھوٹ سے جو خود اُسکی بیٹی کی نسبت عمل مین لایا گیا تھا جوش کھانے لگا۔ وہ بیٹی جسکو وہ اب بھی اپنی قبول کرنے مین جرأت نہین رکھتی تھی۔

ڈیوک "اُس فریب کا یہ نتیجہ ہوا کہ ورجنیا مارڈنٹ اپنے مسکن سے بھاگ گئی اور اس طور پر میرا بیٹا ایک بیچ کی یگانگت سے محفوظ رہا لیکن فرانسیسی عورت نے ایک ایسے خلاف سرشت ایسے بیحد وحساب ایسے خلاف قیاس انعام کا دعویٰ کیا کہ درحقیقت مین نے اپنی جلد بازی پر جو اُسکی جواعانت منظور کرنے مین کی تھی تلخکامی سے پشیمانی حاصل کی!"

ڈچز (بےصبری سے) "اور وہ معاوضہ کس قسم کا تھا جسکا وہ مطالبہ کرتی تھی!"

ڈیوک "میرے بیٹے کے ساتھ عقد چاہتی تھی!"

ڈچز۔ (انتہا کے تعجب سے) "تم ہنسی کرتے ہو!"

ڈیوک "مین سچ کہتا ہون یہ ہنسی نہین ہی۔ اگستا مین تمکو یقین دلا سکتا ہون اُسنے مجھ سے کہا کہ وہ مارکوئس کی بیگم بنے گی ورنہ تمام سازش اور کارسازی جو میرے بیٹے اور اُسکے سرمایۂ محبت کے برخلاف عمل مین آئی ہی ظاہر کردیگی تم سوچو کہ یہ کیسا پیچ اُسنے کھیلا اور کس بیرحمی سے مین اُسکے پیچ مین آگیا۔

کس سہناکی سے مین حیرت مین ہوگیا اور یہ بات بمقتضائے اُنھین حالات کے
ہوئی کہ اتفاقاً شیطان نے مجھے ایک ایسے ہمت والے اور بیدرد سفاک سے
ملادیا جو اپنے پلّے کا سب کھو کھا کے اور اپنے دوستون کو جو اُسکی مدد کرتے
سکتے اُنکی فیاضانہ استمداد سے تھکا کے خودکشی کے لیے جو افلاس او رمصائب کا
نتیجہ ہی مستعد ہوگیا تھا اور سوا اسکے اور کوئی چارہ کار اُسکو نظر نہ آیا۔ پس مین نے
اُسکو اُسکے مہلک ارادے سے باز رکھ کے نجات دی اور وہ میرا غلام بن گیا
اور خرابی پیدا کرنے کیلئے میرا مستعد اور تیار آلہ ہوگیا۔ پھر بھی کلیمنٹائن کی نسبت
مجھے آخری تدبیر عمل مین لانے کا پس وپیش ہوا لیکن اُسنے خود ہی بار بار کے
تقاضے سے مجھے مجبور کیا۔ جب مین مایوس ہوگیا اور میری فہمائش اُسپر کارگر
نہ ہوئی تب جو تدبیر تھی وہ کی گئی۔ انتہائی ظاہرداری اور راستی نما حیلون سے
مین نے کلیمنٹائن کو ترغیب دی کہ میری بیٹیون مین سے ایک کا لباس فاخرہ
لے لے اور تمھارے جواہرات کے زیور کا صندوقچہ بھی اپنے قبضہ مین کر لے
اُسکو اِس گھر سے نکالنے کی تدبیر مین جو مین نے رنگ دیا وہ اُسکے جال مین
پھنس گئی لیکن جو کچھ کہ اُسکا نتیجہ ہونیوالا تھا اُس سے اپنے آپ کو اور چارلس کو
محفوظ رکھنے کی غرض سے اور اِس خیال سے کہ ہم دونو پر کسی قسم کے شک کا
سایہ بھی نہ پڑنے پائے۔ مین چارلس کو اپنے ہمراہ لارڈ مرٹن کی دعوت مین
لے گیا۔ یہ بھید کا معاملہ اُسوقت بر روے کار آیا جب ہم دونون وہان تھے
اور اُس فعل کا مرتکب لول تھا۔ اب اگسٹائن تم کو سب حال معلوم ہوا۔ میری
عزت۔ اور آبرو۔ میرا امن۔ میری عافیت اور خود میری جان اب تمھارے
اختیار ے اور تمھارے ہاتھ مین ہی!!
یہ پچھلے الفاظ ڈیوک کی زبان سے ایسی آواز سے نکلے جنمین مایوسی کا
لہجہ ملا ہوا تھا۔"
یہ سُنکے ڈچز آف ملبانٹ کو جاڑا سا چڑھا اور سر سے پانون تک وہ

کانپنے لگی اور اُسنے کہا۔

ڈِ جیرز "تمنے بڑا ہولناک کام کیا ہے لیکن اُسکا جواب تو تمھین خدا کو دینا ہوگا۔ مجھ غریب۔ گنہگار۔ فانی۔ غلط کار۔ کا یہ منصب نہین کہ مین تمھارا انصاف کرنے مین جرأت کرون مگر مین تمکو تمھارے جرائم کے خوفناک نتیجون سے بچانے مین مدد دیسکتی ہون۔ اور اس مطلب کے انجام کیلئے تمھارا بیٹا محنت کر رہا ہے اور جو روپیہ مین نے اُسکو دیا ہے وہ اُسکے پاس موجود ہے"۔

یہ بدنصیب نواب کمرے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرتا جاتا تھا۔ قدم تیز پڑتے تھے مگر کوئی یہان اور کوئی وہان پڑتا تھا کہ وہ بڑبڑایا۔

ڈیوک۔ ہاے ہاے میرا بیٹا۔ میرا بیٹا۔ شک نہین کہ وہ اپنے باپ کو ایک قاتل سمجھ کے اُس سے متنفر ہوگا۔ اور پھر وہ اُسکو ڈِجینیا کے بارے مین اپنی مسرت اور خوشی کا غارتگر سمجھ کے متنفر ہوگا!!

ڈِ جیرز۔ (دلدہی سے) "لیکن اپنی بعض بعض برائیون کا تو بھلا تم کفارہ کر سکتے ہو۔ اوہ۔ یقیناً۔ یقیناً تم مان لوگے کہ آخر کار وہ دن آگیا ہے جب تم کو جہانتک ہوسکے جہانتک تمھارے اختیار مین ہو خوشی سے مستعدی کے اور جلدی سے مکافات عمل اور تلافی مافات کرنا ضرور ہے"۔

ناشاد اور کمبخت ڈیوک آف بلبانٹ اپنی رنج آور جھیل قدمی سے یکایک ٹھہر گیا دونون ہاتھ دونون بغل مین رکھ کے اپنی بی بی کے سامنے کھڑا ہوگیا اور دادخواہ نگاہ اُسکی طرف کرکے اس طور پر گویا ہوا۔

ڈیوک "کیا مکافات عمل مین کرسکتا ہون۔ کیا تلافی مافات مجھ سے ہوسکتی ہے"۔

ڈِ جیرز۔ (شوق سے) "تم میری صلاح پر چلوگے۔ تم میرا مشورہ مانوگے تو"

ڈیوک ’’ ہان۔ ہان۔ ہان۔ آہ۔ اب تم اِس طرح کہتی ہو۔ اب تم اِسطور پر نظر آتی ہو گویا تم میری محافظ فرشتہ ہو۔ گویا تم مجھے محفوظ رکھنے والی پری ہو‘‘

ڈیچز ’’ بس اگر تم درحقیقت مجھے ایسا سمجھتے ہو جیسا کہتے ہو تو جو مین کہون وہ کرو اور مین تمھین بتاؤنگی کہ کیا تلافی مافات کرنا چاہیئے‘‘

ڈیوک۔ (امید و بیم کی بیصبری سے) ’’ بتاؤ بتاؤ اگسٹا کہ وہ کیا ہر‘‘

ڈیچز ’’ جو تلافی میرے ذہن مین ہر وہ دو باتون کی ہر۔ اوّل تو تمکو اپنے بیٹے اور روزجنیا ارڈنٹ کے نکاح کی بابت اپنی رضامندی ظاہر کرنی چاہیئے بشرطیکہ درحقیقت وہ بیچاری زندہ ہر اور ہم لوگ اُسکے مسکن کا پتہ لگانے مین کامیاب ہون‘‘

ڈیوک ’’ اگسٹا اُس شادی کی نسبت مین راضی ہون‘‘

اِس اظہار رضامندی کے وقت ڈیوک کی رگون کا سلسلہ ایک دو سر سے شکست اور اُسکا دل قریب قریب فاتر العقل شخص کے مانند ہو گیا تھا کہ اُسنے پھر کانپتے ہوے کہا‘‘

اور تم کیا چاہتی ہو‘‘

ڈیچز نے لمحہ بھر پس و پیش کیا پھر دلیری اور استقلال سے جواب دیا۔

ڈیچز ’’ اور یہ کہ منظر کلنٹر و سٹری کی نسبت جو حال ہو سچ سچ بیان کردو اور ایک بیگناہ بیجرم کو بندی خانہ سے چھڑاؤ‘‘

ڈیوک۔ (تعجب اور رنجیدگی سے) ’’ مگر اِس بات سے تمھاری نسبت نہایت مضرت رسان شکوک عائد ہونگے۔ اِس بات سے اُس امر کا تسلیم و ایجاب کرنا ہوگا کہ تمنے نادانی کا کام کیا بلکہ تم نے اُس شخص کے اختلاط اور ارتباط مین دیدہ و دانستہ گرویدہ ہوکے اپنی ناقص العقلی اور اپنا ضعف عقیدت ظاہر کیا‘‘

ڈیچز۔ (اولوالعزمی کے طریقہ سے) ’’ جو کچھ ہو۔ یہ تلافی مافات کا دن ہر۔

یہ مکافات عمل کا دن ہے۔ یہ کفارہ کا تکفیر کا بدل کا معاوضے کا اور انصاف کا دن ہے۔ اور مجھے اور تمھیں اپنی اپنی شرط خدمت ادا کرنی چاہیئے۔ جو نتیجے میری شہرت میری بدنامی۔ میرے نام کی نسبتا ہوں وہ ہوں۔ مگر اس خدمت کا انجام ہونا ضرور ہے۔ چاہے جو ہو۔ اس بیگناہ کی بدنامی کا داغ تو دھل جائیگا۔ وہ بیگناہ سزا تو نہ پائیگا"

ڈیوک "اچھا اگسٹا جو تمھاری خوشی جو تمھاری مرضی ہوگا جو تم کہوگی جب تمھاری ہی یہ مرضی ہے تو مجھے کیا جائے کلام ہے"

اسوقت دروازہ کھلا اور ایک ملازم نے حاضر ہو کے اطلاع دی کہ بی بی لول حاضر ہے۔ کیونکہ ڈیوک نے اسکے آنے کا یہی وقت مقرر کیا تھا"

ڈیوک "کہدو کہ چند منٹ میں ملاقات ہوگی"

اسکے بعد جوں ہی ملازم چلا گیا وہ ڈچز کیطرف مخاطب ہوا۔ اور بطور پر مستفسر ہوا "اس عورت کو میں کیا کہوں"

ڈچز "بس یہ کہدو کہ جس معاملے میں اسنے تم سے گفتگو کی تھی اسکے طے کرنے کیلئے ایک وکیل کو ہدایت کیگئی ہے۔ علاوہ اسکے ایک رقم جو تین لاکھ سے کم اور چار لاکھ روپیہ سے زیادہ نہیں ہے کپتان لول کو اسوقت دیجائیگی جب وہ تارکان وطن کے جہاز کی تختہ بندی پر قدم رکھے گا"

ڈیوک "اور جب میں اسکو ان باتوں کا یقین دلا کے رخصت کرلوں تو یہاں پھر تمھارے پاس آؤں۔ یا بالفعل اس ملاقات کا خاتمہ سمجھا جائے"

ڈچز اپنے شوہر کو واپس آنے کے لیے کہا ہی چاہتی تھی تاکہ وہ کالٹن کے دعاوی کی نسبت جو زرا اور زن سے متعلق تھے گفتگو کرے مگر فورًا اسکو یہ بات یاد آگئی کہ اس معاملے کا مختار سے طے کرنا جارلس نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اس لیے وہ خاموش ہو رہی اور اسنے کہا "کہ اب انکے ملنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

چنانچہ ڈیوک کتب خانہ سے چلا گیا اور ڈچز تنہا رہ گئی اور جو باتیں ابھی ابھی

میان بی بی مین ہوئی تھین اُنپر غور کرنے لگی۔

چالیسوان باب

(علی التواتر وقائع کا تسلسل)

لیکن اس موقع پر بلانٹ کی بیگم کا غور بلا تخلل زیادہ دیر تک نہ رہا مارکوئس آف آرڈون اُسکے سوتیلے بیٹے کے آجانے سے اسمین تفرقہ پڑا۔ عالیجناب بیگم نے اپنی ملاقات کے تمام حالات جو نواب نامدار کے ساتھ ہوئی تھی بے کم وکاست بیان کئے جب نوجوان رئیس اعظم کو معلوم ہوا کہ اُسکے باپ کی جانب سے اس قدر ندامت اور توبہ نصوح اور تربیت پذیری کا اظہار ہوا ہی تو بڑا بھاری بوجھ اُسکے دل کا اُتر گیا اور اب بجائے خود اُسنے ڈچز کو مطلع کیا کہ بڑا تیز و چالاک وکیل مقرر ہو گیا ہی وہ فوراً لول کی جعلی ہنڈیون کو کالنس اور دوسرے شخص سے جسکے پاس وہ ہین چھڑانے گیا ہی۔

چارلس۔ (فیصلہ کی غمناک ادا سے) "عجب ہین نے وکیل سے یہ بات کہی تھی کہ پہلے کالنس کا معاملہ طے کرنا تو میرا ایک خاص مطلب تھا"

ڈچز "چارلس اسکے کیا معنی ہین۔ اوہ تمھاری نگاہون سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہی"

یہ پچھلا فقرہ جوش کے طریقہ اور دلسوز آواز سے کہہ کے اُسنے پھر پوچھا"

"مین تمسے پھر پوچھتی ہون کہ کالنس کے بارے مین تمھاری کیا مراد ہی"

مارکوئس آف آرڈون۔ "عزم بالجزم سے" میری یہ مراد ہی کہ قبل اسکے کہ میرے اور کالنس کے پھر ملاقات ہوتی وہ لول کی جعلی ہنڈویان حوالہ کر دیتا تو بہتر تھا ورنہ کیا تعجب ہی کہ وہ مختار زندہ نہ رہے اور ہنڈویان اُسی کے پاس رہ جائین اور اُسکے ورثا جعلساز کو پھانسنا اور اُسپر جعلی مقدمہ ہی قائم کرنا پسند کرین اور باہمی تصفیہ پر راضی نہ ہون۔ ای میری سوتیلی مان اب تمنے میری مراد سمجھی"

لیکن قبل اس کے کہ اُسکی زبان سے جواب نکلے ۔ حالانکہ جواب کی کوئی ضرورت نہین تھی کیونکہ ڈیبرٔز کے بشرے ہی سے وہ تردد ہویدا تھا جو نوجوان رئیس اعظم کی گفتگو سے اُسکے دل مین پیدا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ جلد اور زور سے کھلا اور ڈیوک آف بلماٹ کُتب خانہ مین داخل ہوا اُسکے بشرے سے وحشت برستی تھی ۔ اور چہرہ غصہ سے سُرخ تھا ۔ اُسکی لٹکتی ہوئی جھریون دار پیشانی کے نیچے سے آنکھین خون چکان معلوم ہوتی تھین اُسکے سفید سفید لب غیظ کی شدت سے کانپتے تھے اور موٹے موٹے پیشانی کے خطوط جنمین کُل چہرہ سمٹ کے ایک جگہ ہو گیا تھا ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا گوشت مین کھُدے ہوے ہین ۔ یہ انتہائی سرکہ جبینی ایسی پیشانی کی شکنین تھین جنسے صریحًا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آتش فشان بند ھا ہوا اُسکے سینہ مین اُبل رہا ہی ۔ یہ حال دیکھ کے ڈِبرٔز کانپنے لگی اور مارکوئس بھی اُس بوڑھے آدمی کی خوفناک دھمکی سے حیرت مین آکے پیچھے ہٹ گیا ۔

چرخ کی سی خونخواری سے اُسنے اپنی آنکھین ڈِبرٔز کیطرف نکالین اور موٹی اور بھدّی آواز سے جسکا تلفظ نہین ہو سکتا تھا اُسنے اُسکی طرف مخاطب ہو کے کہا ڈیوک ۔ سنو بی بی ۔ تمنے مجھے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ بی بی تول نے میرا سب بھید میرے بیٹے سے ظاہر کر دیا ہی حالانکہ اُسنے کوئی راز فاش نہین کیا ہی ۔ بلکہ ایک مدت گذر گئی کہ اُسکی اُس سے ملاقات ہی نہین ہوئی ہی ۔ اب تم ہی بتاؤ کہ مین تمھاری بات چیت اور گفتگو سے کیا نتیجہ نکالون ۔ یہی نا کہ تم دونون مین سے ایک نے چھپ چھپ کے سُننے والے کمینہ کا کام کیا ہے اپنے شوہر یا اپنے باپ کا تم دونونمین سے ایک جاسوس بنا ہی اور شاید تم دونون نے چھپ کے کان لگانیوالے کا من مانتا کھیل کھیلا ہی ؟

یہ سُنکے چارلس اپنے دونون بازو سینہ پر پیچ اوپر رکھ کے آگے بڑھا لیکن سوقت اُسکا طرز بربریت کا نہین تھا بلکہ اُس سے رنج و ملال ظاہر ہوتا تھا اُسنے کہا ۔

چارلس :- ای باپ یہ تمھاری زجر و توبیخ میرے سر آنکھونپر ہی اسلیے کہ تم کسی دغابازی کی کارروائی سے جو تمھاری نسبت سرزد ہوئی ہو میری سوتیلی مان کو بری کرو!!

یہ سنکے ڈیوک نے جسکی آنکھین یقیناً خون فشان تھین اپنے بیٹے کو گھور کے دیکھا اور کہا۔

ڈیوک :- خیر یہی صاحب۔ تو پھر مین خیال کرتا ہون کہ تمنے میرے سب بھیدون کو سنا ہی۔ تمنے سب باتین سماعت کی ہین تم سب جان گئے ہو!!

چارلس (طیش مین آکے) بہر کیف مین بہت کچھ جانتا ہون۔ بہت کچھ۔ ای باپ مین بہت کچھ جانتا ہون۔ مثلاً مین جانتا ہون کہ تم میرے اور میری مسترت کے درمیان سنگ راہ ہوے ہو۔ جسکو مین پیار کرتا ہون اُسکو مجھ سے چھڑانے کیلیئے تم ہی باعث ہوے ہو۔ یا میرے خدا جب مین ان سب باتون کا خیال کرتا ہون تو مجھے صبر آئے تو کیونکر آئے!!

یہ کہتے ہوے نوجوان رئیس اعظم کی آواز وحشت سے کمرے مین گونجی تھی اور وہ اپنی تپکتی ہوئی پیشانی پہ ہاتھ رکھے تھا۔

یہ سنکے ڈیوک پہ اچانک دہشت غالب ہوگئی اور ایک ہی منٹ مین اُسکا سارا غصہ اُتر گیا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک :- چارلس۔ میرے پیارے چارلس۔ مجھے طعنے نہ دو۔ اپنے باپ کو نہ کوسو۔ چارلس۔ میرے پیارے لڑکے۔ اگسٹا۔ تم اسکو سمجھاؤ۔ تم اس سے کہو۔ تم میری طرف سے کہو تو!!

پچھلا فقرہ اُسنے اپنی رنج و آلام وہ عاجزی سے ڈچیز کی طرف مخاطب ہوکے کہا۔

اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کے اور اپنے باپ کی طرف اپنا چہرہ جسپر ناقابل بیان آلام و اندوہ کے نقش مرتسم تھے جھکا کے چارلس نے غمگین اور دلخراش

آواز سے حسبِ ذیل تقریر کی۔
چارلس ڈیرای باپ تم کیا جانو کہ تم نے کتنا بڑا بھاری نقصان مجھے پہونچایا ہے میری طرف دیکھو۔ میرے زرد زرد گالوں پر نظر کرو۔ میری گڑھے مین دھنسی ہوئی آنکھوں پر نگاہ کرو۔ میرے زار و نزار ضعیف و ناتوان جسم کیطرف خیال کرو تیئیس ہی برس کے سن مین ایسا کمزور اور زیادہ عمر کا دکھائی دیتا ہون بیقدم قبر کے قریب پہونچ گیا ہون جیسے اور لوگ عموماً پچاس برس کی عمر پا کے ہوتے ہین۔ شباب کا ولولہ اور اسکی طاقت مجھ مین باقی نہین رہی ہے۔ ابھی سے خون میری رگون مین سستی سے دوڑتا ہے۔ میری طاقتین نکل گئی ہین اور میرا دل پاش پاش ہو گیا ہے۔ اُمید میرے نزدیک ایک کھلایا ہوا پھول ہے اور مایوسی ایک فرضی جن کی طرح جو انسان کا خون چوستا ہے اپنے پر و بال میرے اوپر پھیلائے ہوئے ہے۔ لیکن یہ سب باتین کسکی بدولت ہوئی ہین اسکنے مجکو اپنی بیرحمی کی جناتی گرفت مین پکڑ کے میری مسرت کے بلند ترین کنگرے سے لاعلاج غم کے غار مین ٹپک دیا ہے۔ تمنے۔ میرے باپ۔ تمنے یہ سب باتین کی ہین۔ ہان۔ تم اپنے فعل کی طرف دیکھو۔ اور تم دیکھو کہ تمھارا بیٹا بہت جلد قبر مین جانیکی تیاری کر رہا ہے اور تب تو کہہ کہ اسطور پر اسکے در پئے جان ہونیسے تمکو کیا ملا ہے"۔

نوجوان آدمی کی آواز حد درجہ کی وحشت کی ضربات الفاظ سے معمور تھی اور اسکی نگاہوں سے وہ جوش ٹپکتا تھا جو جنون کے قریب تھا۔ اُسکا باپ مغلوب الغضب اور غصئہ ور نوجوان کے سامنے ختم ہو گیا گویا اُسکی آنکھوں مین انتقام کی بجلیان چمکتی تھین اور اسکی زبان سے نکل ڈالنے والی لعنت کی گرج اور کڑک نکلتی تھی۔ ڈچز تو دہشت اور حیرت سے فالج زدہ ہو گئی۔ اپنی ہیبت زدہ نگاہ سے اس خوفناک منظر کی طرف دیکھتی رہی لیکن ایک لفظ بھی نہ بولی۔

آخرکار ڈیوک آف بلمانٹ نوجوان رئیس اعظم کے پانونپر گر پڑا۔ اور اُسکے زانو پکڑکے کہنے لگا۔

ڈیوک :- میرے بیٹے۔ میرے پیارے بیٹے مجھے معاف کر مین تیری منت کرتا ہون کہ مجھے معاف کر!!

چارلس :- یا خداوندا۔ میرا باپ اور اُسکے مقدر مین یہ ذلت ہو!!

چارلس نے یہ کہا اور اُسکے رخسارے اُن فیاض خیالات سے چمکنے لگے جو جلتے ہوئے طوفان کیطرح اُسکے دِلمین اُمنڈ آئے تھے۔ اپنے باپ کو اُسنے اِس لجاجت اور انکسار کی حالت سے اُٹھایا اور اُسکے گلے سے لپٹ کے ڈاڑھین مار مار کے رونے لگا!!

اور بوڑھا آدمی بھی رویا اور ڈیجز اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے زور زور سے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لینے لگی۔ اِس حد درجہ کے درد اور نہایت رقت کا وہ منظر تھا کہ اُسکی کیفیت سمجھنے کے لیے وہ حالت دیکھنے کے قابل تھی الفاظ اُسکو بیان نہین کر سکتے۔

اِس طور پر اپنے بیٹے کی معافی حاصل کرکے ڈیوک کتب خانہ سے اپنے کمرے کو چلا گیا تاکہ وہان جا کے وہ اپنا من سمجھوتا کرے۔ اور ڈیجز اور مارکوئس آف آرڈن پھر اکیلے رہ گئے۔ اب رئیسہ زہرہ پرستار نے چارلس کے روبرو سب حال مفصل فرانسیسی عورت کلیمنٹائن کی دغابازی کا جو اُسنے ورجینیا کے معاملے مین کی تھی بیان کرنا شروع کیا وہ مفصل حال جس کا ڈیوک نے ابھی اقبال کیا تھا اور جو اب ایک برباد کن اور زیان رسان جھوںکے کے مانند اُسکے بیٹے کے گوش زد ہوا۔ لیکن ڈیجز کا جلد جلد بیان ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ایک پیادہ ایک خط لیکے اندر آیا اور وہ خط اُسنے نوجوان مارکوئس کو دیا۔

اِس خط کو لیکے جون ہی اُسنے دیکھا کہ ایک اُجاڑپن سے لپیٹا گیا تھا۔

ویفر سے بند تھا اور اُسکے لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام گھسیٹ کے لکھا ہوا تھا
کہ چارلس نے غصہ کی بیصبری سے کہا۔
چارلس ''یہ خط کون لایا ہی!!
ملازم ''حضور کے درزی نے اُسکو لیا ہی اور اگرچہ وہ مسٹر اوسمنڈ کے نام ہی
تاہم وہ کہتا ہی کہ وہ حضور ہی کے لیے ہی۔ اور چونکہ اُسپر لفظ ضروری لکھا ہوا ہی
اِسلیے اُسنے خیال کیا کہ وہ خود ہی یہان لاتا۔
لیکن بہت عرصہ قبل ملازم کی گفتگو ختم ہونے کے چارلس نے خط کھول کے
اُسکا مضمون پڑھ لیا تھا۔ خوشی۔ بیم و رجا۔ رنج۔ اور ناامیدی یکے بعد دیگرے
علی التواتر اُسکے چہرے پر ہویدا ہوے اور ڈچز کیطرف خط پھینک کے دل
توڑنے والی آواز سے اُسنے کہا۔
چارلس ''وہ مل گئی۔ میری ورجینیا مل گئی۔ مگر وہ قریب مرگ ہی۔ یا میرے
خدا۔ یا میرے خدا!!
اور اگرچہ اُسکو اس آرزو نے دیوانہ بنا دیا تھا کہ وہ فوراً اُسکے پاس جبکو وہ
پوجتا تھا دوڑا ہوا جاتا۔ لیکن اُسکے خیالات اُسپر غالب آئے اور وہ اپنی کرسی پر
بیٹھ کے بل گر پڑا جسپر سے وہ دہشت میں آکے اُٹھا تھا۔ اور پھوٹ پھوٹ کے
رونے لگا۔
دل دھڑک رہا تھا دماغ پھڑپھڑا رہا تھا کہ ڈچز نے اپنی آنکھیں خط پر دوڑائین
یہ خط اُس بیوہ عورت کیطرف سے تھا جسکے مکان واقعہ کیمڈن ٹون مین ورجینیا
پہلے رہتی تھی۔ مضمون مختصر تھا مگر جسقدر تھا وہ پُر درد تھا۔ نوجوان ناکتخدا لڑکی
جو اُس بیوہ کی بہن کے ساتھ رہتی تھی قریب مرگ تھی۔ جب اُسنے دیکھا کہ
آخری وقت قریب ہی وہ اُس شخص کی آخری ملاقات کے لیے جسکو ابتک
وہ اور اُسکی مہربان شفیق مسٹر اوسمنڈ کے نام سے جانتی تھی رضامند ہوئی
ناظرین کو یاد ہوگا کہ کیمڈن ٹون کی صاحب خانہ عورت سے چارلس نے

درخواست کی تھی کہ اگر کوئی تحریر اُسکے نام کی ہو وہ اُسکو وسٹ انڈ کے خیاط کی معرفت اُسکے پاس روانہ کرے۔ اور اب آخر کار اُسنے اِس طور پر اپنی ورجنیا کی خبر پائی۔

لیکن یا خدا۔ یہ کس قسم کی خبرین تھین جنسے نہ صرف اسکو انتہا کا رنج پہونچا اور نہ صرف اُسکا ہی جگر پاش پاش ہوا بلکہ کمبخت ڈچیز ورجینیا کی مان کا بھی یہی حال ہوا۔ ان دونون کی خوش قسمتی سے جو خدمتگار یہ خط لایا تھا وہ فوراً ہی وہ کیفیت بیان کرکے جو ہمنے اوپر لکھی ہے باہر چلا گیا تھا اور اگر وہ بنظر استعجاب یا انکشاف حال چند لمحہ تک دروازہ کے باہر ٹھٹک جاتا تو وہ بالضرور وہ ملال آمود جوش کے جملے اور ٹوٹے ٹوٹے فقرے سُنتا جنسے حد سے زیادہ شکوک اُسکے دلمین پیدا ہوتے۔

جسمانی اور دلی درد کے نہ رُکنے والے دَورے مین چارلس کے مُنھ سے نکلا

چارلس "ورجنیا قریب مرگ ہے۔ یا خداوندا اُسپر رحم کر"

انتہا کی تلخ تر آہ وزاری سے ڈچیز اس طور پر گویا ہوئی۔

ڈچیز "ہاے میری غریب بیچاری لڑکی۔ ہاے میری بیٹی جسکو مین نے چھوڑ دیا اور جسکے حال سے اتنے مین غافل رہی کہ اُسکی خبر تک نہ لی چلو چلو اُسکے پاس جلد چلین"

چارلس ۔ (اب کھوئی ہوئی طاقت کسی قدر پھر حاصل کرکے اور کھڑے ہوکے) "ہان چلو اُسکے پاس چلین۔ آؤ میری پیاری سوتیلی مان۔ آؤ اپنی پیاری کے پاس جلد چلین اور اگر خدا کی مرضی ہے تو وہ ابھی اور جئے گی ہملوگون کو برکت اور خوشی نصیب ہوگی اور وہ بھی خوش رہے گی۔ ہاے وہ فرشتہ۔ وہ پیاری وہ میری پیاری!!"

اِسوقت کتب خانہ کا دروازہ پھر کھلا اور چارلس اور ڈچیز دونون نے جو چلنے کو تیار ہو گئے تھے بیصبری اور قریب غصہ کی نگاہ اُسطرف کر کے ڈالی

جو اندر آیا اور جسکو اُنھون نے ایسے وقت پر اپنا مخل سمجھا۔
نوکر نے ایک اور خط ہے۔ میرے لارڈ!!
اور خط دیکر وہ فوراً باہر چلا گیا۔
چارلس نے لفافہ کھولکر اور اسکا مضمون جو حسب ذیل تھا اپنے دلمین پڑھا۔
"۱۷۔ جنوری ۱۸۴۶ء"
کل شام کو۔ چارلس۔ مین رہا کیا گیا۔ میرا قصد ہے کہ بلا توقف انگلستان سے روانہ ہو جاؤن لیکن مین تمسے رخصت ہونیکا نہایت متمنی ہون۔ تم خود واقف ہو کہ کس مسرت اور دلی خوشی سے مین تمھارا ہمیشہ ہی خواہ رہا ہون اسلیے مجھے اُمید ہے کہ یہان آنے کی مہربانی سے تم انکار نہ کروگے۔ مجھے کامل توقع ہے کہ تم میری یہ درخواست منظور کروگے کیونکہ اپنی قید کی حالت مین مین نے گورنر سے سُنا تھا کہ تم خود کئی مرتبہ میری خیر و عافیت دریافت کرنے گئے تھے اے چارلس۔ خداوند تعالیٰ تمکو برکت دے اس طور پر جو تمنے اپنی ہمدردی ظاہر کی اُسکے عوض مین خدا تم کو برکت دے۔
"مین ایک دوکت کے مکان پر ٹھہرا ہوا ہون اور اُسکا پتہ ملفوف ہے اور مجھے اُمید ہے کہ آج دن بھر مین کسی وقت تمکو دیکھون۔
"کیا تمھارے تمام ارکان خاندان کی خدمت مین اپنا آداب بجا لانے کی مین جرأت کرسکتا ہون"!
"تمھارا محب صادق"!
"جولیس لیونین ہیم"!
مارکوئس آف آرڈن نے۔ ان سب اُمور مین خداوند تعالیٰ کا ہاتھ ہے"! یہ کہہ کے اُسنے یہ خط ڈچز کو دیا جو اُسکے چہرے کیطرف اشتیاق کی نظر سے دیکھ رہی تھی جب وہ اُسکو پڑھ رہا تھا کیونکہ اُسکے بشرے سے وہ جان گئی تھی کہ وہ خط صرف معمولی اور ادنیٰ لحاظ کے لائق نہین تھا۔

ڈچیز (اشتیاق اور مسرت کی آواز سے) شکر ہی خدا کا۔ وہ کیسا کریم و کارساز ہی کہ باپ کی رہائی عین ایسے وقت پر ہوئی جب وہ بھی اپنی بیٹی کو گلے لگائے۔ شاید اسکا دم اسی کے سامنے نکلے!!

پچھلا جملہ کہتے ہوئے اسکی آواز اور طریقے یکایک حد درجے کے ملال و رمایوسی کے ہو گئے۔

چارلس (جذبۂ شوق سے) ہائے اس امید کو نہ مٹاؤ جو میرے دل مین مسکن گزین ہی۔ بالضرور اسکو صحت ہو جائیگی۔ خدا پھر اسکو ہمین دیگا۔ وہ پیاری وہ مجسم حسن!!

اکتالیسوان باب

(سفید غلام کے دور کا خاتمہ)

فرض کر لو کہ ان عجیب و غریب اور بعید العقل واقعات کے علی الاتصال پھوٹ نکلنے کو جو باب ملحقہ ماسبق کے آخر پر واقع ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ اب قصر ڈیوک کا منظر بدلتا ہی اور ایک سفالہ پوش غریبانہ مکان کا منظر پیش نظر ہی۔ گروس وینر اسکوئر کے طبقہ امرا اور روسا سے منظر بدل کے اب کیمڈن ٹون تک جپ چاپ اطراف مین آتا ہی۔

ایک صاف و رفتہ کمرے مین جو سادہ سادہ چیزون سے آراستہ تھا ڈچیز نیانارڈ ایک پلنگ پر لیٹی تھی اور اسکے پاس تین آدمی موجود تھے۔ وہ خداداد حسن جسکو کوئی شے تمام و کمال تلف نہین کر سکتی ابتک سحر کیطرح اسکے گرد معلق ٹنگا تھا اور اپنی زبان حال سے بکمال فصاحت و ملال درد انگیز حال کا قیل و قال کر کے ملال درملال پیدا کرتا تھا۔ اسکا جسم چھیجتے چھیجتے ایسا ہلکا ہو گیا تھا جیسا پری کا ہوتا ہی اور وہ پری سے بھی زیادہ لاغر اندام ہو گئی تھی۔ اسکا رنگ جو ہمیشہ توانائی اور تندرستی کی حالت مین چکا چوند لگاتا تھا اب ایسا صاف و شفاف ہو گیا تھا

کہ اسمین سے چھوٹی سی رگین پیشانی پر اپنی نیلی نیلی لیک پر چلتی ہوئی نظر آتی تھین لیکن دونون رخسارونپر دریائی کوڑی کی سی سرخی کی چہاپ نہایت نزاکت سے شفاف پوست کے آر پار دکھائی دیتی تھی۔ افسوس ہے۔ افسوس ہے۔ کہ وہ وہ دلکش و دلپذیر پر فریب وہ خوبصورتی تھی جو اس مقتول و ذبیح کا قبر کیواسطے سنگار کرتی تھی۔

ہمنے لکھا ہے کہ اسکے پلنگ کے گرد تین آدمی موجود تھے۔ یہ تینون ڈچز آف بلمانٹ مسٹر لیوین ہیم اور مارکوئس آف آرڈن تھے۔ سب باتین جنکا ظاہر کرنا اور اوسکو جاننا مناسب اور قرین مصلحت تھا ظاہر کردی گئین۔ سب سے پہلے جب ڈچز اور اُسکا سوتیلا بیٹا اپنی دولتسرا واقع گروس ونر اسکوئر سے چلے وہ سیدھے مسٹر لیوین ہیم کی عارضی قیام گاہ کو گئے تھے۔ اس مقام پر ان سبکا آپسمین ملنا بہت وجوہ سے ایک دردناک اور رنج آور واقعہ تھا۔ عجلت سے حالات بیان کئے گئے اور جولیس لیوین ہیم کو معلوم ہوا کہ ورجینیا مارڈنٹ یعنی وہ غریب سینے کا کام کرنیوالی لڑکی خاص اسی کی بیٹی ہے۔ اس موقع پر اُس سے دریافت کرنیکی ضرورت نہین تھی کہ وہ بھی ڈچز اور مارکوئس کے ہمراہ اُس غریبون کے مسکن کو چلے گا جہان وہ غریب لڑکی اپنی موت کے بستر پر تھی۔ کیونکہ وہ خود چاہتا تھا اور تڑپ رہا تھا کہ اُس سے بغلگیر ہو۔ اُسکو اپنی گود مین لے۔ اُسکو دیکھ کے روئے اور اسکے ساتھ ملکے دعا مانگے۔ اس سفالہ پوش گوشۂ غریبان تک آنے مین اُنکو دیر نہ لگی۔ کسی قدر فاصلے پر وہ اتر پڑے اور ڈچز سب سے پہلے اپنی بیٹی کو اُس خبر سے مطلع کرنے اندر گئی جو باوجودیکہ ہزار احتیاط او پیش بینیون اور دوراندیشیو سے ظاہر کیجاتی تاہم ایک خطرناک اثر سے اُسکو چونکا دیتی۔

اسکے بعد ورجینیا مارڈنٹ کو معلوم ہوا کہ وہ عظیم الشان رفیع الدرجہ عالی حسب معالی نسب ڈچز آف بلمانٹ اور مسٹر لیوین ہیم کی بیٹی ہے۔ اُنکے شباب کی ناجائز محبت کی اولاد اُنکے ممنوع اتحاد کا ثمر مراد۔ اور وہ جوش اور ولولے جو ڈچز آف بلمانٹ نے اُسوقت ظاہر کئے تھے جب دو برس ہوئے مخملی لباس قصر بلمانٹ

پہونچایا گیا تھا۔ ہان اُن جوشون اور ولولون کے معنی اب اُسکی سمجھ مین آئے
اسیطرح وہ ذاتی اور جعلی مروڑے اور اصلی ہمدردیان جو اُسوقت اُسکو
مسٹر لیوین ہیم کیطرف کھینچے لیے جاتی تھین جب مصیبت کی گھنگھور گھٹا اسپر
چھائی تھی۔ ہان اُن مروڑون اور ہمدردیون کا مطلب اب اُسنے سمجھا۔ لیکن
اگرچہ اُسکی ولدیت کا افشاء راز نہایت نازک احتیاط اور انتہائی خبرداری اور
ہوشیاری سے اُسکے سامنے کیا گیا تھا۔ اور اگرچہ جسوقت اس قبال کا آخری لفظ
کہ وہ اُنھین کی بیٹی ہے اُسکے سامنے کہا گیا اُسیوقت اُسکو اُسنے جسنے اُسکی ماں ہونا
اپنے تئین بتایا تھا اپنی کنار عاطفت مین نہایت مسرت اور جوش خون سے
لیکے بہت پیار کیا تھا۔ تاہم وہ تعجب اور خوشی کی ملی بھری اس دل شکستہ اور
بیمار بیچاری مرنیوالی لڑکی کیواسطے بہت سخت تھی۔ اس قبال سے بھیدون کی
تمام وکمال توضیح و تشریح بلکہ یون کہنا چاہیے کہ پورا پورا انکشاف تعجب انگیز
سچائیون کا جو اس نوجوان لڑکی کے لیے ذخیرے مین تھین نہین ہونے پایا۔
کیونکہ اُسکے بعد ہی یہ بات اُسکو معلوم ہونے کو تھی۔ اور یہ بھی اُسکی ماں کی زبان سے
کہ اُسکا مسٹر اوسمنڈ درحقیقت مارکوئس آف آرڈن ڈیوک آف بلبانٹ کا اکلوتا
بیٹا تھا۔ علاوہ اسکے جب ورجنیا اپنی ماں کے سینہ پر سر رکھے ہوے لیٹی تھی
اور اُسکو اپنے راحت آور اور مسرت بخش اشکون سے تر کرتی تھی کہ اُس نے
اسیطرح پھر اپنی ہی ماں سے سُنا کہ نوجوان مارکوئس کا عقد نہین ہوا ہے اور یہ
بات بھی اُسکو معلوم ہوئی کہ جو بھگا لیجانے اور چھوڑ دینے عورت کی حکایت
کلیمنٹائن نے کہی تھی وہ بالکل مصنوعی اور بناوٹ کی تھی کیونکہ مارکوئس نے
نہ صرف اپنی ذات کو اُسکی محبت مین وفادار اور ثابت قدم ثابت کیا ہے بلکہ
اُسکی غیر تبدیل پذیر محبت مین وہ نالہ و شیون کرتا ہے اور مرتا ہے!۔

مسرت اور احسانمندی اور تعجب کے جذبے جو اسوقت ورجنیا کے
عمیق چشمۂ دل سے اونچی اُٹھتی ہوئی لہرون کے بعد لہرون کیطرح جوش مارتے

اور یہ نکلے تھے وہ کسی کے خیال مین نہین آسکتے ہین اور نہ کوئی اُنکو بیان
کرسکتا ہے - اور چونکہ جتنی زبانین روے زمین پر بولی جاتی ہین اُنمین کوئی ایسی
زبان نہین اور انسان کی زبان کو اسقدر الفاظ معلوم نہین کہ اُن خیالات
اور محسوسات کی زیادتی - اُنکی دلگدازی - اُنکی دل و زہریت کا مشرح اور
مفصل منصفانہ بیان کیا جائے اِسلیے اُس منظر پر جو آنا جوش مین لایا تھا ہم صرف
سرسری طور پر نگاہ ڈالتے ہین - اور اِس وجہ سے اُس ملاقات کی کیفیت کا
خیال جو ورجینیا اور اُسکے چاہنے والے اور اُسکے باپ مین ہوئی تھی - یعنی
وہ ملاقات جسکے ہونیکا طریقہ ڈِجیز آف بلمانٹ نے نکالا تھا اور اُسکے لیے
حتی الامکان کوشش کی تھی - ہم اپنے ناظرین کے قیاس اور ادراک پر چھوڑ کر کہتے ہین
آہ - ہان خیالات اور محسوسات کا پہلا بہاؤ تو بالکل نہایت مسرت سے
پُر تھا کیونکہ اور سب مخیلات اور ملحوظات صرف ایک دل مین دخل پانیوالے
اور جوش مین لانیوالے اُس مسرت کے خیال مین منجذب تھے کہ کارساز حقیقی
نے اپنے فضل وکرم سے کیونکر ان بچھڑون کو ایک دوسرے سے ملایا - لیکن
جب ہنوز بوسون کی اولاد بدلی کی گرمی سب کے رُخسارون پر محسوس ہوتی تھی
اور جب خوشی کے اشک جو اِس کثرت سے اُمنڈے تھے ہنوز ہر ایک کی
پلکون پر چمک رہے تھے - کہ یکایک ہر ایک کا دل پیس ڈالنے والی مایوسی کے
بوجھ سے دب گیا اور دبتے دبتے ڈوب گیا - اور یہ مایوسی اُس یقین سے
پیدا ہوئی تھی جو اُس جوش مین چُھپ کے آر پار ہو گیا تھا - یعنی وہ دل دُکھانیوالا
اور رنج وعذاب مین ڈالنے والا اِس بات کا یقین کہ وہ وقت اب بہت ہی
قریب ہے جب اِس منظر مین موت اپنا دخل کریگی -
جارنس - ڈِجیز - اور مسٹر لیوین ہیم کے دلمین یہ خیال کہ یہ عزیز لڑکی
جسکو وہ انتہا کا پیار کرتی تھی - اب اُنسے عنقریب چھٹنے والی ہے اِس طور پر
آتا تھا جیسے دس ہزار خار دار آگ مین سرخ کئے ہوے تیرون سے

چھدنے کا درد اُٹھتا ہو۔ اور رُوز جنیا کے دلمین ایسے ایسے جوش اور ایسے ایسے جذبے طغیانی کرتے تھے جنسے اُسکو محسوس ہوتا تھا کہ جس مسرت کے لیے رُوز جنیا چاہتی تھی جب اُسکے اسباب اور سامان ایسے مہیّا ہو گئے ہین تو کسقدر سخت۔ کسقدر سخت تر ہے مرنا۔

ڈچز آف بلمانٹ کے دلمین نہ صرف انتہا کے غم کا اثر تھا بلکہ سخت پشیمانی اور تاسف کا بھی اثر تھا۔ اُسکو وہ دن یاد آیا جب رُوز جنیا اُسکے روبرو سجے ہوے ایوان عالیشان واقع قصر بلمانٹ مین کھڑی تھی جب اُسنے جو اُسکی ماں تھی اپنی مدت سے بھولی بسری اور بچھڑی ہوئی بیٹی کو اپنے روبرو اور دوبدو دیکھا تھا اُسنے اپنے دل ہی دل مین کہا "ہاے اگر اُسوقت مین اپنی شرط خدمت بجا لاتی تو آج یہ میرا بچہ بچ جاتا۔ مجکو چاہیے تھا کہ تب ہی مین اُسکو اپنی بیٹی مان لیتی۔ یا اقل درجہ اتنا تو کرتی جس سے اُسکی دستگیری ہوتی۔ لیکن دونون باتونمین سے مین نے ایک بھی نہ کی۔ اپنی شہرت کو خطرے مین ڈالنے کے خوف سے ہراسان ہو کے۔ یہ خیال کرکے کہ حالات گذشتہ کے انکشاف سے ایسا نہ ہو کہ نیکنامی کو ذرا بھی داغ لگ جائے اور تمام اپنی خود فروشی اور خود ستائی کے بہاظون کو اُس موقع پر جو اُسوقت حپکتا ہوا اور عظیم القدر میرا حال کا زمانہ تھا بچا کرکے مین نے کمینہ پن بزدلی اور قانون قدرت کے خلاف کام کیا۔ اور اُنھین سب باتون نے اِس بدبخت زمانۂ استقبال کیلیے سب اسباب بہم پہونچائے۔ اور وہ بدبختی اب قریب ہی ہے۔ وہ آ ہی گئی ہے۔ دیکھو دیکھو وہ یہ ہے!!"

اور جون ہی یہ خیالات گردون کیطرح ڈچز آف بلمانٹ کے دماغ مین پھرنے لگے اُسنے اپنی دونون باہین اپنی بیٹی کی گردن مین ڈالدین اور نا قابل بیان مجنونانہ طاقت سے اُسنے مرنیوالی لڑکی کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔

مسٹر لیوین ہیم کو بجاے خود اِس خیال سے قریب قریب سودا ہو گیا تھا

کہ اُسکو اپنی بیٹی کی موجودگی کا حال ایسے وقت پر معلوم ہوا جب وہ ہمیشہ کیلئے
اُسکی نظروں سے غائب ہوا چاہتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ لڑکی محبوب القلوب
اپنے اصول نیک کی پابند اور نیک ذات ہے۔ اُسکی قناعت خصلت اور عالی ہمتی
نے خود اُسکو بہت سے ثبوت ملے تھے۔ اور لیوین ہیم کی آنکھوں نے اسکو خبر دی تھی
کہ اس بدن کے گلانے۔ اور گھلانیوالی بیماری ہی مین بھی وہ ایسی حسین و جمیل تھی
کہ اُسکی تعریف فن مصوری اور شاعری دونون کے حیطۂ اختیار سے باہر تھی
اِسکے بعد جیسے ہی اُسکے دِل کی نگاہ جلدی سے گذشتہ زمانہ کی سیہ کاری کے
حالات کی مجلد کتاب پر پڑی یعنی وہ مجلد کتاب جسکے اسرار اور بھیدون سے
وہ صرف اِسی دو گھنٹہ کے عرصہ مین آگاہ ہوا تھا۔ اُسکو سوائے اِس خیال کے
اور دوسرا خیال نہ آیا کہ وہ جینیا سے غفلت کی گئی۔ ہائے بڑی بیرحمی اور سنگدلی
سے اُسکی ماں نے اُس سے غفلت کی۔ اور اِس انتہا کی غفلت۔ بے پروائی۔
اور استغنائی۔ کے یہ نتیجے ہوے کہ اُس لڑکی کو ایسی کچلڈالنے والی محنت
کرنی پڑی۔ ایسی سخت تکلیفین فاقہ کشی کی اور سب طرح کی اور تکلیفین
برداشت کرنی پڑین جنسے یہ بیماری پیدا ہوئی جو اُسکو قبر کی طرف کشان کشان
لیے جاتی تھی۔

اِسکے بعد جون ہی مسٹر لیوین ہیم نے اپنی نوبت پر مرنیوالی لڑکی کو اپنی کنار
مین لیا۔ وہ رو دیا۔ آہ۔ وہ شیر خوار بچہ کی طرح رو دیا۔ اور اُسکو اپنے سینہ سے
چمٹائے رہا اندوہ و آلام کی زیادتی نے کچھ عرصہ تک اُسکو بچہ بنا دیا یعنی ایسا کہ دلدوز
آواز اور ناقابل بیان عذاب اندرونی سے وہ ڈاڑھین مار مار کے روتا جاتا تھا
اور اُسکی منت کرتا جاتا تھا۔ کہ ابھی نہ مر۔ ہائے ابھی نہ مر۔

لیکن مارکوئس آف آرڈن کے یعنی اُس چاہنے والے۔ اُس وفادار۔
اُس پرستش کرنیوالے چارلس کے اَب کیا کیا خیالات تھے۔ اے قادر قیوم
اے خدائے لایزال۔ اِس دُنیا مین ایسے تلخ تلخ غم و الم کسواسطے پیدا ہوے ہین

کسواسطے یہ بیحد وحساب آلام - وہموم انسان کی سرنوشت مین لکھدیے گئے ہین اس زبان مین اتنے الفاظ ہی نہین کہ جسمین اس ناشاد نوجوان آدمی کے اندوہ ورنج کا فی و وافی زور شور سے معرض بیان مین آئین - آخر کار وہ اپنی ورجنیا سے ملا تو - مگر کیونکر اور کس حالت مین ملا ہاے ہاے - اُسکے بدترین اندیشے راست ہوگئے - ہاے ہاے اُسکے صدہا خواب پریشان جو اُسنے اُسکے بارے مین دیکھے تھے وہشت ناکی سے درجۂ صداقت اور شہادت کو پہونچے - احتیاج - افلاس - فاقہ کشی - ظلم بیدردی - بیرحمی - روحانی اور جسمانی عذاب وعقوبت بیماری - یا منصف خدا - یہ کیا کیا خواب کی باتین تھین جو صادق آئین - یہ سب اُسپر گذر چکے تھے یہ سب اُسپر بیتی تھی - اُس بیچاری غریب لڑکی پر جسنے کسی پھول کو بھی کبھی بھول کے نہین توڑا تھا - اور جسکا پانون بیخبری مین بھی کسی کیڑے پر نہ پڑا تھا - یہ مصائب گذرے تھے کیا ایسی لڑکی کی تقدیر مین اسقدر جلد مرنا تھا - کیا اس بیگناہ - اس حسین وجمیل اُس پیاری کے پلنگ پر ابھی سے موت کو منڈلانا تھا - کیا خداوند کریم اُسکو چند سال اور ایسی اجازت نہ دیگا - کہ جینی اور خوشی کا کسی قدر مزا تو چکھ لیتی - کچھ تو اُسکو اُسکے آلام واندوہ اور تکلیفات اور تصدیعات کا جنھون نے اُسکی زندگی کے چشمہ کو سم آلود کردیا تھا معاوضہ اور بدل ملجاتا - ورجینیا - ورجنیا - کیا درحقیقت تو مرنے کے قریب ہے -

اور جون ہی یہ عذاب وعقوبت کے خیالات مارکوئس آف آرڈن کے دلمین پیدا ہوئے وہ اُسکے پلنگ کے برابر دوزانو کھڑا ہوگیا - غریب بیچاری لڑکی کا چھوٹا سا نازک ہاتھ اُسنے اپنے ہاتھ مین لیا - اپنے لبون سے اُسکو لگایا اور گرم گرم بوسون اور کڑوے کڑوے آنسوون سے اُسکو چھپا دیا -

اُس روز صبح کو جب تک یہ سب آنیوالے پیارے جواب اُسکو گھیرے ہوے تھے نہ آگئے تھے غریب جینے والی نے نہایت پاک نہایت طاہر انتہا کا سچی توکل ظاہر کرکے اپنی ہستی کو تقدیر کے حوالہ کیا تھا - اور یہ بھی اُسنے سوچ لیا تھا کہ جب مسٹر اوسمنڈ اُسکی ملاقات کو آئیگا جسکی خطاؤن کے معاف کرنے کا اُس -

قبل سے ارادہ کر لیا تھا تو اُس وقت کسی جوش یا جذبہ دل کی رو وہ بالکل نہ ہوئی اور نہ
وہ بے امن و امان سے رہا تھا اور کسی کی شکایت اُسپر باقی نہ رہی لیکن یہ
جو اس چند ہی گھنٹے کے عرصہ میں اُنکو ہوتا اُسکو معلوم نہ تھا اور نہ اُسنے اُسکی
پیشن بینی کی تھی۔ اُن تعجب انگیز انکشافات کو جو بہر وہ سننے کو تھی اُسنے پہلے سے
دریافت نہیں کر لیا تھا جس وقت وہ اپنی صبح کی نماز پڑھ رہی تھی اور دعا مانگ
رہی تھی اور اپنے پیدا کرنیوالے کو اس بات کا یقین دلا رہی تھی کہ جب حکم ہو وہ
اپنا دم واپسین توڑنے کو تیار ہو۔ اُس وقت اسکو یہ بات تعلیم نہ تھی کہ [illegible] اسکے
کہ آج جو حوادث روزگار اور نیرنگی زمانہ نا ہنجار کا دن ہے آفتاب غروب ہونے سے پہلے
گزرے۔ اُسپر اپنا دعویٰ کرنیکو ایک ماں پیدا ہو جائیگی۔ اُسکو اپنی وراثت میں
قبول کرنیکو ایک باپ پہونچ جائیگا۔ اور اُسکے کنوارپنے کو چاہنے والا اُسکو بتائیگا
وہ حق شناسی کی سچائیاں جو اُسکے چاہنے والے کی ایمانداری اور راستی [illegible]
اُسکے لیے ذخیرہ میں موجود تھیں اُسکو پیشتر سے معلوم نہیں تھیں اور [illegible]
اور یہ بھی اُسکو معلوم نہ تھا کہ وہ گمنام اور غیر معلوم شخص [illegible]
بتایا تھا در حقیقت ایک مغرور و متکبر خطاب دار [illegible] تھا۔

ان تمام حالات اور واقعات میں چند ہی گھنٹے کے اندر ایک تعجب انگیز تبدیلی
واقع ہوگئی۔ پس یہ سوال ہے کہ آیا اب بھی وہ نوجوان لڑکی اپنی ہستی [illegible]
کیا وہ اپنے ماں باپ کو جنکو ابھی اُسنے پایا تھا اور اپنے اُس پیارے کو جو ابھی [illegible]
ملا تھا چھوڑنیکو تیار تھی۔ آہ۔ کیا ہم ابھی اوپر نہیں لکھ آئے ہیں کہ غریب ورجینیا کو مرنا
سخت دشوار معلوم ہوتا تھا۔ آہ ایسی حالت میں اور ایسے وقت پر جب اسکی تقدیر
کے سیاہ سیاہ ابر پھٹتے جاتے تھے اور دوڑتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور گویا [illegible]
بازو پر اُڑتی ہوئی دھوپ کی شان اور نیلے آسمان کی شوکت ظاہر کرتے تھے۔ اُسکو
مرنا سخت دشوار معلوم ہوتا تھا۔

لیکن جب اُسنے اپنی چشم آلود آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا اور پھر وہ آنکھیں

آن لگا ہونسے دو چار ہوئین جو ناقابل بیان غم اور انتہائی مایوسی سے اُسی کیطرف
تھین اُسکو پھر وہی حقیقی توکل محسوس ہوا جو ان مختلف اور جوش پیدا کرنیوالے
منظرون سکے ظاہر ہونے سے گھنٹہ بھر قبل اُسکی روح کو تسلی دیتا تھا اس انتہائی
مایوسانہ حالت مین جو اُسکے باپ اور ان پر طاری تھی اور غموم وہموم کی مجنونانہ
وحشت مین جسکا چارلس شکار بن گیا تھا۔ اس بیچاری لڑکی نے اپنی جبلی ہمت
خدا کرلی اور حتی الامکان اپنی جرأت اور دلیری سے مدد لینے کی وجہ پائی۔
چند منٹ تک اُسکی روح چپکے چپکے اُس سے باتین کرتی رہی بڑے جوش مین اُسنے
نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ حالانکہ اُسکے لب تک ہلنے نہ پائے تھے۔ اور ایسا معلوم
ہوا کہ اُسکی نمازون کے جواب مین ایک آواز غیب طبقات جنت سے آئی جسکو
اُسی نے سنا۔ اس آواز نے اُسکے کان مین اُس امید کی بشارت دی کہ فرشتون کی سی
حالت کی خوشی جو قریب پہونچی ہو اُسکو حاصل ہونیوالی ہے۔

اور اس طور پر اس بشارت سے دل شاد ہوکے ایک تبسم جسمین ناقابل بیان
حلاوت ملی ہوئی تھی اُسکے لبون پر آیا۔ وہ ایسا تبسم تھا جو اس درد والم کے موقع پر
اندوہگینی سے اُسکے مناسب اور موافق تھا اُسنے کہا۔

"ڈرو نہیں" اے میرے پیارے والدین نہ رو میرے لیے۔ اے میرے
چارلس کیون روتے ہو میرے واسطے۔ مین اب دوسری اور خوشتر دنیا کو جاتی ہون گی
ڈچز آف بلمانٹ (دلدوز اور سودائیون کے طریقے سے) "ہائے۔ اے میری
لالہ۔ اے میری پیاری بچی۔ یہ نہ کہو۔ تم جیو۔ تم جگ جگ جیو۔ ہم سب تمھارا
منہ دیکھین اور تمھاری پیاری ہنسی دیکھکے خوش ہون!!

مسٹر لیوٹن تم تو اپنے باپ کی راحت جان اور میرے سینہ کی ٹھنڈک ہو۔ کیونکہ
اے تو بیٹا مین تمکو پیار کرتا ہون۔ مجھکو تم سے دلی محبت ہے ایسی محبت ہے کہ گویا تم بچپن
سے میری گود مین پلی اور میرے پاس رہی ہو!!

چارلس لیوٹن۔ (دل شکستہ اور پژمردہ ہو کے) "اے سب سے پیاری لڑکی اے ...

پیاری لڑکی تم اپنے دِلمین ایسے غمگین خیالات کو جگہ نہ دو - ابھی خداوند تعالےٰ تمکو ہمسے چھین نہ لیگا - ہمکو خدا پر اُمید اور بھروسا رکھنا چاہیئے"!

ورجینیا "مین رکھتی ہون - چارلس"!

یہ جواب مرنیوالی نوجوان کنواری لڑکی نے ایسی آواز سے جسمین فردوسی ملائمت اور ایسی نگاہ سے جسمین ملکوتی حلاوت پائی جاتی تھی دیا اور پھر کہا -

"اور مین دعا مانگتی ہون کہ جب وہ مجکو تمھارے بیچ مین سے اُٹھا لیجائے تمکو صبر و تسکین عطا کرے"!

چارلس "(انتہا کے غم والم اور مجنونانہ وحشت سے) "تم جیوگی ورجینیا تم ابھی جیوگی - ہمنے بڑے بڑے اطبا رحاذق بُلائے ہین - تھوڑی دیر مین وہ آتے ہی ہونگے - ہم تمکو جنوبی فرانس لے چلین گے - ای میری پیری پیاد - اُس خوش آیند راحت بخش اور صحت آور ملک مین چلینگے جہان پہونچتے ہی پہونچتے تم صحیح و تندرست توانا اور چست ہو جاؤگی - اور جب تک اپریل کی گرم ہوا سے درختون مین نئی نئی کونپلین نکلینگی"!

ورجینیا "تب تک موسم بہار کے پھول میرے مزار پر آگنے لگین گے"!

یہ فقرہ جب ورجینیا نے اپنی نہایت آہستہ اور نرم آواز سے کہا اُسوقت دو موٹے موٹے آنسو اُسکی دونون کنچی آنکھوںمین ڈبڈبانے لگے -

جب یہ دردآمود جواب سناگیا اُسوقت ڈچز کا غم ایسا دُکھ دینے والا بنگیا اور چارلس کا غم ایسا جنون آمیز ہوگیا کہ مسٹر لیوین سہم نے جسکا اندرونی الم اُنکے برابر شدید تھا تاہم جسمین ظاہری شدت کم تھی انکو مجبور کیا اور منت سے کہا کہ وہ اپنے خیالات کو جادۂ اعتدال پر لائین - مرنیوالی کے پاس خاطر سے تو سنگ صبر اپنے سینہ پر رکھین - اس لڑکی کا تو خیال کرین کہ اُسکے دلمین کیا ہوتا ہوگا"!

ورجینیا "ہان دیکھو ٹھیرو - پیارے ماں - کیون روتی ہو"! آؤ میرے سینے

مین منت کرتی ہون آمان نہ روؤ۔ نہ روؤ۔ دیکھو چارلس۔ مین کیا کہتی ہون پیارے۔ میری وجہ سے اتنا نہ روؤ۔ اتنا غم نہ کرو میرے پیارے۔ کیا ہوگا کیا فائدہ۔ تم میرے بھی آخری وقت کو تلخ کروگے۔ میرے واپسین منٹ مجھے تو معلوم اور محسوس ہوتا ہے کہ اب وہ گنتی کے باقی رہ گئے ہین مجھے خدا کا شکر کرنے دو کہ مین نے اپنے دمِ واپسین کے وقت اسقدر تو مسرت حاصل کی۔ مین نے چلتے چلتے اتنا تو سکھ بھوگ لیا کہ تم سب کس محبت سے میرے پاس ہو۔ مان۔ اے پیاری آمان۔ خداوند پاک تمکو برکت نصیب کرے۔ باپ۔ اسے پیارے ابّا۔ جو جو تکلیفین تمنے برداشت کی ہین خدا تمکو اُنکا نیک ثمرہ دے مین جانتی تھی کہ تمھاری کوئی خطا نہ تھی تم بیجرم اور بیجرم تھے۔ ایک غیب سے آواز مجھے آئی تھی۔ اور کہہ گئی تھی کہ تمھارا کچھ بھی قصور نہین ہے۔ اور اے چارلس۔ میرے پیارے۔ میرے پوجے ہوے چارلس خدا کرے کہ بہتر سے بہتر برکتین تمھارے اوپر برسین!!

چارلس "یہ کبھی نہ ہوگا۔ ورجینیا۔ یہ کبھی نہ ہوگا کہ تو مرجائے اور مین جیتا رہون۔ مین تیرے بغیر زندہ رہ ہی نہین سکتا ہون۔ میرا دل پاش پاش ہوجائیگا۔ میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا۔ یا میرے خدا۔ وہ ابھی سے دھڑک رہا ہے۔ ہاے ورجینیا تم نہ مرو۔ تم مجھے اپنے ہی ساتھ لے چلو تم مجھے پیچھے نہ چھوڑ جاؤ۔ مین نے تمھین سب جگہ تلاش کیا۔ ہر مقام پر ڈھونڈھ مارا تمھارا پتہ لگاتے ہوے مین مارا مارا پھرا ہون۔ اور اب آخرکار ہم ملے ہین۔ اب تو مجھے نہ چھوڑ۔ اے میری پیاری۔ اب تو مجھے ساتھ ہی لے چل۔ اے میری پوجی ہوئی پتلی!!

ورجینیا۔ (آنکھون سے اشک جاری) "صبر کرو چارلس۔ اپنے غم کو اعتدال پر لاؤ۔ پیارے منت کرتی ہون۔ اے جان صبر کرو صبر۔ مین دوسری دنیا کو سدھارتی ہون۔ جہان ہم تم پھر ملینگے۔ اسکے بعد ملینگے۔ لیکن جب تک

تو تم اس دُنیا میں خوش رہو!!

چارلس۔ (مرنیوالی لڑکی کا ضعیف ہاتھ اپنے دل پہ رکھ کے سختی سے) "نہیں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ ممکن ہی نہیں۔ اے میری پیاری میری پیاری میں قسم کھاتا ہوں کہ میں بیوفا نہیں ہوں۔ میں ہرگز تیری یاد سے بیوفائی نہ کرونگا۔ میں تیری شکل کا تیل اپنے سامنے رکھونگا۔ اے میری محبت - اے میری پیاری۔ اور جلد۔ ہاں بہت ہی جلد میں تیرے پہلو بہ پہلو قبر میں سوونگا!!"

یہ سنکے ورجینیا نے جس آواز سے کہ خوشی اور رنج دل کے سبب ٹوٹی ہوئی نکلتی تھی اور ایسی آہستہ تھی کہ مشکل سے سنائی دیتی تھی یہ کہا اور اسی وقت مسرت کی جھلک اسکے چہرے پر نمودار ہوگئی

ورجینیا۔ تو پھر تم اقرار کرتے ہو کہ مجھے نہ بھولوگے۔ ہائے اس طرح پہ مرنا کیسا اچھا ہے۔ تیری محبت کے یقین میں۔ اور جب میرے والدین میرے پاس ہیں!!

(چہرہ شدت کے رنج و الم سے) مرتی ہے۔ ہائے ہائے۔ یا میرے خدا۔ وہ تو درحقیقت مرتی ہی ہے!!

مسٹر لیوئین ہیم۔ (دروازے کیطرف سودائیوں کیطرح دوڑ کے) طبیب! ہائے وہ آتے کیوں نہیں!!

ورجینیا۔ (آہستہ تاہم خوش الحانی اور پیار سے) "ٹھہرو ابّا۔ مجھے چھوڑ کے نہ جاؤ۔ پیارے باپ طبیبوں کی آمد موت کی آمد کو روک نہیں سکتی۔ اب میرا وقت آپہونچا ہے۔ قریب تر آجاؤ۔ اس سے بھی زیادہ قریب آجاؤ۔ ای میرے پیارے والدین اپنے رنج و الم کو کم کرو۔ اے سب سے پیارے اے میرے سب سے پیارے چارلس!!

یہ کہتے وہ خاموش ہوگئی۔ موت کا پسینا اسکی پیشانی اور بالوں پر نمایاں ہوا۔ رخساروں کی قرمزی رنگت اور بھی گہری ہوگئی۔ اور وہ ایسی زرد ہوگئی جیسے سنگ مرمر ہوتا ہے جب یہ آخری الفاظ جنکے ادا کرنے کی اسکو طاقت نہ تھی نہایت

الام وادہام کا منظر تھی نہایت عجز والحاح سے مسٹر لیوین ہیم اور مارکوئس آف رڈ ڈچیزلکو چلے جانے کیلئے سمجھایا اور قصر بلمانٹ سے غیر حاضر رہتے ہیں، جو جو عجیب غریب شک و شبہہ پیدا ہوتے اُنکا نشیب و فراز اُسکے روبرو موبمو عیان کیا اور یہ بھی کہا کہ کچھ عجب نہیں ہر کہ وہی شکوک و اشتباہات وُرجینیا مرحوم کی ولدیت کے بھید کے انکشاف کا باعث ہو جائیں ۔ غرض بہت مشکل سے حلد درجہ کے غموم و ہموم اور مایوسی کی حالت مین بلمانٹ کی بیگم نے اپنے قدیم دوست اور نوجوان مارکوئس کی صلاح مانی اور چونکہ مارکوئس بھی گروس وِنر اسکو پُرجانے کو اسکے ساتھ تھا اُسنے اثناء راہ مین کئی دفعہ آہستہ آہستہ کہا کہ چارلس یہ ایسا صدمہ عظیم ہر کہ مین اب جانبر نہ ہونگی ۔

لیکن یہ اندوہناک صدمہ جو مارکوئس نے خود اُٹھایا تھا اُسکو اُسنے خود کیونکر برداشت کیا ۔ اور وہ ہولناک حادثہ جسکا اُسکو اُس روز تجربہ ہوا تھا کیونکر اُسکو جھیلنا پڑا ۔ پہلے پہلے تو اور چند گھنٹے بعد تک جب وُرجینیا نے اُسکے سینہ کو اپنا تکیہ بنایا تھا اور اُسکی گود مین دم توڑا تھا اُسکی کیفیت ایک ایسے شخص کی سی ہوگئی تھی جسکی عقل و فہم اُس سے کنارہ کش ہوئی جاتی ہر ۔ وہ رویا ۔ اُسنے بال نوچے ۔ اپنا سر اور سینہ پیٹا ۔ اور نہایت آہ وزاری اور گریہ و بکا اور جزع و فزع کرنے لگا ۔ لیکن مسٹر لیوین ہیم نے اسکو علیحدہ لیجا کے سمجھایا کہ اِس ناشکیبائی سے کیا حاصل ہر ۔ راہ مصابرت اختیار کرنا اور صبر کا پتھر سینہ پر رکھنا چاہیے مشیت ایزدی مین چارہ نہیں خداوند تعالیٰ کے خلاف مرضی دم مارنے کا یارا نہین ۔ اور بہت اُسنے منت کی کہ اپنے غم کو جادۂ اعتدال سے متجاوز نہ کرے کیونکہ اُسکو اپنی سوتیلی مان کے ساتھ گھر جانا ہر پس اُسکو شکوک و شبہات اور انواع و اقسام کی تفتیشون سے جو مبادا ناموافق انکشافات اور افشاء راز کا باعث ہو جائیں محفوظ رکھنا چاہیے ۔ چنانچہ اِس فہمائش سے چارلس نے اپنے خیالات پریشان کو جمع کرکے اور دل نالان کو سمجھا کے یہ بات ملحوظ رکھی کہ اسکو نہ صرف اُس شرط خدمت کا بجالانا ہر جو ابھی ابھی سمجھائی گئی تھی بلکہ ایک اور بھی سبب

جوشش خیالات کی کشمکش جاری رہی اور عجیب و غریب سکون کی حالت پیدا ہو گئی اُسکا چہرہ تو مُردونکا سا زرد بنا رہا لیکن اُسکی نگاہین جو دہشتناک جوش اور جذبۂ دل سے متحرک تھین ۔ ساکن اور مستقل طور پر قائم ہو گئین ۔ گویا اُسنے صبر کا پتھر اپنے سینہ پر رکھ لیا تھا مگر اُس صبر مین مایوسی ملی ہوئی تھی ۔ اب اُس نوجوان آدمی کے بشرے سے ایک شدّت سے خوفناک اور زشت و زبون فعل کے آثار نمایان تھے مگر اُنکا پورا پورا اثر تو مسٹر لیوین ہیم نے اور نہ ڈچیز نے دیکھا کیونکہ یہ دونون خود اپنے ناپیدا کنار غم و الم کے دریا مین غرق اور ڈوبے ہوے تھے ۔

ہمنے اوپر لکھا ہے کہ رات کے نو بجے تھے جب ڈچیز اور اُسکا سوتیلا بیٹا دونون قصر بلانٹ مین پہونچے ۔ ڈچیز اپنی انتہا کی مایوسی اور درد و اندوہ کا شکار تھی اور مارکوئس ایک سرکش عزم بالجزم اور سخت قصد مصمم کا بت بنا ہوا تھا ۔ لیکن جون ہی دولتخانہ کی ڈیوڑھی کے اندر اُنھون نے قدم رکھا اُنکے تمام نوکر ۔ چاکرون ۔ ملازمون ۔ اور خدمتگارون ۔ چوبدارون ۔ اور عصا بردارون نقیبون ۔ اور سپاہیون ۔ لونڈیون ۔ اور باندیون ۔ خواصون ۔ اور مصاحبون کا ایک ہجوم ہو گیا ۔ ہر ایک کے بشرے اور چہرے سے کسی نئی مصیبت کی ہیبت جو صر یحاً وقوع مین آچکی تھی ظاہر ہوتی تھی ۔ ہر ایک کا چہرہ فق تھا ۔ ہر ایک کو انتہا کا قلق تھا ۔ اور فی الحقیقت اُن سب ملازمین کیا مرد کیا عورت ایک ایسی بیقراری کی حالت طاری تھی کہ اُنھون نے اپنے اضطراب مین ڈچیز اور مارکوئس کی ایک خاص طور پر بدلی ہوئی نگاہون کا خیال نہین کیا جب وہ مارکوئس کے بازو پر جھکی ہوئی محل کے اندر داخل ہوتی تھی ۔ بلکہ کیسے زہرہ پرستار اور اُسکے سوتیلے بیٹے کے حضور مین ہجوم آور ہو کے اُنھون نے ٹوٹے پھوٹے فقرون کے ذریعہ سے بکمال رنج و ملال اُس آفت ناگہانی اور نزول بلاے آسمانی کا بیان کیا جو وقوع پذیر ہوئی تھی ۔ قصّہ مختصر یہ کہ ڈیوک آسکن بلانٹ نے خودکشی کی تھی ۔

اِس حادثۂ جانفرسا اور واقعۂ اندوہ افزا کا ماجرا سنتے ہی ڈچز اس طرح بیہوش ہوکر گری جیسے کسی پر بجلی گرتی ہے۔ اِدھر اُسکی خادمہ اور خواصین اُسکو اُسکے کمرے مین اُٹھاکے لے گئین اور اُدھر چارلس نے اُن نوکرون سے جو ایوان عالیشان مین رہگئے تھے چند سوال جلد جلد کئے اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ اُسوقت سے جب ڈیوک اُسکی سوتیلی مان اور خود اُس سے جب وہ کتب خانہ مین تھے علیحدہ ہوا تھا یعنی دس اور گیارہ بجے کے بیچ مین وہ اپنے ہی کمرے مین رہا ٹھیک دوپہر بجے مسٹر کالنس آیا اور ایک ملازم ڈیوک کے کمرے مین اُسکو اطلاع دینے گیا کہ مختار حاضر ہے اور نوجوان لیڈیون کے پاس دیوان خاص مین بیٹھا ہے۔ ڈیوک نے جواب دیا کہ اسوقت طبیعت بہت ناساز ہے کالنس اسوقت معاف رکھین شام کو ملاقات ہوگی ساتھ ہی ڈیوک نے قطعًا ممانعت کردی تھی کہ کوئی اُسکو دق نہ کرے اور اُسکا مخل نہ ہو۔ اور یہ حکم دیا تھا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہوگی وہ خود گھنٹی بجاکے کسی کو بُلائے گا۔ اسمین کئی گھنٹے گذر گئے اور ایک متنفس کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ ڈیوک کے کمرے کے قریب تک جاتا۔ تھوڑے عرصہ تک مسٹر کالنس اُن لیڈیون کے پاس بیٹھا رہا پھر رخصت ہوگیا۔ لیکن قریب سات بجے شام کے جب کھانا میز پر لگایا جاتا تھا پھر آیا لیڈی میری میلکومب ڈیوک کی دختر اصغر کو انتہا کی تشویش ہوئی کہ آج کس واسطے اسقدر عرصہ تک اُسکا باپ اپنے کمرے مین رہا ہے علاوہ اسکے اسکو اُس سے کچھ کہنا بھی تھا پس وہ اُس کے کمرے کے پاس گئی اور وہان جاکے اُسنے دستک دی۔ لیکن کچھ جواب نہ ملا اب اُسکی بےچینی اور بیقراری اچانک رنج آور اور خوف دہ ہوگئی اور اُسنے نوکرون کو بلایا دروازہ جس طرح سے ہوا زبردستی کھولا گیا اور دیکھا کہ کمبخت رئیس اعظم فرش زمین پر بیجان پڑا ہے۔ پہلے یہ خیال کیا گیا کہ اُسکو دورہ ہوا اور اس لئے وہ گر پڑا اور فورًا ڈاکٹر بلائے گئے لیکن قبل اسکے کہ ڈاکٹر آئین معلوم ہوا کہ

کمرہ بادام کی بو سے بسا ہوا ہے - اس سے جو اصل بات تھی اسی کا شبہہ پیدا ہوا
اور رئیس اعظم کی مٹھی مین ایک شیشی پائی گئی جو ہاتھ مین بہت سخت ہو گئی تھی
اور نکل نہین سکتی تھی کیونکہ ہلاکت کے سبب سے انگلیان جکڑ گئی تھین اور
شیشی گویا انہین جم کے رہ گئی تھی پس اس واقعہ سے وہ شبہہ رفع ہو گیا -
اسکے بعد ڈاکٹر آئے اور انھون نے دیکھ کے کہا کہ اب جان باقی نہین ہے اور
چند گھنٹے ہوئے ہین کہ زہر کے اثر سے ہلاکت واقع ہوئی ہے -

یہ حالات چارلس کو ملازمین سے معلوم ہوئے - یہ بھی اسکو دریافت
ہوا کہ اسکی دونون بہنون کی حالت دیوانگی کے قریب قریب ہے لیکن اسپر
مضبوط اور غیر تسکین پذیر ارادہ کا برف کا سا اثر جو اسکے دل مین سب پر بالاتر تھا
ایسا تھا کہ خاص اسکے غم و الم کے چشمے ایسے جم گئے تھے کہ اب وہ ایک آنسو بھی
بہا نہین سکتا تھا - یا اس نئی مصیبت کے پڑنے سے گریہ وزاری نہین کر سکتا
تھا - علاوہ اسکے اسکو معلوم تھا کہ کیسے کیسے ہولناک جرائم کے بارے
اسکے باپ کی قوت تمیز حق و ناحق دبی ہوئی تھی اور کیسی کیسی حیرت انگیز
مشکلات تھین جنمین وہ پھنسا ہوا تھا جنکی وجہ سے ممکن ہی نہین تھا کہ اسکا
باپ عقوبت کے قابل بے آبروئی اور بے عزتی اور حد درجہ کی حقارت اور
اور ذلت و خواری سے بچ سکتا - پس اس حادثہ کو وہ کوئی ایسا حادثہ یا مصیبت
نہین سمجھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ اچھا ہوا جو کچھ ہوا اسکا باپ ذلت اور
رسوائی سے تو محفوظ رہا -

جب ملازم سے چارلس سوالات کر رہا تھا اس سے عجیب طرح کی
جلدی مین اسنے پوچھا -

چارلس - وہ مسٹر کالنسن کہان ہے -

جواب - وہ کتب خانہ مین منتظر ہے میرے لارڈ - کیونکہ وہ کہتا تھا کہ
بحیثیت ایک دوست اس خاندان کا ایسا نہ تھا کہ وہ اسکی ایک شرط مدت سے

گے تاتشریف آور ہی حضور بیگم صاحب کے وہ منتظر رہے "
چارلس "ایک دوست"
یہ کہتے ہوئے اُسکے خوبصورت باریک باریک لب نہایت حقارت سے
پرشکن ہوے اِسکے بعد ملازم کیطرف پیٹھ پھیر کے دو ایک لمحہ تک کھڑا رہا
کیونکہ وہ اپنے کمرے کی سیڑھیونپر چڑھنے کو تھا کہ اُسنے کہا۔
"جاؤ مسٹر کالنسن سے کہدو کہ مجھے اُسکی ملاقات کی نہایت ضرورت ہے
اور چند منٹ بعد مین اُسکے پاس کتب خانہ مین آتا ہون"
یہ حکم دے کے چارلس اپنے کمرے مین چلا گیا اور وہان پہونچ کے اُس نے
دروازہ بند کرکے سٹکنی چڑھا دی اور اُسکو مقفل کر دیا۔ ایک نہایت خوبصورت
گلاب کی لکڑی کا صندوقچہ کھول کے اُسنے ایک جوڑی پستول کی نکالی اور اُنکو
قاعدے سے بھرا اور ایک بارود کی کپی اور گولیون کی تھیلی سمیت اُنکو اپنی جیب مین
رکھ لیا تاکہ اگر ضرورت ہو تو پستول دوبارہ بھر لیے جائین۔
یہ تیاریان کرکے نوجوان رئیس اعظم نے دروازہ کا قفل کھولا اور آہستہ سے
کمرے کے باہر نکلا۔ جون ہی وہ سیڑھیونپر سے اُتر رہا تھا اُسکے زرد چہرے پر
لمپ کی روشنی مین تیزی اور چستی اور نا تبدل پذیر فیصلہ کی مضبوطی کے آثار
نمایان تھے۔ وہ تول تول کے قدم رکھتا تھا اور ہر سیڑھی کے اوپر اُسکا قدم
استحکام کے ساتھ پڑتا تھا تاکہ غیر واجب جلدی اور اضطراب سے حواس مین
جوش پیدا نہو جو اُس کام کی سنجیدگی کے جو اُسکو منظور تھا بالکل غیر موافق تھا۔
اِس بدشگونی سے ساکن اور مہیب نالی سے غمگین طریقے سے نوجوان
ڈیوک آف بلمانٹ (کیونکہ باپ کی وفات کے بعد وہی اس خطاب کا مستحق تھا)
اُترا اور کتب خانہ کیطرف چلا اور آہستہ سے اُسمین داخل ہوا اور بڑی احتیاط سے
اُسنے دروازہ بند کیا۔ مسٹر کالنسن جو آتشدان کے قریب بیٹھا تھا کھڑا ہو گیا اور
چارلس کیطرف بڑھ کے آسنے اپنی ظاہر آبادا اور باطن خراب جبلی عادت سے

ایسی اندوہناک اور درد آلود آواز بنائی جیسا کہ ممکن ہوا اور کہا۔
کالنبن ؔ۔ اس ہیبتناک حادثہ کے وقوع سے جو باعث رنج و آلام حضور اور اس خاندان عالیشان کا ہوا ہے۔ ای میرے لارڈ مین نہایت غم والم سے حضور کی ہمدردی کرتا ہون "!
چارلس ؔ۔ اور۔ اس مایوسانہ فعل پر مجبور ہو جانے کو کس نے اپنی ملعون مدد میرے باپ کو دی "!
اس سوال کے وقت نوجوان ڈیوک کی آنکھین مختار کے چہرے کیطرف بدی سے نگران تھین۔
کالنبن ؔ۔ مجھے امید ہے کہ حضور کی مراد کسی خاص شخص سے نہین ہے "
اس جواب کے وقت کالنبن کی نگاہ جب نوجوان ڈیوک کی نگاہ سے لڑی تو مین اُسنے ایک قسم کی غیر معلوم ایذا کا تجربہ کیا۔
چارلس ؔ۔ میری یہ مراد ہے مسٹر کالنبن۔ میری یہ مراد ہے کہ تم نکیے بدذات اور شریر ہو اور مین ثابت کرونگا کہ تم ایسے ہی ہو "!
یہ کلمات چارلس نے ایسی آواز سے کہے جو غیر عذر شناس تھی اور ایسا چہرہ بناکے کہے جس سے سخت نفرت پیدا تھی۔
کالنبن۔ (غصہ سے آگ ہوکے) "خبردار۔ میرے لارڈ۔ خبردار پھر ایسا کلمہ مُنھ سے نہ نکلے یہ میری اشتعال طبع کا باعث ہوگا۔ افسوس ہے کہ مین اسوقت دھمکیون کا استعمال نہین کرسکتا۔ لیکن اپنی بریت کے لیے مجھے کہنا ہی پڑتا ہے کہ اوج و حضیض ڈیوک آف بلمانٹ کے خاندان کا میرے ہی قبضہ اختیار اور حیطۂ اقتدار مین ہے "!
چارلس ؔ۔ (خاموش رہنے کے لیے جابرانہ اشارہ کرکے) "مجھے معلوم ہے مین سب جانتا ہون۔ ذرہ ذرہ تک تمھاری شاخ در شاخ پھیلی ہوئی بدذاتی مجھ سے پوشیدہ نہین ہے۔ اور مین قیاس کرتا ہون کہ آج جو تم دوپہر کو

آئے تھے تو میری بہن میری کو مطلع کرنے آئے تھے کہ تم نے اُسکو اپنی قربانی کے لیے منتخب کیا ہے!!

کالنسن - فی الحقیقت میں نے اُنکی حضور کو اس حال سے اطلاع دی تھی کہ آیندہ سے وہ مجھ سے بطور اپنے طالب اور اُمیدوار عقد کے پیش آیا کریں۔

یہ جواب کالنسن نے اپنی خاطر جمعی دوبارہ حاصل کر کے اپنی عادی استقلال سے دیا اور کل حالات مقدمہ کو اپنے دل کی نگاہ سے دیکھا جس سے اُسکو معلوم اور ثابت ہوا کہ کس طور پر جزواً و کلاً خاندان بلبانٹ کی نیکی بدی اُسی کے رحم و کرم اور دستگیری و حمایت پر موقوف و منحصر ہے اور اسپر یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔

"لیکن مین ایسا نادان نہین ہون کہ اپنے دعوی کو خواہ مخواہ اسی وقت پیش کرون۔ ماتم کی معمولی میعاد جبان (؟) تک ایک لڑکی کو اپنے باپ کا کرنا چاہیے جب تک گذر نہ جائیگی تب تک مین اپنے دعوے کا دباؤ نہ ڈالونگا۔

چارلس - (مغلوب الغضب بےصبری سے) بس بس کافی ہے۔ اب اس بارہ مین زیادہ گفتگو نہ کرو!!

اسکے بعد ہی فوراً اُسنے سرد مہری اور سنگدلی کی آواز اور طریقہ اختیار کر کے کہا۔

"دو موتین سنو مسٹر کالنسن دو موتین جو آج ہوئی ہین وہ تمھاری سیہ کاری اور ناانصافی سے واقع ہوئی ہین۔ دو قتل عمد ہوے ہین۔ جنکا تم نے ارتکاب کیا ہے!!

کالنسن - (پہلے سے زیادہ غصہ سے زیادہ لال ہو کے) "کیا اسکے معنی کیا ہین جو آپ کہہ رہے ہین!!

چارلس - (حقیقی اذیتی سے اسکے پہلے آپ حضرت میرے باپ کی خودکشی ہے۔ اسکا باعث ایک سخت ناگوار ہوئی جسکی زیادہ سے زیادہ

ہمیتون اور تہولون مین تمہاری ناانصافی کی باچھ کا دوسرا درجہ نہین ہے
اور دوسرے حضرت - ایک نوجوان لڑکی - ایک پیاری - رحیم النفس
بے گناہ "!

یہان پہونچ کے رئیس اعظم ہکلانے لگا لیکن اپنے لبون کو بڑے زور
سے اُسنے بند کیا تاکہ جو جوش یکایک اُسکے دل مین پیدا ہو گیا تھا اور باہر
پھوٹ نکلنے کے لیے اُسکو دھمکا رہا تھا فرو کر دیا جائے کہ پھر سنبھل کے
اُسنے کہا۔

" ہان - ایک نوجوان - سادہ مزاج معصوم صفت مرنج و مرنجان لڑکی
فاقہ کشی اور مصائب اور حد درجہ کے افلاس اور انتہائی تنگدستی کا شکار
ہو کے جسمین اُسکی تقدیر نے اُسکو ڈھکیل دیا تھا - آج ہی مری ہر - وہ ان
مصائب سے محفوظ رہ سکتی تھی اگر ایک حرام زادہ بدذات اُسکے تمام سرمایہ کو
غصب نہ کر لیتا - اوہ اَب تو تم مسٹر کالنسن چپ کئے ہوے جاتے ہو اور
تمہاری ڈرپوک نگاہ سے جرم عیان ہر - کیونکہ تم ہی وہ بدذات ہو اور
وہ بیچاری جسکے تم قاتل ہو وز جنیا مارڈنٹ ہر "!

کالنسن " اوہ وہ دستاویز "!

یہ وہی دستاویز تھی جو کالنسن کی پاکٹ بک سے گم ہو گئی تھی جو دوسرے
دن جب وہ قصر بلمانٹ مین آیا تھا اُسکو دیدی گئی تھی اور جون ہی اُسکا چہرہ
نیلا ہو گیا اور وہ خوف سے زرد پڑ گیا تو اُسنے کہا۔

کالنسن " تو حضور نے کسی گنج کی اور پوشیدہ دستاویز کو پایا اور پڑھا ہی
چارلس " جس سے تمہاری بالکل پردہ دری ہوئی ہر - تمہاری - اے
نامرد - دغا باز - قزاق لوٹیرے "!

یہ کہتے ہوے اُسکی آنکھون سے غیظ و غضب کے شعلے نکلنے لگے
اور اُسکے رخسارون پر تپ دق کی سی سُرخی کا دھبہ نظر آنے لگا - اور موٹی

آواز مین تلخی ملی ہوئی تھی اور اُسنے کہا۔
"لیکن انتقام کا وقت اب قریب آگیا ہی!!"
کالنسن "انتقام۔ یہ بھی یاد ہی۔ میرے لارڈ۔ گو وہ دو آدمیون کا کھیل ہی!!"
یہ کہتے ہوئے جو گھبراہٹ تھوڑی دیر کے لیے اُسکو ہوئی تھی وہ اُسکے عادی استقلال سے فرو ہو گئی۔
چارلس "مین بھی کہتا ہون!!"
یہ کہہ کے نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ نے دونون پستول جیب سے نکالے اور میز پر رکھ دیے۔
یہ دیکھ کے کالنسن گھنٹی کیطرف دوڑا کہ اُسکی رسّی کھینچ کے باہر سے کسی کو اپنی مدد کو بلالے لیکن چارلس اچانک اجگر کی طرح اُچھل کے اپنی جتنی طاقت سے اُسکو پیچھے گھسیٹ لایا اور جھٹ پٹ دونون پستولون کو اپنی جیب مین رکھ کے اُسنے دوڑ کے گھنٹی کی سب رسّیان کاٹ دین دروازہ کو مقفل کیا اور کنجی اپنے پاس رکھ لی۔
چارلس۔ (پستولون کو پھر میز پر رکھ کے) "اب حضرت ان دونون مین سے ایک کو پسند کر لیجیے!!"
کالنسن۔ دلیر ہو کے کیونکہ وہ بھی بالکل بزدل نہین تھا "کیا ڈویل۔ خانہ جنگی۔ میرے لارڈ!!"
چارلس "ہان۔ ڈویل۔ جب تک دونون مین سے ایک کی ہلاکت واقع نہ ہو۔ اب شکایت۔ دھمکی۔ عاجزی کا مقام نہین ہی سب بے فائدہ اور بے سود ہین!!"
کالنسن۔ (یہ دیکھ کے کہ اب بیڈھب معاملہ ہی) "عاجزی کرنیوالے پر تو مین لعنت بھیجتا ہون۔ لیکن اگر اے میرے لارڈ۔ ہمارے آپ کے

خانہ جنگی ہوئی اور دونوںمیں سے کوئی گر پڑا اور ہلاک ہو گیا تو جو زندہ رہیگا وہ قانوناً قتل عمد کا مجرم قرار پائیگا۔

چارلس "یہ سچ کہا"

اسکے بعد وہ ایک میز کے قریب بیٹھ گیا اور اُسنے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھا کہ جو خانہ جنگی ہونیوالی ہے وہ بتراضی طرفین ہے اور یہ تجویز کی گئی ہے کہ چونکہ کوئی گواہ موجود نہیں ہے اسلیے اُسکی شرائط کی پابندی اور اُنکا اثر دونوں فریق پر بدرجہ مساوی ہوگا۔ یہ لکھ کے چارلس میز کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ قلم ہاتھ سے پھینکدیا اور کالنسن کی طرف مخاطب ہو کر اس طور پر حرف زن ہوا۔

"لیجئے حضرت اسکو دیکھئے اور اپنا العبد میرے العبد کے نیچے ثبت کیجئے"

کالنسن نے اس اقرار نامہ کو پڑھا اور فوراً اُسپر اپنے دستخط کر دیے اور پستولوں میں سے ایک پستول اُٹھا کے اُسنے کہا۔

کالنسن "فاصلہ کتنا رکھا جائیگا اور کہاں سے لیا جائے گا اور اشارے کے لیے کیا تجویز ہوتی ہے جسکو دیکھتے ہی ایک ساتھ پستول داغے جائیں"

چارلس۔ "پہلے سوال کے جواب میں" اس کمرے کا طول۔ تم ایک سرے پر چلے جاؤ میں دوسرے سرے پر کھڑا رہونگا"

اسکے بعد اُسنے ٹائم پیس گھڑی کیطرف دیکھا اور کہا۔

اب دس بجنے کے قریب ہے اور کلاک میں گھنٹہ بجنے کے قبل جو آواز آتی ہے آرہی ہے جونہی پہلے آواز گھنٹہ کی ہو ہم داغ دیں"

مسٹر کالنسن "یہ بہت خوب"

یہ کہہ کے وہ پیچھے ہٹا اور دیوار کے پاس کتب خانہ کے ایک سرے پر

جا کے کھڑا ہو گیا اور نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ اسکے مقابل دوسرے سرے پر جا کے متمکن ہوا۔ ان دونون کے بیچ مین بارہ قدم کا فاصلہ تھا"
اب ان دونون کی نگاہین مقیاس وقت کے اوپر تھین جو ہلاکت کا اشارہ کرنے کو تھا مسٹر کالنسن کی نگاہ شوق اور جوش اور توجہ سے پر تھی گویا اسکا ارادہ تھا کہ وہی پہلے گولی چلائے گا۔ مگر چارلس کی نگاہ ایسی مستقل اور دور اندیشی کی تھی جیسے اسکے طرز و روش اُسکے مضبوط ارادے مین ساکن اور مقرر تھے۔

منٹ کی سوئی متحرک تھی۔ بیتابی مین لمحے گھنٹے معلوم ہوتے تھے۔ عالم خاموشی مین عبرت اور رعب پیدا تھا۔ کالنسن کے دل کی دھڑک ایسی اچھی طرح سے سنائی دیتی تھی جیسے گھڑی کی کٹ کٹ کی آواز تھی۔ اس کے مدمقابل نوجوان کی ہر ایک حرکت اور جنبش ساکت اور معطل تھی۔

یکایک کلاک گھنٹے سے ایک ایسی تیز آواز نکلی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گھنٹہ بگڑ گیا ہے اور اس آواز کے بعد جو ہمیشہ اطلاع کے طور پر ہوتی ہے۔ لیکن اُسوقت وہ ایک نہایت بدشگونی کی اطلاع تھی۔ پہلا گھنٹہ نقرئی گھنٹہ مین بجا۔

اور یکے بادیگرے گھنٹہ ٹھن ٹھن بج رہا تھا اور اسکی آواز تمام کمرے مین گونج رہی تھی کہ زیادہ زور کی اور زیادہ سخت آوازین اسلحۂ آتش فشان کے چھوٹنے کی سماعت مین آئین۔ جون ہی کالنسن بہت اونچا اُچھل کے دھڑام سے زمین پر گرا اُس کے منھ سے جان کندنی کی تکلیف مین ایک چیخ نکلی اور وہ گرتے ہی مر گیا۔ اور اُسی دم اور اُسی لحظہ نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ بھی دھم سے گرا اور بغیر کراہنے کے جان بحق تسلیم ہوا۔

جن ملازمین نے پستولون کے چھٹنے کی آوازین سنی تھین وہ دوڑ کے

اور کتب خانے مین گھس آئے اور یہ ہیبت ناک قیامت اور غضب کا
سامنا کرکے وہ اس حال کے ہول سے ششدر و حیران خائف و ترسان
ہوگئے۔ جو ڈاکٹر اسوقت ڈچز کے معالجہ مین مصروف تھے فوراً بلا لیے گئے
مگر اُن کا آنا بے سود تھا۔ کالسٹن کے دل کے آر پار گولی ہوگئی تھی اور نوجوان
ڈیوک آف بلمانٹ کے دماغ مین گولی جا کے رہ گئی تھی۔

نتیجہ

اب ہماری تاریخ کا بقیہ جسکا جزو اعظم نہایت دردآلود اور ماتم انگیز ہے
چند الفاظ کے ذریعہ سے بطریق ایجاز معرض تحریر مین آتا ہے۔
ڈچز آف بلمانٹ کو جو اپنے شوہر کی خودکشی کا حال سُنکے دیوان عام مین
غش آگیا تھا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوش آیا اور اسلحہ آتش فشان کی آواز
جس سے تمام ملازم چونک پڑے تھے اُسنے بھی سُنی تھی۔ لیکن گویا یہ آواز
اس بدنصیب بیگم کو ہیبت سے مغلوب کردینے کے لیے کافی نہ تھی کہ یکایک
ڈاکٹرون کے طلب ہوجانے سے اُسکو یقین کامل ہوگیا کہ کوئی اور نئی اور
ہولناک مصیبت نازل ہوئی ہے۔ ممکن نہ تھا کہ سچ بات اُس سے چھپائی جاتی
اور نہ یہ ممکن تھا کہ وہ احتیاط سے اور بتدریج اُس سے کہی جاتی۔ پس جسوقت
اُسکے سوتیلے بیٹے کا نام کالسٹن کے نام کے ساتھ لیا گیا اُسی وقت تمام
زشت و زبون دھمکیاں جنکا اُس مختار کی نسبت حال مین نوجوان رئیس اعظم
نے بیان کیا تھا اُسکو یاد آگئین اس لیے قبل اس کے کہ تمام حال راست
راست اُسکی حضور مین بذریعۂ الفاظ بیان کیا جاتا اُسنے اس واقعہ کے
پورے پورے ہول کی پیشین گوئی بجائے خود کرلی۔ اور دیوانہ وار جوش
مین آکے اپنے ہاتھ زور سے اپنی کنپٹیون پر مار کے چیخین مارنا ڈاڑھین
مار مار کے رونا آہ و زاری اور نالہ و فغان کرنا اس طور پر شروع کیا۔

جیسا کوئی وحشت مین مدہوش ہوکے گریۂ و بکا اور نالہ و شیون کرتا ہے
دماغ مین گرمی نے سرایت کی - سرسام ہوگیا - اور تین ہی دن کے بعد
اُس چمکیلی - سجیلی - حسین و جمیل - عالیشان بلبانٹ کی بیگم کا لاشہ ہی
نظر آیا -

ورجنیا مارڈینٹ کی لاش مضافات لندن کے ایک نہایت دلکش
و دلپذیر قبرستان مین خواب راحت مین ہے - اور اُسکی وفات کے بعد
دو برس سے زیادہ عرصہ تک ہفتہ مین تین یا چار مرتبہ جولیس لیوین ہیم
وہان جاتا تھا اور سبزے کے اوپر جو اُسکے مزار پر اُگا ہوا ہے تازہ تازہ
پھول بکھیرتا تھا - ہان - اور جب کوئی آس پاس نہ ہوتا تھا اُسوقت
وہ اپنے زانوؤن کے بل کھڑا ہوکے انتہا کے رنج و الم مین زور زور سے
دُعا مانگتا تھا کہ اس دُنیا سے سدھاری ہوئی ورجنیا کی پاک روح برکت و الو ہی
مساکن سے نیچے کی طرف نگاہ کرے اور اپنے ناشاد باپ کی بیکسی پر جو
اُس کے ساتھ وہان شامل ہونے کی آرزو رکھتا تھا - رحم کرے - اگرچہ
اب بھی مسٹر لیوین ہیم کی عمر کا زمانہ اوسط زمانہ عمر تھا تاہم اُسکے بال
بالکل سپید ہوگئے تھے اور اُسکا جسم جھک گیا تھا گویا کئی سو برس کا
بوجھ اُس کی پشت پر لدا تھا - جن انتہائی مصیبتون اور تکلیف دہ غمون نے
اُس کا یہ حال کر دیا تھا اور اُس کو ایسا بدل دیا تھا اُنکی وجہ سے وہ
زیادہ دن تک زندہ نہ رہا - بلکہ دو سال ختم ہونے کے بعد ہی جنکا اوپر
ذکر ہوا ہے خداوند تعالیٰ کو اُسپر رحم آیا کہ اُس نے اُس کو اِس تمکدۂ عالم
اور ستم خانۂ آلام مین زیادہ عرصہ تک رہنے سے نجات دی - کچھ روز بیمار
رہ کے اُسنے وفات پائی اور اُسکی وصیت کے بموجب اُسکی لاش بھی اُسی
قبرستان مین دفن کی گئی جسمین اُسکی بیٹی سوتی تھی -

ڈیوک اور ڈچز آف بلبانٹ اور وہ کمبخت بدنصیب چارلس خاندانی

مدفن کے روضہ مین دفن کیے گئے مگر ان سب کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے وقت کسی قسم کا تجمل اور اہتمام۔ نمایش اور دکھاوے کی شان و شوکت نہین تھی۔ اب اس خاندان مین خطاب ڈیوک بالکل نیست و نابود ہوگیا اور عرصۂ قلیل کے بعد تمام تعلقہ اور جائداد پر نیلام کرنے والے کی ہتھوڑی بجی۔ قرضخواہون کو دس مین پانچ روپیہ دیے گئے۔ اور ویسٹ انڈ کے امراے عظام اور رؤسا ذوالکرام نے ڈیوک مرحوم کی اس امر مین بڑی تعریف کی کہ وہ کچھ ایسا بہت قرضدار نہ تھا۔

لیڈی کلیرسا اور لیڈی میری اپنی ایک بیوہ چچی کے مکان کو بیرونجات مین چلی گئین اور وہان انھون نے سکونت اختیار کی لیڈیسانہ منصب اور امیرانہ حیثیت کے باقی نہ رہنے سے بڑی بہن کو بہت رنج رہا کرتا تھا اور چھوٹی بہن اپنے نزدیکترین رشتہ مندون کی دائمی جدائی سے اور ہیبت ناک مصیبتون کو دیکھ دیکھ کے انتہا کے رنج والم مین مبتلا رہتی تھی۔ اور چونکہ لیڈی میری کے مزاج مین بالکل خودغرضی نہین تھی اس لیے اُس کا رنج زیادہ عقوبت دہ اور زیادہ روز تک قیام پذیر رہا۔

دو برس بعد اُس بدانجامی کے لیڈی کلیرسا کو اس قدر ہمت حاصل ہوگئی کہ وہ ایک بوڑھے لومڑی کے شکار کرنے والے زمیندار کو جو دیہات مین اسکوائر کہلاتا تھا اور جو گرگ باران دیدہ سے کچھ کم نہ تھا بڑھاوا دینے کے قابل ہوئی کہ وہ اُس سے نکاح کی بات چیت کرتا۔ اِس شخص کی عمر اُسکی عمر سے سہ چند تھی مگر بڑا مالدار اور متمول تھا۔ اور چند ہی مہینے کے بعد وہ اُسکی منکوحہ بی بی ہوگئی۔ لیکن بہت عرصہ کے بعد تک بلکہ در اصل اُس تاریخ سے چار برس گذر گئے جب مصیبتون نے ایک تباہ و برباد کرنیوالے سیلاب کے مانند خاندان بلمانٹ پہ نازل ہو کے اُسکے ارکین مین سے بعض کو تو بالکل نیست و نابود کر دیا تھا اور بعض کو اِسواسطے باقی رکھا تھا کہ

کر وہ گذر جانے والون کے رنج والم مین نوحہ گر اور خاک بسر ہون - ہان
ہم کہتے ہین - کہ چار برس بعد تک اُس قابل یادگار تاریخ کے ایسا نہوا
کہ کبھی لیڈی میری میلکومب کو ارل آف ماسٹینڈیل کے ساتھ انجام مراسم
عقد کے واسطے عبادت خانہ جانے کی ترغیب دیجاتی - یہ وجہ نہین تھی
کہ اُسکی محبت مین اُسکے ساتھ کمی ہوگئی تھی - ہاے - ہاے - نہین بلکہ برعکس
اسکے اُس تاریخ سے جبکہ اُس مہلک حادثہ کا وقوع ہوا تھا جبکا تذکرہ
اوپر کیا گیا ہی اُسکی محبت نوجوان بیگم کے ساتھ یومًا فیومًا ترقی پذیر تھی لیکن
بات یہ تھی کہ نوجوان لیڈی کے دل - اُسکی ہمت - اُسکی ہستی اور وجود نے
اِس قدر خوفناک صدمہ برداشت کیا تھا کہ اُسکو ایک عرصہ دراز تک
غم غلط کرنے کے لیے آسائش و آرام اور کامل امن مین رہنے کی ضرورت تھی
تاکہ اِس قدر زمانے کے بعد وہ اپنی ذات مین اتنی ہی قابلیت حاصل کرتی
کہ وہ کبھی کبھی تو مسکراتی یا زندگی کے حالات سے کسی قدر تو اپنی امید کا
تعلق ظاہر کرتی - اور کبھی کہ پھر سے زندون مین داخل ہوئی ہی - لیکن
جوانی - عالم شباب وہ زمانہ نہین ہی کہ آدمی ہر طرف اور ہر طرح سے
مایوس ہو کے بیٹھ رہے - اور ممکن ہی کہ محنت اور محبت وفادار عاشق
کے دل کے نہایت گہرے زخمون پر کبھی تو خوشبودار مرہم لگانے مین
کامیاب ہو کے اُنکو مندمل کرے - یہ حال ہر دل عزیز رحیم دل
لیڈی میری میلکومب کا تھا - اب صرف چند ہی مہینے گذرے ہین کہ
وہ کونٹس آف ماسٹینڈیل یعنی ماسٹنڈیل کے نواب کی بیگم بنی ہی - اور
اگرچہ علی العموم برطانیہ عظمیٰ کے امرا عظام سے جنھون نے عنان حکومت
اپنے ہی ہاتھ مین رکھی ہی ہمکو کمال نفرت ہی اور ہم اُن کو ناپسند کرتے ہین
لیکن جس قدر زیادہ کہ ہم اُن سے نفرت اور اُنکو ناپسند کرتے ہین
اِسی قدر زیادہ ہم نہایت گرمجوشی سے لکھتے ہین کہ ہر طرح کی خوشی جسکا

حاصل ہونا ممکنات سے ہی اُس نیک نہاد بیگم اور اُسکے نیک ذات اور فیاض دِل شوہر عالی گہر کو نصیب ہو۔

کپتان لول رہا کیا گیا۔ مدعی نے جسنے اُس کو گرفتار کرایا تھا پورا پورا روپیہ پاکے پیروی سے انکار کیا۔ اور اُس بدذات نے جو جعلساز بھی تھا اور قاتل بھی چھٹکارا پائی۔ اور جولیا برنٹ کو اپنے ہمراہ بر اعظم لیجانے کی ترغیب دینے مین اُس کو بہت کم مشکل پیش آئی لیکن وینیا پہونچ کے کسی بدکرداری مین وہ پکڑا گیا۔ اور جیلخانہ مین بھیجا گیا۔ پہلے مجسٹریٹ کے سامنے اُسکی روبکاری ہوئی اور عدالت فوجداری سے دس سال قید کا سزایاب ہو کے وہ ایڈرا بھیجا گیا کہ وہان کان سیماب مین مشقت کرے۔ وہان وہ ابتک موجود ہی۔ کمبخت جولیا برنٹ انگلستان واپس آئی اور گم گشتہ عورات کی فہرست مین جو اپنا نفرت انگیز پیشہ لندن کے بازارون مین کرتی پھرتی ہین اُسکا نام بھی بڑھا دیا گیا۔

کیمڈن ٹون کی لئیق بیوہ اور اُسکی بہن جس کے گھر مین ورجنیا مارڈنٹ نے وفات پائی تھی مسٹر لیوین ہیم کی بخشش سے مالا مال ہوگئین۔ کیونکہ ڈرخیزا اسلیمانٹ اور چارلس کی وفات کے بعد اُس نے اپنی جائداد پر پھر قبضہ کرلیا تھا۔ مسٹر لیوین ہیم نے اِن دونون نیک نہاد عورتون کو جنھون نے بلا واسطہ و غرض اُسکی بیٹی کے ساتھ اس قدر سلوک کیا تھا اور اُس پر اس قدر مہربانی کرتی تھین اپنی جائداد کا جزو کثیر عطا کیا۔ اُسکی دولت کا بقیہ اُسکی وفات کے وقت خیراتی کامون اور امور متعلقہ مردم دوستی مین صرف کیا گیا۔

بی بی جیکسن جو چھوٹی اُمت والی درمیانی عورتون کے فرقہ کا ایک نمونہ ہی اپنا پُرانا پیشہ کئے جاتی ہی اور دوسرون کی محنت پر جسکی اُجرت نہایت ہی کم ہی آرام سے بسر کرتی ہی۔ بی بی پیم بروک نے جو درمیانی

عورتون کے اعلیٰ درجہ کا مفروضہ بھبیس ہر بڑی دولت جمع کر لی ہے - گاڑی مین سوار ہوتی ہے - بلاناغہ ہر اتوار کو گرجا گھر جاتی ہے اور مذاہبی سوسائیٹون کو جنکا ایکسٹر ہال مین سالانہ جلسہ ہوتا ہے بہت کچھ روپیہ دیتی ہے -

اب ہمکو کارخانہ مسرس آران اینڈ سنز کی نسبت لکھنا باقی رہا ہے پہلے تو ہم یہ کہتے ہین کہ خداوند تعالیٰ کی ایسی مرضی ہوتی کہ زمین پھٹ جاتی اور اُسکو نگل جاتی اور وہ اُسمین سما جاتا - یا یہ کہ یہوواکا سرخ داہنا ہاتھ انتقام کی بجلی اُسکی چھت پر گراتا - مگر ایسا نہین ہوا ہے - وہ کارخانہ ابتک قائم ہے اور وہ رواج جسپر وہ مبنی ہے پہلے سے زیادہ پھلتا پھولتا اور ترقی کر رہا ہے جبکہ بیچاری ورجینیا جو اُسکے زبون ترین رواج کے لاتعداد لاکھون مقتولون مین سے ایک مقتول ہے قبر مین چپ چاپ پڑی سوتی ہے - اُن سفید غلامون کی محنتین جنکو وہ پیچھے چھوڑ گئی ہے اب تک اپنا حصہ رسدی چندہ اُس بیشمار دولت مین شامل کر رہی ہین جو رُسوائی کے محل کی چار دیواری کے اندر جمع ہوتا جاتا ہے -

تمام شد